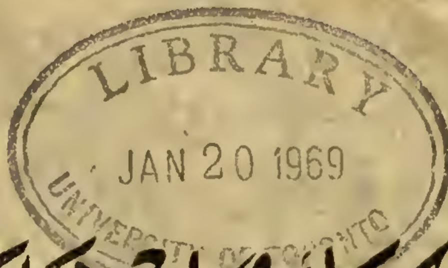

UTL AT DOWNSVIEW
D RANGE BAY SHLF POS ITEM C
39 12 05 19 09 030 3

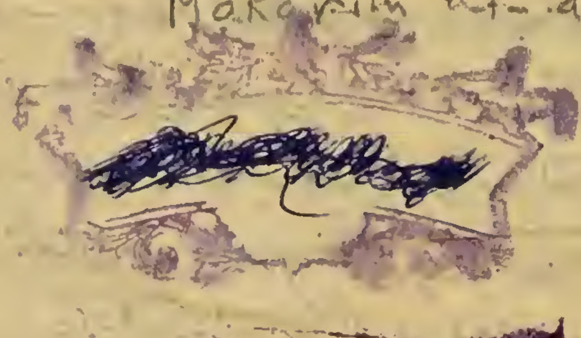


الجزء الاول من



مكارم الاخلاق

Muhammad Siddik Hasan, nawab of Bhopal.
Makarim al-akhlaq.



طبع في المطبع الشاهجهاني الكائن
في بلدة بهوپال المحمية
في سنة ١٣٠٤
الهجرية

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ ۞

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِيۡ حَمۡدُهٗ فَاتِحَةُ كُلِّ كِتَابٍ وَذِكۡرُهٗ عَاقِبَةُ كُلِّ خِطَابٍ وَبِحَمۡدِهٖ يَتَنَعَّمُ اَهۡلُ الۡاِيۡمَانِ دَارِ الثَّوَابِ ✦ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ رُسُلِهٖ وَخَاتِمِ اَنۡبِيَائِهٖ فِيۡ كُلِّ فَصۡلٍ وَّبَابٍ ✦ صَا تُنۡقِذُنَا مِنۡ هَوۡلِ الۡمُطَّلَعِ يَوۡمَ الۡعَرۡضِ وَالۡحِسَابِ ✦ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهِ الَّذِيۡنَ لَهُمۡ عِنۡدَ اللهِ زُلۡفٰى وَحُسۡ

اما بعد اللہ تعالی نے فرمایا ہے ؏ وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ مَاۤ اُرِيۡدُ مِنۡهُمۡ مِّنۡ رِّزۡقٍ وَّ اُرِيۡدُ اَنۡ يُّطۡعِمُوۡنِ یہ تصریح ہے اس بات کی کہ آفرینش جن و انس کی واسطے عبادت و افراد توحید کے ہے انسان پر حق ہے کہ جس کام کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے اوسکی طرف اعتنا کرے حظوظ دنیا سے زہد اختیار کرے معرض ہو کیونکہ دنیا دار نفاد ہے نہ محل اخلاد مرکب عبور ہے نہ منزل حبور مشرع انفصام ہے نہ موطن دوا ولهذا ایقاظ دنیا سے اہم مہم عباد ہے اور اعقل مردم دنیا مین گروہ زہاد ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے انما الحیوة الدنیا کماء انزلناه من السماء فاختلط به نبات الارض مما یأکل الناس والانعام حتی اذا اخذت الارض زخرفها وازینت وظن اهلها انهم قادرون علیها اتاها امرنا لیلا او نهارا فجعلنا حصیدا کان لم تغن بالامس كذلك نفصل الآيات لقوم يتفكرون آیات اس باب مین بہت ہین کتاب احیاء العلوم مین اشتلہ دنیا کتاب و سنت و اقوال اہل علم سے لکھے گئے ہین کسی نے خوب کہا ہے **شعر**

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا فُطُنَا ✦ طلقوا الدنيا وخافوا الفتنا ✦ نظروا فيها فلما علموا ✦ انها ليست لحي وطنا جعلوها لجة واتخذوا ✦ صالح الاعمال فيها سفنا ✦ موجب دنیا کا یہ حال ٹہیرا اور ہمارا حال یون ہوا جو کہ بیان کیا گیا تو اب ہر مکلف پر حق ہی کہ سالک مسلک اخیار اولی النہی والابصار بنے اور دنیا و ما فیہا مین زہد اختیا

کرکے واسطے نجات آخرت وتنعیم عاقبت کے مستعد و تیار ہو جائے لیکن اس استعداد کے لیے کوئی طریق اصوب اور
کوئی مسلک ارشد اوس تادب سے نہین ہے جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے اللہ تعالی
کہتا ہے وتعاونوا علی البر والتقوی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین اللہ فی عون العبد ما
کان العبد فی عون اخیہ ومن دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ ومن دعا الی ھدی کان لہ من الاجر
مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلك من اجورھم شیئا اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا فواللہ لان
یھدی اللہ بك رجلا خیر لك من حمر النعم اسی بنا پر اس رسالہ مین بعض احادیث صحیحہ کو جمع کیا گیا ہے
جو ہادی طریق آخرت ومحصل آداب شریعت ہین اس سے پہلے دو رسالے بیان سیئات مین لکھے ہین ایک رسالہ بیان
کبائر باطنہ مین پہر دوسرا رسالہ بیان کبائر ظاہرہ مین بعد اوسکے ایک رسالہ بیان حسنات مین لکھا ہے اوسکا نام محاسن
الاعمال رکھا ہے یہ دوسرا رسالہ ہے بیان مین حسنات کے اسکا نام **مکارم الاخلاق** مقرر کیا ہے یہ
چارون رسائل جامع ہین جملہ قواعد ریاضات نفوس وتہذیب اخلاق وطہارت قلوب وتزکیہ جوارح وصیانت احوال
ظاہر وباطن کو اس سے پہلے رسالہ بشارۃ الفساق بیان مین ترہیب کے اور رسالہ عاقبۃ المتقین بیان مین ترغیب
کے تالیف ہو چکا ہے یہ ہر شش رسائل واسطے علاج امراض قلوب واعضا وازالہ اعوجاج جنان وابدان کے
اپنے باب مین باوجود اختصار بیان کافی ووافی ہین خصوصًا واسطے اون لوگون کے جنکی ہمتین دریافت مقاصد
مطولات فن سے قاصر ہین اور علم عربی ولسان شرع سے غیر ماہر ہین اس رسالہ کی ترتیب مطابق کتاب ریاض
الصالحین امام نووی رحمہ اللہ کے رکھی گئی ہے التزام ایراد احادیث صحیحہ کا کیا گیا ہے صدر ابواب مین بعض آیات
کتاب اللہ کو ذکر کیا ہے لفظ حدیث اوسیقدر لیا گیا ہے جسکو ترجمہ باب سے تعلق ہے اور دلیل ہے مقصد
باب پر اور بعض فوائد زوائد کو واسطے ایضاح لفظ ومعنی کے اضافہ کیا گیا ہے اللہ تعالی سے امید ہے کہ یہ کتاب
معتنی کو سائق طرف خیرات کے اور حاجز انواع مہلکات سے ہوگی حافظ ابن القیم نے رسالہ صبر وشکر مین لکھا ہے
کہ فعل مامورات مقدم ہے ترک منہیات پر اللہ تعالی کو فعل مامور محبوب تر ہے بنسبت ترک محظور کے وانا
سائل اخا انتفع بشیٔ من ھذہ الرسائل الستۃ ان یدعو لی بخیری الدارین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
وھو حسبی ونعم الوکیل

مقدمہ بیان مین اخلاص واحضار نیت کے سارے اعمال واقوال واحوال بارزہ وباطنہ مین

قال اللہ تعالی وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ
وذلك دین القیمۃ یہ آیت دلیل ہے اخلاص نیت پر واسطے رب العالمین کے اس باب مین کتاب دین خالص خطیب فی
المحراب ہے بعد اوسکے رسالہ دعایۃ الایمان الی توحید الرحمن جامع جملہ ابواب ہے وللہ الحمد وقال تعالی

لن ینال الله لحومها ولا دماؤها ولکن یناله التقوی منکم یہ آیت نص ہو اختیار تقوی پر دار مدار سارے حرکات وسکنات کا اسی تقوی پر ہو ذکر تقوی کا قرآن پاک مین چالیس جگہہ سے زیادہ آیا ہے تکرار ذکر دلیل ہے تاکید امر پر وقال تعالی قل ان تخفوا ما فی صدورکم او تبدوہ یعلمہ اللہ یہ آیت نہایت خوفناک ہی کیونکہ جب اللہ کا علم جزئیات ظاہرہ وباطنہ کو شامل ہے تو اب کوئی صورت نجات کی بجز اسکے نہین ہے کہ ظاہر وباطن دونون کی اصلاح کیجائے وقال تعالی الا للہ الدین الخالص وقال تعالی الا الذین تابوا واصلحوا واعتصموا باللہ واخلصوا دینھم للہ وقال تعالی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا غزالی نے کہا ہے نزلت فیمن یعمل للہ ویحب ان یحمد علیہ انتہی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبھا او امرأۃ ینکحھا فہجرتہ الی ما ھاجر الیہ متفق علیہ نووی نے نیچے اس حدیث کے کہا ہے رواھما اماما المحدثین البخاری ومسلم فی کتابیھما اللذین ھما اصح الکتب المصنفۃ انتہی یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اعتبار ومدار ہر عمل کا نیت پر ہوتا ہے جو کوئی طرف اللہ ورسول کے مہاجر ہوکر آیا وہ دین دار ہے اور جو کوئی نکاح کرنیکو مہاجر ہوا وہ دنیا دار ہے حالانکہ صورت ظاہری ان دونون عمل کی ایک ہی ہے یعنی ہجرت لکن ایک شخص صاحب ثواب ہوا دوسرا شخص صاحب عقاب ٹھیرا حدیث عایشہؓ مین بذیل ذکر جیش کعبہ آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا یخسف باولھم واخرھم ثم یبعثون علی نیاتھم متفق علیہ وھذا لفظ البخاری معلوم ہوا کہ عذاب عام مین سب نیک وبد گرفتار ہوجاتے ہین لکن انجام نیت پر ہوتا ہے چنانچہ وبار عام وقتل عام وغیرہ آلام ومصائب مین اخیار واشرار سب کا ابتلا ہوتا ہے لکن اللہ کے یہان مطیع وعاصی متقی ومجرم کا امتیاز قائم ہے ایک کا انجام خیر دوسریکا انجام شر ہوتا ہے قرآن شریف مین فرمایا ہے ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات سواء محیاھم ومماتھم ساء ما یحکمون وقال تعالی وامتازوا الیوم ایھا المجرمون وقال تعالی ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین حضرتؐ نے فرمایا لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جھاد ونیۃ الحدیث متفق علیہ یعنی جو ہجرت مکہ سے طرف مدینہ کے ہوتی تھی وہ اب بعد فتح مکہ کے باقی نہین رہی ہان نیت صالحہ باقی ہی اوسپر ثواب ملتا ہے علما نے کہا ہے ہجرت دار الحرب سے طرف دار الاسلام کے تا یوم القیامۃ باقی ہے یہ ہجرت جسکی نفی کی ہے ہجرت خاص ہی اور وہ ہجرت جسکا حکم باقی ہے ہجرت عام ہے نووی نے کہا ہی معناہ لا ہجرۃ من مکۃ لانھا صارت دار اسلام انتہی جابرؓ نے کہا ہم ساتھ حضرت کے تھے ایک غزوہ مین فرمایا مدینہ

ہین کچھہ لوگ ہین کہ نہین چلے تم کوئی چلنا اور نہ قطع کیا تمنے کوئی بیابان لکن وہ ہمراہ تمہارے تھے انکو مرض نے روکا دوسرا لفظ یہ ہے الا شرکوکم فی الاجر یعنے وہ اجر مین تمہارے شریک ہین رواہ مسلم معلوم ہوا کہ دل کی نیت پر اجر ملتا ہے کیونکہ اونکی معیت دل سے تہی نہ بدن سے انس کا لفظ یہ ہے ہم پہرے غزوۂ تبوک سے ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا کچھہ اقوام مدینہ مین رہگئے ہین ہم کسی گہاٹی و وادی مین نہین چلے مگر وہ ہمارے ساتھہ تھے اونکو عذر نے روکا رواہ البخاری یہ دلیل ہے اسبات پر کہ غزو کا اجر بہی نری نیت پر ملتا ہے پہر کسی اور عمل کمتر کا کیا ذکر ہے ولعد الحمد معن بن یزید نے کہا ہے میرے باپ نے کچھہ دینار واسطے صدقے کے نکالے تہے پاس ایک شخص کے مسجد مین رکھدیے مینے جاکر وہ دینار لیلیے باپ نے کہا واللہ ما ایاك اردت مینے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھگڑا کیا حضرت نے فرمایا لك ما نویت یا یزید ولك ما اخذت یا معن رواہ البخاري یعنے تجکو ثواب صدقہ کا نیت سے ملا اسکے ہاتھہ دنیا لگے معلوم ہوا کہ اصل حصول اجر مین یہی نیت صالحہ ہوتی ہے اعتبار محل کا نہین ہے حدیث طویل سعد بن ابی وقاص مین بذکر الثلث کثیر او کبیر آیا ہے انك لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله الا اجرت بها حتے ما تجعل فی فی امرأتك متفق علیہ اس حدیث مین دلیل ہے اخلاص نیت اور ترتیب اجر پر مطابق نیت کے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یون ہے ان اللہ لا ینظر الی اجسامکم ولا الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم رواہ مسلم مراد دل سے اس جگہہ نیت وارادۂ باطن ہے یعنی اللہ یہ نہین دیکہتا کہ کون شخص فربہ اور کون شخص لاغر ہے اور نہ یہ دیکہتا ہے کہ کون کالا اور کون گورا ہے یا کون دراز قد اور کون اپستہ قد ہے بلکہ وہ چیز جسکی طرف اللہ کی نظر ہوتی ہے قلوب عباد ہین سو دل کو سنوارنا چاہیے ابو موسی اشعری کی حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلعم سے پوچھا کوئی شخص شجاعت سے لڑتا ہے اور کوئی طرفداری سے اور کوئی ریا یعنی ناموری سے انمین کسکا لڑنا راہ خدا مین ہے فرمایا من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو فی سبیل الله متفق علیہ یہ حدیث دلیل ہے اخلاص نیت پر معلوم ہوا کہ جس کام مین سوای ذات خدا کے اور کوئی مقصد ہوتا ہے تو وہ عمل مقبول نہین ہوتا ابو بکرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب دو مسلمان تلوار لیکر سامنے ہوتے ہین تو قاتل و مقتول دونون نار مین جاتے ہین کہا قاتل کا جانا تو ٹھیک ہے مقتول کیون جاتا ہے فرمایا وہ حریص تھا قتل پر اپنے یار کے متفق علیہ یعنی اسکی نیت یہ تھی کہ یہ بہی اوسکو مار ڈالے اس نیت کی بنیاد پر مستحق نار ٹھیرا اگرچہ اسکے ہاتھہ سے وہ مارا نہین گیا غرضکہ دخل نیت کا ہر خیر وشر مین ہوتا ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے نماز مرد کی جماعت مین نماز بازار پر کچھہ اوپر بیس درجے زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ وہ اچھی طرح وضو کرکے مسجد مین آتا ہے نہین ارادہ رکہتا مگر نماز کا اور نہین اوٹھاتی اوسکو مگر نماز الحدیث متفق علیہ اسمین دلیل ہے نفع نیت پر یہ سارا اجر

کہ ہر قدم پر ایک درجہ بڑہے ایک گناہ مٹے فرشتے دعا کرین اللھم ارحمہ اللھم اغفر لہ اللھم تب علیہ بطفیل اسی نیت کے ملتا ہے وللہ الحمد ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہی جسنے قصد کیا کسی حسنہ کا پہر نکیا اوسکو نو لکہتا ہے اللہ اوسکو ایک حسنہ کاملہ اور اگر کیا تو دس حسنہ سات سو حسنہ تک بلکہ اضعاف کثیرہ تک لکہہ لیتا ہے اور اگر ارادہ کیا سیئہ کا پہر نکیا تو ایک حسنہ کاملہ لکہتا ہے اور اگر کر گزرا تو ایک ہی سیئہ لکہتا ہے متفق علیہ اس حدیث مین علاوہ اعتبار نیت کے یہ بہی ذکر ہے کہ حسنات غالب ہتے ہین سیئات پر یعنی ہمراہ نیت کے اسی لیے نیت مؤمن کو بہتر اوسکے عمل سے کہا ہے وللہ الحمد حدیث طویل ابن عمر مین قصہ تین شخصون کا آیا ہی جو ایک غار مین بند ہو گئے تہے پہر ہر ایک شخص نے اونمین سے اپنا عمل خیر ذکر کرکے یہ کہا اللھم ان کنت فعلت ذلك ابتغاء وجھك فافرج عنا مانحن فیہ وہ پتہر لب غار سے سرک گیا یہ سب باہر نکل آئے متفق علیہ یہ حدیث دلیل ہے صحت نیت پر اور اثبات پر کہ توسل بعمل صالح جائز ہے غزالی رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہے العمل بغیر نیۃ عناء والنیۃ بغیر اخلاص ریاء وھو للنفاق کفاء ومع العصیان سواء ولا اخلاص من غیر صدق وتحقیق ھباء وقد قال تعالی فی کل عمل کان بارادۃ غیر اللہ مشوبا معموسا وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباء منثورا انتہی اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ مراد اس ارادہ سے نیت ہی وقال تعالی ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینھما اس آیت مین نیت کو سبب توفیق ٹہیرایا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے افضل الاعمال صدق النیۃ فیما عند اللہ تعالی سالم بن عبد اللہ نے عمر بن عبد العزیز کو لکہا تہا مدد کرنا اللہ کا بندے کو بقدر اوسکی نیت کے ہوتا ہے اگر نیت تمام ہے عون خدا بہی تمام ہوتی ہے اور اگر نیت ناقص ہے تو عون بہی بقدر اوسکے ناقص رہتی ہے بعض سلف نے کہا ہی بہت سے عمل صغیر ہین جو بسبب نیت کے عظیم ہو جاتے ہین اور بہت سے عمل کبیر ہین جو بسبب نیت کے صغیر ہو جاتے ہین داود طائی رح کہتے ہین البر ھمتہ التقوی فلو تعلقت جمیع جوارحہ بالدنیا لردتہ نیتہ یوما الی نیۃ صالحۃ وکذلك الجاھل بعکس ذلك ثوری نے کہا جسطرح کہ تم عمل سیکہتے ہو اسیطرح وہ لوگ نیت واسطے عمل کے سیکہتے تہے بعض علما کہتے ہین تو نیت کو قبل عمل کے طلب کر جبتک تیری نیت بخیر ہے تو بخیر ہے

حکایت

ایک مرید گرد علما کے پہرتا تہا کہتا تہا کون ایسا شخص ہے جو مجکو ایسا عمل بتائے کہ مین ہمیشہ وہ کام اللہ کے لیے کرتا رہون کیونکہ مین چاہتا ہون کہ مجہپر کوئی ساعت رات یا دن کی نہ آئے مگر مین عامل للہ ہون اوس سے کہا نے تیرا کام ہو گیا جہانتک تجہسے بنے تو عمل خیر کر اور جب تو تہک جائے یا ترک کر دے تو ارادہ اوس عمل کا رکہہ کیونکہ مرید عمل خیر مثل عامل خیر کے ہوتا ہے بعض سلف نے کہا ہی اللہ کی نعمت تمپر شمار سے زیادہ ہے اور

تمہارے گناہ تمہارے علم سے مخفی ترہین سو تمکو چاہیے کہ تم صبح و شام توبہ کیا کرو اللہ ہا بین فراگ کو بخشدیگا
عیسی علیہ السلام نے کہا ہے اوس آنکھہ کو خوشی ہو جو بغیر ہم بالمعصیة سو رہے اور غیر اثم پر جاگے ابوہریرہ رضہ
کہتے تہے تم قیامت کو بقدر اپنی نیات کے مبعوث ہوگے فضیل بن عیاض جب یہ آیت پڑہتے ولنبلونکم
حتی نعلم المجاهدین منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم تو روتے اور کہتے انک ان بلوتنا فضحتنا و
هتکت استارنا حسن بصری نے کہا ہے خلود اہل جنت و نار جنت و نار مین انہین نیات کے سبب سے ہوگا
ابوہریرہ نے کہا ہے توریت مین لکہا ہے ما اریدیه وجهی فقلیله کثیر و ما ارید به غیری فکثیره
قلیل غرضکہ عماد اعمال نیات ہین عمل محتاج ہوتا ہے نیت کا تاکہ بسبب اوسکے خیر ہو اور نیت فی نفسہ خیر ہے
اگرچہ بسبب کسی عائق کے عمل متعذر ہو **ف** نیت و ارادہ و قصد کے ایک ہی معنی ہین یہ ایک حالت
وصفت ہے دل کی دو امر اسکو مکتنف ہوتے ہین ایک علم دوسرے عمل سو علم مقدم ہے اور عمل تابع
ہے اعمال قلب کے علی الجملہ افضل ہوتے ہین حرکات جوارح سے اور منجملہ اونکے نیت افضل اعمال ہے
کیونکہ عبارت ہے میل قلب الی الخیر سے پس اعمال متعلقہ بنیت افضل ہوتے ہین اگرچہ اقسام اعمال کے
بہت ہین جیسے فعل و قول و حرکت و سکون و ذکر و فکر وغیرہا لکن مرجع اونکا تین طرف ہی طاعات و معاصی
و مباحات سو معاصی اپنی جگہہ سے بسبب نیت کے متغیر نہین ہوتے ہین اسلیے کوئی جاہل حدیث
انما الاعمال بالنیات سے یہ نسمجہہ لے کہ نیت معاصی کو منقلب بطاعات کردیتی ہے جسطرح کوئی شخص
کسی شخص کی خاطرداری کے لیے کسی انسان کی غیبت کرے یا غیر کا مال کسی فقیر کو کہلادے یا کوئی مدرسہ
مسجد رباط مال حرام سے بنانے اور قصد خیر رکہے کہ یہ جہل ہے نیت کو کچہہ تاثیر اسکے اخراج مین مرتبہ ظلم و
عدوان و معصیت سے نہین ہے بلکہ یہ قصد خیر اوس عمل شر سے برخلاف مقتضای شرع ایک دوسرا شر
ہے اگر یہ شخص اس شر کو جانتا ہے تو معاند شرع ہوا اور اگر نہین جانتا ہے تو بسبب جہل کے عاصی ہے
اسی لیے طلب کرنا علم کا ہر مسلمان پر فرض ٹہیرا ہے خیرات کا خیرات جاننا شرع سے ہوتا ہے پہر کسطرح
شر خیر ہوسکے گا و لہذا سہل رحمہ اللہ نے کہا ہے ما عصی اللہ بمعصیة اعظم من الجہل کسی نے کہا بہلا
جہل سے بہی زیادہ کوئی شی تم جانتے ہو کہا ہان جہل بالجہل ہے اسیطرح افضل ما اطیع اللہ تعالی بہ العلم
ہے اور رأس علم علم بالعلم ہوتا ہے جسطرح کہ رأس جہل جہل بالجہل ہے جو شخص عالم علم نافع کا علم ضار سے
نہین ہے وہ ضرور مشتغل بعلوم مزخرفہ اہل دنیا ہوگا یہی اوسکا مادہ جہل ہے بلکہ منبع فساد عالم غرضکہ قاصد
خیر کا بمعصیت بسبب جہل کے معذور نہین ہوسکتا ہے مگر اوسیوقت کہ اسلام سے قریب العہد ہو
اور بعد اسلام لانے کے مہلت تعلم کی نہ پائی ہو قال تعالی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

اسی باب سے وہ تعلیم علما رسو بہی جو سفہار واشرار مشغولین بالفسق والفجور کو کرتے ہین اور گمان انکا یہ ہے کہ ہمنے اچہا ارادہ اور کام کیا ہے حالانکہ وہ اس علم کو سیکہکر قطاع طریق الی اللہ ہوجاتے ہین اور وسیلۂ شر واتباع ہوی کا ٹہیراتے ہین یہ وبال معلم اول تک تسلسل رہتا ہی وہ معلم مرجاتا ہے آثار شر اوسکے باقی رہجاتے ہین ہزار یا دو ہزار برس تک جہانمین منتشر رہتے ہین فطوبی لمن اذا مات ماتت معہ ذنوبہ یہ قول اوس عالم معلم کا کہ مقصد میرا اس سے نشر علم دین ہے اگر متعلم نے استعمال اوسکا فساد مین کیا تو معصیت اوس سے ہوئی نہ مجہسے میرا قصد تو یہی استعانت علی الخیر تنہا نہایت محل تعجب ہے یہ تو ویسی بات ہوئی جیسے کوئی شخص کسی رہزن کے ہاتہہ مین تلوار دے اور اوسکی لیے اسپ و اسباب مہیا کردے اور یہ کہے کہ مطلب میرا اس سے بذل و سخاوتخلق باخلاق خدا ہے وہ اس تلوار سے راہ خدا مین لڑے گا اس خیل سے مرابطہ کرے گا اور یہ اعمال افضل قربات ہین حالانکہ یہ عین معاصی ہین فقہار کا اسکی حرمت پر اجماع ہے غزالی کہتے ہین وقد تعوذ جمیع السلف باللہ من الفاجر العالم بالسنۃ وما تعوذوا من الفاجر الجاہل الجاہل حدیث انما الاعمال بالنیات مختص بطاعات ومباحات ہے نہ شامل معاصی وسیئات طاعت قصد سے منقلب بمعصیت ہوجاتی ہے مباح بہی عصیان بنجاتا ہے لکن معصیت قصد سے منقلب بطاعت نہین ہوتی ہے ہان نیت کو اوسمین دخل ہے کہ جب قصود خبیثہ اوس سے جاملتے ہین تو اوسکا گناہ اور بہی دوچند ہوجاتا ہے وبال عظیم و وزر فخیم گریبان گیر ہوتا ہے عیاذا باللہ رہے طاعات سو یہ اصل صحت اور تضاعف فضل مین مرتبط بنیات ہین اصل یہ ہی کہ نیت اوس طاعت سے عبادت خدا ہو نہ عبادت غیر اللہ کیونکہ اگر نیت ریا کی ہوگی تو وہ طاعت معصیت ہوجائیگی ہان تضاعف فضل سو وہ کثرت نیات حسنہ سے ہوتا ہے کیونکہ ایک طاعت مین نیت خیرات کثیرہ کی ہوسکتی ہے اور ہر نیت کا ثواب جدا ہوتا ہی ہر نیت بجای خود ایک حسنہ ہوتی ہے ہر حسنہ دس گنا ہوتا ہے مثلاً مسجد مین بیٹہنا ایک طاعت ہی ممکن ہے کہ اس نشست مین بہت سی نیات کرلے یہانتک کہ یہ جلوس منجملہ فضائل اعمال متقین کے ہوجائے اور درجات متقین تک اسکو پہونچائے جیسے پہلے یہ اعتقاد کرے کہ یہ مسجد اللہ کا گہر ہے اور جو کوئی یہان آتا ہے وہ اللہ کا زائر ہے اوس سے ملنا اللہ کا زیارت کرنا ہے وحق علی المزور اکرام زائرہ پہر انتظار کرے نماز کا بعد نماز کے کہ یہ باطی فی سبیل اللہ ہے قال تعالی و رابطوا پہر ترہب کرے بکف سمع و بصر و اعضا حرکات و ترددات سے کیونکہ اعتکاف کف ہوتا ہے یہ کف معنی صوم مین ٹہیریگا یہ ایک طرح کا ترہب ہوا حدیث مین آیا ہی رہبانیۃ امتی القعود فی المساجد پہر عکوف ہمۃ کا ہی اللہ پر اور لزوم سر کا فکر فی الآخرۃ مین اور دفع کرنا شواغل صارفہ عن ذکر اللہ کا مسجد مین معتزل ہو کر پہر تجرد لذکر اللہ و استماع ذکر اللہ اور تذکر بذکر اللہ حدیث

مین آیا ہے من غدا الی المسجد لین کر اللہ تعالی او یذکر بہ کان کالمجاهد فی سبیل اللہ پہر قصد کرنا
افادہ علم کا امر بمعروف ونہی عن المنکر سے کیونکہ مسجد اس سے خالی نہین ہوتی ہے کوئی شخص نماز مین اساءت
کرتا ہے کوئی شخص امر ناجائز بجا لاتا ہے اوسکو ارشاد الی الدین کرے اوسکے عمل خیر مین جسکو وہ شخص اس سے سیکہہ
کریگا شریک ہوگا اسکی خیرات متضاعف ہوجائے گی پہر کسی اخ فی اللہ سے استفادہ کرے کہ ایک غنیمت باردہ
و ذخیرہ دار آخرت ہے کیونکہ مسجد آشیانہ اہل دین نشیمن محبین لشفی اللہ ہوتی ہے پہر ترک کرنا ذنوب کا ہی
اللہ سے شرما کر کہ اللہ کے گہر مین کوئی بات مقتضی ہتک حرمت نہو یہ طریق ہی تکثیر نیات کا اسی پر قیاس
سائر طاعات و مباحات کا ہوسکتا ہے کیونکہ ہر طاعت محتمل نیات کثیرہ ہوتی ہے حضور نیات کا دل
مین مومن کے بقدر اوسکی کوشش و فکر کے طلب خیر مین ہوا کرتا ہے اس طریق سے تزکیہ اعمال و تضاعف
حسنات ہاتہہ آتا ہے تیسری قسم مباحات تہی سو کوئی مباح ایسا نہین ہے جو محتمل ایک نیت یا چند نیات
کا نہو سکے اور بہ سبب اون نیات کے محاسن قربات مین داخل نہو اور اوس سے معالی درجات ہاتہہ آئینگے
پس جو کوئی اون سے غافل ہے وہ اعظم خسران مین ہے مثل بہائم کے متعاطی بسہو و غفلت ہی بندہ کو
نچاہیے کہ کسی شی کو خطرات و خطوات و لحظات و لفظات سے حقیر خیال کرے کیونکہ دن قیامت کے
ان سب امور سے مسؤل ہوگا ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا اوس سے
کہینگے یہ کام کیون کیا کس قصد سے کیا یہ سوال مباح محض مین ہوگا جسمین کوئی شائبہ کراہت کا نہین ہے
روایت مین آیا ہے حلالها حساب و حرامها عذاب و شبہتها عتاب پہر جس سے حساب مین مناقشہ
ہوا وہ معذب ٹہیریگا مباح پر گو عذاب نہو لکن منقص نعیم آخرت ہے مباحات بہت ہین شمار کرنا اونکا ممکن
نہین ہے بعض سلف نے کہا ہے مین چاہتا ہون کہ ہر چیز مین میرے لیے ایک نیت ہو یہانتک کہ اکل
و شرب و نوم و دخول خلا مین بہی سو یہ سب ایسے امور ہین کہ انمین قصد تقرب الی اللہ ہوسکتا ہے کیونکہ ہر وہ چیز
جو واسطے بقاء بدن و فراغ قلب کے نہمات بدن کے سبب ہے وہ معین ہے دین پر مثلا جب قصد کسی شخص کا کہانے
سے یہ ہوگا کہ عبادت پر قوت حاصل ہو اور وقاع سے تحصین دین و تطییب قلب اہل او توصل طرف حصول ولد
صالح کے مقصود ہو تو وہ شخص اس اکل و جماع مین اللہ کا مطیع ٹہیریگا اغلب حظوظ نفس ہی اکل و وقاع ہی سو قصد
کرنا خیر کا ان سے کچہہ ممتنع نہین ہے خصوصا اوس شخص کو جسکا اکبر ہم آخرت ہے اور یہ ہم اوسکے دل پر
غالب ہے مثلا اگر مال ضائع ہوگیا تو یہ نیت کرے کہ وہ اللہ کی راہ مین گیا اور جب سنے کہ کوئی شخص اسکی
غیبت کرتا ہے تو دل مین خوش ہو کہ وہ حامل اسکے سیئات کا ہے اور اپنے حسنات اسکے دیوان مین
نقل کرتا ہے **ف** نیت اختیار سے باہر ہے جاہل آدمی جب یہ بات سنتا ہے کہ نیت حسن کرنا چاہیے

اسی باب سے وہ تعلیم علما رسو ہی جو سفہار و اشرار مشغولین بالفسق والفجور کو کرتے ہین اور گمان انکا یہ ہے
کہ ہمنے اچھا ارادہ اور کام کیا ہے حالانکہ وہ اس علم کو سیکھکر قطاع طریق الی اللہ ہو جاتے ہین اور وسیلۂ
شر و اتباع ہوی کا ٹھیراتے ہین یہ وبال معلم اول تک متسلسل رہتا ہی وہ معلم مرجاتا ہے آثار شر اوسکے باقی
رہجاتے ہین ہزار یا دو ہزار برس تک جہان مین منتشر رہتے ہین فطوبی لمن اذا مات ماتت معہ ذنوبہ
یہ قول اوس عالم معلم کا کہ مقصد میرا اس سے نشر علم دین ہے اگر متعلم نے استعمال اوسکا فساد مین کیا
تو معصیت اوس سے ہوئی نہ مجھسے میرا قصد تو یہی استعانت علی الخیر تہا نہایت محل تعجب ہے یہ تو ویسی بات
ہوئی جیسے کوئی شخص کسی رہزن کے ہاتھ مین تلوار دے اور اوسکے لیے اسپ و اسباب مہیا کر دے اور یہ کہے
کہ مطلب میرا اس سے بذل و سخا و تخلق باخلاق خدا ہے وہ اس تلوار سے راہ خدا مین لڑے گا اس
خیال سے مرابطہ کرے گا اور یہ اعمال افضل قربات ہین حالانکہ یہ عین معاصی ہین فقہا کا اسکی حرمت پر
اجماع ہے غزالی کہتے ہین وقد تعوذ جمیع السلف باللہ من الفاجر العالم بالسنۃ وما تعوذوا من الفاجر
الجاهل الجاصل حدیث انما الاعمال بالنیات مختص بطاعات و مباحات ہے نہ شامل معاصی و سیئات
طاعت قصد سے منقلب بمعصیت ہو جاتی ہے مباح بہی عصیان بنجاتا ہے لکن معصیت قصد سے منقلب
بطاعت نہین ہوتی ہے ہان نیت کو اوسمین دخل ہے کہ جب قصود خبیثہ اوس سے جا ملتے ہین تو اوسکا
گناہ اور بہی دو چند ہو جاتا ہے وبال عظیم و وزر فخیم گریبان گیر ہوتا ہے عیاذاً باللہ رہے طاعات سو یہ اصل
صحت اور تضاعف فضل مین مرتبط بنیات ہین اصل یہ ہی کہ نیت اوس طاعت سے عبادت خدا ہو نہ عبادت
غیر اللہ کیونکہ اگر نیت ریا کی ہوگی تو وہ طاعت معصیت ہو جائیگی ہان تضاعف فضل سو وہ کثرت نیات حسنہ سے
ہوتا ہے کیونکہ ایک طاعت مین نیت خیرات کثیرہ کی ہو سکتی ہے اور ہر نیت کا ثواب جدا ہوتا ہی ہر نیت بجای
خود ایک حسنہ ہوتی ہے ہر حسنہ دس گنا ہوتا ہے مثلاً مسجد مین بیٹہنا ایک طاعت ہی ممکن ہے کہ اس نشست
مین بہت سی نیات کر لے یہانتک کہ یہ جلوس منجملہ فضائل اعمال متقین کے ہو جائے اور درجات متقین
تک اسکو پہونچائے جیسے پہلے یہ اعتقاد کرے کہ یہ مسجد اللہ کا گہر ہے اور جو کوئی یہان آتا ہے وہ اللہ کا زائر ہے
اوس سے ملنا اللہ کا زیارت کرنا ہے وحق علی المزور اکرام زائرہ پہر انتظار کرے نماز کا بعد نماز کے
کہ یہ باطنی بسبیل اللہ ہے قال تعالی ورابطوا پہر ترہب کرے بکف سمع و بصر و اعضا حرکات و ترددات
سے کیونکہ اعتکاف کف ہوتا ہے یہ کف معنی صوم مین ٹہیریگا یہ ایک طرح کا ترہب ہوا حدیث مین آیا ہی
رهبانیۃ امتی القعود فی المساجد پہر عکوف ہم کا ہی اللہ پر اور لزوم سر کا فکر فی الآخرۃ مین اور دفع کرنا
شواغل صارفہ عن ذکر اللہ کا مسجد مین معتزل ہوکر پہر تجرد لذکر اللہ و استماع ذکر اللہ اور تذکر بذکر اللہ حدیث

مین آیا ہے من غدا الی المسجد لین کر اللہ تعالی او یذکر بہ کان کالمجاھد فی سبیل اللہ پہر قصد کرنا
افادہ علم کا امر بمعروف ونہی عن المنکر سے کیونکہ مسجد اس سے خالی نہین ہوتی ہے کوئی شخص نماز مین اسارت
کرتا ہے کوئی شخص امر ناجائز بجالاتا ہے اوسکو ارشاد الی الدین کرے اوسکے عمل خیر مین جسکو وہ شخص اس سے سیکھکر
کریگا شریک ہوگا اسکی خیرات متضاعف ہوجائینگی پہر کسی اخ فی اللہ سے استفادہ کرے کہ ایک غنیمت باردہ
و ذخیرۂ دار آخرت ہے کیونکہ مسجد آشیانۂ اہل دین نشیمن محبین للہ فی اللہ ہوتی ہے پہر ترک کرنا ذنوب کا ہی
اللہ سے شرماکر کہ اللہ کے گہر مین کوئی بات مقتضی ہتک حرمت نہو یہ طریق ہی تکثیر نیات کا اسی پر قیاس
سائر طاعات و مباحات کا ہوسکتا ہے کیونکہ ہر طاعت محتمل نیات کثیرہ ہوتی ہے حضور نیات کا دل
مین مومن کے بقدر اوسکی کوشش و فکر کے طلب خیر مین ہوا کرتا ہے اس طریق سے تزکیۂ اعمال و تضاعف
حسنات ہاتہ آتا ہے تیسری قسم مباحات تہی سو کوئی مباح ایسا نہین ہے جو محتمل ایک نیت یا چند نیات
کا نہوسکے اور بہ سبب اون نیات کے محاسن قربات مین داخل نہو اور اوس سے معالی درجات ہاتہہ آئین
پس جو کوئی اون سے غافل ہے وہ اعظم خسران مین ہے مثل بہائم کے متعاطی بسہو و غفلت ہی بندہ کو
نچاہیے کہ کسی شی کو خطرات و خطوات و لحظات و لفظات سے حقیر خیال کرے کیونکہ دن قیامت کے
ان سب امور سے مسؤل ہوگا ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسؤلا اوس سے
کہینگے یہ کام کیون کیا کس قصد سے کیا یہ سؤال مباح محض مین ہوگا جسمین کوئی شائبہ کراہت کا نہین ہے
روایت مین آیا ہے حلالہا حساب و حرامہا عذاب و شبہتہا عتاب پہر جس سے حساب مین مناقشہ
ہوا وہ معذب ٹہیریگا مباح پر گو عذاب نہو لکن منقص نعیم آخرت ہے مباحات بہت ہین شمار کرنا اونکا ممکن
نہین ہے بعض سلف نے کہا ہے مین چاہتا ہون کہ ہر چیز مین میرے لیے ایک نیت ہو یہانتک کہ اکل
و شرب و نوم و دخول خلا مین بہی سو یہ سب ایسے امور ہین کہ انمین قصد تقرب الی اللہ ہوسکتا ہے کیونکہ ہر وہ چیز
جو واسطے بقاء بدن و فراغ قلب کے مہمات بدن سے سبب ہے وہ معین ہے دین پر مثلا جب قصد کسی شخص کا کہانے
سے یہ ہوگا کہ عبادت پر قوت حاصل ہو اور وقاع سے تحصین دین و تطییب قلب اہل او توصل طرف حصول ولد
صالح کے مقصود ہو تو وہ شخص اس اکل و جماع مین اللہ کا مطیع ٹہیریگا اغلب حظوظ نفس یہی اکل و وقاع ہی سو قصد
کرنا خیر کا ان سے کچہ ممتنع نہین ہے خصوصا اوس شخص کو جسکا اکبر ہم آخرت ہے اور یہ ہم اوسکے دل پر
غالب ہے مثلا اگر مال ضائع ہوگیا تو یہ نیت کرے کہ وہ اللہ کی راہ مین گیا اور جب سنے کہ کوئی شخص اسکی
غیبت کرتا ہے تو دل مین خوش ہو کہ وہ حامل اسکے سیئات کا ہے اور اپنے حسنات اسکے دیوان مین
نقل کرتا ہے **ف** نیت اختیار سے باہر ہے جاہل آدمی جب یہ بات سنتا ہے کہ نیت حسن کرنا چاہیے

اور انما الاعمال بالنیات ہی اوسنے سنا ہے تو وقت تدریس یا تجارت یا اکل کے اپنے جی مین کہتا ہے
کہ میری نیت اس درس و اکل و تجارت سے الله ہے اسکو نیت خیر خیال کرتا ہے حالانکہ یہ نیت نہین ہے
حدیث نفس ہے یا حدیث لسان یا فکر یا انتقال ہے ایک خاطر سے طرف دوسری خاطر کے نیت ان سب سے
برکران ہے کیونکہ نیت کہتے ہین انبعاث و توجہ و میل نفس کو طرف اوس چیز کے جسمین کوئی غرض عاجل
یا آجل اسکی ظاہر ہوتی ہے اور جب میل ہوا تو اختراع و اکتساب اوسکا مجرد ارادے سے نہین ہو سکتا ہے
پس طریقہ اکتساب نیت کا مثلاً یہ ہے کہ پہلے اپنے ایمان کو ساتھہ شرع کے قوی کرے پہر اوس ایمانکو عظم
ثواب سعی تکثیر ابت صلے الله علیہ وآلہ وسلم سے تقویت بخشے اور سارے منفرات کو اپنے نفس سے دور کرے جب
ایسا کریگا تب کہین اوسکے دل سے رغبت تحصیل ثواب کی اوٹہے گی پہر وہ رغبت محرک اعضا ہو گے واسطے
مباشرت اوس امر کے پہر جبکہ وہ قدرت مجر کے واسطے باعث غالب علی القلب کے اوٹہ کہڑی ہو گی تب
کہین شخص ناوی ٹہیریگا اگر یہ بات نہین ہے تو پہر مقدر فی النفس و متردد فی القلب نرا ایک وسواس و ہذیان ہے
یہی وجہ ہے کہ ایک جماعت سلف کو جب حضور نیت کا نہین ہوتا تہا تو وہ فعل طاعات سے بہی رک جاتے تھے
کہتے تہے لیس یحضرنا فیہ نیة یہانتک کہ ابن سیرین نے جنازۂ حسن بصری پر نماز نہ پڑہی اور کہا لیس
تحضرني نية **حکایت** حماد بن سلیمان علماء کوفہ مین سے تہے ثوری سے کہا تم اونکے جنازے پر
نہین چلتے کہا لو کان لي نية لفعلت بعض سلف سے سوال بعض اعمال برّ کا کرتے تہے وہ کہتے ان رزقني
الله نيّة فعلت طاؤس سے کہتے تم روایت حدیث کرو وہ نکرتے مگر جبکہ نیت حاضر ہوتی کہتے اذا حضرتني
نية فعلت **حکایت** داود بن محبر نے کتاب العقل تالیف کی امام احمد اوسکو مانگ کر لیگئے دیکہہ بہال کر
واپس کی پوچہا تو کہا اوسمین اسانید ضعاف ہین داود نے کہا مینے اوسکی تخریج اسانید پر نہین کی ہے
تم اوسکو بعین خبر دیکہو مینے اوسمین نظر بعین عمل کی ہے مجہکو اوس سے نفع ملا امام احمد نے کہا اچہا میرے پاس
بہیجدو مین اوسکو اوسی نظر سے دیکہون گا جس نظر سے تمنے دیکہا ہے پہر اوس کتاب کو اپنے پاس ایک مدت
تک رکہا پہر کہا جزاك الله خيرا فقد انتفعت به **حکایت** طاؤس سے کہا ہمارے لیے دعا کرو کہا
حتى اجد له نية بعض نے کہا مین ایک ماہ سے طالب نیت عیادت کا ہون کہ فلان شخص کی بیمار پرسی کرون
لکن اب تک نیت ٹہیک نہین ہوئی ہے سلف عمل نکرتے تہے مگر نیت سے کیونکہ یہ بات جانتے تہے کہ نیت
روح عمل ہے اور عمل بغیر نیت کے ریا و تکلف ہے ایسی نیت سبب مقت ہوتی ہے نہ سبب قرب یہ بہی اونکو
معلوم تہا کہ نیت یہ نہین ہے کوئی قائل اپنی زبان سے یون کہے کہ مینے نیت کی بلکہ نیت انبعاث قلب کا ہی
جو جاری مجرا فتوح من الله ہوتا ہے بعض اوقات مین نیت متیسر ہوتی ہے اور بعض اوقات مین متعذر

ہان جسکے دل پر غلبہ امر دین کا رہتا ہے اکثر احوال مین اوسپر نیت خیرات کی متیسر ہو جاتی ہے کیونکہ فی الجملہ دل اوسکا مائل طرف اصل خیر کے ہے اسوجہ سے انبعاث اوسکا غالباً طرف تفاصیل کے ہوتا ہے اور جسکا دل طرف دنیا کے مائل ہوتا ہے اور یہ میل اوسپر غالب آجاتا ہے اوسکو تیسیر نیت کا حاصل نہین ہوتا بلکہ یہ نیت فرائض مین بہی اوسپر سہل نہین ہوتی مگر بڑی مشقت سے مثلاً نار کو یاد کرے اپنے نفس کو عقاب سے ڈراوے نعیم جنت کو یاد دلاکر نفس کو اوسکی طرف راغب بناوے اوسوقت کہین داعیہ ضعیف منبعث ہوتا ہے لکن پہر اوسکا ثواب بہی بقدر اوسی رغبت و نیت کے ملتا ہے پس لس تہی طاعت نیت اجلال خدا پر اسلیے کہ اللہ تعالے مستحق اجلال و طاعت و عبودیت ہے سو یہ تو راغب فی الدنیا کو میسر ہی نہین آتی ہے کیونکہ یہ نیت اعز نیات و اعلی ارادات و انفس مقصود ہے و یعز علی بسیط الارض من یفہمہا فضلا عمن یتعاطاہا نیت لوگون کی عبادت مین طرح طرح کی ہوتی ہی کسی کا عمل بطور اجابت باعث خوف ہوتا ہے وہ آگ دوزخ سے بچا چاہتا ہے کسی کا عمل بطور اجابت باعث رجا ہوتا ہے اوسکو جنت مین رغبت ہے سو یہ نیات اگرچہ باضافت قصد طاعت و تعظیم ذات و جلال الٰہی نازل و کمتر ہین لکن معہذا منجملہ نیات صحیحہ کے ہین کیونکہ انمین میل طرف موعود فی الآخرۃ کے ہوتا ہے اگرچہ جنس مالوفات فی الدنیا سے ہے کیونکہ اغلب بواعث انکو ہی باعث فرج و بطن ہے جسکا موضع قضاء وطر جنت ٹہیرا ہے سو عامل واسطے جنت کے عامل ہے واسطے فرج و بطن کے جیسے اجیر سو انکا درجہ وہی درجہ بلہ کا ہے یہ لوگ بسبب اپنے عمل کے نائل جنت ہون گے کیونکہ اکثر اہل جنت بہی بلہ ہین رہی عبادت اولی الالباب کی سو وہ ذکر اللہ و فکر فی ذکر اللہ سے حبًا لجمالہ و جلالہ تجاوز نہین کرتی سائر اعمال انکے بمنزلہ موکدات و روادف کے ہوتے ہین انکا درجہ التفات الی المنکوح و المطعوم فی الجنۃ سے ارفع ہے یہ کچہ قصد جنت کا نہین رکہتے ہین بل ہم الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ فقط لوگونکا ثواب بقدر اونکی نیات کے ہوگا و کل حزب بما لدیہم فرحون حکایت احمد بن خضرویہ نے رب العزت کو خواب مین دیکہا فرمایا سب لوگ مجہسے جنت مانگتے ہین مگر ابایزید کہ وہ میرا طالب ہے ابو یزید نے رب العزت کو خواب مین دیکہا کہا اے رب کیف الطریق الیک فرمایا اترک نفسک و تعال الیّ ~~ حجاب و پردہ ندارد نگار دلکش ما + توخود حجاب خودی حافظ از میان برخیز حکایت شبلی کو بعد مرگ کے خواب مین دیکہا پوچہا ما فعل اللہ بک کہا لم یطالبنی علی الدعاوی بالبرہان الا علی قول واحد مینے ایکدن کہا تہا ای خسارۃ اعظم من خسران الجنۃ مجہسے فرمایا ای خسارۃ اعظم من خسران لقائی غرضکہ یہ نیات متفاوتۃ الدرجات ہوتی ہین جس کسی شخص کے دلپر ایک نیت

غالب آجاتی ہی اکثر اوسکو عدول اوس نیت سے طرف غیر کے ستیسر نہین ہوتا ومعرفة هذه الحقائق تورث
اعمالاً وافعالاً لایستنکرها الظاهریون من الفقهاء **فصل** علی مرتضی نے کہا ہی
تم قلت عمل کا غم نکرو قبول کا غم کرو اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل سے فرمایا تھا
اخلص العمل یجزك منه القلیل تمخلص بندہ کا شیطان سے نہین ہوتا مگر ساتھ اخلاص کے معروف
کرخی اپنے نفس کو مارتے اور کہتے یا نفس اَخلِصِی تخلصی یعقوب مکفوف نے کہا ہی مخلص وہ ہی جو
اپنے حسنات کو ایسا پنہان رکہے جیسے اپنے سیئات کو چہپاتا ہے سلیمان دارانی کہتے ہین خوشی ہو
اوسکو جسکا ایک قدم صحیح ہوا ارادہ نہین کیا اسنے اوس قدم سے مگر اللہ تعالی کا عمر بن خطاب رض نے
ابو موسی اشعری کو لکہا تہا جسکی نیت خالص ہوئی کافی ہے اوسکو اللہ درمیان اوسکے اور لوگون
کے بعض اولیاء نے بعض اخوان کو لکہا تہا اخلص النیة فی اعمالك یکفیك القلیل من العمل
ایوب سختیانی کہتے ہین تخلیص نیات کی عُمّال پر سخت تر ہے جمیع اعمال سے مطرف نے کہا ہی من صفا
صفی له ومن خلط خلط علیه **حکایت** بعض سلف کو خواب مین دیکہا پوچہا تمنے اپنے اعمال
کیسے پائے کہا جو کام اللہ کے لیے کیا تہا اوسکو پایا یہانتک کہ ایک دانہ انار کا جسکو راہ سے اوٹہایا
تہا اور بلی ہماری جو مر گئی تہی اوسکو بہی پلہٴ حسنات مین دیکہا میری ٹوپی مین ایک تاگا حریر کا تہا اوسکو
پلہٴ سیئات مین پایا میرا ایک گدہا قیمتی سو دینار کا مر گیا تہا اوسکا کچہہ ثواب نہ دیکہا مینے کہا بلی کفہٴ
حسنات مین رہی اور حمار کا مرنا یون ہی گیا کہا مجہسے کہا گیا کہ وہ جب مرا تہا تو تو نے کہا تہا فی لعنة اللہ
اسلیے اجر اوسکا باطل ہو گیا اگر تو فی سبیل اللہ کہتا تو حسنات مین پاتا دوسری روایت مین یون
ہے مینے ایک صدقہ کیا تہا لوگو نمین وہ مجکو خوش آیا مینے اوسکو پایا کہ نہ ثواب ہے نہ عذاب ہی
سفیان نے اس حکایت کو سنکر کہا ما احسن حاله اذا لم یکن علیه فقد احسن الیه یحیی
بن معاذ کہتے تہے اخلاص عمل کو عیوب سے جدا کر دیتا ہے جیسے کہ دودہ لید و خون سے الگ ہوتا ہی
حکایت ایک مرد لباس نسا پہنکر ہر مجمع نسا مین عرس ہوتا یا ماتم حاضر ہوتا اتفاقاً ایکدن ایک مجمع
نسا مین ایک موتی چوری گیا لوگ چلائے کہ دروازہ بند کرو ایک ایک کی جامہ تلاشی لو نوبت اس مرد
کی آئی اسنے اخلاص کے ساتہہ اللہ سے دعا کی اور کہا ای رب اگر تو مجکو اس سوائی سے نجات دیگا تو
پہر مین یہ کام کبہی نکرونگا وہ موتی پاس اوس عورت کے ملگیا جو اسکے ہمراہ آئی تہی لوگون نے کہا
اطلقوا الحرة فقد وجدنا الدرة سری سقطی کہتے تہے اگر تو دو رکعت نماز گہر مین ساتہہ اخلاص کے
پڑہے تو یہ بہتر ہے تیرے لیے ستر حدیث یا سات سو حدیث لکہنے سے بسند عالی بعض نے کہا ہے

ایک ساعت کے اخلاص مین نجات ابد ہے لیکن اخلاص عزیز الوجود ہے علم تخم ہے عمل کشت ہی پانی اوسکا
اخلاص ہے اللہ جب کسی بندہ کو دشمن رکہتا ہے تو اوسکو تین چیزین دیتا ہے اور تین چیزون سے روک
رکہتا ہے صحبت صالحین کی عطا کرتا ہے اور اونکے قبول سے منع کر دیتا ہے اعمال صالحہ عطا کرتا ہے
اخلاص سے باز رکہتا ہے حکمت دیتا ہے صدق سے حکمت مین روک دیتا ہے سوسی نے کہا مراد اللہ
کے عمل خلائق سے فقط اخلاص ہے جنید نے کہا اللہ کے بندے ہین جو سمجہ گئے جب سمجہ گئے تو عمل کیا جب
عمل کیا تو مخلص ہو گئے اس اخلاص نے اونکو طرف سارے ابواب بر کے بلایا محمد بن سعید مروزی کہتے ہین سارا
امر راجع بدو اصل ہے ایک فعل منہ بك دوسرے فعل منك لہ فترضى ما فعل وتخلص فيما
تعمل فاذا انت قد سعدت بهذين فزت فی الدارين ف جس کسی شی مین آمیزش غیر کی متصور
ہے جب وہ شی اوس آمیزش سے صاف پاک ہوگی تب خالص کہلائے گی اور وہ فعل مصفی موسوم بخلاص ہوگا
قال تعالی من بين فرث ودم لبناً خالصاً سائغاً للشاربين خلوص لبن کا یہی ہے کہ اوسمین کوئی آمیزش
دم وفرث کی نہو سو مضاد اخلاص اشراک ہے پس جو شخص کہ مخلص نہین ہے وہ مشرک ہے مگر اشراک کے
لیے درجات ہین اخلاص فی التوحید کی ضد شرک فی الالٰہیۃ ہے پہر بعضا شرک خفی ہوتا ہے اور بعضا
جلی اسی طرح اخلاص سو اخلاص وضد اخلاص کا توارد دل پر رہا کرتا ہے دل محل ہے اس توارد کا یہ توارد
نیات وقصود مین ہوتا ہے پس جبکہ باعث علی التجرد واحد ہوگا تو اوس فعل کا نام جو اوس باعث واحد سے
صادر ہوا ہے منسبت منوی کے اخلاص ٹہیریگا مثلاً جسنے صدقہ دیا اور غرض اوسکی محض ریا ہے تو وہ
مخلص ہے اور جسنے صدقہ دیا اور غرض اوسکی محض تقرب الی اللہ تعالی ہے تو وہ بہی مخلص ہے لکن
عادت یون جاری ہے کہ اسم اخلاص کو ساتہہ تجرید قصد تقرب الی اللہ کے خاص کرتے ہین جبکہ
وہ قصد جمیع شوائب سے مجرد ہو جسطرح کہ الحاد عبارت ہے میل سے لکن عادۃً خاص ہے ساتہہ
میل عن الحق کے سو جسکا باعث مجرد ریا ہے وہ معرض للہلاک ہے حدیث مین آیا ہی کہ ریاکار
کو دن قیامت کے چار نامون سے پکارینگے ای مرائی ای مخادع ای مشرک ای کافر اس جگہ وہ
شخص مراد ہے جسکا قصد تقرب ہے لکن ہمراہ اس باعث کے کوئی دوسرا باعث بہی ریا یا کسی حظ
نفس کا اوسکے ساتہہ آملا ہے اسکی مثال یہ ہے جیسے کسی غلام کو آزاد کرے اسلیے کہ اوسکی مؤنت وبد
خلقی سے رہائی پائے معہذا قصد تقرب بہی رکہتا ہے یا حج کرے اسلیے کہ مزاج حرکت سفر سے درست
ہو جائے یا اوس شر سے جو اوسکے شہر مین رہنے سے عارض حال ہوتا ہے بچ جائے یا ایسے دشمن
سے جو گہر مین ہے بہاگ جائے یا جورو بچون سے ناراض ہو کر چلا جائے

ای آنکہ بسوی کعبہ روئے داری + دانم کہ گزیدہ آرزوئے داری + زینگونہ کہ تیز میخرامی
دانم + درخانہ زن ستیزہ خوئی داری + یا کسی شغل مین گرفتار رہے چندروز اوس شغل سے
آسایش حاصل کرنا چاہتا ہے یا رات کو اوٹھ کر اسلیے نماز پڑہتا ہے کہ نیند جاتی رہے تو گھر بار کا
کام کاج اچھی طرح کرے یا علم سیکھتا ہے اسلیے کہ طلب مال اسپر سہل ہوجائے یا قوم مین عزت حاصل
کرے یا درس و وعظ کرے اسلیے کہ کرب صمت سے خلاص ہو اور تفرج بلذت حدیث کرے
یا متکفل خدمت علما یا صوفیہ ہو اسلیے کہ وہ لوگ اسکی حرمت کرین یا مسجد مین رہے اسلیے کہ گھر کا کرایہ دینا
نہ پڑے یا روزہ رکھے اسلیے کہ طبخ طعام سے تخفیف تصدیع حاصل ہو یا ہمراہ جنازے کے جاوے اسلیے
کہ لوگ اسکے جنازے مین بہی ہمراہ اوسکے جائین یا کوئی عمل خیر کرے اسلیے کہ لوگ اوسکو بنظر صلاح دیکہین
سو ہرچند باعث ان امور کے تقرب الی اللہ ہین لکن جبکہ کوئی خطرہ ان خطرات سے اس تقرب مین آملا
یہانتک کہ وہ عمل بسبب ان امور کے اخف ہوگیا تو یہ عمل اس شخص کا حد اخلاص سے خارج ہوجائیگا اور
خالص لوجہ اللہ نہ ٹہیرے گا اور ایک طرح کا شرک اوسمین آلگیگا وقد قال تعالی انا اغنی الشرکاء
عن الشرك غرضکہ جس کسی حظ کیطرف حظوظ دنیا سے استراحت نفس و میل قلب ہوگا قلیل
ہو یا کثیر جب وہ حظ اس عمل سے آملیگا تو صفو عمل مذکور مکدر ہوجائیگا اور اخلاص اوس عمل کا جاتا رہیگا
انسان اپنے حظوظ مین مرتبط اور اپنی شہوات مین منغمس ہوتا ہے یہ بات بہت کم ہوتی ہے کہ کوئی فعل
اوسکے افعال مین سے یا کوئی عبادت اوسکی عبادات مین سے حظوظ نفس و اعراض عاجل ان
اجناس سے جدا ہو اسلیئے یہ بات کہی ہے من سلم لہ من عمرہ لحظۃ واحدۃ خالصۃ لوجہ اللہ
نجا کیونکہ اخلاص ایک شئی عزیز الوجود ہے تنقیہ قلب کا ان شوائب سے نہایت دشوار ہے خالص
وہی عمل ہوتا ہے جسمین سوا طلب قرب من اللہ تعالی کے اور کوئی باعث نہووین جس شخص کا یہ حال نہین ہے
اوسپر دروازہ اخلاص کا بند ہے مگر نادرا بہت سے اعمال ایسے ہوتے ہین جنمین آدمی مشقت اوٹھاتا
ہے اور یہ گمان کرتا ہے کہ وہ اعمال اسنے خالص لوجہ اللہ کیے ہین یہانتک کہ یہ گمان اوسکے دل پر غالب
آجاتا ہے لکن وہ اون اعمال کے بجالانے مین مغرور ہوتا ہے اسلیے کہ جو آفت اون اعمال کے اندر ہے
اوسکو وہ نہین دیکہتا یہ ایک امر دقیق غامض ہے سلامتی اعمال کی اس سے بہت کم ہوتی ہے اور بہت کم ایسے
لوگ ہین جنکو اس امر کا تنبہ ہوتا ہے مگر جسکو اللہ توفیق دے والغافلون عنہ یرون حسناتہم کلہا فی الآخرۃ
سیئات وہم المرادون بقولہ تعالی وبدا لہم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون وبدا لہم سیئات ما
مکسبوا وبقولہ تعالی قل هل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم

یحسبون انهم یحسنون صنعا امام غزالی رحمہ اللہ کہتے ہین اشد الناس تعرضا لهذہ الفتنة العلماء فان الباعث للاکثرین علی نشر العلم لذة الاستیلاء والفرح بالاستتباع والاستبشار بالحمد والثناء والشیطان یلبس علیهم ذلك ویقول غرضكم نشر دین الله والنضال عن الشرع الذي شرعه رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اسکے بعد ذکر وعاظ کا کیا ہے غرضکہ شناخت حقیقت اخلاص کی اور عمل بالاخلاص ایک بحر عمیق ہے جسمین اکثر لوگ ڈوب جاتے ہین مگر شاذونادر وفرد فذ وهو المستثنی فی قوله تعالی الا عباذك منهم المخلصین اسلیے بندہ کو چاہیے کہ شدید التفقد کثیر المراقبہ ہو واسطے ان دقائق کے ورنہ ملتحق باتباع شیاطین ہو جائیگا اور اوسکو خبر بہی نہوگی ف سوسی نے کہا ہے اخلاص فقد رؤیت اخلاص ہے جو کوئی شخص مشاہدہ اخلاص کا اپنے اخلاص مین کرتا ہے اوسکا اخلاص محتاج الی الاخلاص ہوتا ہے مطلب یہ ٹہیرا کہ التفات ونظر کرنا طرف اخلاص کے عجب ہے اخلاص وہ ہے کہ سارے آفات سے صاف ہو سہل نے کہا اخلاص یہ ہے کہ سب حرکات وسکنات بندے کے خاص واسطے اللہ کے ہون ابراہیم بن ادہم نے کہا ہے اخلاص کہتے ہین صدق نیت مع اللہ کو سہل سے پوچہا تہا کہ کون شی نفس پر سخت تر ہے کہا اخلاص اسلیے کہ نفس کو کچہ نصیب اوسمین نہین ہوتا ہے رویم نے کہا اخلاص فی العمل یہ ہے کہ صاحب عمل ارادہ کسی عوض کا اوسپر دارین مین نکرے معلوم ہوا کہ حظوظ نفس عاجلا وآجلا آفات ہوتے ہین اسی لیے قاضی ابو بکر باقلانی نے مدعی برارت من الحظوظ پر فتوی تکفیر کا دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ برارت توصفات آلہیہ مین سے ہے سو یہ بات اونہون نے ٹہیک کہی لکن قوم نے اسکے یہ معنی سمجہے کہ مراد برارت اوس چیز سے ہے جسکو لوگ حظوظ کہتے ہین یعنے وہ شہوات جو جنت مین ہونگے فقط رہا تلذذ نری معرفت ومناجات ونظر الی وجہ اللہ سے سو یہ حظ ان لوگون کا ہے لکن لوگ اسکو حظ نہین گنتے بلکہ اوس سے متعجب ہوتے ہین سو یہ اشارہ ہی طرف آفت ریا کے فقط بعض سلف نے کہا ہے اخلاص فی العمل یہ ہے کہ شیطان کو اوسپر اطلاع نہو کہ وہ اوس عمل کو بگاڑ دے اور نہ فرشتہ کو کہ وہ اوسکو لکہہ لے بعض نے کہا ہے الاخلاص ما استتر من الخلائق وصفا عن العلائق یہ کلمہ اجمع للمقاصد ہے محاسبی نے کہا اخلاص اخراج ہے خلق کا معاملہ رب سے یہ اشارہ ہے طرف مجرد نفی ریا کے حواریین نے عیسی علیہ السلام سے پوچہا تہا خالص کیا ہے فرمایا عمل کرنے واسطے اللہ کے کسی کی تعریف کرنا اوس عمل پر دوست نرکہے اسمین تعرض کیا ہے ساتہہ ترک ریا کے وجہ تخصیص ذکر کی یہ ہے کہ اقوی اسباب مشوشہ اخلاص سے یہی ریا ہے جنید نے کہا اخلاص صاف کرنا ہے عمل کا کدورات سے فضیل نے کہا ترك العمل من اجل الناس

ریاء والعمل من اجل الناس شرك والاخلاص ان یعافیك الله منهما بعضون نے کہا اخلاص کہتے ہین دوام مراقبہ و ترک جملہ حظوظ کو وهذا هو البیان الکامل اقوال بیان اخلاص مین بہت ہین کچہہ فائدہ بعد انکشاف حقیقت کے تکثیر نقل مین نہین ہے بیان شافی اس جگہہ بیان سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جب حضرت سے پوچہا اخلاص کیا ہے فرمایا ان تقول ربي الله ثم تستقيم كما امرت غزالی کہتے ہین ای لا تعبد هواك و نفسك ولا تعبد الا ربك و تستقيم في عبادته كما امرت وهذا اشارة الى قطع ما سوى الله عن مجرى النظر وهو الاخلاص حقا اسکے بعد غزالی نے درجات شوائب وآفات مکدرہ اخلاص کا بیان کیا ہے پہر کہا ہے کہ جو عمل مشوب ہے اوسکا کچہہ ثواب نہین ظاہر اخبار اسی پر دال ہین پہر یہ کہا ہے کہ نظر طرف بمقدار قوت باعث کے کرینگے اگر باعث دینی اور باعث نفسی برابر ہین تو دونون ساقط ہونے عمل بلا نفع و بلا ضرر ٹہیریگا اور اگر باعث ریا اغلب و اقوی ہے تو بالکل مضر ہے اور اگر قصد تقرب الی اللہ اغلب ہے تو بقدر غلبہ اس باعث کے ثواب ہوگا لقوله تعالى ومن يعمل مثقال ذرة خيرا يره الآية ولقوله تعالى ان الله لا يظلم مثقال ذرة وان تك حسنة يضاعفها معلوم ہوا کہ قصد خیر ضائع نہوگا بلکہ اگر قصد ریا پر غالب ہے تو قدر مساوی ریا کو حبط کریگا جتنا زیادہ ہے اوتنا باقی رہجائیگا اور اگر مغلوب ہے تو بسبب اوسکے کسیقدر عقوبت قصد فاسد کی ساقط ہوجائے گی اس مجمل کی تفصیل کتاب احیاء العلوم سے دریافت کرلینا چاہیے

باب بیان مین توبہ کے

نووی کہتے ہین علماء نے کہا ہے توبہ کرنا ہر گناہ سے واجب ہے اگر یہ معصیت درمیان بندہ اور اللہ تعالی کے ہے اور حق آدمی سے کچہہ تعلق نہین رکہتی ہے تو واسطے توبہ کے تین شرطین ہین ایک باز رہنا معصیت سے دوسرے پشیمان ہونا فعل معصیت پر تیسرے عزم عدم عود کا طرف معصیت کے یعنی یہ ارادہ کہ پہر کبہی وہ گناہ نکرونگا اور اگر یہ معصیت ایسی ہی کہ حق آدمی سے تعلق رکہتی ہے تو اوسکے لیے ایک چوتہی شرط اور ہے وہ یہ ہے کہ بری ہو حق سے اوس شخص کے اگر مال و نحوہ ہے تو پہیر دے اور اگر قذف و نحوہ ہے تو اوسکو قدرت دے حد پر یا عفو طلب کرے اور اگر غیبت ہے تو معافی چاہے غرضکہ وجوب توبہ کا سارے ذنوب سے ہے پہر اگر بعض ذنوب سے توبہ کی تو بہی نزدیک اہل حق کے صحیح ہے باقی گناہ اوسپر باقی رہین گے دلائل کتاب و سنت و اجماع امت وجوب توبہ پر متظاہر ہین قال الله تعالى وتوبوا الى الله جميعا ايها المؤمنون لعلكم تفلحون یہ امر ہے علی العموم وقال تعالی استغفروا ربكم ثم توبوا اليه جميعا یہ امر بہی عام ہے وقال تعالى يا ايها الذين آمنوا توبوا

الی اللہ توبۃ نصوحًا غزالی نے کہا ہے معنی النصوح الخالص للہ تعالی خالیا عن الشوائب مأخوذ من النصح دلیل فضیلت توبہ پر یہ آیت ہے ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین ابو ہریرہ کہتے ہین مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ رواہ البخاری اغر بن یسار کا لفظ مرفوع یہ ہے یا ایھا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم پہلی حدیث مین ہر دن ستر بار توبہ و استغفار کرنے کا ذکر ہے اور اس حدیث مین سو بار توبہ کرنے کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم تھے جب وہ توبہ و استغفار کرتے رہین تو پہر کسی دوسرے کی کیا ہستی ہے جو اس کام مین سستی کرے معہذا اپنی درستی کا امیدوار رہے یہ عین جہل وحمق ہے انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا اللہ بہت خوش ہوتا ہے توبہ سے بندۂ مومن کی اس سے بہی زیادہ کہ کوئی شخص تم مین کا اپنے اونٹ سے گر جائے اور وہ اونٹ کسی جنگل مین کہو جائے متفق علیہ مسلم مین اتنا اور بہی زیادہ کیا ہی کہ پہر وہ شخص ایک درخت کے نیچے سایہ مین راحلہ سے ناامید ہو کر پڑ رہے ناگاہ دیکہے کہ سواری اوسکی نزدیک اوسکے کہڑی ہے باگ پکڑے اور شدت فرح سے کہے اللھم انت عبدی وانا ربك حدیث ابو موسی اشعری مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہیلاتا ہے اللہ تعالی ہاتہہ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گنہگار دن کا اور پہیلاتا ہے ہاتہہ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے خطاوار رات کا یہانتک کہ نکلے سورج مغرب سے رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے توبہ کی قبل سورج نکلنے کے مغرب سے قبول کر لیتا ہے اللہ توبہ اوسکی رواہ مسلم یہ حدیث دلیل ہے سعت رحمت ورجا پر کہ اسقدر مہلت کثیر واسطے توبہ کے دی ہے اسپر بہی اگر موفق بتوبہ نہوا تو سمجہو کہ بڑا بدنصیب ہے یہ میعاد توبہ کی تو واسطے ساری امت کی ہے تا بقاء امت اور واسطے ہر شخص کے میعاد توبہ کی حدیث مرفوع ابن عمر مین یون آئی ہے کہ ان اللہ عزوجل یقبل توبۃ العبد مالم یغرغر رواہ الترمذی وحسنہ یعنی جبتک جان حلق مین نہین آئی ہے تب تک وقت توبہ کا باقی ہے پہر جب غرغرہ لگ گیا اور حالت یأس طاری ہوگئی تو پہر توبہ قبول نہین ہوتی یہ وسعت زمانہ توبہ کی بہی واسطے ہر مسلمان عاصی ومومن ومذنب کے بہت کچہہ ہے بڑا بدبخت وہ ہے کہ جسکو اتنی مہلت ملے پہر بہی توفیق توبہ کی نپائی یہ حدیث بہی منجملہ احادیث رجا کے ہے حدیث طویل صفوان بن عسال مین بذیل ذکر قصۂ اعرابی آیا ہے کہ پہر حضرت نے ذکر ایک دروازے کا مغرب مین کیا کہ سیر عرض یا سیر راکب کا اوسکے عرض مین چالیس یا ستر سال ہے وہ باب طرف شام کے ہے اللہ نے اوسکو پیدا کیا جسدن کہ سموات وارض کو بنایا وہ دروازہ مفتوح ہے واسطے توبہ کے بند نہوگا یہانتک کہ نکلے سورج اوسطرف سے

روا ه الترمذي وغيره وقال حديث حسن صحيح حديث ابو سعيد خدری مین قصه ایک شخص کا آیا ہے جسنے ننانوے قتل کیے تھے پھر ایک راہب سے پوچھا کہ وہ توبہ کر سکتا ہے یا نہین اوسنے کہا تیری توبہ قبول نہین ہے اسنے اوس راہب کو قتل کر ڈالا پھر ایک عالم سے پوچھا کہ مینے سو قتل کیے ہین میری توبہ ہو سکتی ہے یا نہین اوسنے کہا ہان ہو سکتی ہے کوئی شی درمیان تیرے اور توبہ کے حائل نہین ہے تو فلان زمین کو جا وہان کچھ لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہین تو بھی اونکے ساتھ اللہ کی عبادت کر اور اس اپنی زمین کی طرف پھر کر نہ آ کہ یہ زمین بری ہے وہ روانہ ہوا نصف راہ مین جا کر مر گیا ملائکہ رحمت و ملائکہ عذاب مین جھگڑا پڑا ملائکہ رحمت نے کہا یہ تائب ہو کر دل سے اللہ پر توجہ کر کے آیا تھا ملائکہ عذاب نے کہا اسنے کبھی کوئی عمل خیر نہین کیا ایک اور فرشتہ آدمی کی صورت مین آیا اوسکو اونھون نے پنچ ٹھیرایا اوسنے کہا مابین ہر دو زمین کو ناپو جس زمین سے یہ قریب تر ہو اوسی کا اعتبار ہے پیمایش کی تو اوسکو زمین مراد سے قریب تر پایا ملائکہ رحمت نے لیلیا متفق علیہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توبہ ہر عاصی کی قبول ہو سکتی ہے خواہ کثیر الذنوب ہو یا قلیل الذنوب یہ بھی معلوم ہوا کہ رحمت غالب ہے غضب پر یہ بھی ثابت ہوا کہ توبہ مکفر کبائر آثام ہوتی ہے کیونکہ قتل نفس اکبر کبائر مین سے ہے پھر تکرار اوسکا دوسرا کبیرہ ہے مگر مغفرت الٰہی نے اپنا کام کیا ایسے بڑے گنہگار کو توبہ و استغفار کرنے سے بخشدیا دوسری روایت صحیح مین یون ہے کہ وہ قریہ صالحہ سے ایک بالشت قریب تر تھا اسلیئے اوسی قریہ کا ٹھیرا معلوم ہوا کہ ہجرت سے کفارہ ذنوب کا ہو جاتا ہے اور عاصی کا زمین معصیت سے نکل جانا اور زمین طاعت کیطرف جانا منجملہ اسباب مغفرت کے ہے اور ادنی قرب ارض عبادت سے نفع دیتا ہے تیسری روایت صحیح مین یون ہے کہ اللہ نے طرف اس زمین کے وحی کی کہ تو دور ہو جا اور طرف اوس زمین کے وحی کی کہ تو قریب آ جا پھر فرمایا دونون کے بیچ کو ناپو دیکھا تو اوس زمین سے ایک بالشت بھر نزدیک تھا اوسکو بخشدیا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جسکا بخشنا منظور ہوتا ہے اوسکے لیے اسباب مغفرت کا مہیا و میسر کرنا بھی اللہ کے قدرت و ارادہ مین ہے چوتھی روایت مین آیا ہے کہ وہ اپنے سینے کے بل طرف اوس زمین کے سرکا اسمین دلیل ہے اوسکی صدق نیت پر اللہ کو اخلاص بہت پسند ہے اس اخلاص کے سبب سے باوجود اوس عظمت معصیت کے بخشدیا گیا و للہ الحمد نووی نے اس جگہہ حدیث توبہ کعب بن مالک بطولہ نقل کی ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اس حدیث مین آیا ہے کہ کعب نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ ان اللہ تعالی انما انجانی بالصدق وان من توبتی ان لا احدث الا صدقا ما بقیت یعنی اللہ پاک نے سچ بولنے پر مجکو نجات دی مین جبتک زندہ رہونگا

سوای سچ کے بات نکھون گا حدیث عمران بن حصین مین قصہ رجم ایک عورت جہینہ کا زنا پر آیا ہی حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر نماز جنازہ پڑہی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ اسپر نماز پڑہتے ہین او سنے
زنا کیا تھا فرمایا لقد تابت توبۃ لو قسمت بین سبعین من اہل المدینۃ لوسعتہم وہل وجدت
بافضل من ان جادت بنفسہا للہ عز وجل رواہ مسلم معلوم ہوا کہ اعلیٰ مرتبہ توبہ کا یہ ہی کہ دنیا مین
جس گناہ کی جو سزا مقرر ہے وہ ملجاے یہ بہی ثابت ہوا کہ حد سے گناہ اوترجاتا ہے آخرت مین دوبارہ
اوسپر عذاب نہو گا ہان جو گناہ دنیا مین مستور رہا ہے وہ مرتبط بمشیت خدا ہے چاہے بخشے چاہے نبخشے
لکن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس گناہ کو اللہ نے یہان مستور رکہا اوسکو وہان بہی مستور رکہیگا
بیشک اوسکا فضل عمیم اسی لائق ہے حدیث ابن عباس وانس بن مالک مین فرمایا ہے ویتوب اللہ
علی من تاب متفق علیہ یہ نص صریح ہے قبول توبہ پر ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا اللہ ہنستا ہی
دو مردون پر ایک نے دوسرے کو قتل کیا پہر دونون جنت مین گئے یہ اللہ کی راہ مین لڑا مارا گیا پہر
دوسرا مسلمان ہو گیا اللہ نے اوسکی توبہ قبول کی پہر شہید ہوا متفق علیہ **ف** توبہ کرنا ذنوب سے
طرف ستار العیوب وعلام الغیوب کے مبدأ طریق سالکین ورأس مال فائزین واول اقدام مریدین ومفتاح
استقامت مائلین ومطلع اصطفا واجتبا مقربین ہے سب سے پہلے توبہ ہمارے باپ آدم علیہ السلام
نے کی تہی اولاد کو بہی لائق ہے کہ مقتدی آبا واجداد کے ہون لکن لوگ گناہ مین آدم کی سند پکڑتے ہین اور
توبہ مین اونکی پیروی نہین کرتے حالانکہ تجرد واسطے خیر کے داب ملائکہ مقربین ہے اور تجرد واسطے شر کے
بدون تلافی سجیۂ شیاطین ہے اور رجوع طرف خیر کے بعد وقوع فی الشر کے ضرورت آدمیین ہے
سو متجرد للخیر ملک مقرب رحمن ہے اور متجرد للشر شیطان ہے اور تلافی کرنے والا شر کا ساتھ رجوع الی
الخیر کے حقیقت مین انسان ہے غرضکہ طینت انسان مین دو شائبہ ہین اور ہر بندہ مصحح اپنے نسب کا
ہے طرف ملک یا شیطان یا آدم کے جو تائب ہوا اوسنے اپنی صحت نسب پر تا آدم برہان قائم کی اور
جسنے اصرار کیا عصیان پر اوسنے نسب اپنا شیطان سے ملایا انتظام توبہ کا تین امر سے ہوتا ہے
علم وحال وفعل سے سو مراد علم سے شناخت عظم ضرر گناہ ہے کیونکہ گناہ حجاب ہے درمیان بندہ اور
محبوب بندہ کے حال سے مراد یہ ہے کہ جس گناہ مین پہنسا تہا اوسکو ترک کردے فعل سے مراد یہ ہے
کہ تلافی مافات کرے اطلاق اسم توبہ کا مجموع ان معانی پر ہوتا ہے غزالی کہتے ہین اخبار وآثار بیان
مین فضیلت وامر توبہ کے لاتحصی ہین امت کا وجوب توبہ پر اجماع ہے اسلیے کہ معنی اسکے یہی ہین کہ یہ بات
معلوم کرلے کہ سارے ذنوب ومعاصی مہلکات ومبعدات من اللہ ہین اور یہ علم داخل ہے وجوب ایمان مین

ولکن غفلت اس علم سے مدہوش رکھتی ہے لہذا اس علم کے یہی معنی ہین کہ اس غفلت کا ازالہ کرے اس
ازالہ کے وجوب مین کچھ خلاف نہین ہے فی الحال معاصی کو چھوڑے استقبال مین عزم علی الترک کرے
تقصیر سابق کا تدارک کرے رہا تندم ماسبق پر اور تحزن ماضی پر سو یہ واجب ہے کیونکہ یہ روح ہی
توبہ کی تمام تلافی اسی سے ہوتی ہے رہی یہ بات کہ توبہ علی الفور واجب ہے یا علی التراخی سو وجوب
توبہ مین علی الفور کچھ شک وشبہ نہین ہے کیونکہ معاصی کا مہلکات جاننا نفس ایمان ہے اور ایمان
واجب علی الفور ہوتا ہے جو علم ساتھہ ضرر ذنوب کے ہے مراد اوس سے یہی ہے کہ وہ باعث ہو ترک
ذنوب پر پھر جب کوئی شخص اوسکا تارک نہوا تو وہ اس جزء ایمان کا فاقد ٹھیرے گا یہی مطلب ہے اس حدیث کا
لایزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن اس صورت مین عاصی بالضرورت ناقص الایمان ٹھیریگا کیونکہ
ایمان کا کچھ ایک ہی دروازہ نہین ہے بلکہ کچھ اوپر ستر در ہین اعلی اونمین شہادت لا الہ الا اللہ ہے اور
ادنی دور کرنا ایذا کا راہ سے رسالہ محاسن الاعمال اور رسالہ روض خصیب مین بزبان اردو وفارسی
شمار ابواب ایمان کا لکھا گیا ہے وللہ الحمد ولہذا ایسے شخص پر جسکے پاس اصل ایمان ہے باقی سب اعمال
مین مقصر ہے خوف سوء خاتمہ کا رہتا ہے سوء خاتمہ موجب دخول بلکہ خلود فی النار کا ہوتا ہے ظاہر
کتاب دلیل ہے اسبات پر کہ وجوب توبہ کا اشخاص واحوال مین عام ہے نور بصیرت بھی اسی طرف
ارشاد کرتا ہے غرضکہ توبہ فرض عین ہے حق مین ہر شخص کے کوئی بشر اوس سے مستغنی نہین ہوسکتا
ہے ہر حال مین علی الدوام واجب ہے یہ اسلیے کہ کوئی آدمی معصیت جوارح سے خالی نہین رہ سکتا یہانتک
کہ انبیاء علیہم السلام بھی خالی نرہے قرآن مین ذکر خطایاے انبیاء کا اور اونکی توبہ بکا کا خطایا پر آیا ہے
پھر اگر بعض احوال مین معصیت جوارح سے خالی بھی رہا تو دل کا قصد ساتھہ ذنوب کے تو ضرور ہی
ہوتا ہے اگر بعض حالات مین اس ہم سے بھی خالی ہوا تو وسواس شیطان سے خالی نہین رہ سکتا ہے
خواطر منفرقہ مذہلہ عن ذکر اللہ دلپر وارد ہوتی رہتی ہین اگر اس سے بھی خالی ہوا تو غفلت وقصور
سے علم باللہ وبصفاتہ وافعالہ سے خالی نرہے گا وکل خلل نقص ولہ اسباب ان اسباب کا ترک کرنا
یون ہی ہوتا ہے کہ تشاغل باضداد کرے کیونکہ مراد توبہ سے یہی ہے کہ جس راہ پر تھا اوسکو ترک کرکے
دوسری راہ پر لگے سو حق مین کسی آدمی کے یہ خلو عن النقص متصور نہین ہے ہان تفاوت مقادیر کا ہوتا ہے
رہی اصل سو وہ تو گلے کا ہار ہے ولہذا حضرت نے فرمایا ہے انہ لیغان علی قلبی حتی استغفر اللہ
فی الیوم واللیلۃ سبعین مرۃ الحدیث پس جبکہ حضرت کا یہ حال ٹھیرا تو پھر دوسرے کا یہان کیا ذکر
ہے بہر حال بندۂ سالک طریق الی اللہ کو توبۂ نصوح ہر دم کرنا لازم ہے گو عمر نوح پائے اور یہ لزوم واجب

علی الفور رہے بلا مہلت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے کہا ہی اگر نہ روئے عقلمند آدمی عمر آیندہ مین مگر اوس عمر
ماضی پر جو غیر طاعت مین گذر گئی ہے تو لائق اسکے ہے کہ یہی حزن تا ممات اسکو لاحق رہے پھر اوس آدمی
کا کیا ذکر ہے جو عمر باقی مین وہی کام کرے جو اوسنے عمر ماضی مین کیا تہا ؎ بی غم عشق تو صد حیف
زعمری کہ گذشت ٭ پیش ازین کاش گرفتار غمت میبودم ٭ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے جب
شرائط توبہ کے مستجمع ہو جاتے ہین تو توبہ ضرور ہی مقبول ہوتی ہے ہر توبۂ صحیحہ کے قبول ہونے مین کچھ
شک نہین ہے اہل بصائر اس بات کو جانتے ہین کہ ہر قلب سلیم نزدیک اللہ کے مقبول ہوتا ہے اور آخرت
مین متنعم ہو کر جوار الٰہی مین رہتا ہے کیونکہ اصل خلقت دل کی سلامت پر ہے کل مولود یولد علی فطرۃ
الاسلام فوت ہونا سلامت کا بسبب کدورت و ظلمت ذنوب کے ہوا کرتا ہے نار ندامت اوس غبار کو
جلا دیتی ہے اور نور حسنہ ظلمت سیئہ کو وجہ قلب سے دور کر دیتا ہے تاریکی معاصی کو سامنے نور حسنات کے
کچھ طاقت نہین ہوتی ہے جسطرح سامنے روشنی روز کے ظلمت شب طاقت نہین رکھتی ہے قبول توبہ
کے لیئے قضاء ازلی سابق ہو چکی ہے اوسکا رد کرنے والا کوئی نہین ہے اسیکا نام فلاح ہے قد افلح من
زکّٰیہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات
وقال تعالیٰ غافر الذنب و قابل التوب اور حدیث مین آیا ہے للہ افرح بتوبۃ احدکم الخ فرح ورار
قبول ہے اور دلیل ہے قبول و زیادت پر اور فرمایا ہے ان اللہ یبسط یدہ بالتوبۃ بسط ید کنایہ
ہے طلب توبہ سے اور طالب ورار قابل ہوتا ہے بہت سے قابل ہین کہ طالب نہین اور کوئی طالب نہین
مگر وہ قابل ہے اور فرمایا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ سعید بن مسیب نے تفسیر آیۃ انہ کان للاوابین
غفورا مین کہا ہے یہ حق مین اوس شخص کے ہے جس نے گناہ کیا پھر توبہ کی پھر گناہ کیا پھر توبہ کی فضیل
نے کہا اللہ نے بشارت دی ہے مؤمنین کو کہ اگر وہ توبہ کرینگے تو مین اونکی توبہ قبول کرونگا طلق بن
حبیب نے کہا اللہ کے حقوق اعظم ترین اس بات سے کہ کوئی شخص انکو بجا لا سکے لیکن تم صبح و شام کرو
توبہ کرتے ہوئے ابن عمر نے کہا جسنے یاد کیا اپنی خطا کو پھر ڈر گیا اوس سے دل اوسکا تو محو کر دیجاتی
ہے وہ خطا ام الکتاب سے **حکایت** ایک نبی بنی اسرائیل سے ایک گناہ ہو گیا تھا اللہ نے وحی
کی وعزتی لئن عدت لاعذبنک اوسنے کہا یا رب انت انت وانا انا وعزتک ان لم تعصمنی
لاعودن اللہ نے اوسکو بچا دیا بعض سلف نے کہا ہے بندہ سے گناہ ہو جاتا ہے وہ ہمیشہ نادم
رہتا ہے یہانتک کہ جنت مین جاتا ہے ابلیس کہتا ہے کاش مین اسکو گناہ مین مبتلا نکرتا حبیب بن ثابت
کہتے ہین دن قیامت کو گناہ بندہ پر عرض کیے جاوینگے وہ کہیگا مین اسی گناہ سے ڈرتا تہا اللہ اوسکو

بخشدے گا حکایت ایک آدمی نے ابن مسعود سے کہا مجھسے گناہ ہوگیا ہے میری توبہ قبول ہوسکتی ہے اونہون نے مُنہ پھیر لیا پھر جو دیکھا تو وہ رو رہا تہا کہا جنت کے آٹھ دَر ہین سب کہلتے اور بند ہوتے ہین لیکن ایک دروازہ توبہ کا کہ اوسپر ایک فرشتہ مقرر ہے وہ بند نہین ہوتا فاعمل ولاتیأس حکایت عبد الرحمن بن ابی القاسم کہتے ہین ایک بار ہم ہمراہ عبد الرحیم کے تذکرہ کافر کی توبہ کا کرتے تہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان ینتھوا یغفر لھم ما قد سلف اونہون نے کہا انی لارجو ان یکون المسلم عند اللہ احسن حالا مجکو یہ بات پہونچی ہے کہ توبہ مسلمان کی مثل اسلام کے بعد اسلام ہے عبد اللہ بن سلام کہتے ہین مین حدیث نہین کرتا ہون تمکو مگر نبی مرسل یا کتاب منزل سے بندہ جب گناہ کرکے طرفۃ العین نادم ہوتا ہے تو وہ گناہ طرفۃ العین سے بہی جلد تر ساقط ہوجاتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم پاس توابین کے بیٹھو کہ اونکے دل نہایت رقیق ہوتے ہین بعض سلف نے کہا مین جانتا ہون کہ اللہ کسوقت مجکو بخشتا ہے کہا کب بخشتا ہے کہا اذا تاب علیّ کسی نے کہا مجکو خوف حرمان توبہ کا حرمان مغفرت سے بہی زیادہ ہے یہ اسلیے کہا کہ مغفرت لوازم توبہ سے ہے حکایت بنی اسرائیل مین ایک جوان تہا اوسنے بیس برس عبادت کی بیس برس معصیت کی پہر آئینہ دیکھا تو ڈاڑہی مین سفید بال نظر آئے تو اوسکو برا لگا کہا ای رب بیس برس مینے تیری اطاعت کی اور بیس برس تیری معصیت کی اگر مین تیری طرف رجوع کرون تو تو مجکو قبول کریگا ایک قائل کو سنا کہتا ہے اجبتنا فاجبناك وتركتنا فتركناك وعصيتنا فامهلناك وان رجعت الينا قبلناك انتہی وھذا القدر کاف فی بیان ان کل توبۃ صحیحۃ مقبولۃ لامحالۃ معتزلہ کا یہ قول کہ قبول کرنا توبہ کا اللہ پر واجب ہے صحیح نہین بلکہ یہ قبول محض تفضل ہے اللہ نے طاعت کو مکفر معصیت حسنہ کو ماحی سیئہ بنایا ہے جسطرح پانی کو مزیل عطش ٹہیرایا ہے قدرت کو اسکے خلاف کی گنجایش ہے اگر مشیت سابق ہوچکی ہے توبہ کرنا سب ذنوب سے واجب ہے صغائر ہون یا کبائر غزالی رح نے اسکو بسط سے لکہا ہے گناہ کے اقسام ہین ایک وہ گناہ ہے جو درمیان بندہ اور خدا کے ہوتا ہے دوسرا وہ گناہ ہے جو درمیان بندہ اور عباد کے ہوتا ہے پہر ان گناہون مین کوئی کبیرہ ہے کوئی صغیرہ ہے بیان صغائر و کبائر کا رسالہ تواریخ و رسالہ قواطع مین لکہا گیا ہے پہر ایک گناہ دل کا ہوتا ہے دوسرا اعضا کا دل کے گناہ (۶۲) ہین اور اعضا کے چارسو ایک گناہ پہر کسی قسم کے گناہ ہون سب ہی سے توبہ کرنا اور علی الفور کرنا اور تسویف نکرنا واجب ہے غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر کبیرہ و صغیرہ کا ذکر کیا ہے اور کیفیت توزیع درجات و درکات آخرت کی بنیاد حسنات

وسیئات پر بیان کی ہے اور جن امور سے صغائر کبائر ہو جاتے ہین اون کا ذکر کیا ہے پہر
شروط توبہ اور دوام توبہ کا تا آخر عمر ذکر کیا ہے بابت دوام توبہ کے اقسام عباد ذکر کیے ہین
پہر دوا توبہ اور طریق علاج بیان کیا ہے ان سب مقاصد کا ذکر اس باب مین نہین ہو سکتا
اس سلئے کہ یہ مراتب بجاے خود ایک کتاب ہین واللہ الہادی الی الصواب

باب بیان مین صبر کے

قال تعالی یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا وقال تعالی ولنبلونکم بشیء من
الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین وقال تعالی انما
یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب وقال تعالی ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم
الامور وقال تعالی واستعینوا بالصبر والصلوۃ وقال تعالی ولنبلونکم حتی نعلم المجاہدین
منکم والصابرین نووی کہتے ہین الآیات فی الامر بالصبر وبیان فضلہ کثیرۃ معروفۃ
انتہی غزالی رحمہ اللہ نے کہا ہے اللہ نے صابرین کے بہت سے اوصاف بیان کیے ہین صبر کا ذکر
کچہ اوپر ستر جگہہ فرمایا ہے اور اکثر درجات وخیرات کی اضافت طرف صبر کے فرمائی ہے ان سب کو گویا
ثمرہ صبر کا ٹہیرایا ہے فقال عز من قائل وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا
وقال تعالی وتمت کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا وقال تعالی ولنجزین
الذین صبروا اجرہم باحسن ما کانوا یعملون وقال تعالی اولئک یؤتون اجرہم مرتین
بما صبروا غرضکہ جو قربت ہے اوسکا اجر تقدیر وحساب سے ہے مگر صبر صوم چونکہ منجملہ صبر کے ہے
اسلیے حدیث مین آیا ہے الصوم لی وانا اجزی بہ صوم کو اپنی طرف اضافت کیا اور صابرین سے
وعدہ معیت کا فرمایا قال تعالی ان اللہ مع الصابرین نصرت کو صبر پر معلق کیا ہی فقال
ان تصبروا وتتقوا ویأتوکم من فورہم ہذا یمددکم ربکم جو امور واسطے اہل صبر کے فراہم کیے ہین
وہ کسی اور کے لیے نہین کیے فرمایا اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون سو ہدی اور رحمت
وصلوات سب واسطے صابرین کے مجموع ہین واستقصاء جمیع الآیات فی مقام الصبر یطول انتہی
حدیث حارث بن عاصم مین فرمایا ہے الصبر ضیاء رواہ مسلم ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہ ہے
ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء خیرا واوسع من الصبر متفق علیہ صہیب بن
سنان کا لفظ مرفوع یون ہے مؤمن کا حال عجیب ہے سب کام اوسکا بہتر ہوتا ہے یہ بات سوا
مؤمن کے کسی کے لیے نہین ہے اگر اوسکو خوشی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے یہ بہتر ہے واسطے اوسکے

اور اگر ضرر پہونچتا ہے تو صبر کرتا ہے یہ بہتر ہے اوسکے لیے رواہ مسلم یعنی حالت راحت اور حالت
جراحت دونون اوسکے واسطے خیر ہین ولله الحمد انس کہتے ہین جب حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم کو
کرب موت ہونے لگا فاطمہ نے کہا واکرب ابتاہ فرمایا لیس علی ابیك کرب بعد الیوم الحدیث
رواہ البخاري معلوم ہوا کہ ع صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد ✦ اسامہ بن زید کہتے ہین جب
فرزند زینب کا انتقال ہونے لگا تو حضرت نے فرمایا فلتصبر ولتحتسب متفق علیہ اسمین دلیل ہے
اسبات پر کہ موت اولاد پر صبر کرے امید اجر کی رکہے مسلم مین صہیب سے قصہ اصحاب اخدود کا مطول
آیا ہے اوسمین ذکر ہے کہ ایک عورت آئی اوسکے ہمراہ ایک بچہ تہا وہ خندق نار مین گرنے سے رکی اوس
صبی نے کہا یا امہ اصبري فانك علی الحق حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین پہینکا تہا یہ قصہ خود
قرآن پاک مین مذکور ہے اونہون نے صبر کیا انس کہتے ہین حضرت کا گزر ایک عورت پر ہوا وہ نزدیک
ایک قبر کے روتی تہی اوس سے فرمایا اتقي الله واصبري جب وہ عذر کرنے آئی تو کہا الصبر عند
الصدمة الاولی متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہے تبکی علی صبی لہا ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے
کہا الله فرماتا ہے ما لعبدی المؤمن عندي جزاء اذا قبضت صفیہ من اهل الدنیا ثم احتسبہ الا الجنة
رواہ البخاری عائشہ کی حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے حق مین طاعون کے کہا کہ الله نے اوسکو
واسطے مؤمنون کے رحمت کیا ہے جو بندہ طاعون مین مبتلا ہو کر اپنے شہر مین صابر محتسب رہتا ہے اور
جانتا ہے کہ اوسکو نہین پہونچے گی مگر وہی چیز جو الله نے اوسکے لیے لکہی ہے تو اوسکو برابر شہید
کے اجر ملتا ہے رواہ البخاری اسی طرح حدیث انس مین اندہے ہو جانے پر جبکہ صبر کرتا ہے وعدہ
جنت کا فرمایا ہے رواہ البخاری ابن عباس رضی الله عنہما نے کہا ایک کالی عورت کو مرگی آتی تہی حضرت نے
اوسکو فرمایا ان شئت صبرت ولك الجنة الحدیث متفق علیہ ابن مسعود کی حدیث مین آیا ہے کہ
حضرت نے حکایت ایک پیغمبر کی انبیا مین سے کی کہ اونکی قوم نے اونکو مارا وہ خون اپنے چہرے سے پونچہتے تہے اور کہتے تہے
اللهم اغفر لقومي فانهم لا یعلمون متفق علیہ ابو سعید وابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نہین پہونچتا
کسی مسلمان کو کوئی نصب اور نہ وصب اور نہ ہم اور نہ حزن اور نہ اذی اور نہ غم یہانتک کہ لگتا ہے
اوسکو کوئی کانٹا لکن کفارہ کرتا ہے الله اوسکی خطاؤن کا متفق علیہ وصب بمعنی مرض ہے ابن مسعود
مرفوعا کہتے ہین ما من مسلم یصیبہ اذی شوکة فما فوقها الا کفر الله بہ سیئاتہ کما تحط
الشجرة ورقها متفق علیہ حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعا آیا ہے من یرد الله بہ خیرا یصب منہ
رواہ البخاری یعنی جسکے ساتھ الله ارادہ خیر کا کرتا ہے اوسکو تکلیف پہونچتی ہے انس کہتے ہین حضرت نے

فرمایا ہے تمنا نکرے کوئی تم مین کا موت کی بسبب کسی ضرر کے جو اوسکو پہونچا ہے اور اگر بے دعا کیے
نہ بنے تو یون کہے اللھم احیینی ما کانت الحیاۃ خیرا لي و توفني ما کانت الوفاۃ خیرا لی متفق علیہ
اس حدیث مین طریقہ صبر کرنیکا بتایا ہے خباب بن الارتؓ نے کہا ہے ہمنے حضرت سے شکوہ کیا کہا آپ
ہمارے لیے دعا نہین کرتے فرمایا تمسے پہلے ایک گڑہا کہود کر اوسمین مرد کو کہڑا کرکے اوسکے سر پر ارہ چلاتے
دو ٹکڑے کر ڈالتے لوہے کی کنگہی کرتے جو ہڈی تک پہونچتی ما یصدہ ذلک عن دینہ الحدیث
رواہ البخاري اس حدیث مین ذکر ہے صلابت فی الدین و کمال صبر کا دین پر حدیث ابن مسعودؓ
مین بذیل قصہ ایک شخص خارجی کے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا یرحم اللہ موسی قد اوذی باکثر
من ھذا فصبر متفق علیہ معلوم ہوا کہ صبر کرنا سنن مرسلین سے ہے یہ بہی ثابت ہوا کہ تحمل اذی سے
کسی شخص کو نجات نہین ہوتی ہے بلکہ جسکو اللہ زیادہ دوست رکہتا ہے اوسکو دنیا مین ہاتہ سے خلق
کے زیادہ ایذا پہونچتی ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب ارادہ کرتا ہے
اللہ نیکی کا ساتہہ کسی بندے کے تو جلدی کرتا ہے واسطے اوسکی عقوبت کے دنیا مین اور جب ارادہ
کرتا ہے ساتہہ کسی بندے کے شر کا تو رک جاتا ہے اوس سے باوجود اوسکے گناہ کے یہانتک کہ پوری
سزا دیتا ہے اوسکو دن قیامت کے پہر فرمایا ان عظم الخیر مع عظم البلاء وان اللہ اذا احب
عبدا ابتلاہ فمن رضی فلہ الرضا ومن سخط فلہ السخط رواہ الترمذي وقال حدیث حسن
نووی نے اس باب مین احادیث کظم غیظ ورد غضب بہی لکہی ہین اسلیئے کہ اسمین بہی صبر کرنا پڑتا ہے لیکن
کچہ حاجت اونکے ذکر کی باوجود ان احادیث مذکورہ کے نہین ہے اس مقدار احادیث بین کفایت ہے
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے صبر دو طرح پر ہے ایک صبر مصیبات مین دوسرا صبر محارم خدا سے صبر
ایمان سے بمنزلہ راس کے جسد سے ہے جسد نہین ہے جب راس نہین ہے اوسکو ایمان نہین جسکو
صبر نہین حدیث مین آیا ہے صبر نصف ایمان ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نعم العدلان ونعمت العلاوۃ
مراد عدلین سے صلوۃ و رحمت ہے اور مراد علاوہ سے ہدی ہے اس قول مین اشارہ کیا ہے طرف
آیت شریفہ کے اولئك علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئك ھم المھتدون حبیب جب
اس آیت کو پڑہتے انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب روتے اور کہتے واعجباہ اعطی واثنی
یعنے آپنے ہی صبر دیا آپ ہی اوسپر ثنا کی ابو الدرداءؓ نے کہا ہے ذروۃ ایمان صبر للحکم اور رضا بالقدر ہے غرضکہ
صبر ایک مقام ہے مقامات دین سے اور ایک منزل ہے منازل سالکین سے سارے مقامات دین کے تین
امور سے منتظم ہوتے ہین معارف احوال اعمال معارف اصول ہین مورث احوال ہوتے ہین اعمال ثمرات ہین

احوال کے غزالی رحمہ اللہ نے بیان حقیقت و معنی صبر و اسامی و اقسام صبر و مظان حاجت صبر و دوا صبر مین بسط تمام کیا ہی ہم قبل اسکے بیان صبر مین ایک رسالہ مستقلہ ادامۃ السکر نام لکھ چکے ہین وہ جامع ابواب صبر ہے اسلیے اس جگہ بیان مین احوال صبر کے اختصار کیا گیا قشیری رحمہ اللہ نے رسالہ مین لکہا ہے جنید کہتے ہین مومن پر سیر دنیا سے طرف آخرت کے سہل و آسان ہے اور ہجران خلق کا جنب اللہ مین شدید ہے اور سیر نفس سے طرف اللہ کے اور بہی صعب و شدید ہے اور صبر مع اللہ اشد ہے پوچھا صبر کیا ہے کہا تجرع مرارت ہے بغیر تعبیس یعنی تلخی کا گھونٹ اوتار جانا اور ناک منہ نہ چڑہانا

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر ۔ آری شود ولیک بخون جگر شود +

ابو القاسم حکیم کہتے ہین اصبر لحکم ربك امر بعبادت ہے اور ما صبرك الا بالله عبودیت ہے جسنے درجۂ لک سے طرف بک کے ترقی کی وہ درجۂ عبادت سے درجۂ عبودیت کو پہونچا حضرت نے کہا ہے بك احیا و بك اموت ابو سلیمان نے کہا والله ما نصبر علی ما نحب فکیف علی ما نکرہ معلوم ہوا کہ صبر نہایت مشکل چیز ہے جبکہ امر محبوب پر نہین ہو سکتا تو پہر مکروہ کا کیا ذکر ہے ذو النون نے کہا صبر تباعد ہے مخالفات سے اور سکون ہے نزدیک تجرع غصص بلیہ کے اور اظہار غنا کا وقت حلول فقر کے ساحات معیشت مین ابن عطا نے کہا صبر وقوف مع البلا ہے ساتھ حسن ادب کے کسینے کہا ھو الفناء فی البلوی بلا ظہور شکوی ابو عثمان نے کہا صبار وہ شخص ہے جسنے عادت ڈالی ہے اپنے نفس کو ہجوم علی المکارہ کی بعض نے کہا صبر مقام مع البلا ہے ساتھ حسن صحبت کے مثل مقام مع العافیۃ کے ابو عثمان رحمہ اللہ نے کہا احسن جزاء علی العبادۃ جزاء علی الصبر ہے قال تعالی ولنجزین الذین صبروا اجرهم باحسن ما کانوا یعملون عمرو بن عثمان نے کہا صبر ثبات مع اللہ و تلقی بلا برحب و دعت ہے خواص نے کہا الصبر الثبات علی احکام الکتاب والسنۃ۔ رویم نے کہا صبر کہتے ہین ترک شکوی کو ذو النون نے کہا صبر استعانت کرنا ہے ساتھ اللہ کے ابو علی دقاق نے کہا الصبر کاسمہ

ما صبر کی ترضی و اتلف حسرۃ ۔ وحسبی ان ترضی و یتلفنی صبری

علی مرتضی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین الصبر مطیۃ لا تکبو۔ یعنی صبر ایسی سواری ہے کہ جسکو ٹہوکر نہین لگتی جریری نے کہا صبر یہ ہے کہ حال نعمت و محنت مین فرق نکرے دونون احوال مین سکون خاطر حاصل رہے تصبر سکون مع البلا ہے ہمراہ وجدان اثقال محنت کے ابو علی دقاق نے کہا فاز الصابرون بعز الدارین لانهم نالوا من الله معیته قال تعالی ان الله مع الصابرین کسینے کہا تجرع صبر کا اگر تجکو قتل کرے گا تو تو شہید مرے گا اور اگر تجکو زندہ رکہے گا تو تو عزیز جیے گا صبر للہ غنا صبر باللہ بقا ہی

صبر فی اللہ بلا ہے صبر مع اللہ وفا ہے صبر عن اللہ جفا ہے بعض نے کہا صبر علی الطلب عنوان ظفر ہے اور صبر فی المحن عنوان فرج ہے ع

صبر ست علاج دل بیمار تو واقف ــــ افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورست

حکایت ایک بار شبلی رحمہ اللہ بیمارستان مین محبوس تہے ایک جماعت آئی کہا تم کون لوگ ہو کہا تمہارے احباب تمہاری زیارت کو آئے ہین یہ پتہر مارنے لگے وہ بہاگے کہا یا کذابون لو کنتم احبائی لصبرتم علی بلائی حکایت ایک دن سِرّی سے سوال صبر کا کیا وہ تکلم کرنے لگے اتنے مین ایک بچہو اُنکے پاؤن پر چلا اور سنے کئی ڈنک مارے یہ بدستور ساکن رہے انسے کہا تمنے اسکو جدا نکر دیا کہا استحییت من اللہ تعالی ان اتکلم فی الصبر ولم اصبر استاذ ابو علی کہتے ہین حد صبر یہ ہے کہ تقدیر پر اعتراض نکرے رہا اظہار بلا کا بغیر وجہ شکوی سو یہ کچہہ منافی صبر کے نہین ہے اللہ تعالی نے قصۂ ایوب علیہ السلام مین فرمایا ہے انا وجدناه صابرا نعم العبد حالانکہ اونکے حال سے یہ خبر دی ہے کہ اونہون نے کہا انی مسنی الضر استخراج اس مقالہ کا اونسے اسلیے کیا کہ واسطے ضعفاء امت کے تنفیس ہو بعض نے کہا اللہ نے ایوب علیہ السلام کو صابر فرمایا نہ صبور اسلیے کہ جمیع احوال مین صبر نتہا بلکہ بعض احوال مین بلا سے لذت پاتے تہے حالت استلذاذ مین صابر نہ تہے ع

غم کہاتا ہون لیکن میری نیت نہین بہرتی ــــ کیا غم ہے مزیکا کہ طبیعت نہین بہرتی

باب بیان مین صدق کے

قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین وقال تعالی والصادقین والصادقات وقال تعالی فلو صدقوا اللہ لکان خیرا لہم وقال تعالی رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فضیلت صدق مین اسیقدر کافی ہے کہ صدیق مشتق ہے صدق سے اللہ نے معرض مدح وثنا مین اسی وصف کو حق مین انبیاء کے ذکر کیا ہے فقال واذکر فی الکتاب ابراہیم انہ کان صدیقا نبیا وقال واذکر فی الکتاب اسمعیل انہ کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا وقال واذکر فی الکتاب ادریس انہ کان صدیقا نبیا اس امت مین ابو بکر کا لقب صدیق تہا بلکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حدیث ابن مسعود مین مرفوعا آیا ہے صدق راہنما ہے طرف بر کے اور بر راہنما ہے طرف جنت کے آدمی سچ بولا کرتا ہے یہانتک کہ لکہا جاتا ہے نزدیک اللہ کے صدیق اور جہوٹ بولتا ہے یہانتک کہ لکہا جاتا ہے نزدیک اللہ کے کذاب متفق علیہ ای رب یہ تیرا بندہ صدیق نام ہے تو اسکو کام کا صدیق بہی کردے تجہپر یہ کام کچہہ مشکل نہین ہے امام حسن علیہ السلام کہتے مین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

یہ بات یاد کرلی دع ما یریبك الی ما لا یریبك فان الصدق طمانینة والکذب ریبة رواہ الترمذی

وقال حدیث صحیح یعنی شک کی چیز کو چھوڑ کر بی شک کی چیز کو اختیار کر مومن کا نفس صدق سے مطمئن ہوتا ہے

کذب سے شک مین پڑتا ہے قصۂ ہرقل عظیم الروم مین آیا ہے کہ ابو سفیان نے اوس سے کہا تھا یأمرنا

بالصلوٰة والصدق والصدقة والعفاف والصلة متفق علیہ سہل بن حنیف مرفوعاً کہتے ہین من

سأل الله الشهادة بصدق بلغه الله منازل الشهداء وان مات علی فراشه رواہ مسلم

اس سے زیادہ اور کیا فضیلت صدق کی ہوگی کہ بطفیل صدق نیت کے مرتبہ شہید کا بے لڑے بھڑے

ہاتھ آتا ہے نووی نے اس جگہہ حدیث طویل ابوہریرہ قصۂ غلول غنیمت مین لکھی ہے وہ حدیث متفق علیہ

ہے شاید اس مراد سے اوسکو روایت کیا ہے کہ غلول ضد صدق ہے حدیث حکیم بن حزام مین آیا ہے کہ حضرت

نے فرمایا البیعان بالخیار ما لم یتفرقا فان صدقا وبینا بورك لهما فی بیعهما وان کتما وکذبا

محقت برکة بیعهما متفق علیہ یہ حدیث دلیل ہے نفع صدق وضر کذب پر بشر بن حارث کہتے ہین جو کوئی

معاملہ کرے گا اللہ سے ساتھہ صدق کے وہ مستوحش ہوگا لوگون سے **حکایت** ابو عبد اللہ رملی کہتے ہین

مینے منصور دینوری کو خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تیرے ساتھہ کیا کیا کہا غفر لی ورحمنی واعطانی ما لم اؤمل

مینے کہا احسن ما توجہ العبد به الی الله ماذا کہا الصدق واقبح ما توجه به الکذب ابو سلیمان نے

کہا تو صدق کو اپنا مطیہ بنا اور حق کو اپنی تلوار اور اللہ تعالیٰ کو غایت طلب ٹھیرا **حکایت** ایک شخص نے ایک

حکیم سے کہا مینے کوئی صادق نہین دیکھا کہا اگر تو صادق ہوتا تو صادقین کو پہچانتا محمد کتانی کہتے ہین ہمنے

اللہ کے دین کو تین چیزون پر مبنی پایا حق وصدق وعدل حق جوارح پر ہے عدل قلوب پر صدق عقول پر نوری

نے تفسیر مین اس آیت کے کہا ہے ویوم القیامة تری الذین کذبوا علی الله وجوههم مسودة

یہ وہ لوگ ہین جنہون نے دعوی کیا محبت خدا کا اور اس دعوی مین صادق نتھے **حکایت** ایک شخص نے

مجلس شبلی رحمہ اللہ علیہ مین چیخ ماری اوسکو دجلہ مین پھینکدیا کہا اگر صادق ہے تو اللہ نجات دے گا جسطرح

کہ موسی علیہ السلام کو نجات دی اور اگر کاذب ہے تو اللہ غرق کر دیگا جسطرح فرعون کو غرق کر دیا بعض

اہل علم نے کہا ہے کہ فقہاء وعلماء کا اجماع ہے اس بات پر کہ تین خصلتین ہین جب ثابت ہونگی تو اون مین نجات

ہے اور تمام نہین ہوتین بعض مگر ساتھہ بعض کے اسلام خالص بدعت وہوی سے صدق لله اعمال مین

طیب مطعم اکل مین محمد بن سعید مروزی کہتے ہین جب طلب کرے گا تو اللہ کو صدق سے تو دے گا

اللہ تعالیٰ ایک آئینہ تیرے ہاتھہ مین جس سے تو عجائبات دنیا وآخرت کو دیکھے گا **حکایت** ذو النون

نے کہا بندہ کے لیے طرف صلاح امور کے کوئی راہ ہے کہا **شعر**

قد بقینا من الذنوب حیاری　　نطلب الصدق ما الیہ سبیل

فدعاوی الھوی تخف علینا　　وخلاف الھوی علینا ثقیل

سہل سے کہا اس کام کی جسپر ہم ہین کیا اصل ہے کہا صدق و سخاوشجاعت کہا کچھہ اور زیادہ کرو کہا تقی حیا طیب غذا استعمال لفظ صدق کا چھہ معنی مین ہوتا ہے صدق فی القول صدق فی النیۃ والارادۃ صدق فی العزم صدق فی الوفا بالعزم صدق فی العمل صدق فی تحقیق مقامات الدین کلہا پس جو شخص کہ ان سب امور مین متصف بصدق ہوگا وہی صدیق ہے اسلیے کہ یہ صیغہ مبالغہ کا ہے صدق مین پھر اسکے درجات ہین جس کسی شخص کو کسی شی مین حظ فی الصدق ہے وہ بنسبت اوس شی کے صادق ہوتا ہے صدق فی اللسان کا تعلق اخبار سے ہے ماضی ہو یا مستقبل اسمین وفا و خلف وعد داخل ہے ہر بندہ پر لازم ہے کہ حفظ الفاظ رکھے تکلم نکرے مگر ساتھہ صدق کے وھذا ھو اشھر انواع الصدق واظھرھا صدق فی النیۃ کا مرجع طرف اخلاص کے ہے کہ حرکات و سکنات مین اوسکے لیے کوئی باعث نہو مگر اللہ تعالی اگر ذرا سا بھی شوب حظوظ نفس کا آلیگا تو صدق نیت باطل ہوجائیگا صدق فی العزم کی صورت یہ ہے کہ انسان عمل سے پہلے عزم کرتا ہے اپنے جی مین کہتا ہے اگر اللہ مجکو مال عطا کرے گا تو مین اوس مال کو صدقہ کردونگا یا اگر مجھے کسی شی کا والی کردیگا تو مین اوسمین عدل کرونگا عاصی بظلم مائل الی الخلق نہونگا اسکا نام عزیمت ہے صدق اس عزم کا عبارت ہے تمام و قوت سے صدق فی الوفا بالعزم یون ہوتا ہے کہ فی الحال نفس نے سخا بالعزم کیا کیونکہ وعدہ و عزم مین کچھہ مشقت نہین ہوتی ہے یہ مؤنت خفیف ہے لکن تحقق حقائق کا اور حصول تمکن کا اور ہیجان شہوات کا ہوتا ہے تو وہ عزیمت منحل ہوجاتی ہے وفا بالعزم واقع نہین ہوتا سو یہ صورت مضاد صدق ہوتی ہے صدق فی الاعمال یہ ہے کہ اعمال ظاہرہ اس شخص کے دال ایسے امر باطن پر نہون جنکے ساتھہ یہ شخص متصف نہین ہے بلکہ باطن مستجر ہو طرف تصدیق ظاہر کے صدق فی مقامات الدین اعلی درجات واعز حالات صدق ہے جیسے صدق خوف و رجا و زہد و رضا و توکل و حب و سائر امور مین کیونکہ ان امور کے مبادی ہین جنکے ظاہر پر انطلاق اسم ہوتا ہے اور انکے غایات و حقائق ہین پس صادق محقق وہ شخص ہے جو نائل حقیقت سے ہے جب شی غالب ہوئی اور اوس کی حقیقت تمام ہوگئی تو اب صاحب اوس شئ کا صادق کہلاتا ہے ان ہر شش اقسام صدق کا بیان مفصل غزالی رحمہ اللہ نے کیا ہے ہمکو اس جگہہ فقط اشارہ کرنا منظور ہے والاشارۃ بشارۃ قشیری نے رسالہ مین اپنی سند سے یہ حدیث ابن مسعود کی مرفوعا روایت کی ہے لایزال العبد یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا ولایزال یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا

استاد نے کہا ہے الصدق عماد الامر وبہ تمامہ وفیہ نظامہ وھو تالی درجۃ النبوۃ قال تعالی
فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین الخ صادق اسم لازم ہے صدق سے
اور صدیق مبالغہ ہے صدق مین اور اقل صدق یہ ہے کہ سر وعلانیہ برابر ہو صادق وہ ہے جو سچا ہے
بات مین صدیق وہ ہے جو سچا ہے قول وفعل وحال مین احمد بن خضرویہ نے کہا ہے جو شخص چاہے کہ اللہ
اوسکے ساتھہ ہو وہ صدق کو لازم پکڑے کیونکہ اللہ نے کہا ہے ان اللہ مع الصادقین اس جگہہ
سبق قلم ہوگیا ہے کیونکہ آیت مین صابرین آیا ہے نہ صادقین قال شیخ الاسلام زکریا رحمہ اللہ تعالے
جنید نے کہا ہے صادق ایک دن مین چالیس بار پہٹا کہا تا ہے اور ریاکار چالیس برس تک ایک ہی حال پر ثابت
رہتا ہے بعض سلف نے کہا ہے صدق یہ ہے کہ مواطن مہلکہ مین قول حق کہے کسینے کہا صدق موافقت
سر ہے ساتھہ نطق کے ابو سعید قرشی کہتے ہین صادق وہ ہے جو مرنے کو طیار ہو اور کشف سر سے نہ شرمائے
قال تعالی فتمنوا الموت ان کنتم صادقین **حکایت** ابو علی ثقفی ایک دن کلام کرتے تہے عبد اللہ
بن منازل نے کہا ای ابو علی تم موت کی طیاری کرو وہ تو ضروری آوے گی انہون نے کہا ای عبد اللہ
تم ہی مستعد للموت ہو جاؤ کہ وہ لابد ہے عبد اللہ نے اپنے ہاتہہ کا تکیہ لگا کر سر زمین پر رکہا اور کہا لو
مین چلا اور مر گئے ابو علی سے نہ بنا کہ اونکا مقابلہ کرتے اسلیے کہ انکے علاقات تہے اور عبد اللہ مجرد بے شغل تہے
حکایت ابو العباس دینوری ایکدن وعظ کرتے تہے ایک بڑہیا نے مجلس مین چیخ ماری انہون نے
اوس سے کہا مر جاوہ اوٹہہ کہڑی ہوئی چند قدم چلکر انکی طرف التفات کیا اور کہا قد مت پہر مر کر
گر پڑی رحمہا اللہ تعالی واسطی کہتے ہین صدق صحت توحید ہے ہمراہ قصد کے **حکایت** عبد الواحد
بن زید نے ایک لڑکے کو اپنے اصحاب مین سے دیکہا کہ لاغر تن ہوگیا تہا کہا ای لڑکے کیا تو ہمیشہ روزہ
رکہتا ہے کہا مین ہمیشہ افطار نہین کرتا کہا کیا تو دوام قیام لیل کرتا ہے کہا مین ہمیشہ سوتا نہین ہون
کہا پہر تو کس سبب سے اتنا دبلا سو کہا ہے کہا ھوی دائم وکتمان دائم علیہ انہون نے کہا چپ
تجہکو بڑی جرأت ہے غلام نے ایک دو قدم چلکر کہا الہی ان کنت صادقا فخذنی پہر مر کر گر پڑا
حکایت ابو عمر وزجاجی کہتے ہین میری ماں مر گئی مجہکو ایک گہر ترکہ مین ملا مین نے وہ گہر پچاس
دینار پر فروخت کر دیا حج کو چلا جب بابل مین پہونچا ایک شخص رہزن سامنے آیا مجہسے کہا تیرے
پاس کیا ہے مینے اپنے جی مین کہا کہ سچ بولنا بہتر ہے اوس سے کہا پچاس دینار ہین کہا لا مینے
صرہ اوسکو دیدیا اوسنے گنے تو وہی پچاس دینار پائے مجہسے کہا اوٹہالے تیرا سچ بولنا میرے جی کو
لگ گیا پہر اپنے دابہ پر سے اوتر کر مجہسے کہا کہ تو اسپر سوار ہو مینے کہا نہین کہا ضرور سوار ہو اور الحاح کیا

مین سوار ہو گیا کہا مین تیرے پیچھے آتا ہون چنانچہ سال آیندہ مین آکر مجھسے ملا اور مرتے دم تک میرے ساتھ رہا
جنید نے کہا ہے حقیقت صدق کی یہ ہے کہ جہان بے جھوٹ بولے نجات نہ ملے وہان سچ بولے تین چیزین
ہین جو صادق سے خطا نہین کرتین حلاوت ہیبت ملاحت ذوالنون نے کہا صدق اللہ کی تلوار ہے نہین
رکھی جاتی کسی شی پر مگر اوسکو کاٹ دیتی ہے سہل نے کہا اول خیانت صدیقین کی باتین کرنا ہے اپنے جی سے
حکایت فتح موصلی سے سوال صدق کا کیا تھا اپنا ہاتھ آہنگر کی بھٹی مین ڈالکر ایک ٹکڑا گرم لوہے کا نکالکر
ہاتھ پر رکھا اور کہا ھذا ھو الصدق یوسف بن اسباط کہتے تھے ایکرات اللہ سے معاملہ بالصدق کرنا دوست تر
ہے مجھکو اس بات سے کہ مین تلوار لیکر راہ خدا مین لڑون ابو علی دقاق نے کہا ہے الصدق ان تکون کما تری من
نفسك او ترى من نفسك کما تکون **حکایت** حارث محاسبی سے پوچھا علامت صدق کی کیا ہے کہا صادق
وہ شخص ہے کہ اگر ساری قدر اوسکی قلوب خلق سے جاتی رہے کچھ پروا نکرے بسبب صلاح دل کے اور ذرہ برابر
حسن عمل پر اطلاع خلق کو دوست نرکھے اور کسی برے عمل پر مطلع ہونے سے لوگون کے کراہت نکرے
کیونکہ یہ کراہت دلیل ہے حب زیادت قدر پر نزدیک خلق کے وھذا لیس من اخلاق الصدیقین

زمین شدیم چہ شد آسمان شدیم چہ شد ۔ بچشم خلق سبک یا گران شدیم چہ شد
بہیچ رنگ درین بوستان قرار نیست ۔ تو گر بہار شدی ما خزان شدیم چہ شد

کسی نے کہا جو شخص فرض دائم کو ادا نہین کرتا ہے اوس سے فرض موقت بھی قبول نہین ہوتا پوچھا فرض دائم
کیا ہے کہا صدق ہے علیك بالصدق حیث تخاف انه یضرك فانه ینفعك ودع الکذب حیث
تری انه ینفعك فانه یضرك کسی نے کہا ہے کہ ہر شی شی ہے مصادقت کذاب لاشی ہے ابن سیرین کہتے
ہین الکلام اوسع من ان یکذب ظریف یعنی کلام مین ایسی وسعت ہے کہ حاجت جھوٹ بولنے کی نہین ہے

باب بیان مین مراقبہ کے

قال اللہ تعالی وتوکل علی العزیز الرحیم الذی یراك حین تقوم وتقلبك فی الساجدین وقال تعالی
وھو معکم اینما کنتم وقال تعالی ان اللہ لا یخفی علیہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وقال تعالی ان
ربك لبالمرصاد وقال تعالی یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور نووی نے کہا ہے وفی الباب
ایات کثیرة معلومة وقال تعالی الم یعلم بان اللہ یری وقال تعالی ان اللہ کان علیکم رقیبا
وقال تعالی والذین ھم لاماناتھم وعھدھم راعون والذین ھم بشھاداتھم قائمون وقال
تعالی ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید وقال تعالی افمن ھو قائم علی کل نفس بما
کسبت حدیث طویل عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مین بجواب سوال جبرئیل علیہ السلام

آیا ہے کہ جب اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اخبرني عن الاحسان تو حضرت نے فرمایا ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك رواہ مسلم قشیری نے اس حدیث کو رسالہ مین اپنی سند سے جریر بن عبد اللہ بجلی سے روایت کیا ہے پھر کہا ہے کہ شیخ نے کہا یہ جو حضرت نے فرمایا فان لم تكن تراه فانه يراك یہ اشارہ ہے طرف حال مراقبہ کے اسلیے کہ مراقبہ علم ہی بندہ کا ساتہہ اطلاع حق تعالی کے حال پر بندہ کے اور استدامت بندہ کے واسطے اس علم کے مراقبہ رب ہی یہ مراقبہ اصل ہے ہر خیر کی اور نہین لگتا کہ بندہ اس رتبہ کو پہونچے مگر بعد فراغ کے محاسبۂ نفس سے جب محاسبہ نفس کا ماسلف پر کرے گا اور اصلاح حال فی الوقت مین رہے گا اور طریق حق کو لازم پکڑیگا اور درمیان اپنے اور اللہ پاک کے مراعات قلب اچھی طرح سے کریگا اور اللہ کے ساتہہ محافظت انفاس رکہے گا عموم احوال مین تب کہین یہ بات جانیگا کہ اللہ اوسپر رقیب ہے اور اوسکے دل سے قریب ہے عالم احوال و ناظر افعال و سامع اقوال ہے اور جو شخص اس جملہ سے غافل ہے وہ بدایت وصلت سے برکران ہے پہر حقائق قربت کا کیا ذکر ہے انتہی غزالی رحمہ اللہ نے ذکر مراقبہ کا ہمراہ محاسبہ کے لکہا ہے حدیث جندب بن جنادہ و معاذ بن جبل مین فرمایا ہے اتق الله حيث ما كنت واتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق حسن رواه الترمذي وقال حديث حسن اس حدیث مین ارشاد کیا ہے طرف مراقبہ کے کیونکہ ہر موقع پر خدا سے ڈرنا یہی مراقبۂ خدا ہے ابن عباس کہتے ہین مین ایکدن پیچہے حضرت کے تہا مجہسے کہا ای لڑکے مین تجکو کچہہ کلمات سکہاتا ہون نگاہ رکہہ تو اللہ کو نگاہ رکہیگا وہ تجکو حفظ کر تو اللہ کا پائیگا تو اللہ کو سامنے اپنے جب مانگے تو کچہہ تو مانگ اللہ سے جب مدد چاہے تو تو مدد چاہ اللہ سے اور جان لے تو اس بات کو کہ اگر ساری امت مجتمع ہو اسپر کہ تجہے کچہہ نفع پہونچائے تو وہ تجکو کچہہ نفع نہین پہونچا سکتی مگر اوتنا ہی جتنا کہ اللہ نے تیرے لیے لکہدیا ہے اور اگر جمع ہو کہ ضرر پہونچاے تجکو کچہہ ضرر نہین پہونچا سکتی مگر اوسیقدر کہ لکہدیا ہے اللہ نے تجہپر اقلام مرفوع ہو گئے صحف خشک پڑ گئے رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح اس حدیث کا تجربہ بحمدہ تعالی اس بندۂ شرمندہ کو بخوبی ہو چکا ہے جیسا کہ حضرت نے فرمایا تہا ویسا ہی حال پایا وللہ الحمد ونعم ما قيل شعر

لو الثقلان الجن والانس اجمعوا · يريدون ايلاما لاصغر نملة

يكون لها رب السموات ناصرا · لما ظفروا منها بادنى مضرة

کیا فائدہ فکر دمبدم سے ہوگا · ہم کیا ہین جو کوئی کام ہمسے ہوگا

جو کچہہ کہ ہوا ہوا کرم سے تیرے · جو کچہہ ہوگا ترے کرم سے ہوگا

دوسری روایت غیر ترمذی کا لفظ یہ ہے تو نگاہ رکھہ اللہ کو پائیگا تو اوسے روبرو لیپنے شناسا ہو تو اللہ کا رخا مین وہ شناسا ہوگا تیرا شدت مین اور جان لے کہ جو چیز تجسے چوک گئی وہ تجکو نہین پہونچ سکتی تہی اور جو بلا تجکو پہونچی وہ تجسے نہین چوک سکتی تہی اور جان لے کہ نصر ہمراہ صبر کے ہے اور فرج ہمراہ کرب کے اور عسر کے ساتہہ یسر ہے قرآن پاک دلیل ہے اس بات پر کہ ایک عسر کے ساتہہ دو یسر ہوتے ہین ہر حال یہ حدیث دلیل ہے تفاصیل مراقبات پر وللہ الحمد انس کہتے ہین تم وہ اعمال کرتے ہو جو تمہاری آنکہو مین بال سے زیادہ تر باریک ہین ہم اونکو عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر موبقات یعنی مہلکات مین سے شمار کرتے تہے رواہ البخاری یہ اسلیئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مراقب اعمال محاسب احوال تہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوعا کہا ہے اللہ تعالی غیرت کرتا ہے غیرت اللہ کی یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جو اللہ نے اوسپر حرام کیا ہے متفق علیہ معلوم ہوا کہ اتیان حرام غیر مراقب خدا سے ہوتا ہے غیرت کی اصل انفت ہے یعنی عار و انکار اسکے بعد نووی نے حدیث طویل ابو ہریرہ قصۂ ابرص و اقرع و اعمی کی روایت کی ہی کہ اللہ نے اونکا امتحان لیا تہا ابرص و اقرع اللہ تعالی کا احسان بہول گئے سائل کو کچہہ نہ دیا اعمی نے کہا خذ ما شئت ودع ما شئت فواللہ لا اجهدك اليوم بشيء اخذته لله اوس فرشتے سائل نے کہا امسك مالك فانما ابتليتم فقد رضي الله عنك وسخط على صاحبيك متفق علیہ یہ اسلیے کہ اس اعمی نے اللہ کا مراقبہ کیا احسان فراموشی نکی شداد بن اوس مرفوعا کہتے ہین عقلمند وہ شخص ہے جسنے حساب لیا اپنی جان کا اور عمل کیا واسطے مابعد موت کے اور عاجز وہ شخص ہے جسنے تابع کیا اپنے نفس کو ہوی کا اور تمنا کی اللہ پر رواہ الترمذي وقال حديث حسن معلوم ہوا کہ محاسب نفس اور مراقب خدا دانشمند ہوتا ہے اور متبع ہوای نفس احمق ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعا یہ ہے من حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه حديث حسن رواہ الترمذي ترک کرنا بیفائدہ کام کا کام مراقب کا ہوتا ہے اسلیے حدیث عمر مین مرفوعا آیا ہے کہ تو کسی مرد سے نہ پوچہہ کہ تو نے اپنی جورو کو کس قصور پر مارا ہے رواہ ابو داود وغیرہ غزالی کہتے ہین ایک شخص نے ابن المبارک سے تفسیر مراقبہ کی پوچہی تہی کہا كن ابدا كانك ترى الله عز وجل عبد الواحد بن زید نے کہا ہے اذا كان سيدي رقيبا علي فما ابالي بغيره ابن عطا نے کہا افضل طاعات مراقبۂ حق ہے دوام اوقات مین جریری نے کہا یہ امر ہمارا دو اصل پر مبنی ہے ایک مراقبۂ خدا دوسرے قیام علم ظاہر مین ابو حفص نے کہا تو جب لوگون مین بیٹہے اپنے نفس کا واعظ ہو کہین اونکا اجتماع تجکو دہوکا نہ دے وہ مراقب تیرے ظاہر کا کرتے ہین اور اللہ تیرے باطن پر رقیب ہے **حکایت** زلیخا نے جب یوسف علیہ السلام

سے تخلیہ کیا اور تہ کرکے صنم کا چہپا دیا یوسف علیہ السلام نے فرمایا تو مراقبہ جماد سے شرماتی ہے
اور مین مراقبہ ملک جبار سے شرم نکرون یعنی یہ کیونکر ہو سکتا ہے **حکایت** ایک نوجوان نے
ایک جاریہ سے ارادہ کیا اوسنے کہا تجکو شرم نہین آتی ہے جوان نے کہا مین کس سے شرماؤن
ہمکو تو سوا کواکب کے کوئی نہین دیکہتا ہے اوسنے کہا مکوکب کہان گیا یعنی وہ تو دیکھتا ہے
حکایت ایک شخص نے جنید رحمہ اللہ سے کہا ہم غض بصر پر کس چیز سے استعانت کرین کہا
بعلمك ان نظر الناظر اليك اسبق من نظرك الى المنظور اليه جنید فرماتے ہین متحقق بمراقبہ
وہ شخص ہوتا ہے جو فوت حظ پر اپنے رب عزوجل سے ڈرتا ہے مالک بن دینار نے کہا جنات فردوس
مین سے ایک جنت عدن ہے اوسمین حورین ہین جو وُز جنت سے پیدا کی گئی ہین کسی نے کہا اوس جنت
مین کون رہیگا کہا اللہ عزوجل فرماتا ہے جنات عدن مین وہ لوگ رہین گے کہ جب ارادہ معاصی
کا کرتے ہین تو میری عظمت کو یاد کرکے میرا مراقبہ کرتے ہین اونکی پشت میری خشیت سے جہک گئی
ہے سہل نے کہا ہے لم يتزين القلب بشئ افضل ولا اشرف من علم العبد بان الله شاهده حيث
كان بعض سلف نے تفسیر آیہ ذلك لمن خشي ربه مین کہا ہے اي ذلك لمن راقب ربه عزوجل
وحاسب نفسه وتزود لمعاده سے

اذا ما خلوت الدهر يوما فلا تقل خلوت ولكن قل علي رقيب +
ولا تحسبن الله يغفل ساعة ولا ان ما تخفيه عنه يغيب +
الم تر ان اليوم اسرع ذاهب وان غدا للناظرين قريب +

حکایت حمید طویل نے سلیمان بن علی سے کہا مجہے کچہ وعظ کرو کہا اگر تو خلوت مین معصیت
کرے گا اور تجکو یہ گمان ہے کہ اللہ تجہے دیکھتا ہے تو تو نے ایک امر عظیم پر جرأت کی اور اگر تجکو یہ گمان
ہے کہ وہ تجکو نہین دیکھتا ہے تو تو کافر ہو گیا ثوری نے کہا عليك بالمراقبة ممن لا تخفى عليه خافية
فرقد سبخی نے کہا منافق نظر کرتا ہے جب کسیکو نہین دیکھتا تو مدخل سوء مین داخل ہوتا ہے لوگون کا
مراقبہ کرتا ہے اور اللہ تعالے کا مراقبہ نہین کرتا **حکایت** عبد اللہ بن دینار کہتے ہین مین
ہمراہ عمر بن خطاب کے مکہ کو جاتا تہا ایک رات راہ مین ٹہیرنا ہوا ایک راعی پہاڑ پر سے اوترا عمر نے
اوس سے کہا اے راعی ایک بکری ہمارے ہاتہہ بیچدے اوسنے کہا مین مملوک ہون کہا اپنے سید
سے کہدینا کہ بہیڑیا کہا گیا اوسنے کہا فاین اللہ عمر روئے پہر صبحکو پاس اوسکے سید کے جاکر اوس غلام کو
خرید کرکے آزاد کر دیا اور کہا اس کلمہ نے تجکو دنیا مین آزاد کرا دیا مجہے امید ہے کہ یہ کلمہ تجہے آخرت مین بہی

آنزاد کرادیگا حقیقت مراقبہ کی ملاحظہ ہے رقیب کا اور انصراف ہی تم کا طرف اوسکے مراقبہ دو طرح پر
ہوتا ہے ایک مقربین صدیقین کا یہ مراقبہ ہے تعظیم و اجلال کا کہ قلب ملاحظۂ اوس جلال مین
مستغرق ہو کر نیچے ہیبت کے منکسر ہو جائے دلمین اصلا گنجایش التفات الی الغیر کی باقی نرہے یہ
مراقبہ مقصور ہے دل پر رہے جوارح سو وہ تلفت الی المباحات سے معطل ہو جاتے ہین مخطورات
کا کیا ذکر ہے اور اگر واسطے طاعات کے متحرک ہوتے ہین تو مثل مستعمل کے ہوتے ہین حاجتمند تدبیر
و تثبت حفظ کے نہین رہتے **حکایت** ایک شخص کا گذر ایک جماعت تیر انداز پر ہوا ایک آدمی اونسے
الگ بیٹھا تہا اسنے چاہا کہ اوس سے بات کرے اوسنے کہا ذکر اللہ اشہی اسنے کہا تو اکیلا ہے اوسنے
کہا میرے ساتہہ میرا رب اور دو فرشتے ہین پوچہا انمین کون سابق ہوا کہا من غفر اللہ لہ کہا رستہ
کدہر ہے اشارہ طرف آسمان کے کیا پہر اوٹہہ کر چلدیا اور کہا اکثر خلقك شاغل عنك یہ کلام
اون لوگونکا ہے جو مشاہدۂ خدا مین مستغرق ہین یہ لوگ محتاج مراقبۂ لسان و جوارح کے نہین ہوتے
حکایت ابن خفیف کہتے ہین مین مصر سے رملہ کو جاتا تہا واسطے ملاقات ابو علی روز باذی کے
مجہسے عیسی ابن یونس مصری نے کہا بلدۂ صور مین ایک جوان اور ایک کہل حال مراقبہ پر مجتمع ہین
تم اونکو دیکہنے چلو شاید کچہہ فائدہ حاصل ہو مین بلدۂ صور مین گیا ہوکا پیاسا تہا کمر مین ایک خرقہ تہا دوش
پر کچہہ نتہا مسجد مین گیا دو شخص رو بقبلہ بیٹھے ہوئے دیکہے مینے سلام کیا کسینے جواب ندیا پہر دوبارہ سہ بارہ
سلام کیا جواب نسنا مینے کہا تمکو خدا کی قسم ہے تم میرے سلام کا جواب دو جوان نے اپنے مرقع سے
سر اوٹہا کر میری طرف دیکہا اور کہا ای ابن خفیف دنیا قلیل ہے اور باقی نہین ہے اوس قلیل سے مگر قلیل
سو لے تو اس قلیل سے کثیر تیرا شغل بہت قلیل ہے کہ تجکو فرصت ہماری ملاقات کی ملے یہ بات اوسکی
میرے دلکو لگ گئی وہ پہر بدستور سرنگون ہو گیا مین ظہر و عصر تک وہین ٹہیرا میری بہوک پیاس تکلیف
سب جاتی رہی وقت عصر کے مینے کہا مجہے کچہہ وعظ کر سر اوٹہا کر کہا یا ابن خفیف ہم اصحاب مصائب ہین ہمارے
لیے زبان وعظ نہین ہے مین تین دن تک بے آب و دانہ و خواب اوسی جگہہ رہا اون دونون کو
نہ کچہہ کہاتے دیکہا نہ پیتے تیسرے دن مینے اپنے جی مین کہا مین انکو قسم دون شاید مجکو کچہہ نصیحت کرین
مجہے نفع ہو جوان نے سر اوٹہا کر کہا یا ابن خفیف علیك بصحبة من یذکرك اللہ رؤیتہ وتقع
ہیبتہ علی قلبك یعظك بلسان فعلہ ولا یعظك بلسان قولہ والسلام قم عنا یہ درجہ
اون مراقبین کا ہے جنکے دلون پر اجلال و تعظیم غالب ہے غیر کی گنجایش وہان باقی نہین رہی دوسرا
درجہ مراقبہ اصحاب یمین کا ہے یہ وہ قوم ہے جن پر یقین اللہ کی اطلاع کا اونکے ظاہر و باطن پر دلون

مین غالب آگیا ہے لکن ملاحظۂ جلال نے اونکو مدہوش نہین کیا ہے بلکہ اونکے دل حد اعتدال پر باقی ہین گنجایش تلفت کی طرف احوال واعمال کے رکہتے ہین لکن باوجود ممارست اعمال کے خالی مراقبہ سے نہین ہین اونپر حیا من اللہ اسقدر غالب ہے کہ جس چیز سے رسوائی آخرت کی متصور ہے اوس سے بازرہتی ہین اللہ تعالی کو دنیا مین اپنے حال پر مطلع دیکہتے ہین محتاج انتظار قیامت کے نہین ہین اس درجہ کا شخص مراقب محتاج مراقبہ جمیع حرکات وسکنات وخطرات ولحظات ولفظات کا ہوتا ہے محمد بن علی کہتے ہین ان المؤمن وقاف متأن یقف عند همه لیس کحاطب لیلی یہ نظر اول ہی اس مراقبہ مین خلاص اس سے اوسیکو ہوتا ہے جو عالم متین ہے اور معرفت حقیقی اسرار اعمال واغوار نفس ومکائد شیطان کی رکہتا ہے ولہذا دو رکعت نماز ایسے شخص کی ہزار رکعت غیر عالم سے بہتر ہوتی ہے بہر حال عاقل پر یہ بات لازم ہے کہ اوسکے لیے چار ساعات ہون ایک ساعت مین مناجات رب کرے ایک ساعت مین حساب نفس کا لے ایک ساعت مین تفکر فی صنع اللہ کرے ایک ساعت مین واسطے مطعم ومشرب کے خالی ہو غزالی رحمہ اللہ نے اس مقام کو بہت بسط سے لکھا ہے قشیری کہتے ہین جریری نے کہا ہے جسنے مراقبہ کو محکم نکیا وہ کشف ومشاہدہ کو نہین پہونچے گا

باب بیان مین تقوی کے

قال اللہ تعالی یا ایها الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاته وقال تعالی فاتقوا اللہ ما استطعتم نووی نے کہا هذہ الآیة مبینة للمراد من الاولی یعنی اس آیت سے پہلے آیت کا مطلب معلوم ہوتا ہے وقال تعالی یا ایها الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا نووی نے کہا والآیات فی الامر بالتقوی کثیرة معلومة وقال تعالی ومن یتق اللہ یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب وقال تعالی ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیئاتکم ویغفر لکم والآیات فی الباب کثیرة وقال تعالی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم قرآن شریف مین امر بتقوی چالیس جگہہ سے زیادہ آیا ہے ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا اکرم الناس کون ہے فرمایا جو بڑا متقی ہے الحدیث متفق علیہ حدیث ابوسعید مین فرمایا ہے ان الدنیا حلوة خضرة وان اللہ مستخلفکم فیها فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء الحدیث رواہ مسلم ابن مسعود کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کیا کرتے تہے اللهم انی اسألك الهدی والتقی والعفاف والغنی رواہ مسلم عدی بن حاتم کا لفظ مرفوع یہ ہے من حلف علی یمین فرأی اتقی للہ منها فلیأت التقوی رواہ مسلم ابوامامہ نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع مین خطبہ پڑہا فرمایا اتقوا اللہ وصلوا خمسکم وصوموا شهرکم

وادوا زکوۃ اموالکم واطیعوا امراءکم تدخلوا جنۃ ربکم رواہ الترمذی فی اخر کتاب الصلوۃ و
قال حدیث حسن صحیح قشیری نے رسالہ مین اپنی سند سے ابوسعید خدری سے روایت کیا ہے
کہ ایک آدمی نے آکر کہا ای نبی اللہ مجھے کچھ وصیت کرو فرمایا علیك بتقوی اللہ فانہ جماع کل خیر
الحدیث دوسری حدیث انس سے روایت کی ہے کہ حضرت سے کہا آل محمد کون ہین فرمایا کل تقی غرضکہ
تقوی جماع خیرات ہے کل الصید فی جوف الفرا حقیقت تقوی کی تحرز کرنا ہے ساتھہ طاعت خدا
کے عقوبت خدا سے اصل تقوی اتقاء شرک ہے پھر اتقاء معاصی و سیئات پھر اتقاء شبہات پھر ترک
فضلات مینے ابوعلی دقاق سے اسیطرح سنا ہے وہ کہتے تھے لکل قسم من ذلك باب اس آیت کی
تفسیر مین اتقوا اللہ حق تقاتہ آیا ہے ان یطاع فلا یعصی ویذکر فلا ینسی ویشکر فلا یکفر سہل
رحمہ اللہ فرماتے تھے لا معین الا اللہ ولا دلیل الا رسول اللہ ولا زاد الا التقوی ولا عمل الا الصبر
کتانی نے کہا ہے قسمت الدنیا علی البلوی وقسمت الاخرۃ علی التقوی نصرابادی کہتے ہین تقوی یہ ہے
کہ بندہ ماسوی اللہ سے پرہیز کرے سہل نے کہا جو کوئی شخص یہ چاہے کہ اوسکا تقوی صحیح ہو وہ سارے
ذنوب کو ترک کردے یعنے خواہ دل کے گناہ ہون یا جوارح کے نصرابادی نے کہا ہے جو تقوی کو
لازم پکڑے گا وہ طرف مفارقت دنیا کے مشتاق ہوگا اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وللدار الاخرۃ
خیر للذین یتقون افلا تعقلون بعض سلف نے کہا ہے جو کوئی ساتھہ تقوی کے متحقق ہوگا اللہ
اوسکے دل پر اعراض عن الدنیا کو آسان کردیگا ابوعبداللہ روذباری کہتے ہین تقوی الگ رہنا ہے اوس چیز سے
جو تجکو اللہ سے دور رکھے ذوالنون نے کہا ہے تقی وہ شخص ہے جو اپنے ظاہر کو معارضات سے اور باطن
کو علالات سے چرک آلودہ نکرے اور ہمراہ اللہ کے موقف اتفاق مین واقف ہو ابن عطا نے کہا ہے
واسطے تقوی کے ظاہر و باطن ہے ظاہر محافظت حدود ہے اور باطن نیت و اخلاص ذوالنون نے کہا ہے

فلا عیش الا مع رجال قلوبھم   تحن الی التقوی و ترتاح للذکر
سکون الی روح الیقین وطیبہ   کما سکن الطفل الرضیع الی الحجر

آدمی کے تقوی پر تین خصلت سے استدلال کیا جاتا ہے ایک حسن توکل سے اوس چیز مین جو ہاتھہ نہ آئے
دوسرے حسن رضا سے اوس چیز مین جو ملے تیسرے حسن صبر سے اوس چیز پر جو فوت ہوگئی طلق بن حبیب
نے کہا تقوی عمل کرنا ہے طاعت خدا پر بنور خدا بخوف عقاب خدا ابوحفص نے کہا تقوی حلال محض مین
ہوتا ہے نہ غیر مین ابوحسین زنجانی کہتے ہین جس شخص کا راس المال تقوی ہے زبانین اوسکے وصف سے
کلیل ہین واسطی نے کہا تقوی یہ ہے کہ تقوی سے ڈرے یعنے اپنے تقوے کو نہ دیکھے متقی وہ ہے

جو ابن سیرین کی طرح ہو چالیس کپے گھی کے خرید کیے تھے ایک کپے سے ایک چوہا نکلا غلام سے کہا کہ یہ کس کپے میں سے نکلا ہے کہا مجھے نہیں معلوم سارے کپے بہا دیے **حکایت** امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ زیر سایہ درخت قرضدار نہ بیٹھتے تھے اور کہتے تھے حدیث میں آیا ہے کل قرض جر نفعا فھو ربا **حکایت** عتبۃ الغلام کو ایک جگہہ دیکھا موسم سرما تھا پسینا بہنے لگا پوچھا تو کہا اس جگہہ مجھسے ایک معصیت ہو گئی تھی اس دیوار سے مٹی لیکر ایک مہمان کا ہاتھہ دہلایا تھا پھر صاحب دیوار سے معافی نچاہی بعض سلف نے کہا ہے تقوی کئی طرح پر ہے عامہ کا تقوی شرک سے ہے خاصہ کا تقوی معاصی سے ہے اولیا کا تقوی توسل بالافعال سے ہے انبیا کا تقوی نسبت افعال سے کیونکہ انکا تقوی من اللہ الی اللہ ہوتا ہے حدیث ابو امامہ میں آیا ہے جسنے نظر کی طرف محاسن عورت کے پھر بند کرلی آنکھہ اپنی اول بار میں تو پیدا کرے گا اللہ اوسکے لیے عبادت جسکی حلاوت وہ اپنے دل میں پائیگا **حکایت** جنید و رویم و جریری و ابن عطا یکجا بیٹھے تھے جنید نے کہا ما نجا من نجا الا بصدق اللجا قال اللہ تعالی وعلی الثلثۃ الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیھم الارض بما رحبت رویم نے کہا ما نجا من نجا الا بصدق التقی قال اللہ تعالی وینجی اللہ الذین اتقوا بمفازتھم الآیۃ جریری نے کہا ما نجا من نجا الا بمراعاۃ الوفا قال اللہ تعالی الذین یوفون بعھد اللہ ولا ینقضون المیثاق ابن عطا نے کہا ما نجا من نجا الا بتحقیق الحیاء قال اللہ تعالی الم یعلم بان اللہ یری قشیری کہتے ہیں استاذ امام نے کہا ما نجا من نجا الا بالحکم والقضاء قال تعالی ان الذین سبقت لھم منا الحسنی وقال ایضا ما نجا من نجا الا بما سبق لہ من الاجتباء قال تعالی واجتبیناھم وھدیناھم الی صراط مستقیم **ف** قشیری نے باب الورع میں حدیث ابو ذر اپنی سند سے مرفوعا لکھی ہے من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ پھر کہا ہے ورع ترک کرنا ہے شبہات کا ابراہیم بن ادہم نے کہا ہے الورع ترک کل شبھۃ وترک ما لا یعنیک ھو ترک الفضلات میں کہتا ہوں حدیث نعمان بن بشیر میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الحلال بین والحرام بین و بینھما مشتبھات لا یعلمھن کثیر من الناس فمن اتقی الشبھات استبرأ لدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبھات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک ان یقع فیہ الا وان لکل ملک حمی الا وان حمی اللہ محارمہ الا وان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب متفق علیہ یہ حدیث ایک اصل عظیم ہے مقدمہ ورع وترک شبہہ میں نووی نے کہا ہے اتفق العلماء علی عظم موقع ھذا الحدیث وکثرۃ فوائدہ فانہ احد الاحادیث التی علیھا مدار الاسلام انتہی قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی شرح مستقل لکھی ہے

جسکا خلاصہ ہمنے کتاب دلیل الطالب مین درج کیا ہے پہر رسالہ حلال وحرام مین خلاصۃ الخلاصہ
اوسکا لکہا ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے تہے ہم ستر باب حلال کے ڈر سے وقوع کے ایک
باب حرام مین ترک کر دیتے تہے حضرت نے ابو ہریرہ سے کہا تہا کن ورعا تکن اعبد الناس
معلوم ہوا کہ نفس ورع عبادت ہے سری نے کہا ہے اہل ورع اپنی اوقات مین چار شخص تہے
حذیفہ مرعشی یوسف بن اسباط ابراہیم بن ادہم سلیمان خواص ان لوگون نے ورع مین نظر کی جب انپر
امور تنگ ہوئے تو یہ طرف تقلل کے آئے شبلی نے کہا ہے ورع یہ ہے کہ تورع کرے تو ہر ماسوی
اللہ سے اسحق بن خلف کہتے ہین ورع منطق مین سخت تر ہے ورع سے زر وسیم مین زہد ریاست مین اشد تر
ہے زہد سے ذہب وفضہ مین اسلیے کہ تو سونے چاندی کو طلب ریاست مین بذل کرتا ہے ابو سلیمان
دارانی نے کہا ورع اول زہد ہے جسطرح کہ قناعت ایک طرف ہے رضا سے ابو عثمان نے کہا ثواب ورع کا
خفت حساب ہے یحیی بن معاذ نے کہا ورع وقوف ہی حد علم پر بغیر تاویل ابن الجلاء نے کہا ہے مین
اوس شخص کو پہچانتا ہون جو تیس برس مکہ مین رہا آب زمزم سے نہ پیا مگر اوسیقدر جو اپنے آبخورہ مین بہر لیا
اور جو طعام مصر سے آتا تہا اوسکو نہ کہایا عبد اللہ بن مروان کے ہاتہ سے ایک پیسا ایک چاہ نجس
مین گر گیا تہا تیرہ دینار دیکر اوسکو نکلوایا پوچہا تو کہا اوسپر اللہ کا نام لکہا تہا یحیی بن معاذ نے کہا ہے
ورع ظاہر یہ ہے کہ حرکت نکرے مگر واسطے اللہ کے اور ورع باطن یہ ہے کہ داخل نہو دلمین کوئی
سوا اللہ کے پہر کہا من لم ینظر فی الدقیق من الورع لم یصل الی الجلیل من العطاء بعض نے کہا ہی
من دق فی الدین نظرہ جل فی القیامۃ خطرہ یونس بن عبید نے کہا ورع خروج ہے ہر شبہہ سے
اور محاسبہ نفس کا ہے ہر لحظہ مین سفیان ثوری نے کہا نہین دیکہا مینے سہل تر ورع سے جو بہی تیرے
نفس مین تو اوسکو چہوڑ دے معروف کرخی نے کہا نگاہ رکہہ تو اپنی زبان کو مدح سے
جسطرح کہ محفوظ رکہتا ہی تو اوسکو ذم سے بشر بن حارث نے کہا تین عمل بہت سخت ہین جود قلت مین
ورع خلوت مین کلمہ حق سامنے اوسکے جس سے خوف ورجا رکہتا ہے **حکایت** اخت بشر حافی
نے امام احمد بن حنبل سے کہا مین اپنی چہت پر سوت کاتا کرتی ہون مشاعل ظاہریہ اوس طرف
سے گزر کرتے ہین شعاع اونکی مجہپر پڑتی ہے مین اونکی شعاع مین سوت کاتون کہا تو کون ہی عافاک
اللہ کہا مین بشر کی بہن ہون امام احمد روئے اور کہا من بیتکم یخرج الورع الصادق لا تغزلی
فی شعاعہا **حکایت** علی عطار کہتے ہین مین بعض شوارع بصرہ مین چلا جاتا تہا مینے دیکہا کہ
کچہہ مشائخ بیٹہے ہین اور لڑکے کہیل رہے ہین مینے کہا تم ان مشائخ سے نہین شرماتے ایک لڑکے نے کہا

ھو لاء المشائخ قل ورعھم فقلت ھیبتھم کہتے ہین مالک بن دینار چالیس برس بصرہ مین رہے
کبھی وہان کے تمر ورطب کو نہین کہایا یہان تک کہ مرگئے جب وقت رطب کا جاتا رہتا کہتے یا اھل
البصرۃ ھذا بطنی مانقص منه شئ ولازاد فیکم ابراہیم بن ادہم سے کہا تم آب زمزم نہین
پیتے کہا اگر میرے پاس ڈلو ہوتا تو مین پیتا حارث محاسبی جب ہاتہہ کہانیکو بڑہاتے اور اوس طعام
مین کچہہ شبہہ ہوتا تو رگ اُنکی اونگلی کی کہڑی ہو جاتی یہ معلوم کر لیتے کہ یہ طعام غیر حلال ہے بشر
حافی کو ایک دعوت مین بلایا تہا سامنے کہانا رکہا ہر چند چاہا کہ ہاتہہ بڑہائین نہ بڑہا تین بار اسیطرح
ہوا آخر ایک شخص جو انکو پہچانتا تہا اوسنے کہا صاحب دعوت نے ناحق انکو بلایا انکا ہاتہہ کبہی
طرف طعام شبہہ کے نہ بڑہے گا سہل رحمہ اللہ سے پوچہا حلال صافی کیا ہے کہا ھو الذی لایعصی
اللہ فیه ولاینسی اللہ فیه **حکایت** حسن بصری رحمہ اللہ مکہ کو گئے تہے ایک طفل کو اولاد علی
بن ابی طالب سے دیکہا کہ کعبہ سے پشت لگائے لوگونکو وعظ کر رہا ہے انہون نے کہڑے ہو کر
کہا ما ملاك الدین اوسنے کہا الورع کہا فما آفة الدین کہا الطمع حسن متعجب ہو گئے حسن نے
کہا ہے ایک ذرہ ورع سالم کا بہتر ہے ہزار مثقال صوم وصلوۃ سے اللہ نے موسی علیہ السلام کو وحی
کی تہی کہ لم یتقرب الی المتقربون بمثل الورع والزھد ابوہریرہ نے کہا اللہ کے ہمنشین کل
اہل ورع وزہد ہون گے عمر بن عبد العزیز کے پاس مشک غنیمت آیا تہا اپنی ناک بند کر لی کہا اس سے
انتفاع اسی رایحہ کا ہوتا ہے مین نہین چاہتا کہ اسکی خوشبو لون اور مسلمان نلین **حکایت** ایک شخص نے
ایک رقعہ لکہا وہ کرایہ کے گہر مین تہا چاہا کہ خاک دیوار سے اوسکو خشک کرے دلمین خطرہ ہوا کہ یہ گہر کرایہ
پر ہی پہر یہ خطرہ ہوا کہ کچہہ مضایقہ نہین رقعہ کو دیوار سے خشک کیا ایک ہاتف کو سنا کہتا ہے سیعلم
المستخف بالتراب مایلقاہ غدا طول الحساب **حکایت** سفیان ثوری کو خواب مین دیکہا کہ اونکی
دو پر ہین جنت مین ایک درخت سے دوسرے درخت کیطرف اوڑتے پہرتے ہین پوچہا کہ یہ تبہ کہانسے ملا کہا ورع سے
حکایت حسان بن ابی سنان اصحاب حسن پر کہڑے ہوئے کہا تمپر کون شی سخت تر ہی کہا ورع کہا مجہپر ورع سے زیادہ کوئی
شی اخف نہین ہے کہا کیونکر کہا مینے چالیس برس سے تمہاری اس نہر کا پانی نہین پیا یہ حسان کبہی لیٹ کر نہ سوتے نہ نہین
کہاتے اور نہ آب سرد پیتے ساٹہہ برس اسی طرح بسر کی انکو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہا ما فعل اللہ بك
کہا خیر ہے لکن مین جنت سے محبوس ہون ایک سوزن مینے عاریت لی تہی وہ واپس نہ کی ابو سعید خراز ورع مین
کلام کر رہے تہے عباس بن مہندی کا گزر ہوا کہا اے ابا سعید تجہے شرم نہین آتی کہ تو نیچے سقف ابی الدوانیق
کے بیٹہتا ہے برکہ زبیدہ سے پانی پیتا ہے کہوٹے روپیے سے لین دین کرتا ہے اور ورع مین تکلم کرتا ہی انتہی

باب بیان مین یقین و توکل کے

قال اللہ تعالی ولما رأی المؤمنون الاحزاب قالوا هذا ما وعدنا الله ورسوله وصدق الله ورسوله وما زادهم الا ایمانا وتسلیما وقال تعالی الذین قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوهم فزادهم ایمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم یمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله والله ذو فضل عظیم وقال تعالی وتوکل علی الحی الذی لا یموت وقال تعالی وعلی الله فلیتوکل المؤمنون وقال تعالی واذا عزمت فتوکل علی الله ان الله یحب المتوکلین نووی کہتے ہین الآیات فی الامر بالتوکل کثیرة معلومة وقال تعالی ومن یتوکل علی الله فهو حسبه ای کافیه وقال تعالی انما المؤمنون الذین اذا ذکر الله وجلت قلوبهم واذا تلیت علیهم آیاته زادتهم ایمانا وعلی ربهم یتوکلون والآیات فی فضل التوکل کثیرة معروفة وقال تعالی وعلی الله فتوکلوا ان کنتم مؤمنین وقال تعالی ان الله یحب المتوکلین ذرا عظمت اس مقام کی سمجھنا چاہیے کہ صاحب توکل کا نام محبوب خدا ہے محبوب کبھی معذب و مبعد و محجوب نہین ہوتا ہے پھر جسکا اللہ حسیب و کافی ہے وہ فائز بفوز عظیم ہے قال تعالی الیس الله بکاف عبده اب جو کوئی طالب کفایت کا غیر اللہ سے ہوگا وہ تارک توکل و مکذب اس آیت کا ہوگا وقال تعالی ومن یتوکل علی الله فان الله عزیز حکیم وقال تعالی ان الذین تدعون من دون الله عباد امثالکم سو جب ماسوی اللہ عبد مسخر ٹھیرا تو پھر اوسپر توکل کرنا کیا غزالی کہتے ہین کل ما ذکر فی القرآن من التوحید فهو تنبیه علی قطع الملاحظة عن الاغیار والتوکل علی الواحد القهار انتہی بہرحال توکل ایک منزل ہے منازل دین سے اور ایک مقام ہے مقامات موقنین سے بلکہ معالی درجات مقربین سے ہے فی نفسه من حیث العلم غامض ہے اور من حیث العمل شاق ہے وجہ غموض کی من حیث الفہم یہ ہے کہ ملاحظہ کرنا اسباب کا اور معتمد ہونا اوسپر شرک فی التوحید ہے اور تثاقل اون اسباب سے بالکلیہ طعن فی السنة و قدح فی الشرع ہے اور اعتماد کرنا اسباب پر بغیر رؤیت اسباب کے تغیر ہے وجہ عقل مین اور انغماس ہے غمرۂ جہل مین اسلیے تحقیق معنی توکل کی اس طرح پر کہ موافق مقتضای توحید و نقل و شرع ہو غایت غموض و عسر مین ہے کشف اس غطا پر باوجود شدت خفا کے سوا اسماسرۂ علماء کے اور کسیکو قوت نہین ہے نووی نے باب توکل مین احادیث لکھی ہین از انجملہ ایک حدیث طویل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اوسمین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سبعون الفا یدخلون الجنة بغیر حساب ولا عذاب پھر فرمایا هم الذین لا یرقون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربهم یتوکلون متفق علیہ رقیہ کہتے ہین منتر کو یعنی جو لوگ کہ نہ منتر کرین اور نہ منتر کرائین بلکہ اللہ پر بھروسا کہین

وہ بیحساب و عذاب بہشت میں جائینگے اسی حدیث میں یہ لفظ بہی آیا ہے سبقك بها عكاشة یہ بڑی
فضیلت ہے عکاشہ کی یہ سابق الموقنین افضل المتوکلین ہین بنص سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ
دوسری حدیث ابن عباس میں یون آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اللهم
لك اسلمت وبك آمنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت الحديث متفق عليه وهذا
لفظ مسلم تیسری حدیث مین انکی اسطرح پر ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ مین ڈالے گئے تو
اونہون نے کہا حسبنا الله ونعم الوكيل اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ لوگ
تمہارے لیے جمع ہوئے ہین تم اونسے ڈرو تو صحابہ نے بہی یہی کلمہ کہا رواہ البخاري دوسرا لفظ اس
روایت کا یہ ہے كان آخر قول ابراهيم حين ألقي في النار حسبي الله ونعم الوكيل ابوہریرہ کا
لفظ مرفوع یہ ہے داخل ہون گے جنت مین کچہہ اقوام جنکے دل مثل پرندون کے دل کے ہون گے
رواہ مسلم نووی کہتے ہین معناه متوکلون وقيل قلوبهم رقيقة حدیث جابر مین بذکر غزاۃ نجد
آیا ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت پر تلوار کہینچکر کہا من يمنعك مني حضرت نے کہا اللہ متفق علیہ آمین
دلیل ہے صدق توکل پر روایت اسمعیلی مین اتنا اور آیا ہے کہ جب حضرت نے کہا اللہ تو تلوار اوسکے
ہاتہہ سے گر گئی عمر رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع یہ ہے لو انكم تتوكلون على الله حق توكله لرزقتم كما ترزق
الطير تغدو خماصا وتروح بطانا رواہ الترمذي وقال حديث حسن یعنی چڑیان صبحکو بہوکی
جاتی ہین شام کو پیٹ بہر کر آتی ہین براء بن عازب کہتے ہین حضرت نے کہا ای فلان جب تو اپنے بستر پر
جائے تو کہہ اللهم اني اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك وفوضت امري اليك والجأت
ظهري اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجأ ولا منجأ منك الا اليك آمنت بكتابك الذي انزلت
وبنبيك الذي ارسلت اگر تو اوس رات مر جائیگا تو فطرت پر مرے گا اور اگر صبح کرے گا تو خیر پائے گا
متفق علیہ یہ ساری دعا مشتمل ہے مضمون یقین کامل و توکل سالم پر وللہ الحمد ابو بکر صدیق نے غار مین اقدام
مشرکین کو دیکہہ کر کہا تہا کہ ای رسول خدا اگر یہ طرف اپنے قدم کے نظر کرین گے تو ہمکو دیکہہ لینگے فرمایا
ما ظنك باثنين الله ثالثهما متفق علیہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب
گہر سے باہر جاتے فرماتے بسم الله توكلت على الله رواہ الترمذي وقال حسن صحيح وهذا لفظ
ابی داود انس کا لفظ مرفوع یون ہے جو کوئی گہر سے نکلتے یون کہے بسم الله توكلت على الله ولا حول
ولا قوة الا بالله تو اوس سے کہا جاتا ہے هديت وكفيت ووقيت اور شیطان اوس سے الگ ہو جاتا ہے
رواہ ابو داود والترمذي والنسائي وغيرهم انس رض کہتے ہین عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین دو بہائی تہے

ایک حضرت کے پاس آتا جاتا تھا دوسرا حرفہ کرتا تھا حرفہ والے نے حضرت سے شکایت اپنے بھائی کی
کی حضرت نے فرمایا لعلك ترزق به رواه الترمذي باسناد صحیح علی شرط البخاري یعنی شاید تجھکو
رزق اوسی متوکل کے طفیل سے ملتا ہے **حکایت** سعید بن جبیر کہتے ہین مجکو بچھو نے ڈنک مارا میری
مان نے مجھے قسم دی کہ مین رقیہ کراؤن مینے راقی کو وہ ہاتھ دیا جسکو بچھو نے ڈنک نہین مارا تھا خواص نے
یہ آیت وتوکل علی الحي الذي لا یموت پڑھ کر کہا بندہ کو لائق نہین ہے کہ بعد اس آیت کے غیر اللہ کی
طرف ملتجی ہو بعض علما سے خواب مین کہا گیا من وثق بالله فقد احرز قوته اور بعض علما نے یون
کہا ہے لا یشغلك المضمون لك من الرزق عن المفروض علیك من العمل فتضیع امر آخرتك
ولا تنال من الدنیا الا ما قد کتب الله لك یحیی بن معاذ کہتے ہین بندہ کے رزق پانے مین بغیر طلب کے
دلیل ہے اس بات پر کہ رزق مامور ہے ساتھ طلب عبد کے **حکایت** ابراہیم بن ادہم نے کہا ہم
مینے بعض رہبان سے پوچھا کہ من این تاکل تو کہان سے کھاتا ہے اوسنے کہا لیس هذا العلم عندی
ولکن سل ربي من این یطعمنی **حکایت** ہرم بن حیان نے اویس قرنی سے کہا تم مجکو کس جگہ کا امر
کرتے ہو کہ وہان جاکر رہون اشارہ طرف شام کے کیا ہرم نے کہا معیشت کیونکر ہوگی اویس نے کہا اُفّ
لهذه القلوب قد خالطها الشك فما تنفعها الموعظة بعض سلف نے کہا متی رضیت بالله
وکیلا وجدت الی کل خیر سبیلا نسأل الله تعالی حسن الادب غزالی رحمہ اللہ کہتے ہین یہ گمان کہ معنی
توکل کے ترک کسب ببدن وترک تدبیر بقلب ہین اور مثل ایک خرقہ ملقاة یا لحم علی الوضم کے زمین پر
پڑا رہے ظن جہال کا ہے کیونکہ یہ بات شرع مین حرام ہے حالانکہ شرع نے متوکلین پر ثنا کی ہے
سو حصول کسی مقام کا مقامات دین سے بمحظورات دین نہین ہو سکتا ہے بلکہ توکل کے درجات ہین
خواص کا مقام یہ ہے کہ وہ بیابان مین بغیر زاد کے ایک ایک ہفتہ تک چکر مارتے ہین اونکو اللہ کے
فضل پر دربارہ تقویت علی الصبر اعتماد ہوتا ہے یا گھاس پھوس پر اکتفا کرنے مین یا راضی علی الموت
ہونے مین دوسرا مقام یہ ہے کہ گھر یا مسجد مین جو اندر کسی گاؤن یا شہر کے ہے بیٹھ رہے یہ مقام
اضعف ہے مقام اول سے لکن ایسا شخص متوکل ہوتا ہے کیونکہ تارک کسب و اسباب ظاہرہ ہے تدبیر امر مین
طرف سے اسباب خفیہ کے اللہ کے فضل پر اعتماد رکھتا ہے فقط اتنی بات ہے کہ شہر و قریہ مین بیٹھکر
متعرض اسباب رزق ہوتا ہے کیونکہ یہ قعود منجملہ اسباب جالبہ رزق کے ہے مگر مبطل توکل نہین ہے اگر نظر
اوسکی سکان بلد پر نہین ہے بلکہ نظر اوسپر ہے جسنے سکان بلد کو واسطے ایصال رزق کے اسکا مسخر
کر دیا ہے کیونکہ یہ بات متصور ہو سکتی ہے کہ اگر اللہ کا فضل معرف و محرک انکے دواعی کا نہو وسب اس

شخص سے غافل ہوکر اسکو ضایع کردین تیسرا مقام یہ ہے کہ گہر سے نکل کر اکتساب کرے یہ کسب اوسکو
مقامات توکل سے خارج نہین کرتا ہے جبکہ طمانینت اوسکے نفس کی اپنی کفایت و قوت و جاہ و بضاعت
پر نہین ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی ایک لحظہ مین اس سبکو ہلاک کردے بلکہ نظر اوسکی طرف کفیل
برحق کے ہے اوسیکو حافظ اس سب کا جانتا ہے اور میسر اسباب سمجھتا ہی پھر اگر یہ اکتساب واسطے عیال
کے ہے اور اسلیے کہ مساکین پر تفریق کرے تو ایسا شخص بدن سے مکتسب اور دل سے منقطع ہوتا ہے یہ حال
اشرف ہی حال قاعد فی البیت سے دلیل اس بات پر یہ ہے کہ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے
بغل مین کپڑا ہاتھہ مین گز لیکر بازار مین گئے لوگون نے اس بات کو ناپسند کرکے کہا تم خلیفہ نبوت ہو کہا
مجکو میری عیال سے مشغول نکرو مین اگر اونکو ضایع کردونگا تو اونکے ماسوا کا مضیع تر ہونگا آخر بیت المال
سے قوت اونکا مقرر کیا جب سبکی رضامندی معلوم کی تو وقت کو مصالح مسلمین مین مستغرق کیا یہ بات محال
ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ مقام توکل مین نہون اونسے زیادہ کون اولی تر ساتھہ اس مقام کے ہوگا
معلوم ہوا کہ کسب کچہہ منافی حال توکل نہین ہے توکل بے زہد کے دنیا مین نہین ہوسکتا ہے زہد بے توکل
کے البتہ ہوسکتا ہے اسلیے کہ توکل ایک مقام ورا زہد ہے ابو جعفر حداد شیخ جنید متوکلین مین سے تھے
بیس برس توکل کو مخفی رکہا اور بازار کا جانا نچھوڑا کتے تھے ہر دن ایک دینار کماتا تہا اور ایک دانگ رات تک
نرکہتا تہا اور ایک قیراط سے بہی راحت حاصل نکرتا تہا بلکہ رات سے پہلے صرف کردیتا تہا غزالی رحمہ اللہ
کہتے ہین اعلم ان الجلوس فی رباطات الصوفیة مع معلوم بعید من التوکل فان لم یکن معلوم
ووقف وامر الخادم بالخروج للطلب لم یصح معه التوکل الا علی ضعف ولکن یقوی بالحال و
العلم کتوکل المکتسب وان لم یسئلوا بل قنعوا بما یحمل الیهم فهذا اقوی فی توکلهم لکنه بعد
اشتهار القوم بذلک فقد صار لهم سوقا فهو کدخول السوق ولا یکون داخل السوق متوکلا
الا بشروط کثیرة انتهی **حکایت** ابو سلیمان دارانی نے احمد بن ابی الحواری سے کہا مجکو ہر مقام سے
ایک نصیب ہے مگر اس توکل مبارک سے کہ مینے اس کا رائحہ تک بہی نہین سونگہا سہل رحمہ اللہ نے کہا ہے
جسنے طعن کی تکسب پر اوسنے طعن کی سنت پر اور جسنے طعن کی ترک تکسب پر اوسنے طعن کی توحید پر **حکایت**
ایک عابد نے مسجد مین عکوف کیا تہا اوسکے لیے کسی جگہہ سے کچہہ معلوم مقرر نہ تہا امام نے اوس سے کہا تو اگر
تکسب کرتا تو افضل ہوتا اوسنے کچہہ جواب نہ دیا جو تہی بار مین کہا جوار مسجد مین ایک یہودی ذمہ دار دونان کا
میرے لیے ہوا ہے کہ ہر دن مجکو دو روٹی دیا کریگا امام نے کہا اگر وہ اس ضمان مین صادق ہے تو تکو
مسجد مین تیرے لیے بہتر ہے عابد نے کہا ای شخص اگر تو امام نہوتا اور سامنے اللہ اور بندون کے باوجود اس

نقص فی التوحید ہے کہ اگر انہوتا تو تیرے لیے بہتر ہوتا کیونکہ تو نے وعدہ یہودی کو اللہ کے ضمان بالرزق پر فاضل ٹہیرایا **حکایت** ایک امام مسجد نے بعض مصلین سے کہا من این تاکل اوسنے کہا ای شیخ ذرا صبر کر مین نے جو نماز تیرے پیچھے پڑہی ہے اوسکو اعادہ کر لون پھر مین تجکو جواب دونگا غزالی رحمہ اللہ نے باب توکل کو نہایت بسط سے لکھا ہے قشیری نے اس باب سے تعرض نہین کیا باب الیقین کو منعقد کر کے پہلے آیت لکھی ہے وبالآخرۃ ھم یوقنون پھر اپنی سند سے حدیث ابن مسعود روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا ان اللہ تعالی بعدلہ وقسطہ جعل الروح والفرج فی الرضا والیقین وجعل الھم والحزن فی الشك والسخط انطاکی کہتے ہین اقل یقین جب دلمین پہونچتا ہے تو دلکو نور سے بہر دیتا ہے اور ہر شک کو دل سے دور کر دیتا ہے دل شکر سے بہر جاتا ہے اللہ اسے ڈرجاتا ہے ابو عثمان حیری نے کہا الیقین قلۃ الاھتمام لغد سہل نے کہا یقین زیادت تحقیق ایمان ہے پہر کہا کہ ایک شعبہ ہے ایمان کا تصدیق سے کم ابتدا یقین مکاشفہ ہے اسیلیے بعض سلف نے کہا ہے لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا پہر معاینہ ہے پہر مشاہدہ ابن طاہر نے کہا علم مین معارضۂ شکوک ہوتا ہے یقین مین شک نہین ہوتا بعض نے کہا اول مقامات معرفت ہے پہر یقین پہر اخلاص پہر شہادت پہر طاعت اسم ایمان ان سب کا جامع ہے سہل نے کہا حرام ہے دل پر کہ رائحۂ یقین سونگہے اور اوسمین سکون الی غیر اللہ ہو ذوالنون نے کہا یقین داعی ہے طرف قصر امل کے قصر امل داعی ہے طرف زہد کے زہد مورث حکمت ہوتا ہے حکمت مورث نظر فی العواقب ہے یقین کی تین علامتین ہین قلت مخالطت مردم عند تمین ترک مدح مردم عطیہ مین تنزہ ذم مردم سے وقت منع کے یقین الیقین کی علامت نظر کرنا ہی طرف اللہ کے ہر شی مین اور رجوع کرنا ہے طرف اللہ کے ہر امر مین اور استعانت کرنا ہے ساتھہ اللہ کے ہر حالمین کسی نے کہا یقین کہتے ہین زوال معارضات کو جنید نے کہا ہے الیقین ارتفاع الریب فی مشھد الغیب پہر کہا قد مشے رجال بالیقین علی الماء ومات بالعطش افضل منھم یقینا **حکایت** ابراہیم خواص کہتے ہین مینے ایک غلام کو تیہ مین دیکھا جیسے ٹکڑا چاندی کا پوچھا الی این یا غلام کہا الی مکۃ حرسھا اللہ تعالی مینے کہا بلا زاد ولا راحلۃ ولا نفقۃ کہا یا ضعیف الیقین الذی یقدر علی حفظ السموات والارض لا یقدر علی ان یوصلنی الی مکۃ بلا علاقۃ جب مین مکہ مین پہونچا اوسکو دیکہا کہ طواف کر رہا ہے اور کہتا ہے ؎ یا عین سحی ابدا + یا نفس موتی کمدا + ولا تحبی احدا + الا الجلیل الصمدا + مجکو دیکھکر کہا یا شیخ انت بعد علی ذلك الضعف من الیقین نہر جوری کہتے ہین بندہ جب استکمال حقائق یقین کا کر لیتا ہے تو بلا نزدیک اوسکے نعمت اور رخا نقمت ہوجاتی ہے ابو بکر وراق نے

کہاہے یقین تین طرح پر ہے یقین خبر یقین دلالت یقین مشاہدہ حکایت ابو تراب کہتے ہین مینے جنگل مین ایک غلام دیکھا وہ بلازاد چلا جاتا تہا جی مین کہا اگر اسکے پاس یقین نہین ہی تو یہ ہلاک ہوگا اوس سے کہا یا غلام فی مثل ھذا الموضع بلا زاد کہا یا شیخ ارفع رأسك هل ترى غیر الله عز وجل مینے کہا الآن اذهب حیث شئت ابو سعید خراز کہتے ہین العلم ما استعملك والیقین ما حملك حکایت ابراہیم خواص کہتے ہین مینے اکل حلال کے لیے طلب معاش کی ایکدن جال ڈال کے ایک مچھلی شکار کی پہر دوبارہ جال ڈالا ایک اور مچھلی پکڑی اوسکو پہینک کر عود کیا ہاتف نے کہا لم تجد معاشا الا ان تاتي من يذكرنا فتقتلهم مینے جال توڑ ڈالا اور شکار کرنا چھوڑ دیا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

باب بیان مین استقامت کے

قال اللہ تعالی فاستقم کما امرت وقال تعالی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکة ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون نحن اولیاء کم فی الحیوة الدنیا وفی الآخرة ولکم فیها ما تشتهی انفسکم ولکم فیها ما تدعون نزلا من غفور رحیم وقال تعالی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیہم ولا هم یحزنون اولئك اصحاب الجنة خالدین فیها جزاء بما کانوا یعملون سفیان بن عبد اللہ کہتے ہین مینے کہا ای رسول اللہ کہو مجہسے اسلام مین ایک ایسی بات کہ پہر سوا آپ کے کسی سے مین نہ پوچہون فرمایا قل آمنت باللہ ثم استقم رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے قاربوا وسددوا واعلموا انه لن ینجو احد منکم بعمله قالوا ولا انت یارسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ برحمة منه وفضل رواہ مسلم مقاربت بمعنی قصد ہے جسمین کچہہ غلو و تقصیر نہو سداد بمعنی استقامت و اصابت ہی تغمد بمعنی تستر ہے نووی نے کہا علماء کہتے ہین استقامت کے معنی ہین لزوم طاعت خدا یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے نظام جملہ امور ہے قشیری نے بسند خود ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ استقیموا ولن تحصوا واعلموا ان خیر دینکم الصلوة ولن یحافظ علی الوضوء الا مؤمن معلوم ہوا کہ دوام صلوة و وضو منجملہ اسباب استقامت کے ہے استاد نے کہا استقامت ایک درجہ ہے جس سے کمال و تمام امور کا ہوتا ہے وجود و نظام حصول خیرات کا ساتہہ اوسکے ہے جو کوئی اپنی حالت مین مستقیم نہین ہے اوسکی سعی ضائع اوسکا جہد خائب ہے قال تعالی ولا تکونوا کالتی نقضت غزلها من بعد قوة انکاثا اور جو شخص اپنی صفت مین مستقیم نہین ہے وہ اپنے مقام سے دوسرے مقام پر مرتقی نہین ہوتا ہے اوسکا سلوک مبنی علی الصحة نہین ہے سو شرط مستانف سیمہ ہے استقامت احکام بدایت مین

جسطرح کہ حق عارف سے استقامت آداب نہایت مین امارت استقامت اہل بدایت یہ ہے
کہ اوسکے معاملہ مین شائبہ فترت کا نہو امارت استقامت اہل وسائط یہ ہے کہ ہمراہ اونکی منازلت کے
وقفہ نہو امارت استقامت اہل نہایت کی یہ ہے کہ اونکی مواصلت مین تداخل حجاب نہو دقاق نے کہا
استقامت کے تین مدارج ہین پہلے تقویم ہے پھر اقامت پھر استقامت تقویم من حیث تادیب النفوس ہے اقامت
من حیث تہذیب القلوب استقامت من حیث تقریب الاسرار ابوبکر صدیق نے فرمایا ہے ثم استقاموا
ای لم یشرکوا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ای لم یروغوا روغان الثعالب صدیق کا قول محمول ہے مراعات
اصول فی التوحید پر عمر کا قول محمول ہے ترک طلب تاویل پر ابن عطا نے کہا استقاموا علی انفراد القلب باللہ
تعالی ابو علی جوزجانی کہتے ہین کن صاحب الاستقامۃ لا طالب الکرامۃ فان نفسک متحرکۃ فی طلب
الکرامۃ وربک عزوجل یطالبک بالاستقامۃ **حکایت** ابو علی شبوی کہتے ہین مینے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ آپ سے یہ بات مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہی
بوڑھا کر دیا مجھکو سورہ ہود نے سو کس چیز نے آپ کو بوڑھا کر دیا کیا قصص انبیا و ہلاک امم نے فرمایا
نہین و لیکن اس قول نے فاستقم کما امرت بعض نے کہا ہے طاقت نہین رکھتے استقامت
کی مگر اکابر کیونکہ استقامت خروج ہے معہودات سے اور مفارقت ہے رسوم و عادات سے اور قیام
ہے سامنے اللہ کے حقیقت صدق پر ولہذا حضرت نے فرمایا ہے استقیموا ولن تحصوا واسطی نے
کہا وہ خصلت جس سے محاسن کامل ہوتے ہین اور اوسکے فقد سے محاسن قبائح ہوجاتے ہین استقامت
ہے بعض نے کہا استقامت اقوال مین ترک غیبت ہے اور افعال مین نفی بدعت اور اعمال مین نفی فترت
اور احوال مین نفی حجبت ابن فورک نے کہا سین استقامت مین واسطے طلب کے ہے یعنی حق سے یہ
بات طلب کرو کہ تمکو توحید پر قائم رکھے پھر استدامت عہود و حفظ حدود پر استقامت
موجب ادامت کرامت ہے قال تعالی وان لو استقاموا علی الطریقۃ لاسقیناہم ماء غدقا

باب ۸ بیان مین تفکر کرنے کے عظم مخلوقات خدا و فناء دنیا و اہوال آخرت و سائر امور و تقصیر و تہذیب و تحمل نفس مین استقامت کے

قال اللہ تعالی انما اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للہ مثنی وفرادی ثم تتفکروا وقال تعالی ان فی
خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون
اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا

سبحانك فقنا عذاب النار الآيات وقال تعالى افلا ينظرون الى الابل كيف خلقت والى السماء كيف رفعت والى الجبال كيف نصبت والى الارض كيف سطحت فذكر انما انت مذكر نووی نے کہا والآیات فی الباب کثیرة ومن الاحادیث حدیث الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت قشیری نے باب الفکر نہین لکھا غزالی نے احیاء العلوم مین کتاب التفکر منعقد کی ہے اور کہا ہے قد امر الله بالتفکر والتدبر فی کتابه العزیز فی مواضع لا تحصی واثنی علی المتفکرین ابن عباس کہتے ہین ایک قوم نے تفکر کیا الله عز وجل مین حضرت نے فرمایا تفکروا فی خلق الله ولا تتفکروا فی الله فانکم لن تقدروا قدره حضرت عائشه کہتی ہین ایک رات حضرت صبح تک روتے رہے مینے کہا کیون روتے ہو الله نے تو آپ کے سارے گناه اگلے پچھلے معاف کر دیے فرمایا وما یمنعنی ان ابکی وقد انزل الله تعالى علیّ فی هذه اللیلة ان فی خلق السموات والارض الآية پھر فرمایا ویل لمن قرأها ولم یتفکر فیها اوزاعی سے پوچھا غایت تفکر کی ان مین کیا ہے کہا یقرؤهن ویعقلهن **حکایت** محمد بن واسع کہتے ہین ایک مرد اہل بصره سے پاس ام ذر کے بعد موت ابو ذر کے گیا اور عبادت ابو ذر کا حال پوچھا کہا سارے دن گھر کے کونے مین بیٹھے تفکر کیا کرتے تھے حسن نے کہا تفکر ایک ساعت کا بہتر ہے قیام ایک شب سے فضیل نے کہا فکر ایک آئینہ ہے دکھاتا ہے تجھکو حسنات وسیئات تیرے ابراہیم سے کہا تم بہت تطویل فکر کرتے ہو کہا فکر مغز ہے عقل کا سفیان بن عیینه یہ شعر بہت پڑھا کرتے تھے ؎

اذا المرء کانت له فکرة   ففی کل شیٔ له عبرة +

طاؤس کہتے ہین حوارین نے عیسے علیه السلام سے کہا آج کے دن زمین پر کوئی مثل تمہارے ہے کہا ہان وه شخص جسکا نطق ذکر صمت فکر نظر عبرت ہے وه مثل میرے ہے حسن نے کہا جسکا کلام حکمت نہین ہے وه لغو ہے جسکا سکوت تفکر نہین ہے وه سہو ہے جسکی نظر اعتبار نہین ہے وه لہو ہے ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق کہا اسکے یہ معنی ہین امنع قلوبهم التفکر فی امری **حکایت** لقمان اکثر اکیلے بیٹھے رہتے انسے کہا تم بہت تنہا بیٹھتے ہو اگر تم لوگون مین بیٹھتے انس حاصل ہوتا کہا ان طول الوحدة افهم للفکر وطول الفکر دلیل علی طریق الجنة عمر بن عبد العزیز نے کہا فکر الله کے نعم مین افضل عبادت ہے **حکایت** ابن المبارک نے ایک دن سہل بن علی کو ساکت متفکر دیکھکر کہا این بلغت کہا الصراط بشر نے کہا لوگ اگر تفکر کرتے الله کی عظمت مین تو عصیان خدا نکرتے معلوم ہوا که عصیان نتیجه ہے غفلت کا ابن عباس نے کہا رکعتان مقتصدتان فی تفکر خیر من قیام لیلة بلا قلب

حکایت ایک دن ابوشریح چلے جاتے تھے بیٹھ کر منہ چادر سے چھپا کر رونے لگے کہا کیوں روتے ہو کہا تفکرت فی ذہاب عمری وقلۃ عملی واقتراب اجلی ابو سلیمان نے کہا تم عادت ڈالو اپنی آنکھوں کو رونے کی اور دلوں کو تفکر کی فکر کرنا دنیا میں حجاب ہے آخرت سے اور عقوبت ہی واسطے اہل ولایت کے اور فکر کرنا آخرت میں مورث حکمت ہے اس فکر سے دل زندہ ہوتے ہیں حاتم نے کہا عبرت سے علم بڑہتا ہے ذکر سے حب زیادہ ہوتا ہے تفکر سے خوف بڑہتا ہے ابن عباس نے کہا تفکر خیر میں داعی الی العمل ہوتا ہے اور ندم علی الشر داعی الی الترک ہوتا ہے حسن نے کہا اہل عقل ہمیشہ عود کرتے تھے ذکر سے فکر پر اور فکر سے ذکر پر یہانتک کہ دل اونکے ناطق بحکمت ہوئے حکایت اسحق بن خلف نے کہا ایک رات داود طائی بالائی سطح چاندنی رات میں تفکر کرتے تھے ملکوت سموات و ارض میں آسمان کی طرف دیکھ کر روتے تھے گھر میں ہمسایہ کے گر پڑے وہ برہنہ تلوار اپنے فراش سے لیکر نکلا چور سمجھکر جب انکو دیکھا تلوار رکھدی اور کہا تمکو سطح پر سے کسنے گرادیا کہا مجھے نہیں معلوم ف معنی تفکر کے حاضر کرنا دو معرفتوں کا ہے دلمیں جس سے تیسری معرفت حاصل ہوتی ہے ایک یہ کہ کسی شخص سے یہ بات سنے کہ آخرت اَولی بالایثار ہے اوسکا مقلد بنکر مصدق ہوکر بغیر بصیرت حقیقت امر کے عمل واسطے ایثار آخرت کے کرے مجرد قول پر اوسکے معتمد ہو اسکو تقلید کہتے ہیں نہ معرفت دوسرے یہ کہ اشیا کو پہچان لے کہ جو چیز اَبقی ہے وہ اولی بالایثار ہے پہر یہ جان لے کہ آخرت ابقی ہے ان دو معرفتوں سے تیسری معرفت حاصل ہوگی وہ یہ کہ آخرت اَولی بالایثار ہے تحقق اس معرفت کا بدون ہر دو معرفت سابقہ کے ممکن نہیں ہے اسلیے احضار معرفتین سابقتین دلمیں وصیلہ ہوتا ہے طرف معرفت ثالث کے اس احضار کا نام تفکر اعتبار تذکر نظر تامل تدبر ہے تدبر تفکر تامل عبارات مترادفہ ہیں ایک معنی پر انکے نیچے معانی مختلفہ نہیں ہیں تذکر و اعتبار و نظر مختلفۃ المعانی ہیں اگرچہ اصل مسمی ایک ہی ہے ہر متفکر متذکر ہوتا ہے اور ہر متذکر متفکر نہیں ہوتا فائدہ تذکار کا تکرار معارف ہے دل پر تاکہ معارف دلمیں راسخ ہوجائیں اور محو نہوں اور فائدہ تفکر کا تکثیر علم و استجلاب معرفت غیر حاصلہ ہے یہ فرق ہے درمیان تذکر و تفکر کے غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مجاری فکر کے سَو سے بہی زیادہ ہیں اور بندہ کو اون سب میں یا اکثر میں فکر کرنا چاہیے شرح آحاد ان انقسامات کی طویل ہے لکن انحصار انکا چار نوع میں ہے طاعات و معاصی و مہلکات و منجیات معاصی میں ہر دن صبحکو اوٹھکر اعضای ہفتگانہ کی تفتیش کرے کہ آیا فی الحال وہ ملابس کسی معصیت کے ہیں تو اوس معصیت کو ترک کردے یا کل وہ ملابس تھے تو اونکا تدارک کرے ترک و ندم سے

یا اس دن مین اُن سے متعرض ہو گا تو واسطے احتراز و تباعد کے مستعد ہو جائے مثلاً زبان
مین نظر کرے کہ وہ متعرض غیبت و کذب و تزکیۂ نفس و استہزا بالغیر و ممارات و ممازحت و خوض
لایعنی وغیرہ مکارہ کے ہے پہلے جی مین یہ قرار دے کہ یہ سب امور نزدیک اللہ کے مکروہ ہین
پہر شواہد قرآن و سنت مین جو در بارۂ شدت عذاب کے ان افعال پر وارد ہوئے ہین غور کرے
پہر سوچے کہ کسطرح مجکو ان سے احتراز کرنا چاہیے اور معلوم کرے کہ یہ بات تمام نہین ہو سکتی ہے
مگر ساتھ عزلت و انفراد کے یا اسطرح پر کہ نہ بیٹھے مگر پاس کسی شخص صالح کے جو اسکے تکلم پر انکار کرے
ورنہ اپنے موہنہ مین ایک پتہر رکہہ لے تاکہ وہ مذکر ہو غرضکہ مکر حیلہ احتراز مین اسطرح پر ہوتی ہے اسی پر
بقیۂ اعضا کا قیاس کرنا چاہیے طاعات مین پہلے نظر فرائض مکتوبہ مین کرے کہ کسطرح پر اونکو ادا کیا
اور کسطرح حراست اونکی نقصان و تقصیر سے کرنا چاہیے اور کیونکر جبر اوس نقصان کا نوافل سے عمل
مین لایا جائے پہر افعال مین ہر ہر عضو کے غور کرے مثلاً کہے کہ آنکہہ اسلیے پیدا کی گئی ہے کہ ملکوت ارض
و سموات مین بنظر عبرت دیکہے اور طاعت خدا مین مستعمل ہو کتاب اللہ و سنت مطہرہ مین نظر کرے
اور مین اس شغل مطالعۂ قرآن و سنت پر قادر ہون پہر کسلیے یہ کام نہین کرتا ہون یا مین طرف فلان
مطیع کے بعین تعظیم دیکہہ سکتا ہون اور اوسکے دلمین سرور داخل کر سکتا ہون یا فلان فاسق کیطرف
بعین حقارت نظر کر سکتا ہون اور اوسکو معصیت سے زاجر ہو سکتا ہون اسی پر قیاس سمع وغیرہ
کا کرنا چاہیے صفات مہلکہ مین معرفت اون مہلکات کی حاصل کرنا چاہیے جنکا محل دل ہے جیسے
استیلاء شہوت و غضب و بخل و کبر و عجب و ریا و حسد و سوء ظن و غفلت و غرور وغیر ذلک ان صفات
تفقد دل سے کرے اگر گمان ہو کہ دل ان سے منزہ ہے تو پہر کیفیت امتحان قلب مین متفکر ہو علامات
سے استشہاد کرے پہر جب علامات دلیل ہون وجود پر تو پہر اون اسباب مین غور کرے جو انکو
قبیح کر دکہائین اور یہ بات ظاہر کر دین کہ منشاء ان صفات کا جہل و غفلت ہی و علی ہذا القیاس
منجیات مین تفکر کرنا ہے توبہ و ندم علی الذنوب و صبر علی البلاء و شکر علی النعماء و خوف و رجا و زہد
فی الدنیا و اخلاص و صدق فی الطاعات و محبت و تعظیم خدا و رضا بافعال الہی و شوق الی اللہ و خشوع
و خضوع و تواضع للہ وغیرہ مین اب بندہ ہر دن مین اپنے دلکو ٹٹولے کہ کون چیز اوسکو ان صفات سے
آڑے آتی ہے مثلاً جب واسطے اپنے نفس کے اکتساب احوال توبہ و ندم کا کرنا چاہے تو پہلے تفتیش
ذنوب کی کرے پہر وعید و تشدید مین تفکر کرے اور خوب سمجھ جائے کہ وہ متعرض مقت خدا ہی یہانتک
کہ حال ندم منبعث ہو و قس علی ہذا غزالی نے ان ہر چہار نوع کو بہت مثالون سے کشف کیا ہے پہر یہانین

تفکر فی خلق اللہ کے بسط فرمایا ہے اور کیفیت فکر کی بعض آیات الٰہی مین ذکر کی ہے جیسے انسان
مخلوق من النطفہ کہ اسمین عجائب دلالات ہین عظمت خدا پر اعمار منقضی ہوجاتی ہین اور عشر عشیر بھی
وقوف حاصل نہین ہوتا سو جبکہ نفس اقرب شی ہے اور اوسکی معرفت سے غفلت ہے تو پھر معرفت
غیر مین کیا طمع ہوسکتی ہے یا جیسے جواہر جو جبال و معادن مین مودع ہین اب دیکھہ کہ یہ جواہر نفیسہ زر و سیم
و فیروزہ و لعل وغیرہا کسطرح پہاڑون سے نکلتے ہین پھر بعض انمین زیر مطارق منطبع ہوتے
ہین جیسے نحاس و رصاص و حدید اور بعض منطبع نہین ہوتے جیسے فیروزہ و لعل وغیرہا پھر اللہ نے
کسطرح لوگونکو طریقہ اونکے استخراج و اتخاذ ظروف و آلات و نقود و حلی کا سکھایا پھر معادن ارض مین کبریت
و قار و نفط وغیرہ رکھا اقل مودعات ارض ایک نمک ہے جس سے تطییب طعام ہوتی ہے اگر ایک شہر بھی
نمک سے خالی ہوجائے تو جلد نوبت ہلاکت کی آجائے اب اس رحمت خدا مین نظر کرنا چاہیے یا جیسے
اصناف حیوانات ہین کہ کوئی پرندہ ہے اور کوئی چرندہ اور کوئی درندہ پھر کوئی دو پانون پر چلتا ہی
اور کوئی چار پر اور کوئی دس پر اور کوئی سو پر جسطرح کہ بعض حشرات مین مشاہدہ ہوتا ہے پھر اونکے
انقسام کو منافع و صور و اشکال و اخلاق و طباع و مضار مین دیکھنا چاہیے کہ وحوش بر کا کچھہ حال ہے
اور طیور جو کا کچھہ حال بہائم اہلیہ مین وہ عجائب ہین جو شک کو عظمت خالق سے دور کرتے ہین دواب
وحشیہ مین وہ غرائب ہین جو وجود صانع پر دلالت کرتے ہین یا جیسے بحار عمیقہ جو مکتنف اقطار ارض ہین
اور ایک قطعہ ہین بحر اعظم محیط سے جو ساری زمین کو گھیرے ہوئے ہے یہانتک کہ مقدار مکشوف
زمین سے بہ نسبت غیر مکشوف کے مثل ایک جزیرہ صغیرہ کے بحر عظیم مین ہے باقی زمین پانی مین
مستور ہے پھر عجائب بحر کے لاانتہا ہین دریا مین وہ اصناف ہین جنکا نظیر خشکی مین نہین ہے بعض اقوام
نے سفر دریا کر کے عجائب و غرائب بحر کو مجلدات مین جمع کیا ہے یا جیسے ہوا لطیف جو درمیان مقعر سما
و محدب ارض کے محبوس ہے حس لمس سے اوسکا جسم وقت ہبوب کے مدرک نہین ہوتا اور نہ آنکھہ سے
تشخص اوسکا نظر آتا ہے ساری ہوا بمنزلہ ایک بحر کے ہے اوسمین طیور جو سمار ہتے ہین اپنے پرون سے
مثل حیوانات بحر کے سباحت کرتے ہین یا جیسے کواکب وغیرہ آیات ملکوت سموات وغیرہا سارا امر یہی ہی جسنے
ادراک کل کیا اور عجائب سموات اوس سے فوت ہوئے تو سمجھو کہ کل اوس سے فوت ہوگیا ارض و بحار و ہوا
و ہر جسم سوی سموات کے بہ نسبت سموات کے مثل ایک قطرہ کے بحر مین ہین بلکہ اس سے بھی اصغر تر اللہ نے
اپنی کتاب مین امر سموات و نجوم کو عظیم کہا ہے ایسی سورت کم ہوگی جسمین تفخیم امر سموات نہو غرضکہ فکر فی
الخلق سے لامحالہ معرفت و عظمت و جلالت و قدرت خالق مستفاد ہوتی ہے جسقدر معرفت عجیب صنع خدا

کی زیادہ ہوگی اوتنی ہی معرفت جلال وعظمت حق عزوجل کی اتم ہوگی غزالی رحمہ اللہ نے بیانمین انواع تفکرات کے
بسط لائق کیا ہے جسکے مطالعہ سے خواہی نخواہی معرفت صانع واحد جل مجدہ کی دلمین نازل ہوتی ہے وباللہ التوفیق

باب ۹ بیان مین شتابی کرنے کے طرف خیرات کے اور آمادہ کرنے متوجہ الی الخیر کے اقبال علی الخیر پر بجد وجہد تمام

قال تعالی فاستبقوا الخیرات وقال تعالی وسارعوا الی مغفرة من ربکم وجنة عرضها
السموات والارض اعدت للمتقین حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا
ویصبح کافرا یبیع دینه بعرض من الدنیا رواہ مسلم یہ زمانہ مصداق اس حدیث کا ہے اس حدیث
مین دلیل ہے مبادرت کرنے پر طرف اعمال صالحہ کے قبل وقوع فتن کے عقبہ بن حارث کہتے ہین مینے
نماز عصر کی مدینہ مین پیچھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑہی سلام پھیر کر تخطی رقاب ناس کر کے
جلد بعض حجرات نسا مین چلے گئے لوگ سرعت تشریف بری سے گھبرا گئے پھر باہر آئے لوگونکو سرعت
سے متعجب پاکر فرمایا ذکرت شیئا من تبر عندنا فکرهت ان یحبسنی فامرت بقسمته رواہ البخاری
دوسری روایت مین یون ہے کہ مین گھر مین کچھ سونا صدقہ کا چھوڑ آیا تہا مجھے مکروہ معلوم ہوا کہ وہ ہونا
رات بھر رہے نووی نے کہا ہے التبر قطع من ذهب او فضة حدیث جابر مین آیا ہے کہ ایک
آدمی نے دن احد کے حضرت سے کہا بھلا اگر مین مارا جاؤن تو کہان ہونگا فرمایا جنت مین کچھ
کھجورین اوسکے ہاتھ مین تھین اونکو پھینک کر مقاتلہ کیا یہانتک کہ مارا گیا متفق علیہ یہ حدیث جسطرح
دلیل ہے مبادرت الی الخیر پر اسی طرح دلیل ہے اسباب پر کہ عمل کرنا بطمع جنت صحیح ہے ولله الحمد
ابوہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا ای رسول اللہ کونسا صدقہ اجر مین اعظم تر ہے فرمایا یہ کہ
صدقہ کرے تو اور تو صحیح شحیح ہو ڈرتا ہو فقر سے امیدرکھتا ہو غنا کی اور مہلت نلے تو یہانتک کہ جب جان
گلے تک پہونچے تو تو یہ کہے کہ لفلان کذا ولفلان کذا حالانکہ وہ اوس فلان کا ہے متفق علیہ انس کا
لفظ مرفوعا یہ ہے حضرت نے دن احد کے ایک تلوار لیکر فرمایا کون لیتا ہے اسکو مجھسے لوگون نے
ہاتھ بڑھائے ہر انسان کہنے لگا مین مین فرمایا فمن یأخذہ بحقه قوم رک گئی ابو دجانہ نے کہا
انا آخذہ بحقه پھر ہاتھ سے حضرت کے لیلی اور سر مشرکین کے پھاڑے رواہ مسلم اس حدیث
مین دلیل ہے مبادرت الی الخیر پر زبیر بن عدی کہتے ہین ہم پاس انس بن مالک کے گئے حجاج بن یوسف کی

شکایت کی یعنی اوسکے ظلم کی حکایت کی انس نے کہا صبر کرو کوئی زمانہ نہ آویگا لکن جو زمانہ بعد اوسکے ہے وہ بدتر ہوگا اوس سے یہانتک کہ ملو تم اپنے رب سے مینے یہ بات تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے رواہ البخاری گویا انس نے زبیر کو دلالت کی طرف صبر و عمل خیر کے قبل آنے زمانہ بدتر کے زمانۂ حال سے ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا بادروا بالاعمال سبعا ھل تنتظرون الا فقرا منسیا او غنا مطغیا او مرضا مفسدا او ھرما مفندا او موتا مجھزا او الدجال فشر غائب ینتظر او الساعۃ فالساعۃ ادھی وامر رواہ الترمذی وقال حدیث حسن معلوم ہوا کہ ان سات چیزون کے پیش آنے سے پہلے جو عمل خیر بن سکے وہ کرلے جب انمین سے کوئی شی سامنے آجائیگی تو پہر فرصت عمل صالح کی ندیگی ایک محتاجی بہلانے والی دوسرے تونگری بہکانیوالی تیسرے بیماری بگاڑنے والی چوتہے بڑھاپا خرف کردینے والا پانچوین موت جلدی کرنیوالی چھٹے دجال وہ برا غائب ہے جسکا انتظار کیا جاتا ہے ساتوین قیامت سو قیامت بہت آفت ناک و تلخ تر ہے دوسری روایت مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ حضرت نے دن خیبر کے فرمایا مین یہ نشان اوس شخص کو دونگا جو اللہ و رسول کو دوست رکہتا ہے اللہ اوسکے ہاتھ پر فتح دیگا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین دوست نرکہا مینے امارت کو مگر اوسدن پس جہانکا مینے طرف اوس نشان کے اس امید پر کہ مین بلایا جاون لکن حضرت نے علی بن ابی طالب کو بلا کر عطا کیا الحدیث رواہ مسلم اسمین دلیل ہے مبادرت عمر رضی اللہ عنہ پر طرف خیر کے

باب بیان مین مجاہدہ کے

قال اللہ تعالی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین وقال تعالی واعبد ربک حتی یأتیک الیقین وقال تعالی واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا ای انقطع الیہ بکلک وقال تعالی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ وقال تعالی وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ ھو خیرا واعظم اجرا وقال تعالی وما تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم نووی نے کہا وفی الباب آیات کثیرۃ معلومۃ انتھی حدیث ابوہریرہ مین مرفوعا آیا ہے کہ ان اللہ تعالی قال من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیئ احب الی مما افترضت علیہ ومایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا وان سألنی اعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ رواہ البخاری یہ حدیث دلیل ہے مجاہدہ و ثمرۂ مجاہدہ پر اس حدیث کی شرح بسیط شوکانی رحمہ اللہ نے استقلالا رسالہ قطر الولی مین لکھی ہے جسکا خلاصہ مینے کتاب ریاض المرتاض مین لکھا ہے

وہ شرح اور خلاصہ ہادی الی المقصود ہی مطلب اس باب کا بغیر اوسکے بخوبی کسیکو مفہوم نہین ہو سکتا ہے
انس کا لفظ مرفوع حدیث قدسی مین یون ہے قال اللہ عز وجل اذا تقرب العبد الی شبرا
تقربت الیہ ذراعًا واذا تقرب الی ذراعا تقربت منه باعا واذا اتانی یمشی اتیته
هرولة رواه البخاري باع کہتے ہین قدر مدیدین کو اس حدیث مین دلالت ہی طرف مجاہدہ کے
واسطے تحصیل تقرب من اللہ کے ابن عباس نے کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا دو نعمتین ہین جنمین
بہت سے لوگ مغبون ہین صحت و فراغ رواه البخاری یعنی ان دو نعمتوں کی قدر اکثر اشخاص کو نہین ہے
یہ دونون حالتین بے مجاہدہ و عبادت کے گزر جاتی ہین بجز غبن کے کچھ ہاتھ نہین آتا ہے عائشہ رض
کہتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اتنا کھڑے ہوتے کہ دونون قدم مین شقوق پڑ جاتے
مینے کہا اے رسول خدا تم اتنی محنت کیون کرتے ہو اللہ نے تو اگلے پچھلے گناہ تمہارے بخشدیے
ہین فرمایا افلا اکون عبدا شکورا متفق علیہ و هذا لفظ البخاري ونحوه فی الصحیحین من روایة المغیرة
بن شعبة پیغمبر معصوم جب اسقدر مجاہدہ کرین کہ پانون پھٹ جائین تو جو شخص معصوم نہین ہے اوسکو تو
بالاولی سعی مجاہدہ مین چاہیے دوسری حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ جب عشرۂ اخیرۂ رمضان ہوتا
حضرت احیاء لیل ایقاظ اہل کرتے کوشش بجالاتے کمر مضبوط باندھتے یعنے عبادت و مجاہدت پر متفق علیہ
معلوم ہوا کہ یہ زمانہ اولی بالمجاہدہ ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
المؤمن القوي خير واحب الى الله من المؤمن الضعيف وفي كل خير احرص على ما ينفعك
واستعن بالله ولا تعجز الحديث رواه مسلم ظاہر حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ مراد مومن
قوی سے قوی فے المجاہدۃ والعبادۃ ہے اور مومن ضعیف سے ضعیف فی المجاہدۃ کچھ قوت
وضعف بدن کا مراد نہین ہے اگرچہ ضعیف مین بھی ایک طرح کی خیر ہے یعنی اصل ایمان و لہذا یہ
فرمایا ہے کہ امر نافع پر حرص کر اللہ سے مدد چاہ عاجز و ناتوان مت بن یعنی جہان تک ہوسکے مجاہدہ
فے العبادت کرے ہمت نہ ہارے اگر ضعیف الجسم ہے تو موافق ضعف کے کام کرے اور اگر قوی ہے
تو مطابق قوت کے عمل بجالائے مثلاً شخص قوی کثرت صیام یا قتال کرسکتا ہے اوسکے لیے یہی
افضل ہے مرد ضعیف نماز زیادہ پڑھے اگر روزہ نہین رکھ سکتا ہے جس کسیکو جس کسی عمل خیر کی
طاقت ہو اوسکے حق مین اوسی عمل کا کرنا افضل عبادت و اکمل مجاہدت ہوتا ہے دوسرا لفظ ابو ہریرہ
کا یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا حجبت النار بالشہوات وحجبت الجنة بالمکارہ متفق علیہ
مراد مکارہ سے اس جگہہ مجاہدہ سے فے اللہ ہے مسلم مین بجای حجبت لفظ حفت آیا ہی دونونکا ایک

معنے ہین نووی نے کہا اي بينه وبينها هذا الحجاب فاذا فعله دخلها حذیفہ بن الیمان کا لفظ یہ ہے
نماز پڑہی مینے ایک رات ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت نے سورہ بقرہ شروع کی
مینے کہا نزدیک سو آیت کے رکوع کرین گے وہ تو آگے چلے مینے کہا ایک رکعت مین اسکو پورا کرین گے
پہر آگے چلے اور سورہ نساء شروع کردی اوسکو پڑہکر آل عمران آغاز کی اوسکو ترسل کے ساتہہ پڑہا
جس مین تسبیح آتی وہان تسبیح کرتے جس جگہہ سوال آتا وہان سوال کرتے تعوذ پر گزر ہوتا تو پناہ
مانگتے پہر رکوع کیا رکوع مین سبحان ربی العظیم کہا یہ رکوع قریب بقیام تہا پہر سمع الله لمن حمده
ربنا لك الحمد کہا پہر قیام طویل کیا قریب رکوع کے پہر سجدہ کیا سبحان ربی الاعلی کہا یہ سجدہ قریب
بقیام تہا رواه مسلم معلوم ہوا کہ نماز محل مزید مجاہدہ ہے ابن عباس کہتے ہین ایک رات مینے
ہمراہ حضرت کے نماز پڑہی حضرت نے اتنا طول کیا کہ مینے برا ارادہ کیا پوچہا کیا ارادہ کیا کہا قصد
کیا کہ بیٹہہ جاؤن اور نماز چہوڑ دون متفق علیہ انس کا لفظ مرفوعا یہ ہے کہ يتبع الميت ثلث
اهله وماله وعمله فيرجع اثنان ويبقى واحد يرجع اهله وماله ويبقى عمله یہ حدیث
دلیل ہے طرف اختیار مجاہدہ کے اسلیے کہ یہی مجاہدہ فی العمل مردہ کا ساتہہ دیتا ہے مال واہل
کچہہ اوسکے کام نہین آتے ابن مسعود مرفوعا کہتے ہین جنت قریب تر ہے طرف تمہارے شراک نعل سے
اسی طرح نار رواه البخاري اس مین ترغیب دلائی ہے عمل خیر پر اور ترہیب کی ہے عمل شر سے یہ حدیث
شامل ہے رجا وخوف دونون پر ربیعہ بن کعب اسلمی خادم حضرت اور اہل صفہ سے تہے شب کو نزدیک
حضرت کے رہا کرتے کہتے ہین مین پانی وضو وحاجت کا لایا مجہسے فرمایا کچہہ مانگ مینے کہا آپ کی
مرافقت جنت مین کہا اور کچہہ مینے کہا بس یہی فرمایا فاعني على نفسك بكثرة السجود رواه مسلم
یعنی اگر میری رفاقت بہشت مین مقصود ہے تو بہت سے سجود کیا کر معلوم ہوا کہ تنہا سجدہ
بہی ایک عبادت مستقلہ ہے اور کثرت سجود سے مثل کثرت درود کے حضرت کی ہمسایگی جنت عدن
مین میسر آتی ہے ولله الحمد بعض اہل علم نے اس حدیث کو محمول کیا ہے کثرت نماز نوافل پر لکن قول
اول اولی وارجح ہے والله اعلم ثوبان کا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
عليك بكثرة السجود فانك لن تسجد لله سجدة الا رفعك الله بها درجة وحط عنك
بها خطيئة رواه مسلم یہ حدیث اصرح تر ہے حدیث اول سے اور دلیل ہے مجرد سجود پر شوکانی
رحمہ اللہ آخر عمر مین کثرت سے سجدہ کیا کرتے تہے بدلیل احادیث باب بیہقی نے کہا ہے ؎

ولو ان نفسی مذ براها مليكها   مضى عمرها في سجدة لقليل

احبّ مناجاة الحبیب باوجه　　　ولکن لسان المذنبین کلیل

عبد اللہ بن بسر کا لفظ مرفوع یون ہے خیر الناس من طال عمرہ وحسن عملہ رواہ الترمذی
وقال حدیث حسن لکن ابتو یہ ہوتا ہے کہ جتنی عمر بڑہتی ہے اوتنے ہی گناہ بڑہتے جاتے ہین انا للہ حدیث
انس مین قصہ شہادت انس بن نضر کا آیا ہے کہ دن احد کے اتنا لڑے کہ کچھہ اوپر اسی زخم تلوار و نیزہ
کے لگے سعد بن معاذ سے کہا ورب النضر انی لاجد ریحہا من دون احد سعد نے کہا اے
رسول خدا جو انسے بنا وہ مجھسے نہو سکا الحدیث متفق علیہ یہ غایت مجاہدہ ہے راہ خدا مین اسی مجاہدہ
کا نتیجہ دنیا مین قبل شہادت کے یہ ملا کہ کوہ احد سے بہی قریب تر جگہہ مین خوشبو جنت کی پائی وللہ الحمد
ابوذر رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث قدسی مین راوی ہین کہ اللہ تعالی نے
فرمایا اے میرے بندو حرام کیا ہے مینے ظلم اپنی جان پر اور حرام کیا ہے اوسکو درمیان تمہارے
سو ظلم نہ کرو تم باہم اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر وہ جسکو ہدایت کی مینے سو ہدایت مانگو تم مجھسے
مین ہدایت کرونگا تمکو ای بندو میرے تم سب بھوکے ہو مگر وہ جسکو کھانا دیا مینے سو تم کھانا مانگو مجھسے
مین کھلاؤنگا تمکو ای بندو میرے تم سب ننگے ہو مگر جسکو پہنایا مینے سو تم کپڑا مانگو مجھسے مین کپڑا
دونگا تمکو اے بندو میرے تم خطا کرتے ہو رات دن اور مین سارے گناہ بخشتا ہون سو مغفرت
مانگو تم مجھسے بخشونگا مین تمکو ای بندو میرے تم نہ پہونچوگے میری ضرر کو کہ ضرر دیسکو مجھکو اور نہ پہونچوگے
میرے نفع کو کہ نفع دیسکو تم مجھکو ای بندو میرے اگر ہون اول و آخر تمہارے اور جن و انس تمہارے
اتقی دل پر ایک شخص کے تم مین سے تو زیادہ نکرے یہ بات میری ملک مین کچھہ ای بندو میرے اگر ہون
اول و آخر و جن و انس تمہارے افجر قلب پر ایک شخص کے تم مین سے تو کم نکرے یہ بات میری ملک مین
کچھہ ای بندو میرے اگر کھڑے ہون اول و آخر و جن و انس تمہارے ایک زمین مین پہر سوال کرین مجھسے
اور دون مین ہر انسانکو مسئلہ اوسکا تو کم نکرے یہ کچھہ اوس چیز سے جو پاس میرے ہے مگر جتنا کم کرے
سوئی جبکہ دریا مین داخل کیجائے ای بندو میرے یہ تمہارے اعمال ہین جنکو شمار کرتا ہون مین تمپر
پہر پورا کردونگا تمکو وہ اعمال تمہارے پس جو کوئی پاوے خیر وہ حمد کرے اللہ کی اور جو کوئی پاوے
سوا اوسکے وہ ملامت نکرے مگر اپنی جانکو سعید بن عبد العزیز راوی حدیث نے کہا ہے کان ابو ادریس
اذا حدث بہذا الحدیث جثا علی رکبتیہ رواہ مسلم یعنی ابو ادریس خولانی جنہون نے اس
حدیث کو ابوذر جندب بن جنادہ سے روایت کیا ہے جب اس حدیث کو روایت کرتے تو گھٹنون
کے بل ہو جاتے نووی کہتے ہین روینا عن الامام احمد بن حنبل رح انہ قال لیس لاہل الشام حدیث

اشرف من هذا الحدیث مین کہتا ہون اس حدیث کی شرح مبسوط امام شوکانی رحمہ اللہ نے نثر الجوہر
نام لکھی ہے ترجمہ اوسکا کتاب ریاض المرتاض مین کیا گیا ہے یہ حدیث لائق اسکے ہے کہ آب دیدہ
سے لوح دل پر نقش کیجائے نووی رحمہ اللہ نے باب مجاہدہ کو حدیث ابوہریرہ من عادی لی ولیا الحدیث
سے شروع کیا تھا اور اس حدیث ابوذر پر یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی الحدیث پر ختم کیا
یہ دو نون حدیثین جوامع الکلم و نصح عظیم ہین انکے معانی و مقاصد دریافت کرنیکے لیے رجوع کرنا طرف
قطر الولی و نثر الجوہر و کتاب ریاض المرتاض کے ہر طالب آخرت و راغب نجات کو ضروری ہے
توفیق دینا ہاتھ مین حق تعالی کے ہے قشیری نے باب المجاہدہ مین اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ ابوسعید
خدری نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ افضل جہاد کیا ہے فرمایا کلمۂ عدل پاس
سلطان جائر کے پھر ابوسعید کی آنکھون سے آنسو نکل پڑے ابو علی دقاق کہتے ہین جسنے آراستہ کیا اپنے
ظاہر کو مجاہدہ سے خوبی بخشیگا اللہ اوسکے سرائر کو مشاہدہ سے قال تعالی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم
سُبُلَنَا اور جو شخص کہ نہوگا اپنی بدایت مین صاحب مجاہدہ وہ نہ پائیگا اس طریقہ سے ایک شمہ ابوسلیمان مغربی
نے کہا ہے جسکو یہ گمان ہے کہ مفتوح ہوگا اوسکے لیے کچہ اس طریقے سے اور کشف ہوگی کوئی شی واسطے
اوسکے اس راہ سے بدون لزوم مجاہدہ کے وہ غلطی مین ہے یعنی معارف طریقت بغیر لزوم مجاہدہ
کے حاصل نہین ہوتے ہین دقاق کا لفظ یہ ہے من لم یکن لہ فی بدایتہ قومۃ لم یکن لہ فی نہایتہ جلسۃ
وہ یہ بھی کہتے تھے یہ قول کہ الحرکۃ برکۃ مراد اس سے حرکات ظواہر ہین جو موجب برکات سرائر ہوتے
ہین حسن قزاز نے کہا ہے بنا اس امر کی تین شی پر ہے نکھائے مگر وقت فاقہ کے نہ سوئے مگر وقت
غلبہ کے نہ بولے مگر وقت ضرورت کے ابراہیم بن ادہم کہتے ہین آدمی درجۂ صالحین کو نہین پاتا جب تک
کہ چہہ عقبہ طی نکرے اول یہ کہ باب نعمت کو بند کرے باب شدت کو کھولے دوسرے یہ کہ باب عز کو بند کرے
باب ذل کو کھولدے تیسرے یہ کہ باب راحت کو بند کرے باب جہد کو کھولے چوتھے یہ کہ دروازہ نیند کا
بند کرے دروازہ بیداری کا کھولے پانچوین یہ کہ دروازہ فقر کا کھولے دروازہ غنا کا بند کرے
چھٹے یہ کہ دروازہ امل کا بند کرے دروازہ استعداد للموت کا کھولے ابن نجید نے کہا ہے جسپر نفس
اوسکا مکرم ہوا دین اوسکا خوار ہوا اصل و ملاک مجاہدہ کا فطام نفس ہے مالوفات سے اور حمل ہے نفس کا
خلاف ہوا پر عموم اوقات مین نفس کے لیے دو صفتین مانع من الخیر ہین ایک انہماک فی الشہوات دوسرے
امتناع عن الطاعات سو جب نفس وقت رکوب ہوی کے سرکشی کرے تو اوسکو لجام تقوی سے روکے
اور جب وقت قیام بالموافقات کے سرکش ہو تو سوق اوسکا خلاف ہوی پر واجب ہے اور جب وقت غضب کے

جوش مین آوے تو خلق حسن سے اوسکے سلطان کو شکست دے اور رفق سے اوسکی آگ بجہاوے
اور جب شراب رعونت کو شیرین جانی اور اظہار مناقب کرنا چاہے اور ناظرین کے لیے آراستگی
کرے تو اوسکو عقوبت ذل سے توڑے ذکر حقارت قدر و خساست اصل و قذارت فعل کرے
جُہد عوام توفیۂ اعمال مین ہوتا ہے اور قصد خواص تصفیۂ احوال مین کیونکہ مقاسات جوع وسہر سہل
و آسان ہے اور معالجۂ اخلاق و تنقی سفساف سے صعب و شدید ہے غوامض آفات نفس سے ایک
رکون ہے نفس کا طرف استعلاء مدح کے **حکایت** بعض مشائخ نے سالہای سال مسجد مین نماز
صف اول مین پڑہی ایک دن دیر ہوگئی صف اخیر مین آکر شامل ہوے پہر مدت تک نظر نہ آئے
پوچہا تو کہا مینے اتنے دن نماز پڑہی مین اپنے نزدیک مخلص تہا جس دن مجہکو دیر ہوئی مجہکو لوگونکی طرف
سے دلمین خجالت آئی کہ انہون نے مجہے آج صف اخیر مین دیکہا مجہے معلوم ہوا کہ وہ نشاط طول
عمر کا اسی بنیاد پر تہا کہ وہ مجہکو صف اول مین دیکہتے تہے مینے وہ ساری نماز قضا کی **حکایت** ایک
عورت سالخوردہ سے حال پوچہا اوسنے کہا مین حال شباب مین اپنے نفس مین نشاط پاتی تہی اوسکو قوت
حال خیال کرتی تہی جب مین بوڑہی ہوگئی وہ حال جاتا رہا مینے جانا کہ وہ قوت جوانی کی تہی جسکو مینے احوال
گمان کیا تہا ابو علی دقاق کہتے ہین اس حکایت کو جن مشائخ نے سنا اوس عجوزہ کے لیے رقت کی اور کہا کہ وہ
منصفہ تہی ذوالنون نے کہا عزت ندی اللہ نے کسی بندے کو اس سے زیادہ کہ دلالت کی اوسکو
ذل نفس پر اوسکے اور نہ ذلیل کیا کسی بندے کو زیادہ اس سے کہ محجوب کردیا اوسکو ذل نفس اوسکے سے
ابراہیم خواص نے کہا ما ھالنی شئ الا رکبتہ محمد بن فضل نے کہا الراحۃ ھو الخلاص من امانی النفس

گذشتم از سر مطلب تمام شد مطلب　　　　حجاب چہرۂ مقصود بود مطلبہا

ابو علی روذباری نے کہا ہے آفت خلق پر تین شی سے داخل ہوئی ہے سقم طبیعت ملازمت عادت
فساد صحبت پوچہا سقم طبیعت کیا ہی کہا اکل حرام کہا ملازمت عادت کیا ہی کہا نظر و استماع حرام و غیبت کہا فساد
صحبت کیا ہے کہا جب نفس مین ہیجان کسی شہوت کا ہوا اوسکے پیچہے لگا نصر ابادی نے کہا تیرا قیدخانہ تیرا
نفس ہے جب تو اس قیدخانہ سے نکل جائیگا راحت ابدی مین جا پڑے گا **حکایت** حسین وراق کہتے ہین
اجل احکام مبادی امر ہمارے مین مسجد ابو عثمان حیری مین یہ کام تہا کہ جو کچہہ ہمپر مفتوح ہوتا ہم اوسکو ایثار کردیتے
رات کسی معلوم پر بسر نکرتے اگر کوئی ہمارے ساتہہ بری طرح پر پیش آتا ہم انتقام اپنے نفس کا اوس سے
نہ لیتے بلکہ اوس سے عذر کرتے تواضع سے پیش آتے جب کسی شخص کی حقارت ہمارے دل مین آتی ہم
اوسکی خدمت کرتے اوسکے ساتہہ احسان بجالاتے یہانتک کہ وہ خاطر زائل ہوجاتی سری نے کہا تم بچو

جیران اغنیار وقرار اسواق وعلمار امرار سے ذو النون نے کہا فساد خلق پر چہ چیزون سے داخل ہوا ہے ایک ضعف نیت سے عمل آخرت مین دوسرے ابدان اونکے رہین شہوات ہوگئے ہین تیسرے طول امل باوجود قرب اجل کے غالب آگیا ہے چوتھے رضای مخلوق کو رضای خالق پر اختیار کیا ہے پانچوین متبع ہوئے ہوسے ہین سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس پشت پہینکدیا ہے چھٹے قلیل زلات سلف کو اپنے لیے حجت ٹہیرالیا ہے اور کثیر مناقب اونکے دفن کردیے ہین

باب ۱۱ آمادہ کردن زاد خیر بر اواخر عمر مین

قال اللہ تعالی اولم نعمرکم مایتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر ابن عباس رضی اللہ عنہما ومحققین نے کہا ہے اسکے معنی یہ ہین اولم نعمرکم ستین سنۃ بعض نے کہا مراد اٹھارہ برس ہین بعض نے کہا چالیس برس یہی قول حسن وکلبی ومسروق کا بہی ہے ونقل عن ابن عباس ایضا منقول ہے کہ اہل مدینہ جب چالیس برس کے ہوجاتے تو واسطے عبادت کے فراغت حاصل کرتے بعض نے کہا مراد بلوغ ہے ابن عباس وجمہور کہتے ہین مراد نذیر سے اس جگہہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعض نے کہا مراد شیب ہے قالہ عکرمۃ وابن عیینۃ وغیرہما

موی سفید از اجل آرد پیام — پشت خم از مرگ بگوید سلام

ابوہریرہ نے کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اعذر اللہ الی امرء اخر اجلہ حتی بلغ ستین سنۃ رواہ البخاري یہ حدیث مؤید قول اول ہے علمار نے کہا معناہ لم یترک لہ عذرا اذا امہلہ ہذہ المدۃ یقال اعذر الرجل اذا ابلغ الغایۃ فی العذر **حکایت** ابن عباس کہتے ہین عمر رضی اللہ عنہ مجھکو اشیاخ بدر کے ساتھہ داخل کرتے اون مین بعض کے نفس مین یہ بات بری لگی کہا تم اسکو کیون ہمارے ساتھہ شامل کرتے ہو اسکے برابر تو ہمارے ابنار ہین عمر نے کہا تم اسکے رتبہ کو جانتے ہو پہر ایکدن مجھکو بلاکر ہمراہ اونکے بٹہایا مین سمجھہ گیا کہ آج مجھے اسی لیے بلایا ہے کہ اونکو دکہائین عمر نے اون لوگون سے کہا تم اس آیت مین کیا کہتے ہو اذا جاء نصر اللہ والفتح الخ کہا ہمکو حکم ہے کہ ہم حمد واستغفار کرین جبکہ ہمکو نصرت وفتح حاصل ہو اور بعض خاموش رہے مجھسے کہا ای ابن عباس کیا تم بہی یہی کہتے ہو مینے کہا نہین کہا پہر تم کیا کہتے ہو مینے کہا ہو اجل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلمہ لہ اذا جاء نصر اللہ والفتح وذلک علامۃ اجلک فسبح بحمد ربک الخ عمر نے کہا ما اعلم منہا الا ما تقول رواہ البخاري اس قصہ مین دلیل ہے اسبات پر کہ جب انسان آخر عمر کو پہونچے تو واسطے عبادت کے فارغ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف تریسٹھہ سال کی ہوئی یہ زمانہ انسان کی آخر عمر کا ہوتا ہے

اسلیے حضرت بعد نزول اس آیت کے جب کوئی نماز پڑہتے تو اوسمین یون کہتے سبحانك ربنا وبحمدك اللهم
اغفر لي متفق عليه من حديث عائشة دوسرا لفظ صحیحین کا یہ ہے کہ اسکو رکوع و سجود مین بہت کہتے تاویل
قرآن کرتے یعنی جس امر کا حکم ہوا ہے اوسپر عمل کرتے حدیث جابر مین آیا ہے حضرت نے فرمایا
يبعث كل عبد على ما مات عليه رواه مسلم سو جب یہ بات ٹہیری کہ بعثت آخر عمل پر ہوگی
تواب آخر عمر مین ازدیاد من الخیر ضرور ہوا تا کہ خاتمہ عمر کا عمل صالح پر ہو والله الموفق والمعين

باب ۱۲ بیان مین کثرت طرق خیر کے

قال الله تعالى وما تفعلوا من خير فان الله به عليم وقال تعالى فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره وقال
تعالى من عمل صالحا فلنفسه نووی نے کہا الآيات في الباب كثيرة پہر کہا ہے واما الاحاديث فكثيرة
جدا وهي غير منحصرة فنذكر طرفا منها مین کہتا ہون میرا رسالہ محاسن الاعمال نام اسی بیان مین ہے
صحاح ستہ وغیرہ کتب سنت مطہرہ مین جسقدر ذکر افعال خیر و اعمال صالحات کا آیا ہے رسالہ مذکور اکثر
پر شامل ہے ابوذر نے کہا تہا ای رسول خدا کون اعمال افضل ہین فرمایا ایمان لانا الله پر اور
جہاد کرنا اوسکی راہ مین کہا کون گردن افضل ہے کہا جو نفیس تر ہو نزدیک اہل رقاب کے اور زیادہ
قیمت کی ہو کہا اگر مین یہ کام نکر سکون فرمایا مدد کر تو کسی صانع کی یا کام کر دے کسی اخرق یعنی پہوہڑ کا کہا
اگر ضعیف ہون مین بعض عمل سے فرمایا باز رکہ اپنے شر کو لوگون سے کہ یہ صدقہ ہے تیری طرف
سے تیری جان پر متفق علیہ روایت مشہور صانع ہے اور ضائع بہی روایت ہے یعنی صاحب ضیاع
فقر یا عیال سے دوسرا لفظ اخرق تہا یعنی وہ شخص جو اپنا کام اتقان کے ساتہ نہین کر سکتا ہے ابوذر
کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہر جوڑ پر ایک تمہارے کے ہر روز ایک صدقہ لازم ہوتا ہے تو ہر تسبیح صدقہ ہی اور
ہر تحمید صدقہ ہی اور ہر تہلیل صدقہ ہی اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر امر بمعروف صدقہ ہے اور ہر نہی عن المنکر صدقہ ہے
اور کافی ہین ان سب سے دو رکعتین ضحی کی رواه مسلم تیسری حدیث ابوذر کی یہ ہے کہ حضرت نے
فرمایا عرض کیے گئے مجہپر اعمال میری امت کے اچہے و برے پس پایا مینے محاسن اعمال امت مین اذی کو
جو دور کیا جاتا ہے راہ سے اور پایا مینے مساوی اعمال مین آب بینی کو جو مسجد مین ہو اور دفن نکیا جاوے
رواه مسلم چوتہی حدیث ابوذر کی یہ ہے کہ کچہ لوگون نے کہا ای رسول خدا لیگئے اہل دثور اجور نماز
پڑہتے ہین مثل ہمارے اور روزہ رکہتے ہین مثل ہمارے اور صدقہ دیتے ہین اموال زائد سے فرمایا
کیا مقرر نہین کیا ہے الله نے واسطے تمہارے اوس چیز کو جو تم صدقہ کرو ہر تسبیح پر صدقہ ہے ہر تکبیر
پر صدقہ ہے ہر تحمید پر صدقہ ہے ہر تہلیل پر صدقہ ہے امر بمعروف صدقہ ہے نہی عن المنکر صدقہ ہی

شرمگاہ مین ایک تمہاری کے صدقہ ہے کہا ای رسول خدا ایک ہمارا اپنی شہوت پوری کرتا ہے اوسکو اوسمین
اجر ملتا ہے کہا بہلا بتاو اگر اوس شہوت کو حرام مین کہی کیا اوسپر گناہ نہو گا اسی طرح جب حلال مین رکہے گا
تو اوسکو اجر ملے گا رواہ مسلم دثر واحد دثور ہے بمعنے مال مراد اہل اموال ہین پانچوین حدیث ابوذر کی
مرفوعا یہ ہے کہ تم حقیر نہ سمجہو معروف مین سے کسی شی کو اگرچہ ملاقات کرو تم اپنے بہائی سے بکشادہ
روئی رواہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا ہر جوڑ پر آدمی کے صدقہ ہے ہر دن جسمین
سورج نکلتا ہے عدل کرنا تیرا درمیان دو آدمیون کے صدقہ ہے اور اعانت کرنا تیرا کسی شخص کی اوسکے
دابہ مین صدقہ ہے کہ تو اوسکو اوسپر سوار کرا دے یا سامان لاد دے اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر قدم
جس سے تو طرف نماز کے چلتا ہے صدقہ ہے اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے صدقہ ہے متفق علیہ
و رواہ مسلم ایضا من حدیث عائشۃ لفظ عائشہ کا یہ ہے ہر انسان مین بنی آدم مین سے تین سو ساٹہہ
جوڑ ہین سو جسنے اللہ اکبر کہا اور الحمد للہ کہا اور لا الہ الا اللہ کہا و سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور کوئی پتہر
راہ سے علیحدہ کر دیا یا کوئی کانٹا ہٹا دیا یا کوئی ہڈی راہ سے الگ کر دی یا امر بمعروف و نہی منکر کی
بعد د ستین و ثلثمأتہ مفصل کے تو وہ اوسدن چلتا ہے اور اوسنے اپنی جانکو آگ سے سرکا دیا ابوہریرہ
مرفوعا کہتے ہین جو صبح و شام گیا طرف مسجد کے تو طیار کرتا ہے اللہ اوسکے لیے جنت مین مہمانی ہر صبح و شام
متفق علیہ دوسری روایت اس لفظ سے ہے کہ حضرت نے فرمایا اے مسلمان عور تو حقیر نجانے کوئی
پڑوسن کسی پڑوسن کو اگرچہ ایک سم گوسفند ہو متفق علیہ تیسری روایت یہ ہے کہ ایمان کچہہ اوپر ساٹہہ یا ستر
شعبے ہے افضل اونمین کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے اور ادنی دور کرنا اذی کا ہے راہ سے اور حیا ایک شعبہ
ہے ایمان کا متفق علیہ چوتہی حدیث یہ ہے کہ ایک شخص نے کتے کو پیاس سے زبان نکالے ہوئے پاکر اپنا
موزہ کنوئین مین ڈالکر پانی بہر کر پلایا اللہ نے اوسکو بخشدیا کہا ہمکو بہائم مین بہی اجر ہے فرمایا فی کل کبد
رطبۃ اجر متفق علیہ بخاری کا لفظ یہ ہے فشکر اللہ لہ فادخلہ الجنۃ دوسری بروایت صحیحین کی
یون ہے ایک کتا گرد ایک چاہ کے پہرتا تہا قریب تہا کہ پیاس اوسکو مار ڈالے ایک عورت زانیہ نے
بنی اسرائیل مین سے اوسکو دیکہہ کر اپنا موزہ اوتار کر پانی بہر کر پلایا اللہ نے اوس زانیہ کو بخشدیا پانچوین
حدیث ابوہریرہ کی مرفوعا یہ ہے کہ مینے ایک مرد کو دیکہا کہ جنت مین تقلب کر رہا ہے بسبب ایک درخت
کے جسکو پشت راہ سے اوسنے قطع کر ڈالا تہا اور وہ درخت مسلمانونکو ایذا دیتا تہا رواہ مسلم دوسری
روایت مین یون ہے کہ گزر کیا ایک شخص نے ایک شاخ درخت پر جو پشت راہ پر تہی کہا واللہ مین اسکو
مسلمانون سے الگ کرونگا تاکہ یہ اونکو ایذا نہ دے تو وہ جنت مین داخل کیا گیا تیسری روایت کا لفظ یہ ہے

ایک آدمی راہ مین چلا جاتا تھا ایک شاخ خاردار راہ پر پائی اوسکو راہ سے مٹا دیا اللہ نے اوسکا
شکر مانا اوسکو بخشدیا چھٹی حدیث مرفوع یہ ہے جسنے اچھی طرح وضو کرکے جمعہ مین آکر خطبہ سنا خاموش
رہا تو بخشدیا جاتا ہے اوسکو مابین اس جمعہ سے اوس جمعہ تک اور تین دن اور زیادہ رواہ مسلم
ساتوین حدیث یہ ہے کہ جب وضو کرتا ہے بندہ مسلم یا مومن پھر دہوتا ہے اپنا مونہہ تو نکل جاتی ہر
اوسکے مونہہ سے ہر خطا جسکی طرف اپنی آنکھون سے دیکھا تھا ہمراہ پانی کے یا آخر قطرہ آب کے پھر
جب دہوتا ہے دونون ہاتھہ اپنے تو نکل جاتی ہے ہر خطا اوسکے ہاتھون سے جسکو ہاتھہ سے پکڑا تھا ہمراہ
آب کے یا آخر قطرہ آب کے یہانتک کہ پاک ہوجاتا ہے ذنوب سے پھر جب دہوتا ہے دونون پانون
اپنے تو نکل جاتی ہے ہر خطا جسکو چھوا تھا اوسکے پانون نے ہمراہ پانی یا آخر قطرہ پانی کے یہانتک کہ پاک
ہوکر نکلتا ہے گناہون سے رواہ مسلم آٹھوین حدیث یہ ہے کہ نماز پنجگانہ اور جمعہ جمعہ تک اور رمضان
رمضان تک مکفرات ہین اون گناہون کے جو درمیان انکے ہوئے ہین جبکہ کبائر سے بچا رہا ہی رواہ مسلم
نوین حدیث یہ ہے کہ کیا دلالت نکرون مین تمکو اوس چیز پر کہ مٹادے اللہ سبب اوسکے خطائین تمہاری
اور بلند کرے درجات کہا ہان ای رسول خدا فرمایا پورا کرنا وضو کا مکارہ پر اور بہت جانا طرف مساجد کے اور
انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے یہی ہے رباط تمہاری رواہ مسلم ابوموسی اشعری کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے
پڑہین دو نمازین ٹھنڈی وہ داخل ہوگا جنت مین متفق علیہ مراد نماز صبح و نماز عصر ہے دوسری حدیث
انکی یہ ہے جب بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر کرتا ہے تو لکھا جاتا ہے اوسکے لیے وہ عمل جو مقیم صحیح ہوکر کرتا تھا
رواہ البخاري جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ہر معروف صدقہ ہے رواہ البخاری و رواہ مسلم عن حذیفة
دوسرا لفظ یہ ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ لگائے کوئی درخت مگر جو کچھہ کہایا جاتا ہے اوس سے وہ صدقہ
ہے واسطے اوس شخص کے اور جو چوری جاتا ہے اوس سے وہ صدقہ ہے واسطے اوسکے اور نہین کم کرتا ہے
کوئی اوسکو لکن صدقہ ہوتا ہے واسطے اوسکے رواہ مسلم دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ نہین لگاتا ہی
مسلمان کوئی درخت پہر کہاتے ہین اوس سے انسان و دواب و طیر لکن ہوتا ہے یہ صدقہ واسطے اوسکے
دن قیامت تک جابر کہتے ہین بنو سلمہ نے چاہا تھا کہ قریب مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آرہین
یہ بات حضرت کو پہونچی اونسے پوچھا کہ کیا تم ارادہ نقل مکان کا قریب مسجد کے کرتے ہو کہا ہان فرمایا دیارکم
تکتب آثارکم دوبار یہی کہا رواہ مسلم دوسری روایت مین یون ہے ان بکل خطوۃ درجۃ رواہ
البخاري مراد آثار سے خطا مین بنو سلمہ ایک قبیلہ تھا انصار کا ابی بن کعب کہتے ہین ایک مرد تھا مین نہین
جانتا کہ کوئی شخص اوس سے زیادہ دور تر مسجد سے ہو کوئی نماز اوسکی مسجد سے نہ چوکتی اوس سے کہا گیا اگر تو

ایک گدھا خریدلیتا تو اندھیرے یا گرمی کے وقت اوسپر سوار ہوکر آتا کہا مجھے خوش نہین آتا کہ میرا گھر مسجد کے پاس ہو مین چاہتا ہون کہ میرا چلنا طرف مسجد کے اور پھرنا طرف گھر والون کے لکہا جاے حضرت نے فرمایا قد جمع الله لك ذلك كله رواه مسلم دوسری روایت مین یون ہے ان لك ما احتسبت ابن عمرو کہتے ہین حضرت نے فرمایا چالیس خصلتین ہین اعلی اونمین منیحہ عنز ہے نہین عمل کرتا کوئی عامل کسی خصلت پر اونمین سے بامید ثواب وتصدیق موعود کے لکن داخل کرتاہے اوسکو الله جنت مین رواه البخاري مراد منیحہ عنز سے یہ ہے کہ کسیکو ایک بکری دودہ پینے کو عاریت دے پھر اوسکو پھیر لے عدی بن حاتم کا لفظ مرفوعا یہ ہے بچو تم آگ سے اگرچہ آدہی کھجور ہی دو متفق علیہ دوسرا لفظ یہ ہے فمن لم یجد فبکلمة طیبة یعنی جو کوئی آدہی کھجور بھی نپاسے تو وہ اچھی بات ہی کہے کہ یہ ہی آگ سے بچاتی ہے انس رضی الله عنہ کہتے ہین حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الله راضی ہوتا ہے بندہ سے اس بات پر کہ ایک نوالہ کہاے اوسپر الله کی حمد کرے یا پانی پیے اوسپر حمد بجالاے رواه مسلم لفظ حدیث کا اکلہ ہے نووی نے کہا مراد کہانا ہے صبح وشام کا ❊

باب ۱۳ بیان مین میانہ روی کرنیکے طاعت مین

قال الله تعالی طه ما انزلنا علیك القرآن لتشقی وقال تعالی یرید الله بكم الیسر ولا یرید بكم العسر عائشہ کہتی ہین میرے پاس حضرت آئے میرے نزدیک ایک عورت بیٹھی تھی پوچھا یہ کون ہے مینے کہا فلانہ ہے اسکی نماز کا ذکر کیا جاتاہے فرمایا مه علیکم ما تطیقون فوالله لا یمل الله حتی تملوا بہت محبوب دین حضرت کو وہ تھا جسپر صاحب دین ہمیشگی کرے متفق علیہ مہ کلمہ نہی وزجر کا ہے عدم ملال کے یہ معنے ہین کہ ثواب اوس عمل کا منقطع نہین ہوتاہے یہانتک کہ تم ہی اوس عمل کو ترک کردو اسلیے تمکو یہ چاہیے کہ جس عمل پر تم مداومت کرسکو وہی اختیار کرو تاکہ اجر اوسکا دائم رہے حدیث انس مین آیا ہے کہ تین شخص بیوت ازواج حضرت مین آئے حضرت کی عبادت کا حال دریافت کرتے تھے جب اونکو خبر دیگئی تو اونہون نے آپ کی عبادت کو قلیل سمجھ کر کہا این نحن من النبي صلی الله علیه وآله وسلم وقد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر پھر ایک نے کہا مین ساری رات نماز پڑہتا ہون دوسرے نے کہا مین صوم دہر رکھتا ہون کبھی افطار نہین کرتا تیسرے نے کہا مین عورتون سے کنارہ کش رہتا ہون کبھی بیاہ نہین کرتا حضرت نے انکے پاس آکر کہا تمہین وہ لوگ ہو کہ تمنے یہ کہا وہ کہا اما والله اني لاخشاكم لله واتقاكم له لكني اصوم وافطر واصلي وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني یہ حدیث دلیل ہے نہی پر عبادت شاقہ وریاضت شدیدہ سے ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے

هلك المتنطعون تین بار اسی طرح فرمایا رواہ مسلم نووی نے کہا مراد متنطعین سے متشددین ہین غیر موضع تشدید مین ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ دین یسر ہے اور شدت نہین کی جاتی دین مین مگر غالب ہو جاتا ہے اوسپر سو تسدید و مقاربت کرو اور بشارت لو اور استعانت چاہو صبح و شام اور کچھ رات کو رواہ البخاری دوسری روایت یون ہے سددوا وقاربوا واغدوا وروحوا وشئ من الدلجة القصد القصد تبلغوا نووی نے کہا اسکے یہ معنی ہین کہ استعانت کرو طاعت خدا عز و جل پر ساتھ اعمال کے وقت نشاط و فراغ قلوب کے تاکہ عبادت مین لذت پاو اور تمکو نہین اپنے مقصود کو پہونچ جاوگے جس طرح کہ مسافر حاذق ان اوقات مین چلتا ہے اور وہ اور داپہ اوسکا اور وقت مین استراحت کرتا ہے پھر بے تعب منزل مقصود کو پہونچ جاتا ہے انتہی مین کہتا ہون یہ مثال عابد کی مسافر سے تشبیہ ہے طرف اسکے کہ دنیا مسافر خانہ ہے اس جگہہ بقدر وسعت و طاقت کے کام کرے مشقت بیجا نہ اوٹھاوے کہ مطلب فوت ہو جائے حدیث انس مین بذیل قصۂ زینب فرمایا ہے لیصل احدکم نشاطه فاذا فتر فلیرقد متفق علیه عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا جب اونگھے کوئی تم مین اور وہ نماز پڑہتا ہو تو چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے کیونکہ اگر اونگھ مین نماز پڑہے گا شاید استغفار کی جگہہ اپنی جان کو گالی دینے لگے متفق علیه جابر بن سمرہ کہتے ہین مین ہمراہ حضرت کے نماز پڑہتا تہا آپ کی نماز قصد ہوتی تہی آپ کا خطبہ قصد ہوتا تہا رواہ مسلم مراد قصد سے بین الطول والقصر ہے یعنی میانہ روی حضرت نے درمیان سلمان و ابو الدرداء کے مواخات کر دی تہی سلمان نے اونکو عبادت کثیر پر پاکر کہا ان لربك عليك حقا وان لنفسك عليك حقا ولاهلك عليك حقا فاعط كل ذي حق حقه ابو الدرداء نے آکر حضرت سے ذکر کیا فرمایا صدق سلمان رواہ البخاری ابن عمرو صائم النہار قائم اللیل تہے کہا مین جب تک جیونگا یہی کرونگا حضرت نے فرمایا تجہسے یہ التزام نہو سکیگا فصم وافطر ونم وقم وصم من الشهر ثلثة فان الحسنة بعشر امثالها وذلك صيام الدهر پھر فرمایا فصم يوما وافطر يوما فذلك صيام داود وهو اعدل الصيام وفی روایة هو افضل الصيام انہون نے کہا مجھکو اس سے زیادہ طاقت ہے فرمایا لا افضل من ذلك تیسری روایت مین ہے کہ یون فرمایا فان لجسدك عليك حقا وان لعينك عليك حقا وان لزوجك عليك حقا وان لزورك عليك حقا چوتہی روایت مین ہے کہ فرمایا واقرء القرآن فی كل شهر پھر آخر کو کہا فاقرأه فی كل سبع ولا تزد على ذلك پانچوین روایت ہے کہ ان لولدك عليك حقا چھٹی روایت یہ ہے کہ احب الصيام الى الله صيام داود واحب الصلوة الى الله تعالى صلوة داود كان ينام نصف الليل

ویقوم ثلثه وینام سدسه نووی کہتے ہین کل هذه الروایات صحیحة معظمها فی الصحیحین وقلیل منها فی احدهما قصہ حنظلہ مین آیا ہے کہ اونہون نے کہا حنظلہ منافق ہوگیا ہے ابوبکر نے کہا ای حنظلہ تم کیا کہتے ہو کہا ہم جب پاس حضرت کے ہوتے ہین حضرت ہمسے جنت ونار کا ذکر فرماتے ہین توگویا ہم اونکو آنکھہ سے دیکھتے ہین جب حضرت کے پاس سے باہر آتے ہین ازواج واولاد وضیعات یعنی معاش مین لگتے ہین توبہت کچہہ بہول جاتے ہین حضرت نے سنکر فرمایا والذي نفسي بيده ان لو تدومون على ماتكونون عندي وفي الذكر لصافحتكم الملائكة على فرشكم وفي طرقكم ولكن يا حنظلة ساعة وساعة ثلث مرات رواه مسلم ابن عباس کہتے ہین حضرت خطبہ پڑہتے تہے ایک شخص کو دیکہا کہ کہڑا ہے پوچہا یہ کون ہے کہا ابو اسرائیل ہے اسنے نذر مانی ہے کہ دہوپ مین کہڑا رہے بیٹہے نہین اور سایہ مین نہو اور بات نکرے اور روزہ رکہے فرمایا مره فليتكلم وليستظل وليقعد وليتم صومه رواه البخاري

باب ۱۴ بیان مین محافظت علی الاعمال کے

قال الله تعالى الم يأن للذين آمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق ولا يكونوا كالذين اوتوا الكتاب من قبل فطال عليهم الامد فقست قلوبهم وقال تعالى وقفينا بعيسى بن مريم وآتيناه الانجيل وجعلنا في قلوب الذين اتبعوه رافة ورحمة ورهبانية ابتدعوها ماكتبناها عليهم الا ابتغاء رضوان الله فمارعوها حق رعايتها وقال تعالى ولا تكونوا كالتي نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا وقال تعالى واعبد ربك حتى يأتيك اليقين یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے کہ احب الدين اليه مادام صاحبه عليه عمر بن خطاب نے مرفوعا کہا ہے جو شخص سو گیا اپنے حزب یعنی وظیفہ شب سے یا کسی شی سے اوس حزب سے پہر پڑہ لیا اوسکو مابین نماز فجر ونماز ظہر کے تو لکہا جاتا ہے وہ حزب اوسکے لیے کہ گویا اوسنے رات ہی کو پڑہا ہے رواه مسلم اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ حفظ حزب کرے ناغہ نکرے اگر قضا ہوگیا ہے تو دوسرے وقت پڑہ لے حکم ادا مین ہوگا مقصود محافظت ہے اعمال صالحہ پر حضرت نے ابن عمرو سے فرمایا تہا یا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل متفق عليه معلوم ہوا کہ عدم حفظ عمل بُری بات ہے عائشہ کہتی ہین حضرت سے جب نماز شب فوت ہوجاتی بیماری وغیرہ سے تو دن کو بارہ رکعت پڑہتے رواه مسلم

باب ۱۵ بیان مین محافظت کرنے کے سنت وآداب سنت پر

قال الله تعالى وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا وقال تعالى وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى وقال تعالى قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم

وقال تعالی لقد کان لکم فی رسول الله اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا الله والیوم الاخر وقال تعالی فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما وقال تعالی فان تنازعتم فی شئ فردوه الی الله والرسول نووی سنے کہا معناه الی الکتاب والسنة وقال تعالی من یطع الرسول فقد اطاع الله وقال تعالی وانك لتهدي الی صراط مستقیم صراط الله وقال تعالی فلیحذر الذین یخالفون عن امره ان تصیبهم فتنة او یصیبهم عذاب الیم وقال تعالی واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات الله والحکمة نووی نے کہا والآیات فی الباب کثیرة مین کہتا ہون کہ سارا قرآن اول سے تا آخر اسی طرف مشیر ہے کہ اتباع سنت کیا جاے سنت پر محافظت عمل مین آئے ایک حرف بہی تمام فرقان مجید مین تقلید احبار و رہبان پر دلالت نہین کرتا ہے بلکہ جمیع آیات کتاب عزیز نص ہین حرمت تقلید کذائی پر تقلید کو الله پاک نے اہل کتاب و اہل شرک سے حکایت کیا ہے یہ مرض اول یہود سے نکلا پہر جملہ ادیان و ملل مین پہیل گیا حدیث مین خبر دی ہے کہ تم چال پر اگلون کے چلوگے شبر بشبر ذراع بذراع سو جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہوا ائمہ اربعہ مجتہدین اور سارے محدثین اور تمام سلف صالحین نے امت اسلامیہ کو تقلید سے نہی کی اور ہمیشہ منع کرتے آئے ہین اونکا دامن گرد و غبار طعن سے بحمدہ تعالی پاک ہے ۳۰۰ ہجری تک کوئی شخص کسی کا مقلد دین مین تہا نہ اصلا نہ فرعا ۳۰۰ ہجری مین حدوث اس بدعت کا ہوا پہر بعد ۶۵۰ کے یہ بدعت سنت ٹہیرا لی گئی انا لله ع ہر کفر کہ کہنہ شد مسلمانی شد + معہذا متبعین سنت ہر قطر مین بکثرت موجود تہی روایت سنت کا چرچا خوبی تہا ایک ایک مجلس روایت مین ستر ستر ہزار آدمی واسطے سماعت و روایت و کتابت حدیث کی مع قلم و دوات حاضر ہوتے تہے بعد زوال دولت خلفاء عباسیہ کے بقیۃ السیف کا عامہ ین سے اتفاق تقلید ائمہ اربعہ رضی الله عنہم پہ ہوا جب سے شیوع اس امر کا وقتا فوقتا اقطار و امصار ارض مین ہوتا رہا یہانتک کہ سنت بالکل مہجور ہوگئی درس کتاب و سنت درمیان سے اہل علم کے جاتا رہا درس کتب رای مجرد و فقہ مصطلح کا بجای اوسکے قائم ہوا جو نفرت تقلید سے صوفیہ صافیہ کو ہے وہ کسی دوسرے گروہ اہل دین کو کم ہے احیاء العلوم غزالی رحمہ الله تنفیر فقہ مروج سے مشحون ہے شیخ عبد القادر جیلانی کبیر الاولیاء رضی الله عنہ متبع سنت تہے طریق حنابلہ پر شیخ اکبر محی الدین ابن عربی ظاہری المذہب تہے کتاب فتوحات مکیہ مملو ہے تحریض علی السنة و تنفیر عن التقلید سے یہی حال سارے اولیای کاملین کا تہا کیا اولین و کیا آخرین یہی طریقہ سارے علماء مجتہدین سلف و خلف کا تہا تقلید پیشہ عامہ کا ہے اسی تقلید کی وجہ سے شعائر دین متبدل ہو گئے مشاعر اسلام گمنام ٹہیر گئے اسلام غریب ہوگیا ایمان مین ضعف آگیا

احسان درمیان سے جاتا رہا انا للہ و کان امر اللہ قدرا مقدورا اس بحث کی تفصیل کے
لیے دوسرا موضع ہے اس جگہہ فقط ذکر کرنا احادیث باب کا منظور ہے ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے
فرمایا چھوڑ دو تم مجھکو جب تک کہ ترک کر دون مین تمکو ہلاک نہ ہوئے وہ لوگ جو پہلے تم سے تھے مگر
بسبب کثرت سوال و اختلاف کے اپنے پیغمبرون پر مین جب نہی کرون تمکو کسی شی سے تو بچو تم اوس سے
اور جب امر کرون تمکو کسی شی کا تو بجا لاؤ تم اوسکو جہان تک تم سے ہو سکے متفق علیہ عرباض بن ساریہ
کہتے ہین وعظ کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعظ بلیغ جس سے دل ڈر گئے آنکھ سے آنسو بہے
ہمنے کہا ای رسول خدا یہ تو موعظت مودع ہے ہمکو کچھ وصیت کرو فرمایا مین وصیت کرتا ہون تمکو کہ
اللہ سے ڈرو اور سنو اور کہنا مانو اگرچہ امیر ہو تم پر کوئی غلام حبشی اور جو کوئی زندہ رہے گا تم مین سے
وہ دیکھے گا اختلاف کثیر سو لازم پکڑو تم میری سنت کو اور خلفای راشدین مہدیین کی سنت کو دانتون
سے پکڑو تم اوسکو اور دور رہو محدثات امور سے بیشک ہر بدعت گمراہی ہے رواہ ابو داود والترمذی
وقال حدیث حسن صحیح یہ حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ وقت اختلاف کثیر کے اخذ کرنا سنت کا
اور ترک کرنا بدعت کا واجب ہوتا ہے پھر ہر بدعت کو ضلالت فرمایا ہے کچھ تفصیل و تقسیم و توزیع نہین
کی خلفاء راشدین خلاف سنت کے کوئی کام نہین کرتے تھے اسلیے حکم اونکی اقتدا کرنے کا دیا وہ ہر بدعت
صغیرہ و کبیرہ و ظاہرہ و باطنہ سے اعتقادًا و عملًا و قولًا و فعلًا و حالًا محفوظ تھے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع
یہ ہے ساری امت میری بہشت مین جائیگی مگر وہ شخص جسنے نمانا کہا وہ کون شخص ہے فرمایا جسنے میری
اطاعت کی وہ داخل جنت ہو گا جسنے میرا عصیان کیا اوسنے نمانا رواہ البخاری معلوم ہوا کہ جو کوئی
حضرت کا حکم بردار نہین ہے تارک سنت عامل بالبدعۃ ہے وہ عاصی غیر ناجی ہو گا سلمہ بن عمرو کہتے ہین
ایک شخص نے پاس حضرت کے بائین ہاتھہ سے کہانا کہایا آپ نے فرمایا داہنے ہاتھہ سے کہا اوسنے کہا مجھی
استطاعت نہین ہے فرمایا لا استطعت نروکا اوسکو اس بات سے مگر کبر نے پھر وہ شخص اوس
ہاتھہ کو طرف مونہہ کے نہ اوٹھا سکا رواہ مسلم یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ عادات مین بہی
اتباع و اطاعت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واجب ہے چہ جای عبادات و معاملات شرعیہ
کے سو آداب مین بہی حفظ سنت کرنا چاہیے جو کوئی براہ تکبر حفظ ادب نکریگا وہ خیر و برکت سے
محروم ہو جائیگا جسطرح کہ یہ شخص اپنا ہاتھہ کہو بیٹھا نعمان بن بشیر کا لفظ یہ ہے کہ حضرت فرماتے تھے
لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوہکم متفق علیہ صف کا برابر کرنا ایک ادب ہے آداب
سنت سے ترک سے اس ادب کے خوف خلاف کا دلون مین ہے یہ دلیل ہے حفظ سنن پر ابو موسی

کہتے ہین مدینہ مین ایک گہر رات کو آگ سے جل گیا حضرت سے ذکر اوسکا ہوا فرمایا ان هذه النار عدو لكم فاذا نمتم فاطفئوها متفق علیہ یہ حدیث بہی دال ہے حفظ سنت پر دوسر الفظ انکا مرفوعا یون ہے مثال اوس ہدی و علم کی جو اللہ نے مجھے دیکر بھیجا ہے مثل باران کے ہی کہ زمین پر برسا ایک ٹکڑا زمین کا اچھا تھا اوسنے پانی کو قبول کیا بہت ساگیاہ و سبزہ اوگایا بعض زمین اجادب تھی اوسنے فقط پانی روک رکھا اللہ نے اوس سے لوگونکو نفع دیا پیا پلایا بویا جوتا بہر وہ پانی ایک زمین میدانی مین برسا اوسنے نہ پانی روکا اور نہ گھاس اوگائی یہ مثال ہے اوس شخص کی جو سمجھ دار ہوا دین مین اور نفع دیا اوسکو اوس چیز نے جو اللہ نے مجھے دیکر بھیجا ہے اوسنے سیکھا سکھایا اور مثال ہے اوس شخص کی جسنے سر نہ اوٹھایا اور اللہ کی ہدایت جو مجکو دیکر بھیجی تھی قبول نکی متفق علیہ اس حدیث مین دلیل ہے اسبات پر کہ لوگ تین طرح کے ہوتے ہین ایک عالم و معلم سنت دوسرے نرے عالم تیسرے جاہل عاصی سو عالم و معلم بہتر ہین جاہل سے اور علم سے مراد اس جگہہ علم سنت ہے لاغیر جابر کی حدیث مین فرمایا ہے مثال میری اور تمہاری اوس شخص کی سی ہے جسنے آگ سلگائی اوسمین پتنگے گرنے لگے وہ اونکو آگ سے ہٹانے لگا مین تمہاری کمر پکڑے ہوئے ہون اور تم میرے ہاتھون سے نکلے بھاگتے ہو رواہ مسلم حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے قریب ہے کہ لائے جائینگے کچھہ لوگ میری امت کے اونکو بائین طرف سے پکڑ لیا جائیگا مین کہونگا ای رب میرے اصحاب ہین کہا جائیگا تو نہین جانتا کہ انہون نے بعد تیرے کیا احداث کیا ہے تب مین وہ کہونگا جو عبد صالح نے کہا تھا وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم الى قوله العزيز الحكيم مجھسے کہا جائیگا انهم لم يزالوا مرتدين على اعقابهم منذ فارقتهم متفق علیہ یہ حدیث نہایت خوفناک ہے اسلیے کہ اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ اہل احداث و بدعات او سدن ماخوذ ہون گے یہ بہی معلوم ہوا کہ عصمت مخصوص بانبیاء علیہم السلام ہے صحابہ معصوم نہین ہین یہ بھی ثابت ہوا کہ جسکی تقدیر مین شقاوت لکھی ہوتی ہے وہ گو صحبت پیغمبر مین پہونچے لکن اوسپر کتاب سابق آتی ہے ؎

ہر کہ او روی بہبود نداشت — دیدنش روی نبی سود نداشت

مراد مرتدین صحابہ سے وہ لوگ ہین جن سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منع زکوۃ پر قتال کیا تھا عابس بن ربیعہ کہتے ہین مینے حضرت عمر بن خطاب کو دیکھا کہ حجر اسود کا بوسہ لیکر کہا اني اعلم انك حجر ما تنفع ولا تضر ولو لا اني رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقبلك ما قبلتك متفق علیہ یہ حدیث دلیل ہے کمال اتباع سنت و نفرت پر شرک و بدعت سے اکابر صحابہ خصوصاً خلفاء راشدین جس امر مین ادنی شائبہ شرک یا بدعت کا خیال کرتے تھے اوس سے ہزارون کوس بھاگتے تھے جس درخت کے نیچے

بیعت الرضوان ہوئی تھی اور قرآن پاک مین اوسکا ذکر آیا ہے جب لوگون نے اوسکی آو بھگت شروع
کی تو فاروق رضی اللہ عنہ نے بخوف آثار پرستی اوس درخت کو جڑ سے کاٹ کر پھینکدیا سوجب کہ اونکو
ایسا اہتمام رفع خلاف سنت مین تھا تب کہین بقای سنت کا اونکے زمانہ مین رہا جب سے زمانہ خلافت
راشدہ کا ختم ہوگیا اور اسلام مین ملوک آئے رسوم اکاسرہ و قیاصرہ کا رواج ہوا سلاطین نے
اہتمام عمل بالسنۃ و نفی بدعت کا چھوڑ دیا تب سے اسلام مین غربت آگئی فقہا نے ملازمت دربار
کی اور تولیت قضا وغیرہ کی اختیار کی اخلاص علم و عمل کا جہان سے مفقود ہوگیا تھوڑے سے لوگون نے
جنکو غربا اسلام کہنا چاہیے سنت صحیحہ کو دانتون سے خوب مضبوط پکڑا وہ غربا عبارت ہین دو گروہ
سعادت پژوہ سے ایک اہل حدیث دوسرے اہل سلوک علما حدیث جامع تھے درمیان علم و عمل
کے سالکین پر غلبہ زہد و اخلاص کا تھا اگرچہ علوم کتاب و سنت سے بھی بخوبی آگاہ تھے یہ سب طوائف
اصحاب احسان و اخلاص گزرے ہین فقہا علوم رسوم اصحاب اختلاط تھے خلطوا عملا صالحا و اٰخر
سیئا عسی اللہ ان یتوب علیہم عوام مسلمین جو انواع شرک و بدع سے مجتنب ہین اور کبائر ذنوب سے
تحفظ نہین کرتے ہین داخل ظلمہ ہین و کلھم فی الجنۃ ان شاء اللہ تعالی سب سے زیادہ خطرہ اونکے لیے ہے
جو مشاقق خدا و رسول خدا ہین بعد تبین ہدی کے یا مبتلای بدع مکفرہ ہین یا گرفتار شرک خفی و جلی انکے لیے کوئی
صورت نجات کی باوجود قول کلمہ طیبہ کے بلکہ باوجود صوم و صلوۃ وغیرہ اعمال کے نظر نہین آتی مگر یہ کہ
اللہ تعالی توفیق انصاف کی رفیق کرے اور ہمت توبہ و استغفار کی بخشے و المہدی من ہداہ اللہ تعالی

باب ۱۶ اس بیان مین کہ انقیاد حکم الٰہی کا واجب ہی اور جو شخص طرف اس انقیاد کے بلایا جائے یا امر معروف و نہی عن المنکر کیا جائے وہ کیا کہے

قال اللہ تعالی فلا و ربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا
مما قضیت و یسلموا تسلیما اس آیت مین حکم ہے کہ مسلمانکو منقاد حکم رسول ہونا چاہیے اگر دلمین حکم
رسول سے تنگ ہوگا تو پھر ایمان ثابت نہوگا اور اسلام قائم نرہیگا و قال تعالی انما کان قول المؤمنین
اذا دعوا الی اللہ و رسولہ لیحکم بینہم ان یقولوا سمعنا و اطعنا و اولئك ہم المفلحون اس آیت
مین تعلیم ہے کہ بجواب دعوت نبوی اظہار سمع و طاعت کا کرنا چاہیے یہ علامت ہی صحت ایمان کی ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب آیت و للہ ما فی السموات و ما فی الارض و ان تبدوا ما فی
انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ اصحاب حضرت پر سخت گزری حضرت کے پاس آکر زانو کے بل

کہڑے ہوکر کہا ای رسول خدا ہم تکلیف دیے گئے اون اعمال کی جنکی ہمکو طاقت ہی نماز جہاد صیام صدقہ اب یہ آیت آپ پر اوتری ہے ہمکو اسکی طاقت نہین ہے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ وہ بات کہو جو اہل کتابین نے تمسے پہلے کہی تہی سمعنا وعصینا بلکہ تم یون کہو سمعنا واطعنا غفرانك ربنا والیك المصیر جب قوم نے اسکو پڑہا اور اونکی زبان نے اسکو کہا تو اسکے پیچھے یہ آیت اوتری اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل اٰمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانك ربنا والیك المصیر جب اونہون نے یون ہی کہا تو اللہ نے اوس حکم کو منسوخ فرمایا یہ آیت اوتاری لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ماکسبت وعلیہا ما اکتسبت ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا کہا ہان ای رب ہمارے ولاتحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا فرمایا نعم ربنا ولاتحملنا مالاطاقۃ لنا بہ کہا نعم واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین قال نعم رواہ مسلم

باب ۱ بیان مین نہی کے بدع ومحدثات امور سے

قال اللہ تعالی فماذا بعد الحق الا الضلال وقال تعالی ما فرطنا فی الکتاب من شئ وقال تعالی فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول نووی نے کہا ای الی الکتاب والسنۃ وقال تعالی وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولاتتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ وقال تعالی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم والآیات فی ھذا الباب کثیرۃ معلومۃ واما الاحادیث فکثیرۃ جدا وھی مشہورۃ فنقتصر علی طرف منہا حضرت عائشہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا ہے من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فہو رد متفق علیہ مسلم کی روایۃ یہ ہے من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد ایک جماعت اہل علم نے جیسے شوکانی رح وغیرہ ہین اس حدیث سے استدلال کیا ہے رد تقسیم بدع پر طرف اقسام جائزہ وناجائزہ کے جابر کہتے ہین حضرت نے خطبہ مین فرمایا اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشر الامور محدثاتہا وکل بدعۃ ضلالۃ الحدیث رواہ مسلم حدیث عرباض بن ساریہ کی باب محافظت علی السنۃ مین گذر چکی ہے اس حدیث مین تصریح ہے ہر بدعت کے ضلالت ہونے کی خواہ بڑی بدعت ہو یا چھوٹی فقہا نے استحسانات علما کو بدع حسنہ ٹہیرایا ہے جب اطلاق لفظ بدعت کا ہی قول وفعل وحال واعتقاد پر خود اپنی زبان ودہان وجنان سے کیا تو وہ اشیا نیچے اس حدیث کے داخل ہوگئی اب اون مین حسن کا ثابت کرنا صریح مضادت سنت ومشاقت رسول سے ہے

اعمال بدع حسنہ کا آخر اسی غرض سے کیا جاتا ہے کہ اجر و ثواب حاصل ہو تو جو امور اجر و ثواب کے بلا شک و شبہہ سنت صحیحہ سے ثابت ہین وہ ہی بہت ہین ممکن نہین ہے کہ کوئی بشر وہ سب کام بجا لاوے پھر امر یقینی کو چھوڑ کر امر ظنی مین پڑنا اور حلال بین کو ترک کر کے مشتبہات مین پھنسنا کسلیے ہے جو شخص مستعمل بدع نہین ہے وہ امن مین ہے اوس سے دن قیامت کے یہ سوال بالیقین نہو گا کہ تونے استحسانات علما پر کیون عمل نکیا اور جو شخص تارک سنت ہے باوجود استطاعت کے وہ مسئول ہوگا اور جو شخص مبغض سنت ہی اوسکے ایمان مین کلام ہے عداوت سنت کی یا نفرت سنت سے دلیل ہے عداوت پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسا شخص ہرگز محب و محبوب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین ہو سکتا ہے قرآن پاک مین محبت خدا اور رسول کو مربوط ساتھ اتباع کے کیا ہے اور ابتداع کو ضلال فرمایا ہی

باب ۱۸ بیان مین سنت حسنہ و سیئہ کے

قال اللہ تعالے والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما وقال تعالی وجعلناھم ائمۃ یھدون بامرنا حدیث جریر بن عبد اللہ مین بذیل قصۂ قوم عراۃ آیا ہے کہ جب لوگون نے اوس قوم مفلس کو صدقہ دینا شروع کیا کسی نے دینار دیا کسینے درہم کسینے گیہون کسینے کھجور کسینے کپڑا تو حضرت نے فرمایا من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا بعدہ من غیر ان ینقص من اجورھم شئ ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرھا ووزر من عمل بھا من بعدہ من غیر ان ینقص من اوزارھم شئ رواہ مسلم معلوم ہوا کہ امر ثابت فی الشرع کا رواج دینا سنت حسنہ ہے اور امر غیر ثابت فی الشرع کا نکالنا سیئہ ہے فضیلت تصدق کی پہلے ہی سے معلوم تہی اب جو بعد تحریض حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے اوسکی ابتدا کی تو مستحق اجر کے ٹہیرے اسلام کی ہر بات کا تازہ کرنا احیاء سنت ہوتا ہے اور اسلام مین احداث کرنا بدعت و سیئہ ہوتا ہے اسی طرح کسی غیر کی بدعت کا رواج دینا حدیث ابن مسعود رض مین مرفوعا آیا ہے نہین ہے کوئی نفس کہ مارا جائے ظلم سے مگر ہوتا ہے ابن آدم اول پر ایک حصہ اوسکی خون سے اسلیے کہ سب سے پہلے اوسی نے سنت قتل نکالی تہی متفق علیہ معلوم ہوا کہ موجد ہر گناہ اور مروج ہر گناہ پر ایک گناہ دوسرے عاصی کا لکھا جاتا ہے اب قیامت تک جتنے قتل دنیا مین ہونگے اوتنے ہی گناہ قابیل قاتل ہابیل کے لکھے جاوینگے یہی حکم سارے بدع و مبتدعہ و معاصی و عصاۃ کا ہے

باب ۱۹ بیان مین دلالت علی الخیر و دعاء الی الھدی او الضلالۃ کے

قال تعالی ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة وقال تعالی وتعاونوا علی البر والتقوی وقال تعالی ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر حدیث عقبہ بن عمرو مین فرمایا ہے من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله رواہ مسلم یعنی خیر کی راہ بتانیوالیکو برابر خیر کرنیوالیکے اجر ملتا ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے جسنے بلایا کسیکو طرف ہدایت کے اوسکو اجر ہے برابر اجر اوس شخص کے جسنے پیروی کی اوسکی یہ کچھہ اونکے اجر سے کم نہین کرتا اور جسنے بلایا کسیکو طرف ضلالت کے اوسپر گناہ ہے برابر اوسکے جسنے پیروی کی اوسکی کم نہین کرتا یہ کچھہ اونکے گناہ سے رواہ مسلم حدیث سہل بن سعد ساعدی مین بذیل قصۂ عطار رایت علی مرتضی کو آیا ہے کہ حضرت نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا لان یهدی الله بك رجلا واحدا خیر لك من ان یکون حمر النعم متفق علیه علماء و مشائخ نے تبلیغ علم کے لیے تصنیفات کثیرہ کئے ہین تالیفات نفیسہ لکھے ہین جیسے صحاح ستہ و سنن و مسانید و معاجم وغیرہا یا کتب سلوک و طبقات اخلاق اولیاء اور وہ کتب دنیا مین موجود ہین لوگ اونکو پڑھکر راہ سنت پر آتے ہین سبیل ہدایت پر لگ جاتے ہین اسکا اجر بے حساب اونکو ملتا ہے اور متعلمین مهدیین کے اجور سے کچھہ کم نہین ہوتا والله الحمد

باب ۲۰ بیان مین تعاون علی البر والتقوی کے

قال الله تعالی وتعاونوا علی البر والتقوی وقال تعالی والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے ان الناس او اکثرهم فی غفلة عن تدبر هذه السورة مین کہتا ہون جسطرح لوگ تدبر کرنے سے اس سورت مین غافل ہین اسیطرح تفکر کرنے سے سورۂ الهکم التکاثر مین ذاہل ہین حالانکہ یہ دونو سورتین باوجود اختصار نظم کے ایک تازیانہ ہین واسطے اہل غفلت کے رسالۂ ادامة السکر مین تفسیر ان سور کی لکھی گئی ہی قابل مراجعت و ملاحظہ کے ہے حدیث زید بن خالد جهنی مین فرمایا ہے من جهز غازیا فی سبیل الله فقد غزا ومن خلف غازیا فی اهله بخیر فقد غزا اس حدیث مین دلیل ہے تعاون علی البر پر یہی حکم سارے امور خیر و اعمال صالح کا ہے ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے وقت بعث بنی لحیان کے فرمایا لینبعث من کل رجلین احدهما والاجر بینهما رواہ مسلم حدیث ابن عباس مین آیا ہے حضرت نے ایک قافلہ روحا مین دیکھا فرمایا کون لوگ ہین اونہون نے کہا ہم مسلمان ہین تم کون ہو کہا مین رسول اللہ ہون ایک عورت نے ایک صبی کو اونچا کرکے کہا کیا اسکے لیے حج ہے فرمایا نعم ولك اجر رواہ مسلم ابو موسی اشعری رض کہتے ہین

حضرت نے کہا خازن مسلم امین جو تنفیذ امر کرتا ہے اور کامل موفر جی سے خوش ہو کر دیتا ہے جسکے لیے حکم کیا گیا ہی احد المتصدقین ہی متفق علیہ اس لفظ کو بصیغۂ تثنیہ وجمع دونون طرح برروایت کیا گیا ہے نووی نے کہا وکلاھما صحیح

باب ۲۱ بیان مین نصیحت کی

قال اللہ تعالی انما المؤمنون اخوۃ وقال تعالی اخبارا عن نوح علیہ السلام وانصح لکم وعن هود وانا لکم ناصحا مین حدیث تمیم بن اوس داری مین فرمایا ہے الدین النصیحۃ قلنا لمن قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم رواہ مسلم جریر بن عبد اللہ بجلی کہتے ہین بیعت کی مینے حضرت سے اقامت نماز ایتار زکوۃ پر اور نصیحت کرنے پر ہر مسلمانکو متفق علیہ نصیحت سے مراد خیر خواہی خیر سگالی ہے انس کا لفظ مرفوع یہ ہے مؤمن نہین ہوتا ہے کوئی تم مین کا یہانتک کہ دوست رکھے واسطے اپنے بہائی کے جو دوست رکھے واسطے اپنے متفق علیہ

باب ۲۲ بیان مین امر بمعروف ونہی عن المنکر کے

قال اللہ تعالی ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون وقال تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وقال تعالی خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاھلین وقال تعالی والمؤمنون والمؤمنات بعضھم اولیاء بعض یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر وقال تعالی لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون کانوا لایتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون وقال تعالی وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر وقال تعالی فاصدع بما تؤمر وقال تعالی وانجینا الذین ینھون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون والآیات فی الباب کثیرۃ معلومۃ غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے آیت اول مین بیان ایجاب کا ہے اسلیے کہ لفظ ولتکن امر ہے اور ظاہر امر ایجاب ہے اور یہ بیان بہی ہے کہ فلاح منوط ہے ساتھ امر ونہی کے اسلیے کہ ھم المفلحون حصر ہے یہ بہی بیان ہے کہ یہ کام فرض کفایہ ہے نہ فرض عین جب ایک گروہ ساتھہ اوسکے قائم ہو گا تو دوسرون سے ساقط ہو جائیگا بدلیل لفظ منکم امۃ اختصاص فلاح کا ساتھ قائمین مباشرین کے ہے اگر ساری خلق اوس سے تقاعد کریگی تو حرج کافہ انام کو عام ہو جائیگا لا محالہ اونکو جنکو قدرت امر ونہی کی ہے اللہ نے کہا ہے لیسوا سواء من اھل الکتاب امۃ قائمۃ یتلون

ایات اللہ اٰناء اللیل و ھم یسجدون یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر ویأمرون بالمعروف و
ینھون عن المنکر ویسارعون فی الخیرات واولئک من الصالحین اس آیت مین شہادت صلاح
کی مجرد ایمان باللہ وبالیوم الآخر پر نہین دی ہے بلکہ امر بمعروف ونہی عن المنکر کو طرف اوسکے اضافہ کیا
ہے چوتھی آیت مین وصف مؤمنین کا ذکر کیا کہ وہ آمر و ناہی ہوتے ہین پس تاجر امر و نہی خارج ہی
اس وصف سے جو کہ آیت مین مذکور ہوا ہے پانچوین آیت مین غایت تشدید ہے کیونکہ تعلیل استحقاق
لعنت کی ترک نہی عن المنکر سے فرمائی ہے دوسری آیت مین دلیل ہے فضیلت امر و نہی کی کیونکہ
اونکو خیر امت فرمایا ہے آٹھوین آیت مین بیان کیا ہے کہ استفادہ نجات کا اونکواسی نہی عن
السوء سے ہوا ہے اسمین دلیل ہے وجوب امر و نہی مذکور پر و قال تعالی الذین ان مکناھم فی
الارض اقاموا الصلوۃ واٰتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر اسمین امر و نہی کو قرین
صلوۃ و زکوۃ ٹہیرایا ہے نعت صالحین و مؤمنین مین و قال تعالی وتعاونوا علی البر والتقوی ولا
تعاونوا علی الاثم والعدوان یہ امر جزم ہے تعاون کے معنی ہین حث کرنا طریق خیر کو سہل کرنا
سبیل شر کو بند کرنا بحسب امکان و قال تعالی لولا ینھاھم الربانیون والاحبار عن قولھم الاثم واکلھم
السحت لبئس ما کانوا یصنعون اسمین بیان کیا ہے کہ وہ بترک نہی گنہگار ہوئے و قال تعالے
فلولا کان من القرون من قبلکم اولو بقیۃ ینھون عن الفساد فی الارض اسمین یہ بیان کیا ہے
کہ اللہ نے اون سب کو ہلاک کیا مگر تھوڑے سے لوگونکو جو فساد سے منع کرتے تھے و قال تعالی یا ایھا
الذین اٰمنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین
مراد امر بمعروف کرنا ہے والدین و اقربین کو و قال تعالی لا خیر فی کثیر من نجواھم الا من امر
بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس ومن یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ
اجرا عظیما و قال تعالی وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما مراد اصلاح سے اسجگہ
نہی عن البغی ہے پہر اگر وہ عود الی الطاعۃ نکرین تو حکم قتال کا دیا ہے اور فرمایا فقاتلوا التی تبغی یہ نہی
عن المنکر ہے انتہی غزالی رحمہ اللہ کہتے ہین ان الامر بالمعروف والنھی عن المنکر ھو القطب الاعظم فی
الدین وھو المھم الذی ابتعث اللہ لہ النبیین اجمعین ولو طوی بساطہ واھمل علمہ وعملہ
لتعطلت النبوۃ واضمحلت الدیانۃ وعمت الفترۃ وفشت الضلالۃ وشاعت الجھالۃ واستشری
الفساد واتسع الخرق وخربت البلاد وھلکت العباد وان لم یشعروا بالھلاک الا یوم التناد
حدیث ابو سعید خدری مین مرفوعا آیا ہے جو کوئی دیکھے تم مین کوئی منکر پس چاہیے کہ مغیر کردے اوسکو

اپنے ہاتھہ سے اگر نکر سکے تو زبان سے اگر یہ بھی نکر سکے تو دل سے اور یہ اضعف ایمان ہی رواہ مسلم
ہاتھہ سے تغییر کرنا کام اولی الامر کا ہوتا ہے اور زبان سے کام اہل علم کا اور دل سے کام عوام مسلمین
کا اشارۃ النص سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایمان عامہ کا اضعف ہوتا ہے بنسبت ایمان خلفاء و علماء
کے سو اب یہ ایمان اضعف بھی خواص مین باقی نرہا عوام کا کیا ذکر ہے علما خاموش ہین بلکہ
شریک اہل منکر ہین امراء نے منکر کو معروف ٹھیرالیا ہے اور معروف کو منکر کر دیا ہے ان اللہ ابن
مسعود کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی پیغمبر جسکو اللہ نے اوسکی امت مین مجھسے
پہلے مبعوث کیا تھا مگر تھے واسطے اوسکے امت مین سے حواریین اور اصحاب جو اخذ کرتے تھے
اوسکی سنت کو اور اقتدا کرتے تھے اوسکے امر کی پھر خلیفہ ہوتے ہین بعد اونکے ایسے لوگ جو کہتے ہین
وہ بات کہ نہین کرتے ہین اوسکو اور کرتے ہین وہ کام جسکا حکم نہین ہے اونکو پس جو کوئی جہاد
کرے گا اونسے اپنے ہاتھہ سے وہ مؤمن ہے اور جو کوئی جہاد کریگا اونسے اپنی زبان سے وہ مؤمن
ہے اور جو کوئی جہاد کرے گا اونسے اپنے دل سے وہ مؤمن ہے لیس وراء ذلک من الایمان حبۃ
خردل رواہ مسلم عبادہ بن صامت نے کہا بیعت کی ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سمع
وطاعت پر عسر و یسر و منشط و مکرہ مین الی قولہ اور اس بات پر کہ کہین ہم حق بات جہان کہین ہون
اور نڈرین راہ مین اللہ کی لومۃ لائم سے متفق علیہ مراد منشط و مکرہ سے سہل و صعب ہے ام سلمہ رض
کہتی ہین حضرت نے فرمایا عامل ہونگے تمپر امراء تم اونسے معروف و منکر دیکھو گے سو جو کوئی کارہ ہوا
وہ بری ہے اور جسنے انکار کیا وہ سالم ہے ولکن جو کوئی راضی ہوا اور تابع رہا پوچھا کیا مقابلہ
نکرین ہم اونسے فرمایا نہین جب تک کہ قائم رکھین درمیان تمہارے نماز کو رواہ مسلم
نووی نے کہا اسکے یہ معنی ہین کہ دل سے مکروہ رکھا اور ہاتھہ و زبان سے انکار نکر سکا تو اثم سے بری
ہوا اور اپنا وظیفہ ادا کر دیا اور جسنے انکار کیا بحسب طاقت خود وہ اس معصیت سے سلامت رہا
اور جو شخص راضی ہوا اونکے فعل سے اور پیرو ہوا اونکا وہ عاصی ہے زینب بنت جحش نے کہا ہے
کہ حضرت گھبرائے ہوئے پاس اونکے آئے کہا لا الہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب فتح
الیوم من ردم یأجوج ومأجوج مثل ھذہ وحلق باصبعیہ الابہام والتی تلیھا مینے کہا اے
رسول خدا کیا ہم ہلاک ہونگے اور ہم مین صالحین ہین فرمایا ہان جب خبث یعنی زنا کثرت سے ہوگا
متفق علیہ ابو سعید خدری کا لفظ مرفوعا یہ ہے کہ دور رہو تم بیٹھنے سے راہو نمین کہا اے رسول خدا
ہمکو چارہ نہین ہے ہم وہان بیٹھہ کر باتین کرتے ہین فرمایا اگر تم بے بیٹھے نہین رہتے تو راہ کا حق ادا کرو

پوچھا راہ کا حق کیا ہے فرمایا بند کرنا آنکہ کا روکنا اذی کا جواب دینا سلام کا حکم کرنا ساتہ نیکی کے
منع کرنا منکر سے متفق علیہ ابن عباس کہتے ہین حضرت نے ایک مہر سونے کی ہاتہ مین ایک شخص کے
دیکہی اوسکو کہینچکے پہیکدیا اور کہا ایک تم مین کا انگارہ آگ کا لیکر اپنے ہاتہ مین رکہتا ہے جب حضرت
چلے گئے اوس مرد سے کہا اپنی مہر اوٹہالے اوس سے نفع حاصل کر کہا واللہ مین اسکو کبہی نہ لونگا
حضرت نے اسکو پہیکدیا ہے رواہ مسلم حسن بصری کہتے ہین عائذ بن عمرو پاس عبید اللہ بن زیاد
کے گئے کہا ای میرے بیٹے مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے ان شر الرعاء الحطمۃ سو تو اونمین
سے نہونا اوسنے کہا بیٹہو تم نخالہ اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو انہون نے کہا اونکے لیے
نخالہ کہان تہا نخالہ تو بعد اونکے اور اونکے غیر مین ہوا رواہ مسلم حذیفہ کا لفظ مرفوعا یون ہے
قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہ مین میری جان ہے تم حکم کرو نیکی کا منع کرو بدی سے ورنہ قریب ہے کہ اللہ
تمپر عقاب بہیجیگا پہر تم اللہ سے دعا کروگے وہ قبول نہوگی رواہ الترمذی و قال حدیث حسن
ابو سعید کا لفظ مرفوع یون ہے افضل الجہاد کلمۃ عدل عند سلطان جائر رواہ ابو داود
والترمذي و قال حديث حسن **حکایت** سلطان محمد تغلق نے ایک عالم سے دہلی مین کہا
تہا کہ تم ہمکو محمد عادل کہا کرو اونہون نے کہا ہم ظالم کو عادل نہین کہین گے بادشاہ نے اونکو بالای
دیوار قلعہ سے نیچے گرادیا وہ مر گئے رحمہ اللہ اگلے علما ایسے ہوتے تھے طارق بن شہاب کا لفظ
یہ ہے کہ ان رجلا سأل النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد وضع رجلہ فی الغرز ای
الجہاد افضل قال کلمۃ حق عند سلطان جائر رواہ النسائی باسناد صحیح غرز کے معنی ہین
رکاب **حدیث** ابن مسعود مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا پہلے پہل جو نقص بنی اسرائیل مین داخل
ہوا وہ یہ تہا کہ ایک شخص دوسرے شخص سے ملتا کہتا ای شخص اللہ سے ڈر اور چہوڑ دے تو جو کرتا ہے
کہ یہ کام تجہکو درست نہین ہے پہر دوسرے دن اوس سے ملتا اور وہ اپنے حال پر ہوتا تو یہ بات
اوسکو اس سے منع نکرتی کہ یہ اوسکا ہم نوالہ ہم پیالہ ہمنشین ہو جب وہ یہ کام کرنے لگے تو اللہ نے
بعض کے دل بعض پہ مارے پہر فرمایا لعن الذين كفروا من بنی اسرائیل الی قولہ فاسقون پہر
کہا واللہ تم امر بمعروف ونہی عن المنکر کرو ظالم کا ہاتہ حق پر پکڑ لو اوسکو اوٹہہ دو حق پر قصر کرو ورنہ
اللہ دل بعض تمہارے کے بعض پر مارے گا پہر لعنت کرے گا تمکو جسطرح کہ لعنت کی تہی اونکو
رواہ ابو داود واللفظ لہ ترمذی کا لفظ یون ہے جب پڑے بنی اسرائیل معاصی مین تو منع کیا اونکو
علما نے وہ باز نہ آئے تو ہمنشین ہوئے علما اونکی مجلسون مین اور ہم نوالہ و ہم پیالہ بنے اونکے پس مارا

اللہ نے دل بعض کا بعض پر اور لعنت کی اونکو زبان داود و عیسی بن مریم پر یہ اسلیے کہ وہ عاصی
ہوئے اور حد سے آگے بڑھ گئے حضرت تکیہ لگائے ہوئے تھے اوٹھہ بیٹھے فرمایا والذی نفسی
بیدہ حتی تأطروھم علی الحق اطرا معلوم ہوا کہ جو لوگ علما ہوکر ترک نہی عن المنکر و امر بمعروف
کرتے ہین پھر ہم نوالہ ہم پیالہ اہل فسق و ظلم کے ہوجاتے ہین وہ زبان انبیا علیہم السلام پر ملعون
ہین یہ حدیث حق مین اہل علم کے نہایت وعید شدید ہے اللہم احفظنا ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے کہا ای لوگو تم اس آیت کو پڑھتے ہو یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من
ضل اذا اھتدیتم اور مینے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا ہے فرماتے تھے ان الناس اذا
رأوا الظالم فلم یأخذوا علی یدیہ اوشک ان یعمھم اللہ بعقاب منہ رواہ ابو داود و
الترمذی والنسائی باسانید صحیحۃ ابو ثعلبہ خشنی نے معنی اس آیت کے حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے پوچھے فرمایا تو حکم کر معروف کا نہی کر منکر سے پھر جب دیکھے تو شح مطاع ہوی
متبع دنیا موثرہ اعجاب ہر ذی رای برای خود تو لازم پکڑ اپنے نفس کو اور چھوڑ دے عوام کو
بیشک پیچھے تمہارے فتنے ہین جیسے ٹکڑے کالی رات کے واسطے متمسک کے اونمین مثل
تمہارے کام کے اجر ہے پچاس شخص کا تم مین سے اسلیے کہ تم خیر پر اعوان پاتے ہو اور وہ اعوان
نہ پاوینگے حکایت ابن مسعود سے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہا یہ زمانہ اس آیت کا نہین ہے
کیونکہ آجکے دن وہ مقبول ہے و لکن قریب ہی کہ اوسکا زمانہ آئے تم حکم کروگے نیکی کا تمہارے ساتھ
کذا و کذا کیا جائیگا تم بات کہوگے وہ تمسے قبول نکیجائیگی اوسوقت مصداق علیکم انفسکم الخ کا
ہوگا ابن عباس مرفوعا کہتے ہین لا تقفن عند رجل یقتل مظلوما فان اللعنۃ تنزل علی
من حضرہ فلم یدفع عنہ ولا تقفن عند رجل یضرب مظلوما فان اللعنۃ تنزل علی
من حضرہ ولم یدفع عنہ دوسرا لفظ اونکا یہ ہے لا ینبغی لامرء شھد مقاما فیہ حق
الا تکلم بہ فانہ لن یقدم اجلہ ولن یحرمہ رزقا لہ غزالی رحمہ اللہ نے موافق اپنی عادت
کے تخریج ان احادیث کی نہین کی بعد روایت کے یہ کہا ہے ھذا الحدیث یدل علی انہ لا یجوز
دخول دور الظلمۃ والفسقۃ ولا حضور المواضع التی یشاھد المنکر فیھا ولا یقدر علی
تغییرہ فانہ قال اللعنۃ تنزل علی من حضر ولا یجوز لہ مشاھدۃ المنکر من غیر حاجۃ
اعتذارا بانہ عاجز ولھذا اختار جماعۃ من السلف العزلۃ لمشاھدتھم المنکرات فی
الاسواق والاعیاد والمجامع وعجزھم عن التغییر وھذا یقتضی لزوم الھجرۃ للخلق انتہی

حکایت ابن مسعود نے کہا ہے ایک گانون والے عامل بالمعاصی تہے اون مین چار نفر منکر تہے
اونکے اعمال کے ایک شخص نے اونمین سے کہڑے ہوکر کہا تم ایسے ایسے کام کرتے ہو اونکو نہی کی
اور اونکی قبیح صنع پر اطلاع دی وہ لوگ اس شخص پر رد کرنے لگے اور اپنے اعمال سے باز نہ آئے
اسنے اونکو برا بہلا کہا اونہون نے اسکو گالیان دین اسنے اونسے مقاتلہ کیا وہ اسپر غالب آئے اسنے
کنارہ کش ہوکر کہا اللھم اني قد نھیتھم فلم یطیعوني وسببتھم فسبوني وقاتلتھم فغلبوني
پہر یہ چلا گیا دوسرا کہڑا ہوا اوسنے اونکو منع کیا تمانا اسنے برا بہلا کہا اونہون نے گالیان دین
یہ بہی معتزل ہو گیا کہا اللھم اني قد نھیتھم فلم یطیعوني وسببتھم فسبوني ولو قاتلتھم
غلبوني پہر یہ بہی چلا گیا تیسرے نے کہڑے ہوکر نہی کی اوسکا کہنا بہی نمانا وہ بہی کنارہ کش ہوا
کہا اللھم اني قد نھیتھم فلم یطیعوني ولو سببتھم سبوني ولو قاتلتھم غلبوني پہر یہ
بہی چلدیا چوتہا قائم ہوا اوسنے کہا اللھم اني لو نھیتھم عصوني ولو سببتھم سبوني ولو
قاتلتھم غلبوني پہر یہ بہی چلا گیا ابن مسعود نے کہا یہ جو تہا ادنی مرتبہ تہا اونمین وقلیل فیکم
مثله یعنی تم مین برابر اوس چوتہے کے بہی بہت کم ہین حکایت ایک روایت مین آیا ہی
کہ ایک قریہ کو عذاب کیا گیا وہان اٹھارہ ہزار آدمی ایسے تہے جنکا عمل مثل عمل انبیا کے تہا یہہ
اسلیے کہ وہ اللہ کے واسطے غضب نکرتے تہے اور نہ آمر بالمعروف وناہی عن المنکر تہے حذیفہ
سے پوچہا میت الاحیا کون ہے کہا وہ جو انکار منکر کا ہاتہہ وزبان ودل سے نہین کرتا ہے
بلال بن سعد نے کہا ہے معصیت جب مخفی ہوتی ہے تو ضرر نہین کرتی مگر اپنے صاحب کو اور
جب علانیہ ہوتی ہے اور متغیر نہین کیجاتی تو ضرر پہونچاتی ہے عامہ کو حکایت کعب بن احبار نے
ابو مسلم خولانی سے پوچہا تہا تیرا درجہ تیری قوم مین کیسا ہے کہا اچہا ہے کعب نے کہا توریت
کچہہ اور کہتی ہے کہا کیا کہتی ہے کہا یہ کہتی ہے کہ آدمی جب امر بمعروف ونہی عن المنکر کرتا ہے تو
اوسکا درجہ نزدیک اوسکی قوم کے برا ہو جاتا ہے کہا صدقت التوراة وکذب ابو مسلم
اہل علم کہتے ہین جو شخص کہ امر بالمعروف سے عاجز ہو اوسکو لازم ہے کہ اوس موضع سے دور اور
روپوش رہے تاکہ جریان منکر کا روبرو اوسکے نہو سہل بن عبد اللہ نے کہا ہے جس کسی شخص نے عمل
کیا اپنے دین مین امر ونہی پر اور متعلق ہوا ساتہہ اوسکے وقت فساد امور وتنکر وتشوش زمان کے
تو وہ عہد مین قائم للہ بامر ونہی ہے غزالی نے کہا اسکے یہ معنی ہین کہ جب قادر نہو مگر یہ کہ اپنے نفس حق
پہر قائم ہو ساتہہ نفس کے اور دل سے منکر احوال غیر ہو تو جوبات اوسکے حق مین غایت ہا اولی الباب تہی وہ اوسکو

بجالایا **حکایت** فضیل سے کہا تم نہی و امر نہین کرتے کہا ایک قوم نے امر و نہی کی تہی وہ کافر
ہو گئے اسلیے کہ جو مصیبت اونپر آئی اوسپر صبر نکیا یہی سوال کسی نے ثوری سے کیا تہا کہا اذا انشق
البحر فمن یقدر ان یسکنہ معلوم ہوا کہ امر و نہی کرنا واجب ہے فرضیت انکی باوجود قدرت کے
ساقط نہین ہوتی ہے مگر ساتہہ قیام ایک قائم کے غزالی رحمہ اللہ نے بیان ارکان حسبت مین
بہت وسعت کی ہے حسبت شامل امر بمعروف و نہی عن المنکر ہے حسبت کے چار رکن ہین محتسب
محتسب علیہ محتسب فیہ نفس احتساب محتسب کا مکلف مسلم قادر ہونا شرط ہے مجنون و صبی و کافر
و عاجز اس شرط سے خارج ہین آحاد رعایا البتہ اوسمین داخل ہین اگرچہ طرف سے ولی امر کے ماذون
نہو فاسق و رقیق و زن بہی داخل حسبت ہے مراتب حسبت کے پانچ ہین ایک تعریف دوسرے وعظ
بکلام لطیف تیسرے سب و تعنیف مراد سب سے فحش بکنا نہین ہے بلکہ یہ کہنا کہ یا جاهل یا احمق الا تخاف
اللہ ہے اور جو مثل اسکے ہو چوتہے منع بقہر بطریق مباشرت جیسے کسر ملاہی و اراقت خمر و اختطاف ثوب
حریر و استلاب ثوب مغصوب پانچوین تخویف و تہدید بضرب و مباشرت ضرب یہانتک کہ اوس کام سے
باز رہے جیسے کہ ایک شخص مواظب علی الغیبۃ والقذف ہو کہ سلب اوسکی زبان کا ممکن نہین ہے ہان بار بار اگر
اوسکو سکوت پر آمادہ کرے یہ سارے مراتب مستغنی ہین اذن امام سے مگر مرتبہ پنجم کہ اوسمین نظر ہے
استمرار عادات سلف کا حسبہ پر ولاۃ کے حق مین قاطع باجماع سلف ہے استغنار عن التفویض پر بلکہ
اگر والی اوس امر بمعروف پر راضی ہوا فبہا اور اگر ساخط ہوا تو یہ سخط اوسکا خود ایک منکر ہے اسپر انکار
کرنا واجب ہے جب یہ بات ٹہیری تو حاجت اوسکے اذن کی انکار منکر پر یعنی چہ سلف ہمیشہ ائمہ پر انکار
کرتے تہے مروان نے ایک بار قبل نماز عید کے خطبہ پڑھا ایک مرد نے کہا خطبہ بعد نماز کے ہوتا ہے
مروان نے کہا ای فلان اب وہ قاعدہ جاتا رہا ابو سعید خدری نے کہا اما ھذا فقد قضی ما علیہ
پہر حدیث من رأی منکم منکرا الخ ذکر کی گویا سلف نے ان عمومات سے دخول سلاطین کا نیچے ان
عمومات کے سمجہا تہا تو اب کچہ حاجت اذن کی باقی نرہی **حکایت** مہدی مکہ مین آئے تہے چند
روز قیام کیا وقت طواف کے لوگونکو گرد خانہ کعبہ سے ہٹا دیا عبد اللہ بن مرزوق نے چادر پکڑ کر کہینچا
اور کہا دیکہہ تو کیا کرتا ہے تجہکو کسنے اس گہر کا احق ٹہیرایا ہے بنسبت اوسکے جو دور سے آئے اور تو درمیان
اوسکے اور اس گہر کے حائل ہو جائے حالانکہ اللہ تعالی نے کہا ہے سواء ن العاکف فیہ والباد مہدی نے
انکے چہرے پر نظر کی وہ انکو پہچانتا تہا اسلیے کہ یہ منجملہ اوسکے موالی کے تہے کہا کیا عبد اللہ بن مرزوق ہے کہا
ہان مہدی نے انکو پکڑ کر بغداد بہیجدیا سائیس اصطبل کا مقرر کیا تا آخر قصہ **حکایت** ہارون

سپرد کرتے تھے خادم سے کہا عود لے آوے لاتا تہا کہ راہ مین ایک شیخ نے توڑ ڈالا ہارون کو خبر ہوئی
اوسکو بلاکر کہا ما حملك على ما صنعت اوسنے کہا اي شئ صنعت ہارون شرم سے نہ کہہ سکا کہ تو نے
ہمارا باجا توڑ ڈالا جب بار بار اوس سے یہی بات کہی اوسنے کہا اني سمعت اباك واجدادك
يقرؤن هذه الاٰية على المنبر ان الله يأمر بالعدل والاحسان وايتاء ذي القربى وينهى عن
الفحشاء والمنكر مینے ایک منکر کو دیکھا اوسکو متغیر کر دیا ہارون چپ رہگئے **حکایت** سفیان ثوری
کہتے ہین ۱۶۶ھ مین مہدی حج کو آئے مینے دیکھا کہ رمی جمرہ عقبہ کرتے ہین لوگونکو دائین بائین جانب سے
کوڑے مار کر ہٹایا جاتا ہے مینے کھڑے ہوکر کہا یا حسن الوجہ حدثنا ایمن عن وائل عن قدامة
بن عبد الله الكلابي قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يرمي الجمرة يوم النحر على جمل
لا ضرب ولا طرد ولا جلد ولا اليك اليك اور تیرے سامنے سے لوگ دائین بائین ہٹائے جاتے ہین
مہدی نے ایک آدمی سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا سفیان ثوری ہے مہدی نے کہا اگر منصور ہوتا تو ہرگز
تحمل اس بات کا تجھسے نکرتا کہا لو اخبرك المنصور بما لقي لاقصرت عما انت فيه کسی نے کہا دیکھو اسنے تمکو حسن الوجہ
کہا امیر المؤمنین نہین کہا کہا بلاؤ ڈہونڈا تو سفیان روپوش ہوگئے تھے **حکایت** ماموں کو خبر لگی کہ ایک
آدمی احتساب کرتا ہے لوگونمین چل پہر کر امر بمعروف ونہی عن المنکر کرتا ہے حالانکہ وہ مامور نہین ہے
مامون نے اوسکو بلاکر کہا کہ تو کیون آمر و ناہی بنا ہے حالانکہ اللہ تعالے نے اس کام کو ہمارے سپرد
کیا ہے ہمارے حق مین فرمایا ہے الذين ان مكناهم في الارض اقاموا الصلوة واتوا الزكوة
وامروا بالمعروف ونهوا عن المنكر کہا سچ ہے تم ایسے ہی ہو جو تمنے حال اپنے سلطان وتمکن کا بیان کیا
اتنی بات ہے کہ ہم تمہارے اعوان واولیا ہین اسکا انکار وہی شخص کریگا جو کتاب عزیز وسنت مطہرہ
سے جاہل ہے قال الله تعالى والمؤمنون والمؤمنات بعضهم اولياء بعض يأمرون بالمعروف
الاٰية اور حضرت نے فرمایا ہے المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا تو متمکن ہے ارض مین
اور یہ اللہ کی کتاب اور رسول خدا کی سنت ہے اگر تو انکا منقاد ہوگا تو شکر گزار تیرے گا اوس شخص کا جو
تیری اعانت کرتا ہے بسبب حرمت کتاب وسنت کے اور اگر تو استکبار کریگا اور منقاد انکا نہوگا
تو جس شخص نے تجھکو امیر کیا ہے اور جسکے ہاتھ مین تیری عزت ہے اوسنے یہ فرمایا ہے کہ ان الله لا يضيع
اجر من احسن عملا اب جو تو چاہے وہ کہہ مامون نے تعجب کیا اور اوسکی بات سے خوش ہوکر
کہا مثلك يجوز له ان يأمر بالمعروف فامض على ما كنت عليه بامرنا وعن رأينا چنانچہ پھر وہ
شخص بدستور امر ونہی کرنے لگا سیاق مین ان حکایات کے بیان ہے دلیل کا اس بات پر کہ اذن سے استغنا حاصل ہے

شرط فاسق بھی کہ قادر ہو اسلیے کہ عاجز پر حسبہ نہین ہی مگر دل سے کیونکہ جو کوئی اللہ کو دوست رکہیگا وہ اللہ کے معاصی کو مکروہ جانیگا اور اونکا انکار کریگا و توقف سقوط وجوب کا عجز حسی پر نہین بلکہ خوف حصول مکروہ بھی ساتہہ اوسکے ملتحق ہے یہ معنی ہین عجز کے اسیطرح اگر خوف مکروہ نہین ہے لکن یہ بات جانتا ہی کہ انکار اوسکا نافع نہوگا تو بھی قادر نہین ہے غزالی نے اسکی چار صورتین بیان کی ہین اور اس بیان مین بسط لائق کیا ہے حسبہ اوس منکر مین ہوتا ہے جو فی الحال موجود ہو محتسب پر ظاہر ہو بغیر تجسس کے اوسکا منکر ہونا معلوم ہو بغیر اجتہاد کے احتساب کے درجات و آداب ہین پہلے تعریف ہے پہر نہی پہر وعظ و نصیح پہر سب و تعنیف پہر تغییر بدست پھر تہدید بضرب پہر ایقاع ضرب پہر شہر سلاح پہر استظہار بالاعوان و جمع جنود محتسب کا صاحب علم و ورع و حسن خلق ہونا چاہیے حسبہ مین رفق کرے غزالی نے بیان مین درجات و آداب حسبہ کے بہت تطویل فائق کی ہے پہر منکرات مساجد و اسواق و شوارع و حمامات و ضیافت کو شمار کیا ہے منکرات عامہ و امرار کا بیان کیا ہے طریقہ انکے امر معروف و نہی عن المنکر کا ذکر کیا ہے یہ جگہہ بسط مدارج مذکور کی نہین ہے یہان فقط اشارہ کرنا منظور تہا طالب صالح مراجعت طرف اصل کتاب کے کرسکتا ہی پہر آخر کتاب مین کہا ہے فهذه كانت سيرة العلماء وعادتهم في الامر بالمعروف والنهي عن المنكر وقلة مبالاتهم بسطوة السلاطين لكنهم اتكلوا على فضل الله ان يحرسهم ورضوا بحكم الله ان يرزقهم الشهادة فلما اخلصوا لله النية اثر كلامهم في القلوب القاسية فلينها وازال قساوتها واما الآن فقد قيدت الاطماع السن العلماء فسكتوا وان تكلموا لم تساعد اقوالهم احوالهم فلم ينجحوا ولو صدقوا وقصدوا حق العلم لافلحوا ففساد الرعايا بفساد الملوك وفساد الملوك بفساد العلماء وفساد العلماء باستيلاء حب المال ومن استولى عليه حب الدنيا لم يقدر على الحسبة على الاراذل فكيف على الملوك والاكابر انتهی یہ ذکر زمانہ غزالی کا ہے جب کہ ملوک اسلام بلاد اسلام مین متمکن تہے اور جہان کہین ملوک اسلام نہین ہین اور آثار قیامت کبرے ظاہر ہین وہان وجود حسبہ کا مثل منکر کے ہے غزالی نے ابتداء کتاب امر و نہی مین لکھا ہے وقد كان الذي خفنا ان يكون انا لله وانا اليه راجعون اذ قد اندرس من هذا القطب علمه وعمله وانمحى بالكلية حقيقته ورسمه واستولت على القلوب مداهنة الخلق وانمحت عنها مراقبة الخالق واسترسل الناس في اتباع الهوى والشهوات استرسال البهائم وعز على بساط الارض مؤمن صادق لا تأخذه في الله لومة لائم فمن سعى في تلافي هذه الفترة وسد هذه الثلمة اما متكفلا بعملها او متقلدا لتنفيذها مجددا لهذه السنة الدائرة ناهضا باعبائها ومتشمرا في احيائها كان مستأثرا

من بین الخلق باحیاء سنة افضی الزمان الی اماتتها و مستبدا بقربة تتضائل درجات القرب دون ذروتها انتہی واللہ المستعان علی کل حال +

باب ۲۳ بیان مین عقوبت اوس شخص کے جو آمر وناہی ہو اور قول اوسکا خلاف اوسکی فعل کے ہو

قال اللہ تعالے اتأمرون الناس بالبر و تنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون وقال تعالی یا ایھا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون وقال تعالی اخبارا عن شعیب علیہ السلام وما ارید ان اخالفکم الی ما انھاکم عنہ حدیث اسامہ بن زید مین فرمایا ہے لایا جائیگا ایک آدمی دن قیامت کے پہر ڈالا جائیگا آگ مین نکل پڑین گی آنتین اوسکی وہ چکر ماریگا اونکو لیکر جسطرح چکر مارتا ہے گدھا چکی مین اہل نار اوسکے پاس مجتمع ہونگے کہین گے ای فلان تیرا کیا حال ہے کیا تو ہمکو امر بمعروف و نہی عن المنکر نکرتا تہا وہ کہیگا ہان مین تمکو حکم نیکی کا کرتا تہا اور خود بجا نلاتا اور منکر سے منع کرتا تہا اور خود اوسکو بجالاتا متفق علیہ اس باب مین بہت سی احادیث آئی ہین لکن نووی نے اس جگہہ اسی ایک حدیث پر اکتفا کیا ہے ع در خانہ اگر کس ست یکحرف بس ست یہ حدیث وعید شدید ہے حق مین اون اہل علم کے جو بے عمل محض ہین جنکا قول موافق فعل کے اور فعل اونکا مطابق قول کے نہین ہوتا ہے اب ایک مدت دراز سے دنیا مین عالم باعمل باقی نہین رہے ہے اب علما کا کام یہ رہگیا ہے کہ اراذل کو طرف منکرات کے راہبر ہوتے ہین اور امرا فساق و فجار کے ہم نوالہ و ہم پیالہ ہمنشین بنتے ہین مقصود علم کا نزدیک انکے یہی طلب دنیا و حب جاہ ہی لاغیر اسلیے جو عالم یہ کام نہین کرتا وہ زمرۂ فضلاء دنیا مین احمق و جاہل و بیوقوف ٹہیرتا ہے اناللہ +

باب ۲۴ بیان مین امر باداء الامانة کے

قال تعالی ان اللہ یأمرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا وقال تعالی انا عرضنا الامانة علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے نشان منافق کی تین ہین جب بات کہے جھوٹہہ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب امانت رکہا جائے خیانت کرے متفق علیہ دوسری روایت مین یون ہے کہ اگرچہ روزہ رکہے نماز پڑہے اور زعم کرے کہ وہ مسلمان ہے معلوم ہوا کہ ہمراہ اسلام کے نفاق بھی جمع ہوتا ہے جسطرح کہ ہمراہ ایمان کے اجتماع شرک کا قرآن مین آیا ہے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون نفاق دو طرح کا ہوتا ہے ایک یہ کہ دلمین کافر ظاہر مین مؤمن ہو علما نے کہا ہے کہ یہ نفاق عہد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بہت تہا اب باقی نہین ہی

دوسرے یہ کہ ظاہر مین مسلمان اور عمل مین منافق ہو جسطرح حدیث باب مین آیا ہے یہ نفاق اس زمانہ مین بکثرت موجود ہے کم کوئی مسلمان اس نفاق عملی سے بری ہوگا الا من رحمہ اللہ لکن تجربہ سے معلوم ہوا کہ پہلی قسم نفاق کی بہی اس زمانہ مین میسر آتی ہے اسوقت مین ایسے مسلمان بھی بہت موجود ہین جو بسبب حجاب رسم یا حجاب طبع یا حجاب قوم کے آپکو مسلمان کہے جاتے ہین لکن دلمین اونکی کچہہ وقعت اسلام کی نہین ہے بلکہ مذہب پر ملوک کے ہین کما قیل الناس علی دین ملوکھم جیسا دیس ویسا بھیس شاید ایسا زمانہ بھی جلد آنیوالا ہی کہ اس اسم و رسم کو بہی ترک کرکے کچہہ اور ہی لقب اپنے لیے اختیار کرینگے اسلام و ایمان ایک امانت ہے اور حضرت نے خبر دی ہے رفع امانت کی سو یہ دلیل ہے رفع ایمان و اسلام پر دل سے خلق کے حذیفہ رضی اللہ عنہ جنکو علم منافقین کا تہا اور صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلاتے تھے وہ کہتے ہین حضرت نے ہمسے دو باتین کہین ایک بات کو ہمنے دیکہہ لیا دوسری بات کا مین منتظر ہون فرمایا امانت اوتری ہے جذر قلوب رجال مین پہر قرآن اوترا لوگون نے قرآن سیکہا سنت سیکہی پہر ہمسے ذکر رفع امانت کا کیا فرمایا الی قولہ حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا حتی یقال للرجل ما اجلدہ ما اظرفہ ما اعقلہ وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان متفق علیہ۔ یعنی اکثر لوگونسے امانت داری جاتی رہیگی اقل قلیل مین کچہہ باقی رہجائیگی یہانتک کہ یون کہین گے کہ فلان قوم مین ایک شخص امین ہے کسی آدمی کو بڑا تیز و چالاک و عاقل بتائینگے اوسکے دلمین برابر ایک دانہ رائی کے بہی ایمان نہو گا چنانچہ مصداق اس حدیث کا ایک مدت دراز سے اس امت مین موجود ہے جو لوگ دنیا مین بڑے ہوشیار عقلمند دور اندیش معاملہ فہم کارگزار کہلاتے ہین ایمانکو اونکے پاس تلاش کرو تو ذرہ برابر بھی نہین ملتا عبد اللہ بن زبیر نے قصہ زبیر کا دن جمل کے بابت وصیت ادای قرض کے مطولا روایت کیا ہے ان پر دو کروڑ دو لاکہہ کا قرض تہا رواہ البخاری یہ وصیت دلیل ہے ادار امانت پر کیونکہ قرض منجملہ امانات قرضخواہ کے ہوتا ہے قلیل ہو یا کثیر اوسکا ادا کرنا دال ہے صحت ایمانپر +

باب ۲۵ بیانمین تحریم ظلم و امر برد مظالم کے

قال اللہ تعالی ما للظالمین من حمیم ولا شفیع یطاع وقال تعالی وما للظالمین من ولی ولا نصیر احادیث اس باب مین بہت ہین ازانجملہ حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ ہے جو آخر باب مجاہدہ مین گزر گئی ہے جابر مرفوعا کہتے ہین بچو تم ظلم سے بے شک ظلم ظلمات ہے دن قیامت کے اور بچو تم شح یعنی بخل سے بیشک بخل نے ہلاک کیا اونکو جو پہلے تمسے تھے آمادہ کیا اونکو خون ریزی و استحلال

محارم پر رواہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا دیے جائینگے حقوق اہل حقوق کو دن قیامت کے یہانتک کہ قصاص کیا جائیگا گوسفند بے شاخ کا گوسفند شاخدار سے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ ظلم بہائم مین بہی ہوتا ہے اس ظلم کا بہی قصاص ہوگا پہر مظالم بشر کا کیا ذکر ہے اوسکا عوض ملنا تو ضروری ہے اس حدیث سے وخامت عاقبت ظلم کی ثابت ہوئی ابن عمر سے قصہ حجۃ الوداع مین مرفوعا مروی ہے کہ خبردار ہوجاؤ حرام کئے ہین اللہ نے تمپر خون اور مال تمہارے جیسے یہ دن آج کا حرام ہے الحدیث رواہ الشیخان یہ حدیث دلیل ہے حرمت ظلم پر حدیث عائشہ مین مرفوعا آیا ہے جسنے ظلم سے لی ایک بالشت زمین لوسکو طوق ڈالا جائیگا اوس قطعہ کا سات زمین سے متفق علیہ ابوموسی کا لفظ یہ ہے اللہ تعالی مہلت دیتا ہے ظالم کو پہر جب پکڑ لیتا ہے اوسکو تو رہا نہین کرتا پہر حضرت نے یہ آیت پڑہی وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید معاذ بن جبل کہتے ہین حضرت نے مجھکو بھیجا تو یہ بہی فرمایا کہ اتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینھا وبین اللہ حجاب متفق علیہ ۵

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن — اجابت از در حق بہر استقبال می آید

حدیث ابوحمید ساعدی مین بذیل قصہ ہدیہ ابن اللتبیہ فرمایا ہے واللہ نلیگا کوئی تم مین سے کچھ ناحق لکن ملیگا اللہ سے لادے ہوگا اوس چیز کو دن قیامت کے مین نہ پہچانون تم مین کسیکو کہ حامل بعیر ہے وہ بعیر بلبلاتا ہے یا حامل بقرہ ہے وہ چیختی ہے یا حامل گوسفند ہے وہ آواز کرتی ہے پہر دونون ہاتہہ اوٹھا کر کہا اللھم ھل بلغت متفق علیہ ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین جس کسی شخص کے پاس کوئی مظلمہ ہو اوسکے بھائی کا بابت آبرو یا کسی اور شی کے وہ معاف کرالے اوسکو آجکے دن قبل اسکے کہ نہ دینار ہو نہ درہم اگر اوسکا کوئی عمل صالح ہوگا تو بقدر مظلمہ کے اوس سے لے لیا جائیگا اور اگر اوسکے حسنات نہونگے تو سیئات صاحب مظلمہ کے لیکر اوس ظالم پر لادی جائینگے رواہ البخاری ابن عمرو کا لفظ یہ ہے مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان اوسکی زبان و ہاتہہ سے مہاجر وہ ہے جسنے چہوڑ دی وہ چیز جس سے اللہ نے نہی کی ہے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ حضرت کے سامان پر ایک شخص تہا اوسکو کرکرہ کہتے تہے وہ مرگیا حضرت نے فرمایا وہ آگ مین ہے جاکر دیکہا تو ایک عبا پائی جسکو اوسنے خیانت کیا تہا رواہ البخاری معلوم ہوا کہ غلول بہی منجملہ مظالم کے ہوتا ہے ابوبکرہ نے کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا ان دماءکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شھرکم ھذا الی قولہ لیبلغ الشاھد الغائب پہر کہا الا ھل بلغت قلنا نعم قال اللھم اشھد

متفق علیہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ حکم جان و مال وآبرو کا حرمت مین برابر ہی جیسے
کسی کا قتل کرنا ویسے ہی اوسکا مال چھین لینا ویسے ہی اوسکی آبرو ریزی کرنا ہے لوگ خون ریزی تو
کم کرتے ہین لکن ہضم مال غیر و مال حرام مین نہایت چست و چالاک ہوتے ہین اخذ مال سے زیادہ ابتلاء
آبرو ریزی خلق مین ہوتی ہے اس حرکت بے برکت سے شاید ہزارون مین دو چار شخص جدا ہون
ورنہ یہ بلوی عام ہے خصوصًا ہاتھہ سے اہل اخبار کے تو کوئی مسلمان سلامت نہین رہتا بلا کسی سابقۂ
معرفت و وقوع معاملت و مشاہدۂ معصیت کے ہزار طرح کی افترا پردازی و بہتان بندی کرکے اشاعت
اسارت اسم و رسم کرتے ہین حالانکہ اس فعل کا اثم برابر قتل نفس مسلم کے ہوتا ہے گویا راتدن صدہا
قتل کیا کرتے ہین جانتے ہین کہ قتل مسلمان کا اکبر کبائر ہے اسی طرح اخذ مال مسلم بغیر اوسکی خوشی خاطر کے
کبیرہ ہے اسیطرح کسی مسلمان کی غیبت کرنا آبرو لینا حرام قطعی و اعظم کبائر ہے لکن اس کام کو اطیب
طیبات سمجھہ رکھا ہے جو مصائب و تکالیف زبان و ہاتھہ سے اصحاب ازالۂ اعراض کے اہل اسلام کو پہونچتے ہیں
وہ آلام جسد و اوجاع جسم و امراض بدن سے کہین بڑھ کر ہوتے ہین فاعوذ باللہ من شهوة الكلام حدیث
ابو امامہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے قطع کرلیا حق کسی شخص مسلمان کا قسم کھا کر تو بیشک واجب
کی اللہ نے اوسکے لیے آگ اور حرام کیا اوسپر جنت کو ایک شخص نے کہا ای رسول خدا اگرچہ ذراسی چیز ہو
فرمایا اگرچہ ایک شاخ درخت اراک کی ہو رواہ مسلم ظاہر یہ ہے کہ مراد شاخ اراک سے مسواک ہے
عدی بن عمیرہ نے مرفوعًا کہا ہے جس کسی شخص کو ہمنے تم مین سے کسی کام پر عامل کیا پھر اوسنے ایک
سوزن یا زیادہ اوس سے ہمسے مخفی رکھی تو یہ غلول یعنی خیانت ہی لائیگا وہ اوسکو دن قیامت کی
رواہ مسلم حدیث عمر بن خطاب مین آیا ہے کہ دن خیبر کے کچھہ اصحاب حضرت کے کہنے لگے کہ
فلان شہید ہے اور فلان شہید پھر ایک مرد پر گزر کیا اوسکو بھی شہید کہا حضرت نے فرمایا كلا انی
رأيته فی النار فی بردة غلها او عباءة رواہ مسلم معلوم ہوا کہ غلول و خیانت منجملۂ مہلکات کے ہی
حدیث حارث بن ربعی مین قتل فی سبیل اللہ پر وعدۂ تکفیر خطایا کا فرماکر ارشاد کیا ہے الا الدین
فان جبریل قال لی ذلك رواہ مسلم یعنی شہید کے سب خطایا مغفور ہوتے ہین مگر قرض کہ وہ
نہین بخشا جاتا یہ حدیث دلیل ہے عظم اثم دین پر اسلیے کہ قرض منجملۂ حقوق عباد کے ہے اوسکا
ادا نکرنا اور ہضم کرجانا مظلمۂ عظیمہ ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت نے کہا تم جانتے ہو
مفلس کون ہے کہا مفلس ہم مین وہ ہے جسکے پاس درہم ہے نہ متاع فرمایا مفلس میری امت مین وہ
شخص ہے جو آئیگا دن قیامت کو نماز روزہ زکوۃ لیکر اور آئیگا اوس حال مین کہ گالی دی ہوگی اسکو

اور تہمت زنا لگائی ہو گی اوسکو اور کہا لیا ہو گا مال اسکا اور بہایا ہو گا خون اوسکا اور مارا ہو گا اسکو سو دیا جائیگا وہ مظلوم حسنات اس ظالم کے پھر اگر حسنات اوسکے قبل فیصلہ کے فانی ہو جائین گے تو خطایا اس مظلوم کی لیکر اوس ظالم پر ڈالی جائین گے پھر وہ ظالم آگ مین پہینکدیا جائیگا روا ہ مسلم معلوم ہوا کہ سب و شتم و قذف و اکل مال بالباطل و سفک دم و ضرب مردم داخل مظالم و حقوق بنی آدم مین انکا قصاص وہان لیا جائیگا ام سلمہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے کہا مین ایک بشر ہون مثل تمہارے تم جھگڑا لاتے ہو پاس میرے شاید بعض تمہارے زبان آور ہوتے ہین اپنی حجت مین بنسبت بعض دیگر کے اور مین حکم دیتا ہون مطابق سماعت کے سو جس کیکو حق اوسکے بھائی کا دلاؤنگا تو وہ ایک ٹکڑا ہو گا آگ کا متفق علیہ ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ ہمیشہ مومن فسحت مین ہے اپنے دین سے جبتک کہ اوس نے کوئی خون حرام نہین کیا ہے رواہ البخاری ہے اس حدیث مین وعید ہے قتل مسلم پر خولہ بنت ثامر انصاریہ مرفوعا کہتی ہین کہ کچھ لوگ خوض کرتے ہین مال مین اللہ کے ناحق اونکے لیے آگ ہو گی دن قیامت کو رواہ البخاری ہے

باب ۲۶ بیان مین تعظیم حرمات مسلمین و حقوق مسلمین و شفقت و رحمت علی المسلمین کے

قال اللہ تعالی ومن یعظم حرمات اللہ فهو خیر له عند ربه وقال تعالی ومن یعظم شعائر اللہ فانها من تقوی القلوب وقال تعالی واخفض جناحك للمؤمنين وقال تعالی من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاها فکانما احیا الناس جمیعا ابو موسی کہتے ہین حضرت نے فرمایا المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضه بعضا متفق علیہ یعنی ایک مومن دوسرے مومن کے لیے مثل بنیاد کے ہے کہ بعض بنیاد بعض کو مضبوط کرتی ہے یعنی ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی مدد کرنا چاہیے نعمان بن بشیر مرفوعا کہتے ہین مثال مومنون کی مودت و تراحم و تعاطف باہم مین مثال جسد کے ہے کہ جب ایک عضو مشتکی ہوتا ہے تو سارا بدن بیداری و تپ مین فراہم ہو جاتا ہے متفق علیہ

بنی آدم اعضای یکدیگر اند — کہ در آفرینش ز یک جوہر اند
چو عضوی بدرد آورد روزگار — دگر عضوہا را نماند قرار

دوسرا لفظ ابو موسی کا مرفوعا یون ہے جسکا گزر ہو مسجدون یا بازارون مین اور اوسکے پاس تیر ہون وہ اونکو اپنے ہاتھ سے قبض و امساک کرلے تاکہ کسی مسلمان کو کچھ اوس سے نہ پہونچے یعنے کیسیکو نوک اوس تیر کی نہ لگ جائے اسی پر قیاس ہر ہتیار کا ہے جیسے تلوار وغیرہ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت صلعم نے

حسن بن علی کا بوسہ لیا آپ کے پاس اقرع بن حابس بیٹھے تھے کہا میرے دس بیٹے ہین مینے کبھی
کسی ایک کو پیار نہین کیا حضرت نے اونکی طرف دیکھہ کر کہا من لا یرحم لا یرحم متفق علیہ معلوم ہوا
کہ اطفال صغیر کا بوسہ لینا اور اونکو پیار کرنا دلیل ہے رحمت ورقت قلب پر جسطرح کہ ترک تقبیل دلیل
ہے قساوت قلب پر عائشہ نے کہا کچہہ اعراب لوگ پاس حضرت کے آئے کہا کیا تم صبیان کا بوسہ
لیتے ہو کہا ہان کہا ولکن ہم تو واللہ اونکو نہین چومتے حضرت نے فرمایا اَوَ املك ان كان الله نزع منكم
الرحمة متفق علیہ یعنی اگر اللہ نے تمسے رحم لیلیا ہے تو مین کیا کرون جریر بن عبد اللہ کا لفظ مرفوعا
یون ہے من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ متفق علیہ حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعا آیا ہے کہ جب
نماز پڑھائے کوئی تم مین لوگو نکو تو تخفیف کرے کیونکہ اونمین ضعیف سقیم کبیر ہوتے ہین دوسری روایت
مین صاحب حاجت کہا ہے اور جب تنہا نماز پڑہے تو جتنی چاہے لنبی کرے متفق علیہ حدیث
دلیل ہے شفقت کرنے پر ساتھہ اہل اسلام کے حتی کہ حالت عبادت بلکہ افضل عبادات مین بھی عائشہ
کہتی ہین حضرت بعض عمل کو چھوڑ دیتے حالانکہ اوسکو دوست رکھتے تھے اس خوف سے کہ لوگ
اوس کام کو کرنے لگین گے پھر کہین اونپر وہ کام فرض نہو جائے متفق علیہ یہ غایت شفقت تھی رحمۃ
للعالمین کی امت ضعیف پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ نے کہا ہے نہی فرمائی اونکو حضرت نے وصال
سے براہ رحمت اونہون نے کہا آپ تو وصال کرتے ہین فرمایا انی لست کھیئتکم انی یطعمنی ربی
و یسقینی متفق علیہ نووی نے کہا معناہ یجعل فی قوۃ من اکل وشرب حارث بن ربعی کہتے ہین
حضرت نے فرمایا مین نماز کو کھڑا ہوتا ہون چاہتا ہون کہ تطویل کرون رونا بچے کا سنکر نماز مین
اختصار کرتا ہون کراہت سے اس بات کے کہ اوسکی مان پر شاق نگزرے رواہ البخاری
ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے ہر مسلمان بھائی ہے مسلمان کا ظلم نہین کرتا اوسپر اور نہ مخذول کرتا ہی
اوسکو جو کوئی ہوتا ہے حاجت مین اپنے بھائی کے اللہ اوسکی حاجت مین ہوتا ہے اور جو کوئی
دور کرتا ہے کوئی کربت یعنی سختی کسی مسلمان سے تو دور کریگا اللہ اوس سے کربت کو دن قیامت
کے اور جسنے چھپایا عیب کسی مسلمان کا عیب چھپاوے گا اللہ اوسکا دن قیامت کو متفق علیہ
ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے کہا مسلم برادر مسلم ہے نہ خیانت کرے اوسکی نہ جھوٹ بولے اوس سے
نہ مخذول کرے اوسکو پورا مسلم حرام ہے مسلم پر آبرو اوسکی مال اوسکا خون اوسکا تقوی اس جگہہ ہے
کافی ہے آدمی کو اتنا شر کہ حقارت کرے برادر مسلمان کی رواہ الترمذی وقال حدیث حسن
دوسرا لفظ انکا یہ ہے تم حسد نکرو باہم اور نہ تناجش و تباغض و تدابر اور نہ بیع کرے کوئی تمہارا بعض کی

بیچ پر اور ہوجاوتم بندے اللہ کے برادر یکدیگر مسلم بھائی ہے مسلم کا نہ ظلم کرے اوسپر نہ بے مدد چھوڑے اوسکو اور نہ حقیر رکہے اوسکو تقوی یہان ہے پہر اشارہ کیا طرف سینہ کے تین بار پہر کہا بحسب امرء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ رواہ مسلم تناجش کے یہ معنے ہین کہ قیمت چیز کی بڑہا دے خود تو لینا منظور نہین ہے فقط دوسرے کو دہوکا دینا مقصود ہے یہ کام حرام ہے تدابر کے یہ معنے ہین کہ جب سامنا ہو تو موںہہ پہیر کر چلدے اوسکی طرف پشت کرے مراد ہجران مسلم ہے اسیلیے حدیث انس مین مرفوعا آیا ہے ایمان نہین لاتا کوئی تم مین یہانتک کہ دوست رکہے واسطے اپنے بہائی کے جو دوست رکہتا ہے واسطے اپنی جان کے متفق علیہ یہ حدیث وعید سخت ہی اسلیے کہ اسمین نفی کی ہے ایمان کی فاعل غیر اس فعل سے دوسرا لفظ انس کا یہ ہے کہ مدد کر تو اپنے بہائی کی ظالم ہو وہ یا مظلوم ایک مرد نے کہا ای رسول خدا مین مدد کرونگا اوسکی جبکہ وہ مظلوم ہوگا بہلا ظالم کی کسطرح مدد کرون فرمایا تو اوسکو ظلم سے منع کر روکدے یہی اوسکی مدد کرنا ہے رواہ البخاری حدیث ابوہریرہ مین آیا ہی حضرت نے فرمایا حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین رد سلام عیادت مریض اتباع جنازہ اجابت دعوت تشمیت عاطس متفق علیہ دوسری روایت مین چہٹا حق یہ آیا ہی کہ جب نصیحت چاہے وہ تجہسے تو تو نصیحت کر اوسکو +

باب ۲۷ بیان مین ستر عورات مسلمین اور نہی اشاعت عورات کی بغیر ضرورت

قال اللہ تعالی ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین امنوا لہم عذاب الیم فی الدنیا والاخرۃ وقال تعالی واذا مرّوا باللغو مرّوا کراما ۵

اگر من ناجوانمردم بکردار + تو برمن چون جوانمردان گذر کن

ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا پردہ پوشی نہین کرتا کوئی بندہ کسی بندہ کی دنیا مین لیکن پردہ پوشی کرے گا اللہ اوسکی دن قیامت کو رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی ساری امت میری معافی ہے مگر دو مرد مجاہر یکدیگر اور منجملہ مجاہرت کے ایک یہ بات ہی کہ عمل کرے کوئی شخص رات کو پہر اور اللہ نے اوس عمل کو اوسپر مستور رکہا ہے یہ شخص کہے ای فلان آج کی رات مینے کذا وکذا کیا وقد بات یسترہ ربہ فیصبح فیکشف ستر اللہ علیہ متفق علیہ تیسرا لفظ یہ ہے جب کنیز نے زنا کیا اور حال کہل گیا تو اوسکو حد مارے ملامت نکرے پہر اگر اوسنے دوبارہ زنا کیا تو پہر حد مارے ملامت نکرے پہر اگر تیبارہ زنا کیا تو اوسکو فروخت کردے اگرچہ ایک بال کی رسی کی عوض ہو متفق علیہ چوتہا لفظ یہ ہے حضرت کے پاس ایک مرد کو لائے اوسنے شراب پی تہی فرمایا اسکو مارو کسینے

ہم مین سے ہاتھہ سے مارا اور کسینے جوتے لگائے اور کسینے کپڑے سے مارا جب وہ پہر کر چلا تو بعض قوم نے
کہا اخزاك الله حضرت نے فرمایا لا تقولوا ھکذا لا تعینوا علیہ الشیطان رواہ البخاري

باب ۲۸ بیان مین قضای حوائج مسلمین کے

قال اللہ تعالی وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون اس باب مین حدیث ابن عمر المسلم اخو المسلم الخ باب
سابق مین گزر چکی ہے دوسری حدیث ابوہریرہ کی مرفوعًا یہ ہے کہ جو کوئی دور کرے گا کسی مؤمن
سے کوئی کربت کرب دنیا سے تو دور کرے گا اللہ اوس سے کوئی کربت کرب یوم القیامہ سے
اور جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر تو آسانی کرے گا اللہ اوسکو دنیا و آخرت مین اللہ عون
مین ہے بندے کے جب تک کہ بندہ عون مین ہے اپنے بھائی کے الحدیث رواہ مسلم

باب ۲۹ بیان مین شفاعت کے

قال اللہ تعالی من یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منھا ابوموسی مرفوعًا کہتے ہین حضرت
کے پاس جب کوئی طالب حاجت آتا تو اپنے جلسا کی طرف متوجہ ہوکر فرماتے تم شفاعت کرو اجر
پاوگے حکم کرتا ہے اللہ زبان پر اپنے نبی کے جو دوست رکہتا ہے متفق علیہ دوسری روایت
مین یون ہی کہ جو چاہتا ہے ابن عباس نے قصۂ بریرہ مین مرفوعًا کہا ہے کہ حضرت نے بریرہ سے فرمایا
اگر تو رجعت کرلیتی یعنے تو کیا اچھا ہوتا اوسنے کہا ای رسول خدا کیا آپ مجھکو حکم کرتے ہین فرمایا مین
تو سفارش کرتا ہون اوسنے کہا مجھے اوس سے کچھہ کام نہین مین کہتا ہون یہ شفاعت خاص ہے
ساتھہ امور جائزہ فی الشرع کے آمور منہیات و محرمات و مکروہات اس بحث سے خارج ہین ایک عالم
مدینۂ منورہ نے اس باب مین ایک چہل حدیث جمع کی ہے رسالہ مین فضائل سفارش و قضاء حوائج پر وللہ الحمد والمنۃ

باب ۳۰ بیان مین اصلاح بین الناس کے

قال اللہ تعالی لاخیر فی کثیر من نجواھم الا من امر بصدقۃ او معروف واصلاح بین الناس
وقال تعالی والصلح خیر وقال تعالی واصلحوا ذات بینکم وقال تعالی انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا
بین اخویکم حدیث ابوہریرہ کی بمقدمۂ لازم ہونے صدقہ کے ہر جوڑ پر پیشتر گزر چکی ہی اوسمین ایک
لفظ یہ بہی ہے تعدل بین الاثنین ای تصلح بینھما بالعدل قالہ النووي ام کلثوم بنت عقبہ نے مرفوعًا
کہا ہے وہ کذاب نہین ہے جو درمیان لوگون کے صلح کراتا ہے بہتر بات پہونچاتا ہے بہتر بات
کہتا ہے متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہے مینے نہین سنا کہ آپ رخصت دیتے ہون کسی شی مین اقوال
مردم سے مگر تین مین ایک حرب دوسرے اصلاح بین الناس تیسرے بات چیت مرد کی بی بی سے اور

گفتگو بی بی کی خاوند سے عائشہ نے کہا حضرت نے آواز خصوم کی دروازۂ گھر پر سنی کہ ایک تو
قرض چھوڑ واتا تھا اور کچھ کم کرتا تھا دوسرا کہتا تھا واللہ لا افعل حضرت نے باہر نکل کر فرمایا این
المتألی علی اللہ لا یفعل المعروف اوسنے کہا انا یا رسول اللہ فلہ ای ذلک احب متفق علیہ
حدیث سہل بن سعد ساعدی میں آیا ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلغہ ان
بنی عمرو بن عوف کان بینہم شر فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلح بینہم فی اناس معہ الحدیث بطولہ متفق علیہ

باب ۳۱ بیان میں فضیلت ضعفہ و فقرا اور خاملین مسلمین کے

قال اللہ تعالی واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشي یریدون وجہہ
ولا تعد عیناک عنہم ترید زینۃ الحیوۃ الدنیا وقال تعالی للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من
دیارہم واموالہم یبتغون فضلا من اللہ الآیۃ وقال تعالی للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ
لا یستطیعون ضربا فی الارض سیاق آیت کا معرض مدح میں ہے پہلے وصف فقر کا بیان کیا
پھر ہجرت واحصار کا اسمین دلالت ظاہر ہے مدح فقر پر حارثہ بن وہب نے مرفوعا کہا ہی کیا خبر ندون
مین تمکو اہل جنت کی وہ ہر ضعیف متضعف ہی اگر قسم کھا بیٹھے اللہ پر تو سچا کر دے اوسکو اللہ کیا خبر ندون مین
تمکو اہل نار کی ہر عتل جواظ مستکبر ہے متفق علیہ عتل بمعنی غلیظ جافی ہی یعنی سخت دل جفا کار جواظ
کہتے ہین جموع منوع کو یا ضخم مختال فی المشی کو یعنی موٹا آدمی جو اتراتا چلتا ہے یا قصیر بطین یعنی چھوٹا
آدمی بڑے شکم کا سہل بن سعد کہتے ہین ایک مرد کا گزر حضرت پر ہوا آپ نے ایک مرد سے جو آپکے
پاس بیٹھا تھا فرمایا تیری رای حق مین اس شخص کے کیا ہے اوسنے کہا یہ ایک شریف آدمی ہے واللہ
اس لائق ہے اگر خطبہ کرے تو نکاح کر دیا جائے اور اگر سفارش کرے تو قبول ہو حضرت خاموش
رہے پھر ایک اور مرد نکلا کہا اسکے حق مین تیری رای کیا ہے کہا یہ ایک مرد فقیر ہے مسلمانون مین یہ
اس لائق ہے کہ اگر خطبہ کرے تو نکاح نکیا جائے اور اگر سفارش کرے تو قبول تہو اور اگر کچھ
بات کہے تو سنی نجائے فرمایا ھذا خیر من ملأ الارض من ھذا متفق علیہ غرضکہ اس فقیر حقیر کو اوس
شریف آبرو دار پر ترجیح دی زمین بھر کر حدیث ابو سعید خدری مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا جھگڑی
جنت و نار نے نار نے کہا مجھہ مین جبارین متکبرین ہونگے جنت نے کہا مجھہ مین ضعفا و مساکین
لوگ ہونگے اللہ نے دونون کے بیچ مین حکم کیا فرمایا ای جنت تو میری رحمت ہے مین جسکو چاہون اوسکو
تجھسے رحمت کرون اے دوزخ تو میرا عذاب ہے جسکو چاہون اوسکو تجھسے عذاب کرون ولکلیکما
علی ملاؤھا رواہ مسلم یعنی مجھکو تم دونون کا پر کرنا منظور ہے ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین ایک مرد فربہ

عظیم دن قیامت کے لایا جاویگا اللہ کے نزدیک برابر ایک پر پشہ کے نہوگا متفق علیہ دوسرا
لفظ انکا یہ ہے کہ ایک کالی عورت مسجد مین جاروب کشی کرتی تھی یا ایک جوان حضرت نے اوسکو
مفقود پاکر پوچھا کہان گئی فرمایا تمنے مجھکو خبر نکی اونھون نے گویا اوسکے حال کو صغیر سمجھا فرمایا مجھے اوسکی
قبر بتاؤ پھر وہان جاکر اوسپر نماز پڑھی اور کہا ان هذه القبور مملوة ظلمة على اهلها وان الله
تعالى ينورها لهم بصلاتي عليهم متفق علیہ تیسرا لفظ انکا یہ ہے حضرت نے کہا بہت سے
پریشان صورت ہین کہ دروازون سے دور کیے جاتے ہین اگر اللہ پر قسم کھائین تو اللہ اونکی قسم پوری کردے رواہ مسلم

خاکساران جہان را بحقارت منگر　　　تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد

اسامہ مرفوعاً کہتے ہین مین باب جنت پر کھڑا ہوا عام داخل ہونیوالی اوسکے مساکین تھے اصحاب جد
یعنی تونگر لوگ محبوس تھے ہان اصحاب نار کو حکم نار مین جانے کا دیا گیا مین دروازۂ نار پر کھڑا ہوا
عام داخل ہونیوالی اوسکی عورتین تھین متفق علیہ ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین بات نکی مہد مین مگر تین
شخصون نے عیسے بن مریم و صاحب جریج اور ایک بچے نے وہ اپنی مان کا دودہ پی رہا تھا ایک
آدمی اچھے نفیس دابہ پر سوار نکلا اوسکی مان نے کہا ای اللہ میرے بچے کو مثل اسکے کر اوسنے دودہ
چھوڑکر کہا ای اللہ مجھکو اسکی طرح نکرنا پھر دودہ پینے لگا ایک جاریہ نکلی اوسکو مارتے ہوئے لیے جاتے
تھے اور کہتے تھے کہ اسنے زنا کیا ہے چوری کی ہے وہ کہتی تھی حسبي الله ونعم الوكيل مان نے کہا
ای اللہ میرے بچے کو اسکی طرح نکرنا اوسنے دودہ چھوڑکر کہا ای اللہ مجھے اسکی طرح کرنا مان نے
بچے سے کہا تونے یہ کیا کہا اوسنے جواب دیا کہ وہ ایک مرد جبار تھا اور اسنے نہ زنا کیا ہے نہ چوری
کی ہے الحدیث بطولہ متفق علیہ یہ احادیث دلیل ہین فضل فقر و ضعف پر غزالی کہتے ہین فقر
عبارت ہے فقد سے اوس چیز کے جو محتاج الیہ ہے اور فقد اوس چیز کا جسکی حاجت نہین ہے
موسوم بفقر نہین ہوتا ہے اگرچہ وہ محتاج الیہ موجود مقدور علیہ ہو اوسکا محتاج فقیر نہین کہلاتا ہی
فقر کے حالات پانچ قسم ہین حالت علیا یہ ہے کہ اگر مال آئے تو ناخوش ہو ایذا پائے اور اوسکے لینے
سے بھاگے اوسکے شر سے احتراز کرے اسکو زہد کہتے ہین ایسا شخص زاہد ہوتا ہی دوسری حالت یہ ہے
کہ مال مین ایسا راغب نہو کہ اوسکے حاصل ہونے سے خوشی ہاتھ آئے اور نہ ایسا اوس سے ناخوش ہو
کہ ایذا پائے بلکہ اگر آئے تو اوسمین زہد کرے ایسے شخص کا نام راضی ہے ؎

نہ شادی داد سامانے نہ غم آورد نقصانے　　　بہ پیش ہمت ما ہرچہ آمد بود مہمانے

تیسری حالت یہ ہے کہ وجود مال کا احب ہو عدم مال سے اسلیے کہ مال مین رغبت رکھتا ہی لیکن اتنی رغبت

نہین ہے کہ اوسکی طلب کے لیے ناہض ہو بلکہ اگر صفواً عفواً آیا ہے تو اوسکو لیکر خوش ہوتا ہے
اور اگر اوسکی طلب مین محتاج تعب کا ہوتا ہے تو اشتغال بالطلب نہین کرتا ہے ایسے شخص کو قانع
کہتے ہین اسلیے کہ نفس اوسکا قانع بالموجود ہے باوجود رغبت ضعیفہ کے تارک طلب ہی چوتھی حالت
یہ ہے کہ تارک طلب کا بسبب عجز کے ہو ورنہ اوسکو مال مین رغبت ہی اگر راہ طلب کی پائے گو
تعب ہو تو طلب کرے یا مشغول بالطلب ہے اس حالت والے کا نام حریص ہے پانچوین حالت
یہ ہے کہ مال مفقود کیطرف مضطر ہو جسطرح جائع فاقد خبز یا عاری فاقد ثیاب سراسیمہ و آشفتہ
خاطر ہوتا ہے ایسے شخص کو مضطر کہتے ہین خواہ اوسکی رغبت طلب مال مین ضعیف ہو یا قوی یہ حالت
رغبت سے بہت کم جدا ہوتی ہے یہ سب پانچ حال ہوئے اعلی حال انمین زہد ہے پہر اگر اضطرار سے
زہد آملا تو یہ اقصی درجات زہد ہوا اور ان حالات پنجگانہ کے ایک حالت اور ہی جو زہد سے بھی
اعلی ہے وہ یہ ہے کہ وجود و فقد مال کا نزدیک اسکے برابر ہو اگر ملا تو کچہ فرح و ایذا انہین ہی اور اگر
نملا تو بھی کچہ پروا نہین ہے ؎

جمعی بتمناے زر و مال خوش اند | جمعی بتماشاے زر و مال خوش اند
خوش حال کسانیکہ بہر حال خوش اند | اینہا ہمہ را بحال بدمے بینم ٭

بلکہ اسکا حال مثل حال عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہے کہ اونکے پاس ایک لاکہ درہم عطا سے آئے اوسی
دن سب دے ڈالا کر بیٹھہ رہین خادمہ نے کہا اگر آجکے دن ایک درہم کا گوشت تم منگا لیتین تو کیا ہوتا
کہا تو یاد دلاتی تو مین ایسا ہی کرتی پس جس شخص کا یہ حال ہوگا اوسکے پاس اگر ساری دنیا کا مال
آئے گا اور جہان بہر کے خزانے اوسکے ہاتہ مین ہونگے تو بھی اوسکو آمد مال کی کچہ ضرر نکریگی اسلیے کہ وہ
اموال کو خزائنہ خدا مین دیکھتا ہے نہ اپنے ہاتہ مین اور اوسکے سامنے ہونا مال کا اپنے پاس یا غیر کے
پاس برابر ہوتا ہے ایسے شخص کا نام مستغنی ہے کیونکہ وہ فقد مال و وجود مال دونون سے غنی ہے
رہا نام غنی مطلق کا وہ اوسی پر صادق ہے جو غنی ہے ہر شی سے جل جلالہ و عم نوالہ غرضکہ مراتب
فقر کے چہہ ٹہیرے اعلی مرتبہ مستغنی کا ہے پہر زاہد کا پہر راضی کا پہر قانع کا پہر حریص کا رہا مضطر
سو اوسکے حق مین بھی تصور زہد و رضا و قناعت کا ہوسکتا ہی درجہ اوسکا بحسب اختلاف ان احوال
کے مختلف ہوتا ہے اطلاق اسم فقیر کا انھین اقسام پنجگانہ پر آتا ہی مستغنی کو فقیر کہنا بیوجہ ہے
ہان اس نظر سے اوسکو فقیر کہہ سکتے ہین کہ وہ جمیع امور اپنے مین عامۃً اور بقا راستغناءٍ عن المال
مین خاصۃً محتاج طرف اللہ پاک کے ہے اخبار مدح فقر مین بیشمار آئے ہین کچہہ اوپر گزر چکے

اور دوسری حدیثون مین آیا ہے ان اللہ یحب الفقیر المتعفف ابا العیال یہ بھی مروی ہے کہ فقراء امت پانسو برس پہلے اغنیا سے بہشت مین جاوینگے دوسری روایت مین چالیس برس آیا ہے یہان مراد تقدیر تقدم فقیر حریص ہے غنی حریص پر اور پانسو برس مین مراد تقدیر تقدم فقیر زاہد ہے غنی راغب پر اختلاف درجات فقرا سے تفاوت مدت کا معلوم ہوتا ہے فقیر حریص کا درجہ پچیسوان درجہ ہے فقیر زاہد سے کیونکہ نسبت چالیس سال کی پانسو برس سے یہی ہوتی ہے تو یہ گمان نکرنا چاہیئے کہ تقدیر رسالت کا جریان زبان نبوت پر بطور جزاف ہوا ہے بلکہ حضرت ناطق بحقیقت حق ہین لاینطق عن الھوی ان ھو الا وحي یوحی اسی طرح قول الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ کہ یہ تقدیر تحقیق ہے لامحالہ ہان غیر کو یہ قوت حاصل نہین ہے کہ وہ اس نسبت کو پہچان سکے مگر بطور تخمین حکایت مسیح علیہ السلام کا گزر اثنای سیاحت مین ایک شخص پر ہوا وہ ایک چادر مین لپٹا ہوا پڑا سوتا تھا کہا ای نائم اوٹھ اللہ کو یاد کر اوسنے کہا تم مجھسے کیا چاہتے ہو مینے دنیا واسطے اہل دنیا کے ترک کردی ہے کہا ای یار سو رہو حکایت کعب احبار کہتے ہین اللہ نے موسی علیہ السلام سے کہا ای موسی تو جب فقر آتے ہوئے دیکھے تو کہہ مرحبا بشعار الصالحین اور جب غنا آتے دیکھے تو کہہ ذنب عجلت عقوبتہ موسے نے پوچھا تھا ای رب تیرے دوست تیری خلق مین کون ہین فرمایا کل فقیر و قید غزالی نے کہا و قید تاکید ہے یا مراد شدید الضر ہے ابو الدردا نے کہا ہے دو درہم والا سخت تر ہوگا حبس یا حساب مین بنسبت ایک درہم والیکے ایک فقیر مجلس ثوری مین آیا انہون نے کہا اگر تو غنی ہوتا تو مین تجھکو اپنے پاس آنے ندیتا انکے یار اغنیا تمنا کرتے تھے کہ کاش وہ فقرا ہوتے اسلیے کہ سفیان فقرا کو اپنے پاس زیادہ بٹھاتے تھے اغنیاء سے اعراض کرتے تھے مومل نے کہا مینے غنی سے زیادہ کسیکو ذلیل تر مجلس ثوری مین نہین دیکھا اور نہ فقیر سے زیادہ کسیکو عزیز اونکی مجلس مین پایا بعض حکما نے کہا ہے مسکین ابن آدم لو خاف من النار کما یخاف من الفقر لنجا منھما جمیعا ولو رغب فی الجنۃ کما یرغب فی الغنا لفاز بھما جمیعا ولو خاف اللہ فی الباطن کما یخاف خلقہ فی الظاھر لسعد فی الدارین جمیعا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے ملعون ہے وہ شخص جسنے اکرام کیا کسی کا بسبب غنا کے اور اہانت کی کسی کی بسبب فقر کے لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا تو کسی پرانے کپڑے والے کو حقیر نسمجھہ کیونکہ رب تیرا اور اوسکا ایک ہی ہے یحیی بن معاذ نے کہا دوست رکھنا تیرا فقرا کو اخلاق مرسلین سے ہے اور اختیار کرنا تیرا اونکی مجالست کو علامت صالحین سے ہے اور

بھاگنا تیرا اونکی صحبت سے علامت منافقین سے ہے حضرت نے عائشہ صدیقہ سے فرمایا تھا
کہ اگر تو مجھسے ملنا چاہتی ہے تو فقرا کی طرح بسر کر ہمنشینی اغنیار سے بچ کپڑیکو بے پیوند کیے نہ اوتار
حکایت ایک شخص پاس ابراہیم بن ادہم کے دس ہزار درہم لایا انہون نے انکار کیا اوسنے
الحاح کیا انہون نے کہا تو چاہتا ہے کہ میرا نام دیوان فقرا سے دس ہزار درہم کے پیچھے محو کردیا جائے
مین ہرگز یہ کام نکرونگا حضرت عمر فاروق نے فرمایا ہے طمع فقر ہے یاس غنا ہی ابن مسعود نے کہا ہی
ہر دن ایک فرشتہ زیر عرش سے پکار کر کہتا ہے یا ابن اٰدم قلیل یکفیك خير من كثير يطغيك
ابو الدردار نے کہا ہے ہر کسی کی عقل مین نقصان ہے اسلیے کہ جب اوسکے پاس دنیا زیادہ آتی ہی
تو وہ بہت خوش ہوتا ہے اور رات دن اوسکی ہدم عمر مین لگے ہین اسکا کچھ غم اوسکو نہین ہوتا ہے
افسوس ہی ابن آدم پر کیا کام آئیگا مال جو بڑہتا ہے اور عمر جو گھٹتی ہے **حکایت** کسی حکیم سے پوچھا
تھا تونگری کیا ہے کہا قلت تمنی اور رضا بکفایت ابراہیم بن ادہم خراسان مین اہل نعم سے تھے ایکدن
اپنے محل پر سے دیکھا کہ فنار قصر مین ایک مرد بیٹھا ہے اوسکی ہاتھ مین ایک روٹی ہے اوسکو کھاکر
سو رہا انہون نے اپنے غلام سے کہا یہ شخص جب جاگے تو اوسکو بلالا جب وہ آیا تو اوس سے کہا
ای شخص تو نے روٹی کھائی تو بھوکا ہوگا کہا ہان کہا تیرا پیٹ بھر گیا کہا ہان کہا پھر تو چین سے سویا کہا ہان
انہون نے اپنے جی مین کہا ما اصنع انا بالدنيا والنفس تقنع بهذا القدر ع

صباح نعرہ برآورد و گفت ای محمود　　شب سمور گذشت و شب تنور گزشت

حکایت ایک شخص کا گزر عامر بن عبد القیس پر ہوا وہ نمک اور ساگ کھا رہے تھے کہا ای عبد اللہ کیا
تو دنیا سے اس مقدار پر راضی ہے انہون نے کہا کیا مین تجھکو ایسا شخص نہ بتاؤن جو اس سے بھی
بدتر پر راضی ہوا ہے کہا ہان کہا من رضی بالدنيا عوضا عن الاٰخرة **حکایت** محمد بن واسع
رحمہ اللہ سوکھی روٹی پانی مین بھگا کر نمک سے کھاتے تھے اور کہتے من رضي من الدنيا بهذا لم يحتج
الى احدٍ حسن کہتے تھے لعنت کرے اللہ اون اقوام کو جنکے لیے اللہ نے قسم کھائی پھر اونہون نے
اللہ کی تصدیق نکی پھر یہ آیت پڑھی وفی السماء رزقکم وما توعدون فورب السماء
والارض انہ لحق **حکایت** ابوذر ایک دن لوگون مین بیٹھے تھے اونکی بی بی نے آکر کہا تم انمین
بیٹھے ہو واللہ گھر مین نہ کوئی ہفتہ ہے نہ سفہ کہا ای نیک بخت ہمارے سامنے ایک عقبہ کئود ہے
نجات نہ پائیگا اوس سے مگر ہر سبکبار وہ بیچاری راضی ہوکر چلی گئی ذو النون نے کہا ہی اقرب مردم
الی الکفر صاحب فاقہ ہے جسکو صبر نہین ہے بعض کتب سالفہ مین آیا ہے کہ اللہ پاک نے کہا ای

ابن آدم اگر ساری دنیا تیرے لیے ہو تو تجھکو اوس سے یہی قوت ہی سوجب ہینے تجھکو قوت دیا اور دنیا کا حساب تیرے غیر پر رکھا تو مین تیرا محسن ہوا غزالی رحمہ اللہ نے بیان فضیلت فقر مین غنا پر اور آداب فقر و قبول عطا مین بغیر سوال کے اور تحریم سوال مین بغیر ضرورت کے اور آداب فقیر مضطر و مقدار غنای محرم سوال و احوال سائلین مین بسط بسیط کیا ہے جو کہ ہمنے اس بحث کو رسالۂ ادامۃ السکر مین مفصلا لکھا ہے اس لیے اسجگہہ ضرورت بسط بحث کی نہین ہے طالب صادق طرف رسالۂ مذکور اور احیاء العلوم کے رجوع کر سکتا ہے ۔

باب ۳۲ بیان مین ملاطفت کرنیکے ساتھہ یتیم و دختران و سائر ضعفاء و مساکین و منکسرین کے اور احسان کرنا اونسے اور شفقت کرنا اونپر اور تواضع کرنا ساتھہ اونکی اور خفض جناح کرنا واسطے اون کے

قال اللہ تعالی واخفض جناحك للمؤمنین وقال تعالی واصبر نفسك مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشي الآیۃ وقال تعالی فاما الیتیم فلا تقھر واما السائل فلا تنھر وقال تعالی ارایت الذي یکذب بالدین فذلك الذي یدع الیتیم ولا یحض علی طعام المسکین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہم پاس حضرت کے تھے چہ آدمی مشرکین نے کہا تم انکو نکالدو یہ جرأت نکرین ہمپر مین اور ابن مسعود اور ایک شخص ہذیل کا اور بلال اور دو آدمی اور تھے جنکا نام مین نہین لیتا حضرت کے جی مین جو اللہ نے چاہا آیا اوسپر اللہ نے یہ آیت بھیجی ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشي یریدون وجھہ رواہ مسلم عائذ بن عمرو مزنی کہتے ہین ابو سفیان پاس سلمان و صہیب و بلال کے چند نفر مین آئے انھون نے کہا ما اخذت سیوف اللہ من عدو اللہ ماخذھا یعنی اللہ کی تلوار نے انسے استیفاء اپنے حق کا جیسا کہ چاہیے تہا نہین کیا ابو بکر نے کہا تم شیخ و سید قریش سے ایسی بات کہتے ہو پہر آکر حضرت سے ذکر کیا فرمایا شاید ای ابو بکر تو نے اونکو غصہ دلایا اگر ایسا کیا ہے تو تو اپنے رب کو غصہ مین لایا ابو بکر نے اونکے پاس آکر کہا یا اخوتاہ اغضبتکم فقالوا لا یغفر اللہ لك یا اخي رواہ مسلم حدیث سہل بن سعد مین فرمایا ہے مین اور کافل یتیم جنت مین یون ہونگے اور اشارہ کیا سبابہ و وسطے سے رواہ البخاري مراد کافل سے قائم باموریتیم ہے دوسرا لفظ یون ہے کافل الیتیم لہ اولغیرہ انا وھو کھاتین رواہ مسلم

مراد قریب اور اجنبی ہے کفالت قریب یہ ہے کہ مان یا جد یا برادر تکفل کرے تیسر الفظ سہل کا یہ ہے
مسکین وہ نہین ہے جسکو ایک یا دو دانہ کھجور کے یا ایک یا دو لقمہ طعام کے پھیر دین مسکین
تو وہ ہے جو تعفف کرتا ہے متفق علیہ چوتھا لفظ صحیحین کا یہ ہے مسکین وہ نہین ہے جو گرد
لوگون کے پھرتا ہے مسکین تو وہ ہے جو غنا رمغنی نہین پاتا اور کوئی اوسکو نہین پہچانتا کہ اوسکو کچھ
صدقہ دے اور نہ وہ کھڑے ہوکر لوگون سے سوال کرتا ہے پانچوان لفظ یہ ہے ساعی ارملہ
و مساکین پر مثل مجاہد کے ہے راہ خدا مین یا مثل قائم غیر فاتر یا صائم غیر مفطر کے متفق علیہ
صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعا آیا ہے برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جسمین اغنیا ربلائے جائین اور
فقرا چھوڑے جائین انس کا لفظ مرفوع یون ہے جسنے عیالداری کی دو دختر کی یہانتک کہ وہ
بالغ ہون آئے گا وہ دن قیامت کے اور مین پھر ملایا اپنی انگلیونکو رواہ مسلم حدیث عائشہ
مین فرمایا ہے من ابتلی بھذہ البنات بشیئ فاحسن الیھن کن لہ سترا من النار متفق علیہ
دوسری روایت مین کہا ہے ایک مسکینہ دو دختر لیے ہوئے آئی مینے تین دانے کھجور کے
اوسکو دیے اوسنے ایک ایک دانہ اون دونون کو دیا تیسرا دانہ خود کھانا چاہا دخترون نے
وہ دانہ بھی مانگا اوسنے دو ٹکڑے کرکے اون دو تونکو دیدیے مجھکو تعجب آیا مینے حضرت سے
ذکر کیا آپ نے فرمایا ان اللہ قد اوجب لھا بھا الجنۃ او اعتقھا بھا من النار رواہ مسلم
خویلد خزاعی کا لفظ مرفوع یہ ہے اللھم انی احرج حق الضعیفین الیتیم والمرأۃ یعنی مین
ان دونون کی اضاعت حق سے ڈراتا ہون اس کام کو گناہ بتاتا ہون رواہ النسائی باسناد
جید مصعب بن سعد کہتے ہین کہ میرے باپ سعد بن ابی وقاص نے خیال کیا کہ اونکو فضیلت ہے
اونسے کمترین آدمی پر حضرت نے فرمایا ھل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم رواہ البخاری
ھکذا مرسلا فان مصعبا تابعی ورواہ الحافظ ابو بکر البرقانی فی صحیحہ متصلا عن مصعب عن
ابیہ ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہے تم تلاش کرو مجکو ضعفا مین نصرت و رزق ملتا ہے تمکو انھین
ضعفاء کے سبب سے رواہ ابو داود باسناد جید ان احادیث مین بیان ہے شفقت و رحم کرنے
کا مساکین پر اور فضیلت ہے ضعف و فقر و ضعفاء و فقراء کے قشیری نے رسالہ مین باب الفقر
منعقد کرکے اپنی سند سے یہ حدیث مرفوع ابو ہریرہ کی روایت کی ہے ید خل الفقراء الجنۃ
قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام نصف یوم پھر حدیث مسکین جسکو ایک دو تمر یا لقمہ رد کرتے ہین ذکر
کی ہے پھر کہا ہے کہ فقر شعار اولیا حلیہ اصفیا ہے اللہ نے اس فقر کو واسطے خواص انبیا و اتقیا

وصفوۂ عباد فقرار کے اختیار فرمایا ہے یہ لوگ موضع اسرار الٰہی ہین درمیان خلق کے خلق
انکی برکت سے محفوظ رہتی ہے انھین کے طفیل سے اونکو رزق ملتا ہے فقرار صابرین دن قیامت
کے جلسار رب العالمین ہونگے عمر بن خطاب نے مرفوعا کہا ہے ہر چیز کی ایک کنجی ہوتی ہے اور کنجی
بہشت کی حُبّ مساکین ہے فقرا صبر جلسار اللہ ہین دن قیامت کے معاذ نسفی نے کہا ہے
ہلاک نہین کیا اللہ نے کسی قوم کو گو کیسا ہی عمل کیا ہو یہانتک کہ اہانت و تذلیل کی اونہون نے
فقرار کی ابراہیم قصار نے کہا ہے فقر ایک لباس مورث رضا ہے جبکہ بندہ ساتھ اوسکے مستحق
ہوجائے حکایت ۲۹۴ سنہ مین ایک فقیر زوزن سے پاس ابو علی دقاق کے آیا ایک ٹاٹ پہنے
تھا اور ایک ٹوپی ٹاٹ کی لگائے ہوئے تھا کسینے براہ مطائبہ کہا ای شیخ تمنے یہ ٹاٹ کتنے کو خرید کیا
ہے کہا اشتریتہ بالدنیا وطلب منی بالآخرۃ فلم ابعہ حکایت حمدون قصار نے کہا جب
ابلیس اور اوسکا لشکر یکجا جمع ہوتا ہے تو کسی شی سے اونکو خوشی نہین ہوتی جتنی خوشی کہ تین
امر سے ہوتی ہے ایک وہ مومن جسنے کسی مومن کو قتل کیا دوسرا وہ شخص جو کفر پر مرگیا تیسرا وہ دل
جسمین خوف فقر کا ہے جنید رحمہ اللہ نے فرمایا ای گروہ فقیرون کے تم پہچانے جانے ہو اللہ سے
اکرام کیا جاتا ہے تمہارا اللہ کے لیے اب تم دیکھو کہ ہمراہ اللہ کے خلوت مین کسطرح پر ہو انسے پوچھا
تھا کہ افتقار الی اللہ اتم ہے یا استغنا باللہ کہا انہما حالتان لاتتم احدٰہما الا بالاخرٰی ابراہیم
بن ادہم نے کہا طلبنا الفقر فاستقبلنا الغنی وطلب الناس الغنی فاستقبلھم الفقر کسی نے
یحیی بن معاذ سے پوچھا فقر کیا ہے کہا خوف فقر کہا غنا کیا ہے کہا امن خدا سے بشر بن حارث نے
کہا افضل المقامات اعتقاد الصبر علی الفقر الی القبر ذوالنون نے کہا علامت سخط خدا کی
بندہ پر خوف کرنا اوسکا ہے فقر سے شبلی رحمہ اللہ نے کہا ادنی علامات فقر سے یہ ہے کہ اگر ساری
دنیا کسی کے پاس ہو وہ ایکدن مین اوسکو خرچ کردے پھر اوسکے دلمین یہ خطرہ گزرے کہ
ایک دن کا قوت رکھ لیتا تو وہ اپنے فقر مین صادق نہین ہے ابو علی دقاق کہتے ہین لوگون نے
کلام کیا ہے فقر و غنا مین کہ کون افضل ہے میرے نزدیک یہ بات ہے کہ آدمی کو بقدر کفایت
ملے پھر وہ اوسمین مصون رہے حکایت ابن الجلار سے پوچھا استحقاق اسم فقیر کا کب ہوتا ہے کہا
جبکہ اوسپر کچھ بھی باقی نرہے کہا یہ کیونکر ہوتا ہے کہا اذا کان لہ فلیس لہ واذا لم یکن لہ فھو لہ
ابن المبارک نے کہا ہے اظہار غنا کا فقر مین بہتر ہے فقر سے حکایت بنان مصری نے کہا ہے
مین مکہ مین تھا میرے سامنے ایک جوان بیٹھا تھا ایک شخص نے ایک کیسہ دراہم کا لاکر اوسکے روبرو رکھا

اسنے کہا مجھے حاجت نہین ہے کہا تم مساکین پر بانٹ دو جب وقت عشا کا آیا مینے اوس جوان کو
دیکھا کہ وادے مین اپنے لیے کچھ طلب کرتا ہے مینے کہا تو نے اوس مال سے کچھ اپنے لیے رکھ لیا
ہوتا کہا مجھے معلوم تھا کہ ابن اسد دم تک زندہ رہونگا ابو حفص نے کہا احسن توسل بندہ کا طرف
رب کے دوام فقر ہے طرف اللہ کے جمیع احوال مین اور ملازمت سنت کی جمیع افعال مین اور
طلب کرنا قوت کا وجہ حلال سے ف ابو علی روذباری کہتے ہین چار آدمی اپنے زمانے مین چار
طرح کے تھے ایک اخوان سے لیتے نہ سلطان سے یہ یوسف بن اسباط تھے ستر ہزار درہم باپ سے
وراثت مین ملے کچھ نلیا اپنے ہاتھ سے خوص بناتے دوسرے اخوان وسلطان دونون سے
لیتے یہ ابو اسحق فزاری تھے جو اخوان سے لیتے وہ ان مستورین پر خرچ کرتے جو حرکت نکر سکتے تھے
اور جو سلطان سے لیتے وہ اہل طرطوس کو بھیجدیتے تیسرے اخوان سے لیتے نہ سلطان سے یہ ابن المبارک
تھے اخوان کا عوض کرتے چوتھے سلطان سے لیتے نہ اخوان سے یہ مخلد بن حسین تھے یہ کہتے تھے سلطان
منت نہین رکھتا ہے اخوان منت رکھتے ہین مزین نے کہا طرق الی اللہ نجوم سما سے بھی اکثر تھے
اب اونمین سے سوا طریق فقر کے کچھ باقی نرہا یہ اصح طرق ہے شبلی سے پوچھا حقیقت فقر کیا ہے کہا سوا
اللہ کے کسی شی کے ساتھ مستغنی نہو حکایت بعض نے دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی ہے حکم ہوا
کہ مالک بن دینار و محمد بن واسع کو بہشت مین داخل کرو مینے نظر کی کہ دیکھون پہلے کون جاتا ہے محمد
بن واسع کو مقدم کیا مینے سبب تقدم کا پوچھا کہا اسکے پاس ایک قمیص تھا مالک کے پاس دو قمیص تھے
حکایت محمد بن علی کتانی کہتے ہین مکہ معظمہ مین ہمارے پاس ایک جوان تھا پرانی پھٹی چادر مین وہ
ہمارے درمیان مین نہ آتا اور نہ ہمارے پاس بیٹھتا میرے دل مین اوسکی محبت پڑی میرے
پاس دو سو درہم وجہ حلال سے آئے مینے لیجاکر اوسکے سجادہ پر رکھے اور کہا کہ یہ وجہ حلال سے
ملے ہین تم اسکو بعض امور اپنے مین صرف کرو میری طرف نظر کر کے کہا مینے اس جلسہ کو ہمراہ خدا کے
ستر ہزار دینار سے خالی ہوکر خرید کیا ہے سوای ضیاع و مستغلات کے تو مجکو ان دراہم سے
فریب دیا چاہتا ہے پھر اوٹھ کھڑا ہوا اور اون دراہم کو پھینکدیا تب مین اونکو جمع کرنے لگا فما
رایت کعزہ حین مرّ ولا کذلی حین کنت التقطہا عبد اللہ بن خفیف کہتے ہین چالیس برس سے
مجھپر زکوۃ فطر واجب نہین ہوئی حالانکہ خاص و عام مین مجھکو یہ قبول عظیم حاصل ہے ابو بکر وراق
نے کہا طوبی للفقیر فی الدنیا و الآخرۃ کہا اسکا کیا مطلب ہوا کہا لا یطلب السلطان منہ
فی الدنیا الخراج ولا الجبار فی الآخرۃ الحساب قشیری نے اسکے سوا اور بھی اقوال اہل اللہ کے

بیان فقر وفقیر مین لکھے ہین و فیما ذکرناہ کفایۃ وبلاغ

باب ۳۳ بیان مین وصیت بالنساء کے

قال اللہ تعالی وعاشروھن بالمعروف وقال تعالی ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقۃ وان تصلحوا وتتقوا فان اللہ کان غفورا رحیما حدیث ابوہریرہ مین مرفوعا آیا ہے وصیت مانو حق مین عورتون کے نیکی کی عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے بہت کج شی پسلی مین اعلی اوسکا ہے اگر تو سیدھا کرنا اوسکا چاہے گا تو تو اوسکو توڑ ڈالے گا اور اگر تو اوسکو چھوڑ دے گا تو وہ بدستور ٹیڑھی رہیگی سو وصیت قبول کرو حق مین نساء کے متفق علیہ دوسری روایت صحیحین مین یون آیا ہے عورت مثل پسلی کے ہے اگر سیدھا کرے گا تو اوسکو توڑ ڈالیگا تو اوسکو اور اگر تمتع لیگا تو اوس سے تو تمتع لیگا اور اوسمین کجی ہوگی مسلم کا لفظ یہ ہے عورت مخلوق ہوئی ہے پسلی سے ہرگز سیدھی نہوگی تیرے لیے راہ پر سو اگر تمتع لینا ہو تمکو اوس سے تو تمتع لے اور اوسمین کجی ہے اور اگر سیدھا کرنے جائیگا تو اوسکو توڑ ڈالے گا توڑنا اوسکا طلاق دینا ہے اوسکو حدیث عبد اللہ بن زمعہ مین مرفوعا آیا ہے ایک تم مین کا مارتا ہے اپنی بی بی کو مثل غلام کے پھر شاید ہم بستر ہوتا ہے آخر روز مین متفق علیہ ابوہریرہ کا لفظ مرفوعا یہ ہے دشمن نرکھے کوئی مومن کسی مومنہ کو اگر ناپسند کرے گا اوس سے کسی عادت کو تو پسند کرے گا دوسری عادت کو رواہ مسلم عمرو بن احوص جشمی نے کہا کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا الا واستوصوا بالنساء خیرا فانما ھن عوان عندکم لیس تملکون منھن شیئا غیر ذلک الا ان یأتین بفاحشۃ مبینۃ فان فعلن فاھجروھن فی المضاجع واضربوھن ضربا غیر مبرح فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا سن رکھو تمہارا حق ہے تمہاری عورتون پر اور تمہاری عورتونکا حق ہے تمپر تمہارا حق اونپر یہ ہے کہ پامال نکرائین تمہارے فرش کو اون لوگون سے جنکو تم ناپسند کرتے ہو اور اذن ندین تمہارے گھر مین اون شخصونکو جنکو تم مکروہ رکھتے ہو اونکا حق تمپر یہ ہے کہ احسان کرو تم اون سے کپڑے اور کھانے مین رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح نووی نے کہا عوان جمع ہے عانیہ کی بمعنی اسیر تشبیہ دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کے داخل ہونے مین نیچے حکم شوہر کے ساتھ اسیر کے ضرب مبرح سے مراد شاق شدید ہے عدم ابتغاء سبیل سے مراد یہ ہے کہ ایسی راہ طلب نکرو جس سے اونپر حجت لاو اور اوسکے سبب سے اونکو ایذا پہونچاو۔ واللہ اعلم انتہی معاویہ بن حیدہ کہتے ہین مینے کہا ای رسول اللہ حق ہماری زوجہ کا ہمپر کیا ہے

فرمایا کہلا تو اوسکو جب کہائے تو اور پہنا تو اوسکو جب پہنے تو اور مت مار مونہہ پر اور بدکہہ اوسکو اور جدا نکر مگر گہر مین یہ حدیث حسن ہے اسکو ابو داود نے روایت کیا ہے بدکہنے سے یہ مراد ہے کہ قبحک اللہ نکہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اکمل مؤمنین ایمان مین وہ شخص ہے جسکا خلق بہت اچھا ہے اور خیار تم مین وہ لوگ ہین جو بہتر ہین ساتہہ اپنی عورتون کے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ایاس بن عبد اللہ نے کہا حضرت نے فرمایا تم مت مارو اللہ کی لونڈیونکو عمر رضی اللہ عنہ نے آکر کہا جرأت کی عورتون نے اپنے شوہرون پر حضرت نے اجازت مارنیکی دی بہت سی عورتون نے حضرت کا گہر آکر گہیرا اپنے شوہرون کی شکایت کرتی تہین فرمایا مجہکو ستر عورتون نے آکر گہیرا ہے سب شاکی ہین اپنے خاوندون کی لیس اولئک بخیارکم یعنی وہ لوگ جنکی یہ شاکی ہین کچہہ اچہے لوگ نہین ہین رواہ ابو داود باسناد صحیح ابن عمرو کا لفظ یہ ہے دنیا متاع ہے یعنی برتنے کی چیز ہے بہتر متاع دنیا کی عورت صالحہ ہے رواہ مسلم

باب ۳۴ بیان مین حق زوج کے زوجہ پر

قال اللہ تعالی الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضہم علی بعض وبما انفقوا من اموالہم فالصالحات قانتات حافظات للغیب بما حفظ اللہ حدیث عمرو بن احوص سابق مین گزر چکی ہے دوسری حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب بلایا مرد نے اپنی بی بی کو اپنے بستر پر اور وہ نہ آئی اور سورہا وہ غصے مین تو لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے صبح تک متفق علیہ دوسرا لفظ یہ ہے قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین ہے جان میری نہین بلاتا کوئی مرد اپنی بی بی کو اپنے بستر پر اور انکار کرتی ہے اوسپر لکن وہ شخص جو آسمان پر ہے خفا ہوتا ہے اوس عورت پر یہانتک کہ راضی ہو خاوند اوس سے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا حلال نہین ہے کسی عورت کو یہ کہ روزہ رکہے اور شوہر اوسکا حاضر ہو مگر اذن سے شوہر کے اور اجازت ندے کسیکو اوسکے گہر مین مگر اوسکے اذن سے متفق علیہ وہذا لفظ البخاری ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے کہا تم سب راعی ہو اور سب کے سب مسؤل ہوگے اپنی رعیت سے امیر راعی ہے اور مرد راعی ہے اپنے گہر والون پر اور عورت راعی ہے گہر پر اپنے شوہر اور اولاد کے فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ متفق علیہ طلق بن علی کا لفظ یہ ہے کہ جب بلائے مرد اپنی بی بی کو واسطے حاجت اپنی کے تو وہ آوے پاس اوسکے اگرچہ تنور پر ہو رواہ الترمذی والنسائی وقال الترمذی حدیث حسن صحیح ظاہر یہ ہے کہ مراد حاجت سے اس جگہہ جماع ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے اگر مین حکم کرتا

کسی شخص کو کہ سجدہ کرے کسی شخص کو تو حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کرے وہ خاوند کو رواہ الترمذی
وقال حدیث حسن صحیح ام سلمہ مرفوعا کہتی ہین جو عورت مرے اور اوسکا خاوند اوس سے راضی ہو
وہ جنت مین جائیگی رواہ الترمذی وقال حدیث حسن معاذ بن جبل نے مرفوعا کہا ہی ایذا نہین
دیتی کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا مین لکن کہتی ہے زوجہ اوسکی حور عین مین سے تو ایذا اندے
اسکو قتل کرے تجھے اللہ یہ تو نزدیک تیرے دخیل ہے یعنی مہمان قریب ہے کہ تجھکو چھوڑکر پاس
ہمارے آجائیگا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ظاہر یہ ہے کہ یہ کہنا حور کا حق مین
اوس شخص کے ہوگا جسکا مغفور ہونا نزدیک اللہ کے مقرر ہے واللہ اعلم اسامہ بن زید کا
لفظ مرفوع یہ ہے نہین چھوڑا مینے بعد اپنے کوئی فتنہ مضر تر مردون پر عورتون سے متفق علیہ
ف حقوق زوجین مین رسالہ **صلاح ذات البین** جامع مقاصد واحکام نکاح ہے
غزالی کہتے ہین نکاح معین ہے دین پر مہین ہے شیاطین کا ایک حصن حصین ہے دشمن خدا سے
سبب تکثیر ہے واسطے مباہات سید المرسلین کے سائر نبیین پر علمار کا فضل نکاح مین اختلاف
ہے بعض نے مبالغۃً کہا کہ افضل ہے تخلی لعبادۃ اللہ سے دوسرون نے اعتراف فضل کا کیا لکن
تخلی لعبادۃ اللہ کو اوسپر مقدم رکھا جب تک کہ نفس کو ایسا توقان طرف اوسکے نہین ہے جس سے
حال مشوش ہو اور داعیہ وقاع پیدا ہو اورون نے کہا افضل ہمارے زمانے مین ترک نکاح ہے
فضیلت اسکی پہلے تھی جبکہ اکساب محظور اور اخلاق نسار مذموم نتھے انتہی مین کہتا ہون نکاح سنت
ہے رغبت سنت سے بری بات ہے لکن فضیلت نکاح وترک نکاح کے حق مین ہر مسلم کے
مبنی ہے سلامت وعدم سلامت پر غوائل نکاح سے سو اسمین شک نہین ہے کہ اس زمانے مین
سلامتی آفات ومصائب نکاح سے محال نظر آتی ہے الا ماشاء اللہ بنظر ان غوائل کے اگر کوئی
شخص باوجود اعتقاد سنیت نکاح کے ترک نکاح کرے اور اپنے ایمان وآبرو ومال وجان کو ہاتھ سے
اس دام شیطان کے بچاوے تو وہ محل اعتراض نہین ہوگا غزالی رحمہ اللہ نے ترغیب فی النکاح وترغیب
عن النکاح مین کلام بسیط کیا ہے **حکایت** امم سالفہ مین ایک عابد تھا جو عبادت مین فائق اہل
زمان تھا اوسکا ذکر نبی زمان کے سامنے ہوا کہا وہ بہت اچھا آدمی ہے اگر تارک سنت نہوتا عابد نے
سنکر غم کیا نبی سے پوچھا کہا تو تارک تزویج ہے اوسنے کہا مین تزویج کو حرام نہین جانتا لکن مین فقیر
ہون اور لوگونپر عیال ہون کہا مین اپنی بیٹی تجھکو بیاہ دونگا پھر اوس سے نکاح اپنی دختر کا کردیا
حکایت بشر بن حارث نے کہا امام احمد بن حنبل تین امر مین مجھپر فاضل ہین ایک یہ کہ اونھون نے

طلب حلال اپنے اور غیر کے لیے کیا اور مین فقط اپنے جان کے لیے طلب کرتا ہون دوسرے
وہ نکاح کرنے مین تمسع ہین اور مین نکاح کرنے سے تنگ ہوتا ہون تیسرے یہ کہ وہ سبکے امام
ہین کہتے ہین جسدن والدۂ عبداللہ بن احمد کا انتقال ہوا اوسکے دوسرے دن امام احمد نے
نکاح کیا اور کہا مین اس بات کو مکروہ رکھتا ہون کہ شب بے جورو کے بسر کرون بشر سے جب کہا
کہ لوگ بسبب ترک نکاح کے تم مین گفتگو کرتے ہین اور تمکو تارک سنت ٹھیراتے ہین کہا اون لوگون
سے کہدو وھو مشغول بالفرض عن السنة بار دگر کہا مجھے تزویج سے کوئی مانع نہین ہی مگر یہ
آیت ولھن مثل الذي عليھن بالمعروف جب یہ ذکر امام احمد سے آیا تو اونہون نے کہا بشر
کے جوڑ کا آدمی کہان ہے وہ تو نوک سنان پر بیٹھتا ہے معہذا بشر کو بعد موت کے خواب مین دیکھا
پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا رفعت منازلي في الجنة واشرف بي على مقامات الانبياء
ولم ابلغ منازل المتاهلين دوسری روایت مین یون ہے کہ مجھہ سے کہا ما كنت احب ان تلقاني
عزبا پوچھا ابو نصر تمار کے ساتھہ کیا گذرا کہا رفع فوقي بسبعين درجة کہا ہمتو تم کو اون سے
فائق تر دیکھتے تھے کہا بصبرہ على بنياته والعيال سفیان بن عیینہ نے کہا ہے کثرت فساد
کی دنیا سے نہین ہے اسلیے کہ علی رضی اللہ عنہ از بر اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تھے اونکی چار بی بیان سترہ لونڈیان تھین غرضکہ نکاح ایک سنت ماضیہ اور ایک خلق ہے اخلاق
انبیا سے حکایت کسینے ابراہیم بن ادہم سے کہا تمکو خوشی ہو کہ تم بے جورو ہو کر عبادت کے
لیے فارغ ہوے کہا لروعة منك بسبب العيال افضل من جميع ما انا فيه کہا پھر کس لیے
تم نکاح نہین کرتے کہا مجھکو حاجت عورت کی نہین ہے اور مین نہین چاہتا ہون کہ کسی عورت
کو اپنے نفس سے دھوکا دون یہ حکایات متعلق ترغیب فی النکاح تہی رہی ترغیب عن النکاح سو
حدیث مین آیا ہے بہتر لوگون مین بعد دو صد سال کے وہ شخص ہے جو خفیف الحاذ بے اہل
و ولد ہو دوسری حدیث مین یہ ہی آئیگا لوگونپر ایک زمانہ کہ ہلاک مرد کا ہاتھہ پر زوجہ و ابوین و ولد
کے ہوگا اوسکو فقر کی عار دلائین گے تکلیف مالایطاق دینگے وہ ایسے مداخل مین داخل
ہوگا جہان اوسکا دین جاتا رہے گا حکایت ابو سلیمان دارانی سے سوال نکاح کا کیا کہا الصبر
عنھن خیر من الصبر علیھن والصبر علیھن خیر من الصبر على النار یہ بہی کہا ہے کہ جو حلاوت
عمل کی اور فراغ قلب کا وجید پاتا ہے وہ متاہل نہین پاتا ہے پھر کہا ہمنے اپنے اصحاب مین کسیکو
نہین دیکھا کہ اوسنے بیاہ کیا ہو اور پھر وہ مرتبۂ اولی پر ثابت رہا ہو حسن نے کہا اللہ جب کسی بندے

کے ساتھ ارادہ نیکی کا کرتا ہے تو اوسکو مشغول باہل و مال نہین کرتا ابن ابی الحواری کہتے ہین اس بات
کے معنی مین ایک جماعت نے مناظرہ کیا آخر یہ رای ٹھیری کہ اسکے یہ معنی ہین کہ اہل و مال شاغل
اوسکے نہین ہوتے ہین نہ یہ کہ سرے سے اہل و مال ہی نہ رکھے گویا اشارہ ہے طرف قول
ابو سلیمان دارانی کے ماشغلك عن الله من اهل ومال وولد فهو عليك مشؤم غزالی نے
کہا بالجملہ کسی شخص سے ترغیب عن النکاح مطلقاً منقول نہین ہے مگر مقرون بالشرط اور ترغیب
فی النکاح مطلقاً آئی ہے اور مقرون بالشرط بھی آئی ہے پھر ذکر فوائد و آفات نکاح کا کیا ہے
فوائد مین پہلا فائدہ یہ کہا کہ حصول ولد ہے اصل وضع نکاح کی اسی لیے ہے مقصود اوس سے
ابقاء نسل و عدم اخلاء عالم کا جنس انس سے ہے توصل الی الولد مین قربت ہے چار طرح پر ایک
موافقت محبت خدا تحصیل ولد مین بغرض بقای جنس انسان دوسرے طلب محبت رسول اللہ
تکثیر امت مین بغرض مباہات تیسرے طلب کرنا تبرک کا دعاء ولد صالح سے بعد موت کے چوتھے طلب
شفاعت بموت ولد صغیر جبکہ قبل اس شخص کے مر جائے دوسرا فائدہ نکاح کا تحصن ہے شیطان سے
اور توڑنا توقان کا اور دفع کرنا غوائل شہوت کا اور غض بصر و حفظ فرج تیسرا فائدہ ترویح و ایناس
نفس ہے مجالست و نظر و ملاعبت سے اور اراحت و تقویت قلب عبادت پر چوتھا فائدہ
تفریغ قلب ہے تدبیر منزل و تکفل شغل طبخ و کنس و فرش و تنظیف اوانی و تہیۂ اسباب معیشت
سے کیونکہ عورت صالحہ مصلحۂ منزل مرد کو عون ہوتی ہے دین پر پانچوان فائدہ مجاہدت و ریاضت
نفس ہے اسلیے کہ رعایت و ولایت و قیام بحقوق اہل کرنا پڑتا ہے اخلاق نساء و احتمال
اذی و اصلاح حال و ارشاد طریق دین و اجتہاد کسب حلال مین واسطے اونکے صبر و مشقت
اوٹھانا ہوتا ہے رہے آفات نکاح کے سو اول و اقوی آفات عجز ہے طلب حلال سے کیونکہ
ہر کسی شخص کو یہ رزق حلال میسر نہین آتا خصوصاً ان اوقات مین باوجود اضطراب معائش
کے پس نکاح سبب توسع طلب و اطعام حرام کا ہوتا ہے اسمین یہ خود بھی ہلاک ہوتا ہے اور
اسکے گھر والے بھی ہالک ہو جاتے ہین جو شخص بے زن ہے وہ اس آفت و بلا سے امن مین ہے
دوسری آفت قصور ہے قیام حق نسوان سے اور صبر کرنے سے اونکے اخلاق پر اور اوٹھانا ایذا
کا اونکی زبان و فعل سے یہ آفت بنسبت آفت اولی کے عموم مین کمتر ہے اسلیے کہ قدرت اسپر
بنسبت قدرت کے اولی پر ایسر ہے تحسین خلق ہمراہ نساء کے اور قیام ساتھ اون کے حظوظ کے
اہون ہوتا ہے طلب حلال سے اسیوجہ سے بعض نے عدم ترویج کا یہ عذر بیان کیا کہ

انا مبتلی بنفسی فکیف اضیف الیہا نفسا اخری حکایت سفیان بن عینیہ کو دروازہ پادشاہ پر کھڑا ہوا دیکھہ کر کہا یہ جگہہ تو تمہارے کھڑے ہونیکی نتھی کہا وھل رایت ذا عیال افلح سویہ آفت بھی عام ہے اگرچہ عموم آفت اولی سے کم ہو اس آفت سے سوا حکیم عاقل حسن الاخلاق بصیر بعادات نساء کے اور کوئی سلامت نہین رہ سکتا ایسا ہی شخص زبان سے اونکی صبر کرتا ہے اتباع شہوات نساء سے وقاف ہوتا ہے اور انکے حقوق وفا کرتا ہے اور انکے زلل سے تغافل کرتا ہے اور انکے اخلاق کی مدارات اپنی عقل سے بجالاتا ہے اسلیے کہ اکثر لوگون پر سفہ و فظاظت و حدت و بطش و سوء خلق و عدم انصاف باوجود طلب تمام انصاف کے غالب ہوتا ہے سو یہ حالات فساد نکاح سے اور زیادہ ہو جاتے ہین تیسری آفت یہ ہے کہ اہل و ولد شاغل ہون حق تعالی سے جاذب ہون طرف طلب دنیا کے سو ہر شاغل عن اللہ اہل و مال و ولد سے مشوم ہوتا ہی یہ اشیاء داعی ہوتی ہین طرف تنعم بالمباح کے بلکہ ملاعبت و موانست نساء و امعان تمتع مین مستغرق کردیتی ہین رات دن گزرتا چلا جاتا ہے اسکو فرصت تفکر فی الآخرۃ کی نہین ملتی استعداد للآخرۃ کا کیا ذکر ہے و لہذا ابراہیم بن ادہم نے کہا ہے من تعوّد افخاذ النساء لم یجئ منہ شئ ابو سلیمان نے کہا جسنے بیاہ کیا وہ طرف دنیا کے جھکا یعنی تزوج داعی الی الدنیا ہوتا ہے ان فوائد و آفات کا بیان غزالی نے بہت بسط سے کیا ہے اب کسی شخص واحد پر یہ حکم لگانا کہ افضل واسطے اوسکے نکاح ہی یا عزوبت مطلقاً قصور ہے احاطہ مجامیع ان امور سے بلکہ ان فوائد و آفات کو عیار و محک ٹہیراکر عرض نفس کرے اگر یہ آفات اوسکے حق مین منتفی ہون اور فوائد مجتمع ہون تو اوسکو نکاح کرنا افضل ہے اور اگر فوائد مفقود اور آفات موجود ہون تو ترک نکاح افضل ہی اور اگر دونون امر متقابل ہون اور یہی غالب ہے تو پھر حظ فوائد و حظ آفات کو میزان قسط مین وزن کرے جسکا رجحان غالب علی الظن ہوا اوسی کا حکم ہوگا غزالی رحمہ اللہ نے اسکو مثال سے سمجھایا ہے پھر دوسرے باب مین احوال زن و شروط عقد کو طریقہ فقہ پر ذکر کیا ہے پھر باب سوم مین آداب معاشرت کی سکھائی ہین بیان حقوق زوجین کا کیا ہے اور لکھا ہے کہ القول الشافی فیہ ان النکاح نوع رق فھی رقیقۃ لہ فعلیہا طاعۃ الزوج مطلقا فی کل ما طلب منہا فی نفسہا مما لا معصیۃ فیہ انتھی حکایت سلف مین عادت عورتون کی یہ تھی کہ جب مرد باہر جاتا تو وہ اوس سے کہتے تہین خواہ بی بی یا بیٹی دیکہہ کسب حرام نکرنا ہم بھوک و ضرر پر صبر کرلین گے لکن آگ پر ہمسے صبر نہو گا حکایت سلف مین ایک مرد سفر کو جانے لگا ہمسایون نے اوسکی بی بی سے کہا تو نے اسکے

سفر کو کسطرح روا رکھا یہ تجھکو نفقہ دیکر نہین جاتا ہے اوسنے کہا مینے جب سے اسکو پہچانا ہی اکال جاتا ہے نہ رزاق میرا رب رزاق ہے سو یہ اکال جاتا ہے اور رزاق باقی ہی **حکایت** اضمعی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے جنگل مین ایک عورت دیکھی لال کپڑے پہنے ہوئے مہندی لگائی ہوئے ہاتہہ مین تسبیح تھی مینے کہا ما ابعد ھذا من ھذا اوسنے کہا ؎

وللہ مني جانب لا اضیعه　　　وللھو مني والبطالة جانب

مینے معلوم کیا کہ یہ عورت نیکبخت ہے اسنے یہ تزین واسطے اپنے شوہر کے کیا ہے **حکایت** اصمعی سے نے کہا مین بادیہ مین گیا ایک عورت کو بہت خوبصورت پایا اوسکا شوہر نہایت بدصورت تھا مینے کہا تجھکو اسکے پاس رہنا پسند آتا ہے کہا چپ شاید اسنے درمیان اپنے اور خدا کے کچھہ اچھا کام کیا ہوگا جسکے ثواب مین خدا نے مجھے اسکو دیا ہے اور شاید مجھسے درمیان میرے اور خدا کے کوئی بدی ہوئی ہوگی کہ اسکو میرے لیے عقوبت اوس سیئہ کی ٹھیرایا ہی کیا مین اللہ کی رضا پر راضی نہ ہون مین خاموش رہگیا

باب ۳۵ بیان مین نفقہ عیال کے

قال اللہ تعالی وعلی المولود لہ رزقھن وکسوتھن بالمعروف وقال تعالی لینفق ذو سعة من سعتہ ومن قدر علیہ رزقہ فلینفق مما اتاہ اللہ لا یکلف اللہ نفسا الا ما اتاھا وقال تعالی وما انفقتم من شيء فھو یخلفہ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے ایک دینار وہ ہے جو تونے راہ خدا مین خرچ کیا ایک دینار وہ ہے جو تونے اپنی گردن پر صرف کیا ایک دینار وہ ہے جو تونے مسکین پر صدقہ کیا ایک دینار وہ ہے جو تونے اپنے اہل پر خرچ کیا سب مین بڑا باعتبار اجر وہ دینار ہے جو تونے اپنے اہل پر صرف کیا رواہ مسلم ثوبان کا لفظ مرفوع یون ہے افضل دینار جسکو مرد صرف کرتا ہے وہ دینار ہے جسکو اپنی عیال پر خرچ کیا اور وہ دینار ہے جسکو اپنے دابہ پر راہ خدا مین صرف کیا اور وہ دینار ہے جو فی سبیل اللہ اپنے اصحاب پر اوٹھایا رواہ مسلم ام سلمہ نے پوچھا مجھکو کچھہ اجر ہوگا بنی سلمہ مین اگر مین اونپر نفقہ کرون کیونکہ مین اونکو نہین چھوڑ سکتی اسلیے کہ وہ میرے ابنا ہین فرمایا ہان تجھکو اجر ہے نفقہ کرنے کا اونپر متفق علیہ اول کتاب مین حدیث سعد بن ابی وقاص کی باب النیة مین گزر چکی ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے انک لن تنفق نفقة تبتغي بھا وجہ اللہ الا اجرت بھا حتی تجعل فی فی امرأتک متفق علیہ ابو مسعود بدری کا لفظ مرفوع یہ ہے جب خرچ کرتا ہے مرد اپنی اہل پر کچھہ نفقہ بامید اجر کے تو وہ اوسکے لیے صدقہ ہوتا ہے متفق علیہ حدیث دلیل ہے اعتبار نیت پر معلوم ہوا کہ اگر بے نیت اجر کے اہل

وعیال پر صرف کریگا تو نہ ثواب ہے نہ عقاب ابن عمر و مرفوعاً کہتے ہین کافی ہے آدمی کو گناہ کہ ضائع کر دے اہل قوت کو رواہ ابوداود هذا حدیث حسن صحیح اسکو مسلم نے بھی اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ کفی بالمرء اثما ان یحبس عمن یملک قوته ابوہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ ہر صبحکو دو فرشتے اوترتے ہین ایک یہ کہتا ہے اللهم اعط منفقا خلفا دوسرا یہ کہتا ہے اللهم اعط ممسكا تلفا متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ اوپر کا ہاتھہ بہتر ہے نیچے کے ہاتھہ سے تو شروع کر عیال سے بہتر صدقہ وہ ہے جو تونگری سے ہو اور جو کوئی عفاف کرنا چاہے گا تو عفت دے گا اوسکو اللہ اور جو کوئی مدد چاہے گا تو مدد کریگا اوسکی اللہ رواہ البخاري

باب ۳۶ بیان مین انفاق شئ محبوب و جید کے

قال اللہ تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ۵ رجال اللہ هبوا لیس غیر اللہ رب ان فی القرآن لفظا فیه للعشاق طب لن تنالوا البر حتی + تنفقوا مما تحبوا وقال تعالی یا ایها الذین آمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون انس کہتے ہین کہ ابوطلحہ مدینہ مین اکثر الانصار تھے مال نخل مین اور بہت محبوب مال اونکو بیرحا تہا یہ جگہہ سامنے مسجد کے تھی حضرت وہان جاتے اور وہان کا آب پاک پیتے انس نے کہا جب یہ آیت اوتری لن تنالوا البر الخ تو ابوطلحہ نے کہا ای رسول خدا اللہ تعالی یون فرماتا ہے اور احب اموال مجھکو بیرحا ہے یہ صدقہ ہے راہ خدا مین مین امید رکھتا ہون اسکے بر و ذخر کی نزدیک اللہ کے آپ اسکو جہان اللہ تعالی سجھائے وہان رکھین فرمایا بخ ذلك مال رائح ذلك مال رائح مینے سنا جو تونے کہا مین یہ مناسب جانتا ہون کہ اسکو تو اقربین مین رکھہ ابوطلحہ نے کہا بہتر ہے مین ایسا ہی کرونگا پھر ابوطلحہ نے اوسکو اپنے اقارب و بنی عم مین تقسیم کر دیا متفق علیہ صحیح مین لفظ رابح بیای موحدہ بھی آئی ہے بیرحا ایک باغ کھجور کا تہا یہ حدیث دلیل ہے ترجمۃ الباب پر

باب ۳۷ اس بیان مین کہ مرد پر واجب ہے کہ اپنے اہل و ولد ممیز مین اور ساری اپنی رعیت کو حکم طاعت الہی کا اور نہی مخالفت خدا سے کرے اور اونکو ادب دے اور ارتکاب منہی عنہ سے روکے

قال اللہ تعالی وأمر اهلك بالصلوة واصطبر علیها وقال تعالی یا ایها الذین آمنوا قوا انفسکم واهلیکم نارا حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حسن بن علی نے ایک دانہ کھجور کا تمر صدقہ سے

اوٹھاکر موہنہ مین رکھہ لیا تھا حضرت نے فرمایا کخ کخ ارم بہا اما علمت انا لا ناکل الصدقۃ
متفق علیہ دوسرا لفظ یہ ہے انا لا تحل لنا الصدقۃ کخ کخ باسکان خا معجمہ و بکسر خا مع التنوین
ایک کلمہ ہے زجر کا واسطے کودک کے مستقذرات سے حسن رضی اللہ عنہ او سوقت صبی تھے
عمر بن ابی سلمہ کہتے ہین مین بچا تہا حجر رسول خدا مین میرا ہاتہہ رکابی مین ادہر ادہر جاتا مجہسے
فرمایا ای لڑکے اللہ کا نام لے اور داہنے ہاتہہ سے کہا اور اپنے قریب سے کہا پھر جب سے میری
عادت یہی ہے متفق علیہ ابن عمر مرفوعا کہتے ہین تم سب راعی ہو اور سبکی سب اپنی رعیت سے
سوال کیے جاوگے امام راعی ہے اور مسؤل ہوگا رعیت سے اور مرد اپنے گھر مین راعی ہے مسؤل
ہوگا اپنی رعیت سے عورت راعی ہے گھر مین اپنے میان کے پوچھی جائیگی اپنی رعیت سے خادم
راعی ہے مال مین اپنے سید کے مسؤل ہوگا اپنی رعیت سے سو تم سب راعی ہو اور سب مسؤل ہو
اپنی رعیت سے متفق علیہ حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا
حکم کرو اپنی اولاد کو نماز کا اور وہ سات برس کے ہون اور مارو اونکو نماز پر اور وہ دس برس کے
ہون اور جدا سلاو اونکو مضاجع مین حدیث حسن رواہ ابو داود باسناد حسن سبرہ بن
معبد جہنی کا لفظ مرفوعا یون ہے علموا الصبی الصلوۃ لسبع سنین واضربوہ علیہا ابن عشر
سنین رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن ابو داود کا لفظ یہ ہے مروا
الصبی بالصلوۃ اذا بلغ سبع سنین ؁

باب ۳۸ بیان مین حق ہمسایہ کے

قال اللہ تعالی وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی
والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم عمر و عائشہ نے مرفوعا کہا ہے
ہمیشہ جبریل علیہ السلام وصیت کرتے ہین مجکو ہمسایہ کی یہانتک کہ گمان کیا مینے کہ وہ اوسکو جلد
وارث ٹہیراوینگے متفق علیہ ابو ذر سے فرمایا تھا ای ابو ذر جب تو شوربا پکائے تو اوسکا پانی
زیادہ کر اپنے ہمسایون کی خبر لے رواہ مسلم دوسری روایت یون ہی ابو ذر نے کہا مجکو وصیت
کی میرے خلیل نے کہ جب تو شوربا پکائے تو پانی زیادہ رکھہ پھر کسی گھر والون مین اپنے ہمسایون
مین سے نظر کر اور کچھہ اوس شوربے مین سے اونکو بھی مطابق دستور کے دے ابو ہریرہ کہتے ہین
حضرت نے فرمایا واللہ مومن نہین ہوتا واللہ مومن نہین ہوتا پوچھا کون ای رسول خدا فرمایا
وہ شخص کہ امن مین نہین ہے ہمسایہ اوسکا بوائق اوسکے سے متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہے داخل نہین ہوتا

جنت مین وہ شخص کہ امن مین نہین ہے پڑوسی اوسکا بوائق سے اوسکے بوائق کہتے ہین غوائل و شرو
کو دوسر الفظ انکا یہ ہے ای مسلمان بی بیو حقیر نجانے کوئی ہمسایہ ہدیہ کو اپنے ہمسایہ کے اگرچہ ایک
کھر بکری کا ہو متفق علیہ تیسر الفظ انکا یہ ہے منع نکرے کوئی ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو اس بات سے
کہ رکھے وہ چوب اپنی اوسکی دیوار مین پھر ابو ہریرہ نے کہا مالی اراکم عنہا معرضین واللہ لارمین
بہا بین اکتا فکم متفق علیہ بعض علما قائل اسکے وجوب کے ہین چوتہا لفظ یہ ہے جو شخص ایمان
رکھتا ہو اللہ و یوم آخر پر وہ ایذا ندے اپنے ہمسایہ کو اور جو کوئی مومن ہو اللہ و یوم آخر پر وہ اکرام
کرے اپنے مہمان کا اور جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ و دن آخرت پر وہ اچھی بات کہے یا چپ ہو رہے
متفق علیہ ابو شریح خزاعی کا لفظ یہ ہے جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ و یوم آخر پر وہ احسان کرے
اپنے ہمسایہ سے اور اکرام کرے اپنے مہمان کا اور کہے خیر یا چپ رہے رواہ مسلم بھذا اللفظ وروی
البخاری بعضہ عائشہ نے کہا ای رسول خدا میرے دو ہمسایہ ہین مین کسکو ہدیہ بھیجون فرمایا
جسکا دروازہ تجھسے زیادہ تر قریب ہے رواہ البخاری حدیث ابن عمر مین آیا ہے بہتر اصحاب
نزدیک اللہ کے وہ ہے جو بہتر ہے اپنے صاحب سے اور بہتر ہمسایون مین نزدیک اللہ کے وہ ہے جو
بہتر ہے اپنے ہمسایہ سے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غزالی کہتے ہین حق جار
کچہ یہی کف اذی نہین ہے بلکہ احتمال اذی ہے کیونکہ اوس جار نے بھی اس شخص سے کف اذی کیا ہی
سو فقط اس بات سے اوسکا حق ادا نہین ہوتا اور نہ فقط احتمال اذی کفایت کرتا ہی بلکہ رفق و
اسدار خیر و معروف بھی چاہیے زہری نے کہا ہے جوار ہر چہار جہات سے چالیس گھر تک ہے
ابن المقنع نے سنا کہ ہمسایہ اونکا اپنا گھر بسبب قرض کے فروخت کرتا ہے یہ اوس گھر کے سایہ مین
بیٹھے تھے کہا جب اسنے اپنا گھر بیچڈالا تو مینے کیا حرمت اسکی کی اوسکو قیمت گھر کی دی اور کہا تو اسکو
فروخت نکر ایک شخص کے گھر مین چوہے بہت ہو گئے تھے لوگون نے کہا بلی پالو اوسنے کہا بلی کی
آواز سے چوہے گھر مین ہمسایہ کے چلے جائین گے یہ جفا ہے منجملہ حقوق جار کے یہ ہے کہ ابتدا بالسلام
کرے زیادہ کلام نکرے اور نہ حال پوچھے مرض مین عیادت کرے مصیبت مین تعزیت کرے
فرح کی تہنیت کرے سرور مین اظہار شرکت کرے زلات سے درگزر کرے سطح سے اوسکے گھر مین
نہ جھانکے اوسکو لکڑی رکھنے سے اپنے گھر کی دیوار پر منع نکرے اوسکی خادمہ کی طرف نظر نکرے
اوسکی اولاد سے تلطف کرے امر دین و دنیا کیطرف جسکے کہ وہ جاہل ہو ارشاد کرے
اوسکو ہدیہ بھیجے ورنہ گھر مین فواکہ کو چھپا کر لائے الی غیر ذلک مما ذکرہ الغزالی رحمہ اللہ تعالی

باب ٣٩ بیان مین برّ والدین وصلۂ ارحام کی

قال اللہ تعالیٰ و بالوالدین احسانا و بذی القربی الآیہ وقال تعالیٰ واتقوا اللہ الذی تسآءلون به والارحام وقال تعالیٰ والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل وقال تعالیٰ ووصینا الانسان بوالدیه حسنا وقال تعالیٰ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندك الکبر احدهما او کلاهما فلا تقل لهما اف ولا تنهرهما وقل لهما قولا کریما واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما کما ربیانی صغیرا وقال تعالیٰ ووصینا الانسان بوالدیه حملته امه وهنا علی وهن وفصاله فی عامین ان اشکر لی ولوالدیك ابن مسعود نے پوچھا کون عمل احب الی اللہ ہے فرمایا نماز پڑھنا وقت پر کہا پھر کون عمل فرمایا بر والدین کہا پھر کون عمل فرمایا جہاد کرنا راہ خدا مین متفق علیہ معلوم ہوا کہ برّ والدین جہاد پر بھی مقدم ہے ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین کفات نہین کرتا بیٹا باپ کو مگر یہ کہ پائے اوسکو مملوک پھر اوسکو خرید کرکے آزاد کردے رواہ مسلم دوسرا لفظ یہ ہے جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ و دن آخرت پر وہ صلہ کرے اپنے رحم کا الحدیث متفق علیہ تیسرا لفظ یہ ہے اللہ جب پیدائش خلق سے فارغ ہوا رحم نے کھڑے ہوکر کہا هذا مقام العائذ بك من القطیعة فرمایا ہان کیا تو راضی نہین ہے اس بات پر کہ مین وصل کرون اوسکو جو وصل کرے تجکو اور قطع کرون اوسکو جو قطع کرے تجکو کہا ہان پھر حضرت نے کہا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو فهل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئك الذین لعنهم اللہ فاصمهم واعمی ابصارهم متفق علیہ چوتھا لفظ یہ ہے ایک شخص نے آکر کہا ای رسول خدا کون زیادہ حقدار ہے ساتھہ حسن صحابت میری کے فرمایا مان تیری کہا پھر کون فرمایا مان تیری کہا پھر کون فرمایا وہی مان تیری کہا پھر کون کہا باپ تیرا متفق علیہ تین بار مان کو بتایا چوتھی بار مین باپ کا ذکر فرمایا یہ دلیل ہے مزید حسن صحابت والدہ پر بنسبت والد کے ایک روایت مین یہ لفظ ہے یا رسول اللہ من احق بحسن الصحبة قال امك ثم امك ثم اباك ثم ادناك ادناك پانچوان لفظ یہ ہے کہ تین بار فرمایا خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی جسنے پایا مان باپ کو وقت پیری کے ایک کو یا دونوکو پھر داخل نہوا وہ جنت مین رواہ مسلم چھٹا لفظ یہ ہے ایک آدمی نے کہا ای رسول خدا میرے رشتہ دار ہین مین اونکا صلہ کرتا ہون وہ مجھسے قطع کرتے ہین مین اونکے ساتھہ احسان کرتا ہون وہ میرے ساتھہ برائی کرتے ہین مین اون سے حلم کرتا ہون وہ مجھپر جہل کرتے ہین فرمایا اگر تو ایسا ہے جیسا کہ تو نے کہا تو پھر گویا تو اونکو راکھ کھلاتا ہے اور ہمیشہ

تیرے ساتھہ اللہ کی طرف سے اوپر ایک مددگار رہیگا جب تک کہ تو اس حال پر ہے رواہ مسلم
مراد راکھہ کھلانے سے اثم ہے انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی یہ چاہے کہ اوسکے
رزق مین کشایش ہو اور اوسکے اثر مین تاخیر وہ صلۂ رحم کیا کرے متفق علیہ مراد تاخیر اثر سے
تاخیر اجل و عمر ہے یعنی صلۂ رحم کرنے سے عمر زیادہ ہوتی ہے حدیث انس کی بمقدمہ صدقۂ
بیرحار کے اقربین پر بطولہ گزر چکی ہے ابن عمرو کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا مین بیعت کرتا ہون
آپ سے ہجرت وجہاد پر اللہ سے طالب اجر کا ہون فرمایا تیرے مان باپ مین کوئی زندہ ہے
کہا ہان دونون موجود ہین فرمایا تو اللہ سے اجر چاہتا ہے کہا ہان فرمایا جا پاس اپنے والدین کے
اور اچھا برتاو کر اونسے متفق علیہ و ھذا لفظ مسلم دوسری روایت یہ ہے ففیہما فجاھد معلوم ہوا
کہ خدمت و بر والدین مقدم ہے جہاد و ہجرت پر وللہ الحمد دوسرا لفظ ابن عمرو کا مرفوعا یہ ہے واصل
بکافی نہین ہے لکن واصل وہ ہے کہ جب قطع رحم ہو تو اوسکو وصل کرے رواہ البخاری عائشہ نے
مرفوعا کہا ہے رحم معلق ہے عرش سے کہتا ہے من وصلنی وصلہ اللہ و من قطعنی قطعہ اللہ
متفق علیہ میمونہ نے ایک کنیز آزاد کردی تھی جب حضرت سے ذکر کیا فرمایا اگر تو وہ کنیز اپنے اخوال
کو دیتی تو تجھکو اجر عظیم ملتا متفق علیہ اسما بنت ابی بکر نے کہا میری مان میرے پاس آئی وہ مشرکہ
تھی مینے حضرت سے پوچھا کہ وہ راغبہ ہے مین صلہ کرون فرمایا ہان صلی امك متفق علیہ
مراد راغبہ سے یہ ہے کہ وہ طامعہ ہے مجھسے کچھہ مانگنے آئی ہے نووی نے کہا قیل کانت امہا
من النسب و قیل من الرضاعۃ و الصحیح الاول معلوم ہوا کہ واسطے صلۂ رحم والدین کے مونا اسلام
کا شرط نہین ہے اگر مشرک ہون تو بھی اون سے صلۂ رحم کرنا جائز ہے یہ دلیل ہے عظم حق والدہ پر
حدیث زینب زن ابن مسعود مین آیا ہے کہ یہ اور ایک عورت انصاریہ حضرت کے در پر آئین کہ اگر
ہم صدقہ اپنے شوہر مفلس کو دین تو کافی ہوگا یا نہین حضرتؐ نے فرمایا لھما اجران اجر القرابۃ
واجر الصدقۃ متفق علیہ مراد صدقہ سے اس جگہہ صدقہ نفل ہے یا زکوۃ مفروضہ ہر طرف ایک
گروہ علما کا گیا ہے ظاہر حدیث شامل ہے دونون کو واللہ اعلم لکن اگر شوہر سید ہے تو تصدق
جائز نہوگا بوجہ سیادت نہ بوجہ شوہریت قصۂ ہرقل مین آیا ہے کہ ابو سفیان نے کہا یأمرنا بالصلوۃ
والصدقۃ والعفاف والصلۃ متفق علیہ ابوذر کا لفظ یہ ہے قریب ہے کہ فتح کروگے تم مصر کو
سو وصیت مانو خیر کی ساتھہ وہان کے لوگون کے فان لھم ذمۃ ورحما دوسری روایت مین
کہا ہے ذمۃ وصھرا رواہ مسلم علما نے کہا رحم یہ تھا کہ ہاجر ام اسمعیل علیہما السلام اہل مصر سے تھین

اور صحیح یہ تہا کہ ماریہ ام ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصری تہین معلوم ہوا کہ رشتہ دور و دراز کی رعایت بھی داخل صلۂ رحم ہوتی ہے حدیث ابوہریرہ مین بذیل نزول آیۂ وانذر عشیرتک الاقربین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ان لکم رحما سابلها ببلالها رواه مسلم بطوله بلال بفتح وکسر بمعنے آب ہے نووی نے کہا معنے حدیث کے یہ ہین ساصلها تشبیہ دی ہے قطیعت رحم کو حرارت سے جسکو پانی سے بجھاتے ہین اور اس رحم کو صلہ سے سرد کیا جاتا ہے ابن عمرو نے کہا حضرت نے کھل کر فرمایا نہ چھپا کر کہ آل ابی فلان میرے اولیا نہیں ہین میرا ولی اللہ وصالح مؤمنین ہے ولکن لهم رحم ابلها ببلالها متفق علیه واللفظ للبخاري نہایہ مین کہا ہے ای اصلها في الدنیا ولا اغنی عنهم من الله شیئا انتہی یہ حدیث بھی دلیل ہے جواز صلۂ رحم پر ساتہہ غیر اہل صلاح کے خالد بن زید انصاری نے کہا ایک آدمی نے حضرت سے کہا ای رسول خدا خبر دو مجھکو ایسے عمل کی جو داخل کرے مجھکو جنت مین فرمایا عبادت کر اللہ کی شریک نکر ساتہہ اوسکے کسی شی کو قائم رکھہ نماز دے زکوۃ صلۂ رحم کر متفق علیه حدیث سلمان بن عامر مین آیا ہے کہ صدقہ مسکین پر ایک صدقہ ہے اور ذی رحم پر دو صدقے ہین صدقہ وصلہ رواه الترمذي وقال حدیث حسن ابن عمر کہتے ہین میرے نیچے ایک عورت تھی مین اوسکو دوست رکہتا تہا عمر اوس سے ناخوش تھے مجھسے کہا تو اسکو طلاق دیدے مینے نمانا عمر نے حضرت سے کہا فرمایا طلقها رواه ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح معلوم ہوا کہ حق والد کا بہت بڑا ہے ایسے امور مین بھی طاعت والدین کی واجب ہوتی ہے ایک شخص پاس ابوالدرداء کے آیا کہا میری ایک بی بی ہے میری مان مجھسے کہتی ہے کہ مین اوسکو طلاق دیدون کہا مینے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے والد اوسط ابواب جنت ہے اب تو چاہے اوسکو ضائع کر اور چاہے نگاہ رکھہ رواه الترمذي وقال حدیث حسن صحیح انہون نے لفظ والد سے استدلال کیا والدہ پر یہ استدلال صحیح ہے اسلیے کہ والدہ کا حق تین گنا ہے والد سے سو جبکہ بحکم والد طلاق ہو سکتی ہے تو بحکم والدہ بالاولی طلاق ہونا جائز ہو گا سوا شرک ومعصیت کے سب امور مین اطاعت والدین کی اولاد ذکور پر واجب ہوتی ہے براء بن عازب کا لفظ مرفوعا یہ ہے خالہ بمنزلۂ مادر کے ہے رواه الترمذي وقال حدیث صحیح اس باب مین بہت احادیث ہین صحیح وغیرہ مین جیسے حدیث غار وحدیث جریج حدیث طویل عمرو بن عبسہ مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ارسلني بصلة الارحام وکسر الاوثان وان یوحد الله لا یشرك به شئ غزالی رحمہ اللہ کہتے ہین جبکہ حق قرابت ورحم کا مناکد

ٹھیرا تو اخص و امس ارحام و ولادت ہے اسکا تاکد دو چند ہونا چاہیے اسلیے حضرت نے فرمایا
ہے کہ بر والدین افضل ہے نماز و صدقہ و صوم و حج و عمرہ و جہاد فی سبیل اللہ سے اکثر علما کا قول
یہ ہے کہ طاعت والدین واجب ہے شبہات مین اگرچہ حرام محض مین واجب نہو یہانتک کہ اگر
وہ دونون تنہا کھانا تیرا ناپسند کرتے ہون تو تجہیر لازم ہے کہ تو اونکے ہمراہ کھائے اسلیے
کہ ترک شبہ ورع ہے اور رضا ر والدین حتم ہے اسیطرح تجھکو سفر کرنا امر مباح یا نافلہ مین نہین
پہونچتا مگر اونکے اذن سے اور مبادرت طرف حج کے کہ فرض اسلام ہے نفل ہے اسلیے کہ حج تاخیر
پر ہے اور خروج واسطے طلب علم کے نفل ہے مگر یہ کہ طلب علم فرض کو نکلے جیسے نماز روزہ بشرطیکہ
تیرے شہر مین کوئی معلم نہو ابو سعید خدری نے کہا ہے ایک آدمی یمن سے بارادہ جہاد آیا تھا
حضرت نے کہا تیرے ابوین نے تجھکو اذن دیا ہے کہا نہین فرمایا جا کر اونسے اذن لے
اگر وہ اجازت دین تو جہاد کر ورنہ اونکے ساتھ احسان کر جہانتک تجھسے بن سکے فان ذلك
خیر ما تلقی اللہ بعد التوحید ایک دوسرا شخص آیا اوسنے جہاد کا مشورہ چاہا فرمایا تیری مان ہے
کہا ہان فرمایا اوسکی خدمت کر جنت اوسکے پاؤن کے نیچے ہے اور ایک شخص آیا طالب بیعت
تھا کہا مین والدین کو رُلا کر آیا ہون فرمایا جا اونکو ہنسا جسطرح کہ رلایا ہے یہ بھی فرمایا ہے کہ حق
بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر مثل حق والد کے ہے ولد پر اور فرمایا ہے جب صعب ہو دابہ کسی تمہار یکا
یا بد خلق ہو بی بی اوسکی یا اور کوئی گھر والون مین سے تو اوسکے کان مین اذان دے انتہی۔

باب بیان مین تحریم عقوق و قطیعت رحم کے

قال اللہ تعالی فهل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم اولئك
الذین لعنهم اللہ فاصمهم واعمی ابصارهم وقال تعالی والذین ینقضون عهد اللہ
من بعد میثاقه ویقطعون ما امر اللہ به ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئك لهم
اللعنة ولهم سوء الدار وقال تعالی وقضی ربك الا تعبدوا الا ایاه وبالوالدین احسانا الی
قوله کما ربیانی صغیرا ابو بکرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا خبر دون مین تمکو اکبر کبائر کی تین بار
اسی طرح کہا ہمنے کہا ہان ای رسول خدا فرمایا اشراک باللہ و عقوق والدین تکیہ لگائے تھے اوٹھ
بیٹھے اور کہا سن رکھو اور قول زور و شہادت زور الحدیث متفق علیہ ابن عمر کا لفظ مرفوعا یہ ہے
کبائر اشراک باللہ عقوق والدین قتل نفس یمین غموس ہین رواہ البخاری دوسرا لفظ یہ ہے
منجملہ کبائر کے گالی دینا ہے آدمی کا اپنے مان باپ کو کہا کیا آدمی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے

کہا ہان گالی دیتا ہے کسی کے باپ کو پھر وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہے اور گالی دیتا ہے کسی کی
مان کو پھر وہ اسکی مان کو گالی دیتا ہے متفق علیہ دوسری روایت مین بجای لفظ گالی کے
لفظ لعنت کرنے کا آیا ہے مینے اپنے کان سے سنا ہے کہ بعض اولاد والدین پر لعنت کرتی ہے اور
انکو گالی دیتی ہے یہ ابلغ تر و اصرح تر ہے صورت اولی سے جبیر بن مطعم کا لفظ مرفوع یہ ہے
کہ داخل نہو گا جنت مین قاطع رحم متفق علیہ مغیرہ بن شعبہ کا لفظ یہ ہے کہ حرام کیا ہے اللہ نے
تمپر عقوق امہات کو الحدیث متفق علیہ اس حدیث مین فقط ذکر مان کا ہے لکن باپ کا بھی
یہی حکم ہے اس باب مین اور بہت احادیث ہین

باب بیان مین فضل بر اصدقاء مادر و پدر و اقارب زوجہ و سائر مندوب الاکرام کے

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ابر البر ان یصل الرجل ود ابیہ بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے
باپ کے دوستون کے ساتھہ احسان کرے ابن عمر کو ایک گنوار مکے کی راہ مین ملا انہون نے
اوسکو سلام کیا اور اپنے گدہے پر سوار کر کے ایک عمامہ اوسکے سر پر باندہا ابن دینار نے کہا
اصلحك الله یہ اعراب لوگ تہوڑی سی چیز مین خوش ہو جاتے ہین ابن عمر نے کہا اسکا باپ عمر بن
خطاب کا دوست تہا اور مینے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے ان ابر البر صلة الرجل اهل ود ابیه
رواہ مسلم ابو اسید ساعدی کہتے ہین ہم پاس حضرت کے بیٹھے تھے ایک مرد بنی سلمہ کا آیا اوسنے
کہا اے رسول خدا بر ابوین سے کچہہ باقی رہگیا ہے جو مین بعد اون کی موت کے اونکے
ساتھہ احسان کرون فرمایا ہان الصلوة علیهما والاستغفار لهما وانفاذ عهدهما من بعدهما
وصلة الرحم التی لا توصل الا بهما واکرام صدیقهما رواہ ابوداود مراد صلوة سے انکیلئے
دعا ہے عہد سے مراد وصیت ہے صدیق سے مراد دوست ہے عائشہ کہتی ہین حضرت
کبہی بکری ذبح کرتے اوسکے اعضاء الگ الگ کر کے صدائق خدیجہ مین بہیجتے متفق علیہ دوسری
روایت مین لفظ خلائل آیا ہے تیسری روایت مین لفظ اصدقاء آیا ہے چوتھی روایت مین
آیا ہے کہ ہالہ بنت خویلد خواہر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آکر اذن چاہا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم استیذان خدیجہ کو پہچان کر خوش ہوئے یا اہتمام کیا اور کہا اللهم
هالة بنت خویلد انس کہتے ہین مین ہمراہ جریر بن عبداللہ کے سفر مین نکلا وہ میری خدمت کرنے
لگے مینے کہا تم یہ کام مت کرو کہا مینے انصار کو دیکھا ہے کہ وہ ساتھہ حضرت کے کچہہ کرتے تھے جب سے

مینے قسم کھائی ہے کہ مین ہمراہ کسی شخص کے او نہین سے نہون گا لکن اوسکی خدمت کرونگا متفق علیہ

باب ۴۲ بیان مین اکرام اہل بیت رسالت و فضل عترت کے

قال اللہ تعالی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ویطھرکم تطھیرا وقال
تعالی ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب زید بن ارقم کہتے ہین ایکدن رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑہنے کو کہڑے ہوئے ایک پانی پر جسکو خم کہتے تھے درمیان مکہ و مدینہ
کے پھر اللہ کی حمد و ثنا کی وعظ کہا تذکیر فرمائی پھر کہا اما بعد ایہا الناس فانما انا بشر یوشک
ان یأتی رسول ربی فاجیب وانا تارك فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ فیہ الھدی
والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واھل
بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی فقال لہ حصین ومن اھل بیتہ
یا زید الیس نساؤہ من اھل بیتہ قال نساؤہ من اھل بیتہ ولکن اھل بیتہ من حُرِم
الصدقۃ بعدہ قال ومن ھم قال ھم آل علی وآل عقیل وآل جعفر وآل عباس قال کل ھؤلاء
حرم الصدقۃ علیھم قال نعم رواہ مسلم دوسری روایت یون ہے وانی تارك فیکم ثقلین
احدھما کتاب اللہ ھو حبل اللہ من اتبعہ کان علی الھدی ومن ترکہ کان علی الضلالۃ مطلب
آیت تطہیر کا تفسیر فتح البیان سے اور مطلب حدیث کا شروح مسلم خصوصا سراج وہاج سے
حاصل کرنا چاہیے حضرت نے قرآن و عترت کو ثقلین فرمایا ہے انپر چلنا اور انکا حفظ مرتبہ رکہنا
کام مؤمنین کاملین کا ہے یہ حدیث دلیل ہے فضل اہل بیت رسالت پر اسلیے کہ اونکو قرین کتاب اللہ
ٹہیرایا ہے اور جہتم بالشان بتایا ہی فضائل اہل بیت مین علما اہل سنت نے مؤلفات مستقلہ
لکہے ہین ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے ارقبوا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اھل بیتہ رواہ
البخاری نووی نے کہا معناہ راعوہ واحترموہ واکرموہ انتھی

باب ۴۳ بیان مین توقیر علما و کبار و اہل فضل کے اور اون کی تقدیم مین غیر پر اور اونکی رفع مجالس و اظہار مرتبہ مین

قال اللہ تعالی ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون حدیث ابو مسعود انصاری نے
مرفوعا آیا ہے کہ امامت کرے قوم کی جو اقرا ہو واسطے کتاب اللہ کے پھر اگر قرات مین برابر ہون
تو اعلم بالسنۃ اگر سنت مین بھی برابر ہون تو اقدم ہجرت مین اگر ہجرت مین بھی برابر ہون تو اقدم

سن مین اور امامت نکرے کوئی شخص کسی شخص کی اوسکی سلطنت مین اور نہ بیٹھے اوسکے گھر
مین اوسکی تکرمہ یعنی مسند پر مگر اوسکے اذن سے رواہ مسلم مراد قاری کتاب اللہ سے
عالم بالقرآن ہے عرف سلف مین قاری عالم کو کہتے تھے نہ نرے تالی قرآن کو اسلیے بعد اوسکے
ذکر اعلم بالحدیث کا کیا ہے مراد سلطنت سے محل ولایت ہے یا موضع مختص ہے مراد تکرمہ
سے وہ چیز ہے جسکے ساتھ وہ منفرد ہو جیسے فرش سریر و نحو ہما دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت نماز
مین ہمارے دوش پر ہاتھ پھیر کر کہتے لیلنی منکم اولو الاحلام والنہی ثم الذین یلونہم ثم الذین
یلونہم رواہ مسلم مراد نہی سے عقول ہین اور اولو الاحلام سے بالغین یا اہل علم و فضل ابن مسعود
کا لفظ مرفوع بعد لفظ یلونہم کے یہ ہے وایاکم وھیشات الاسواق رواہ مسلم مراد انسے
اراذل ہین حدیث سہل بن ابی حثمہ مین بذکر قصہ محیصہ و حویصہ آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا
کبر کبر متفق علیہ نووی نے کہا معناہ یتکلم الاکبر جابر کہتے ہین حضرت قتلی احد مین دو دو شخصون
کو ایک قبر مین جمع کرتے تھے جسکو اکثر اخذ للقرآن پاتے اوسکو لحد مین مقدم فرماتے رواہ البخاری
ابن عمر کا لفظ مرفوعًا یہ ہے مینے خواب مین دیکھا کہ مین مسواک کرتا ہون دو مرد آئے ایک بڑا تھا
دوسرے سے مینے مسواک اصغر کو دی مجھسے کہا گیا بڑے کو دے مینے اکبر کو دے دی رواہ مسلم
مسندا و البخاری تعلیقًا ابو موسی کا لفظ رفعا یون ہی منجملہ اجلال اللہ تعالی کے ہے اکرام مسلمان
ذی شیبہ کا یعنی بوڑھے مومن کا اور حامل قرآن کا جو نہ غالی ہے اوسمین اور نہ جافی ہی اوس سے
اور اکرام صاحب سلطان مقسط کا یعنی بادشاہ عادل کا حدیث حسن رواہ ابو داؤد
مراد غلو سے تجاوز عن الحد ہے اور مراد جفا سے تباعد و عدم تعاہد ہے حدیث عمرو بن شعیب عن
ابیہ عن جدہ مین مرفوعا آیا ہے وہ ہم مین سے نہین ہے جو رحم نکرے ہمارے صغیر پر اور نہ پہچانے
شرف ہمارے کبیر کا حدیث حسن صحیح رواہ ابو داود والترمذی وقال الترمذی ہے
حسن صحیح دوسری روایت مین بجای لفظ شرف کے لفظ حق آیا ہے میمون کہتے ہین عائشہ پر
گزرا ایک سائل کا ہوا اوسکو ایک پارۂ نان دیا ایک دوسرا آدمی گزرا وہ پرانے کپڑے پہنے تھا
اوسکو بٹھال کر کھانا کھلایا کسینے کہا تمنے یہ کیا کیا کہا حضرت نے فرمایا ہے انزلوا الناس منازلھم
رواہ ابو داود لکن میمون نے عائشہ کو نہین پایا تھا مسلم نے ذکر اسکا اول صحیح مین تعلیقا کیا ہی
اس لفظ سے وذکر عن عائشۃ قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ننزل الناس
منازلھم وذکرہ الحاکم فی کتابہ معرفۃ علوم الحدیث وقال ھو حدیث صحیح سمرہ بن جندب کہتے ہین

مین زمانۂ حضرت مین لڑکا تہا جو حضرت سے سنتا یاد کر لیتا مجکو کچہ کہنے سے کوئی مانع تہا
لکن یہ امر کہ وہان کچہ لوگ تہے مسن تر مجہسے متفق علیہ انس کا لفظ مرفوع یہ ہے ما اکرم شابٌ
شیخاً لسنّہٖ الا قیض اللہ لہ من یکرمہ عند سنّہٖ رواہ الترمذی وقال غریب

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد　　ہر کہ خود را دید او محروم شد

باب ۱۶۳ بیان مین فضل علم و علما کے

نووی نے یہ باب اپنی کتاب مین بہت دور جاکر بلفظ باب ۲۴۳ فی العلم منعقد کیا ہی اسجگہہ ادنی مناسبت
سے یہ باب اضافہ کیا گیا شواہد اسکے قرآن مین بہت ہین قال اللہ تعالی شہد اللہ انہ لا الہ الا
ہو والملائکۃ واولو العلم قائما بالقسط اس آیت مین بدایت اپنی ذات پاک سے کی تثنیہ
ملائکہ سے کیا تثلیث اہل علم سے کی وناہیک بہذا شرفا وفضلا وجلاء ونبلا وقال تعالی
یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت ابن عباس نے کہا علما کے لیے درجات
ہین مومنین سے بڑہکر سات سو درجے مابین ہر دو درجے کے پانسو سال کا رستہ ہی وقال
تعالی ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنی عالم و جاہل برابر نہین ہوتا ہی عالم
شریف و کریم ہے جاہل رذیل و لئیم ہے وقال تعالی انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء وقال
تعالے قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتٰب وقال تعالی قال الذی
عندہ علم من الکتٰب انا اٰتیک بہ اسمین تنبیہ کی ہے اقتدار قوت علم پر وقال عز وجل
وقال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب اللہ خیر لمن اٰمن وعمل صالحا اسمین یہ بات بیان
کی ہے کہ عظم قدر آخرت علم سے معلوم ہوتا ہے وقال تعالی وتلک الامثال نضربہا
للناس وما یعقلہا الا العالمون اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ علما ہی عقلمند ہوتے ہین
پس بس وقال تعالی ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم
اپنے حکم کو وقائع مین طرف استنباط علما کے پہیرا ہے اور انکے رتبہ کو ملحق برتبۂ انبیا کیا
ہے کشف مین حکم خدا کے وقال تعالی قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوءاتکم وریشا
کہا ہے مراد لباس سے اسجگہہ علم ہے اور مراد ریش سے اسجگہہ یقین ہے اور مراد لباس تقوی سے
دوسری جگہہ حیا ہے وقال تعالی ولقد جئناہم بکتٰب فصّلناہ علی علم وقال تعالے
فلنقصن علیہم بعلم وقال تعالی بل ہو اٰیٰت بینٰت فی صدور الذین اوتوا العلم وقال
تعالی خلق الانسان علمہ البیان اسکو معرض امتنان مین ذکر کیا ہے ع حکیمی سخن بر زبان آفرین

حدیث معاویہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ جس کسیکے ساتھہ ارادہ خیر کا کرتا ہے اوسکو دین مین فقیہ بناتا ہے مین قاسم ہون یعنی علم کا اور اللہ معطی ہے یعنی فہم فی العلم کا متفق علیہ مراد فقہ سے اسجگہہ فہم ہے نہ فقہ عرفی ابوہریرہ کا لفظ رفعا یون ہے لوگ معادن ہین مثل معادن زر و سیم کے خیار مردم جاہلیت مین خیار ہین اسلام مین جبکہ فقیہ ہو جائین رواہ مسلم حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے حسد نہین مگر دو شخصون مین ایک وہ مرد جسکو اللہ نے مال دیا ہے پھر اوسکو ہلاک پر اوس مال کے حق مین مسلط کیا ہے دوسرا وہ شخص جسکو اللہ نے حکمت دی ہے وہ حکم کرتا ہے ساتھہ اوسکے اور سکھاتا ہے اوس حکمت کو متفق علیہ مراد حکمت سے محاورہ کتاب و سنت مین علم حدیث ہوتا ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوعا یون ہے انسان جب مرجاتا ہے تو اوسکا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزین صدقہ جاریہ یا علم منتفع بہ یا ولد صالح جو اوسکے لیے دعا کرے رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی جو کوئی چلا ایسی راہ مین کہ طلب کرتا ہے اوسمین علم آسان کردے گا اللہ بسبب اوسکے واسطے اوس شخص کے راہ طرف جنت کے رواہ مسلم **حکایت** کثیر بن قیس کہتے ہین مین پاس ابوالدردار کے مسجد دمشق مین بیٹھا تھا ایک آدمی نے آکر کہا ای اباالدردار مین مدینۂ رسول صلعم سے تیرے پاس آیا ہون واسطے ایک حدیث کے مجکو یہ بات پہونچی ہے کہ تم اوس حدیث کو رسول خدا صلعم سے بیان کرتے ہو مین کسی اور حاجت کے لیے نہین آیا ہون اونھون نے کہا مینے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا من طرق الجنة وان الملائكة لتضع اجنحتها رضا لطالب العلم وان العالم يستغفر له من في السموات ومن في الارض والحيتان في جوف الماء وان فضل العالم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب وان العلماء ورثة الانبياء وان الانبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما وانما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر رواه احمد والترمذي وابوداود وابن ماجة والدارمي وسماه الترمذی یے قیس بن کثیر یہ حدیث بیان مین فضل علم و طالب علم و عالم کی نہایت صریح و صحیح ہے وللہ الحمد غزالی نے کہا واي منصب يزيد على منصب من تشتغل ملائكة السموات والارض بالاستغفار له فهو مشغول بنفسه وهم مشغولون بالاستغفار له انتهى ابوامامہ باہلی کا لفظ مرفوع یہ ہے فضل عالم کا عابد پر مثل میرے فضل کے ہے تمھارے ادنی آدمی پر پھر فرمایا اللہ اور ملائکہ و اہل آسمان و زمین یہانتک کہ چیونٹی

لمپنے سوراخ مین اور مچھلی دعا کرتی ہے اوس شخص پر جو لوگونکو تعلیم خیر کرتا ہے رواہ الترمذی
ورواہ الدارمی عن مکحول مرسلا حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے لوگ تابع ہین تمہارے
اور کچھہ لوگ آئین گے پاس تمہارے اقطار زمین سے تفقہ کرینگے دین مین پس جبکہ آئین وہ
پاس تمہارے تو قبول کرو تم وصیت میری اونکے حق مین خیر کی رواہ الترمذی ابو ہریرہ کا
لفظ رفعا یہ ہے دو خصلتین ہین مجتمع نہین ہوتین منافق ہین حسن سمت یعنی خلق و سیرت وطریقہ
خوب و فقہ فی الدین رواہ الترمذی ہے غزالی کہتے ہین تو اس حدیث مین شک نکر بسبب نفاق
بعض فقہاے زمان کے کیونکہ مراد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ فقہ نہین ہے جسکو تو گمان
کرتا ہے ادنی درجات فقیہ یہ ہے کہ آخرت کو دنیا سے بہتر جانے سو جب یہ معرفت صادق
وغالب ہوگی تو نفاق وریا سے بری ٹہیرے گا انتہی انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جو
شخص نکلا طلب علم مین وہ راہ خدا مین ہے یہانتک کہ پہر کر آئے رواہ الترمذی والدارمی
سنجرہ ازدی کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے طلب کیا علم کو یہ کفارہ ہے ماضی کا رواہ الترمذی
والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث ضعیف الاسناد وابو داود الراوی ضعیف
ابن عمرو کا لفظ رفعا یہ ہے العلم ثلثة آیة محکمة او سنة قائمة او فریضة عادلة وما
کان سوی ذلك فهو فضل رواہ ابو داود وابن ماجہ یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ علم عبارت
انہین تین چیز سے ہے پس مراد فریضہ سے احکام مواریث ہین پہر حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا
ہے ان اللہ عز وجل یبعث لهذہ الامة علی رأس کل مائة من یجدد لها دینها رواہ
ابو داود علی قاری نے مرقاۃ مین کہا ہے ای یبین السنة عن البدعة ویکثر العلم ویعز
اهله ویقمع البدعة ویکسر اهلها انتہی اہل علم نے ہر صدی کے مجدد کو نام بنام ذکر کیا ہے کبہی
ایک وقت مین کئی مجدد بہی ہوئے ہین کسی نے کسی علم دین کی تجدید کی ہے اور کسی نے کسی علم
شرع کی مثلا کوئی مجدد کتاب اللہ ہوا اور کوئی مجدد سنت رسول اللہ اور کوئی مجدد احسان اور
کوئی قامع بدع ضلالت بنیان اس تجدید کی صفت حدیث ابراہیم بن عبد الرحمن عذری مین
رفعا یون آئی ہے یحمل ہذا العلم من کل خلف عدوله ینفون عنه تحریف الغالین وانتحال
المبطلین وتأویل الجاہلین رواہ البیہقی فی کتاب المدخل مرسلا خلف بفتحتین جماعت
ماضیہ کو کہتے ہین عدول سے مراد ثقات ہین غالین سے مراد مبتدعین ہین جو کہ معنی مراد کتاب
وسنت سے تجاوز کرتے ہین اور بات کو اوسکی جہت سے محرف کر دیتے ہین انتحال کہتے ہین کسی کے

قول یا شعر کو اپنی طرف نسبت کرنیکو یہ کنایہ ہے کذب سے یعنی مبطل کوئی قول ہمارے علم کا لیکر
اپنے باطل پر اوس سے استدلال کرتا ہے یا جو بات ہمارے دین مین نہین ہے اوسکو طرف
ہمارے دین کے نسبت کرتا ہے سو اہل علم اوسکی بات کو نفی کرتے ہین تاویل جاہلین سے
یہ مراد ہے کہ قرآن و حدیث کے ایسے معنی کہتے ہین جو ٹھیک نہین ہین کذا فی المرقاۃ حسن
بصری نے کہا ہے حضرت سے دو شخصون کا حال پوچھا جو بنی اسرائیل مین تھے ایک عالم تھا
نماز فرض پڑھتا پھر بیٹھ کر لوگو نکو تعلیم خیر کی کرتا دوسرا صائم النہار قائم اللیل تھا کہ ان مین کونسا
شخص افضل ہے فرمایا فضل اس عالم کا جو نماز پڑھکر تعلیم خیر کی لوگو نکو کرتا ہی اوس عابد پر جو دنکو
روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے مثل میرے فضل کے ہے تمہارے ادنی آدمی پر
رواہ الدارمی مرسلا مراد خیر سے تعلیم علم ہے اس حدیث مین فضیلت ہے عالم معلم کی عابد
غیر معلم پر اسلیے کہ اسکا فیض متعدی ہوتا ہے اور اوسکا فیض لازمی ہے علی مرتضی نے مرفوعا کہا ہے
نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ رواہ رزین واثلہ بن
الاسقع کہتے ہین حضرت نے فرمایا من طلب العلم فادرکہ کان لہ کفلان من الاجر فان لم یدرکہ
کان لہ کفل من الاجر رواہ الدارمی عائشہؓ کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ عز وجل نے مجکو وحی
کی ہے کہ جو شخص چلیگا راہ طلب علم مین آسان کر دیگا اوسکو اللہ رستہ جنت کا زیادتی علم مین
بہتر ہے زیادتی عبادت سے ملاک دین ورع ہے رواہ البیہقی فی شعب الایمان
ابن عباس نے کہا ہے درس علم کا ایک ساعت شب مین بہتر ہے احیار لیل سے یعنی
ساتھہ عبادت کے رواہ الدارمی **حکایت** ابن عمرو کہتے ہین حضرت کا گزر دو
مجلسون پر مسجد مین ہوا فرمایا کلاھما علی خیر واحدھما افضل من صاحبہ یہ لوگ اللہ کو
پکارتے ہین اور اللہ کیطرف رغبت کرتے ہین اللہ انکو چاہے دے اور چاہے نہ دے اور یہ
لوگ فقہ یا علم سیکھتے ہین اور جاہل کو سکھاتے ہین سو یہ افضل ہین وانما بعثت معلما پھر
مجلس علم مین بیٹھہ گئے رواہ الدارمی اعمش نے کہا حضرت نے فرمایا ہے آفت علم کی نسیان
ہی اور اضاعت علم کی یہ ہے کہ غیر اہل کو سکھائے رواہ الدارمی مرسلا مراد غیر اہل سے
وہ شخص ہے جو فہم علم نکر سکے یا اوسپر عمل نکرے یا اہل دنیا سے ہو عمر بن خطاب نے کعب سے
پوچھا تھا ارباب علم کون ہین کہا الذین یعملون بما یعلمون رواہ الدارمی قرآن شریف
مین فرمایا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء حدیث احوص بن حکیم عن ابیہ مین مرفوعا آیا ہی

ان شر الشر شرار العلماء وان خير الخير خيار العلماء رواه الدارمي حسن بصری نے
کہا ہے علم دو ہین ایک دل مین وہ علم نافع ہے دوسرا زبان پر وہ اللہ کی حجت ہی ابن آدم پر
رواه الدارمي یعنی لم تقولون مالا تفعلون علی مرتضی مرفوعا کہتے ہین قریب ہے کہ آئیگا
لوگون پر وہ زمانہ کہ باقی نرہے گا اسلام سے مگر نام اور باقی نرہے گا قرآن سے مگر نشان
مساجد اونکی آباد ہونگی حالانکہ ہدایت سے ویران ہین علما اونکے بدترین اون لوگون کے
ہونگے جو نیچے آسمان کے ہین نکلیگا فتنہ پاس سے اونکے اور اونھین مین عود کریگا رواه
البیهقي في شعب الایمان یہ زمانہ بعد سے ہزار برس ہجرت کے دنیا مین آگیا ہے اسکو اگر کرامت
مرتضوی کہین تو درست ہے اکثر کو حکم کل کا ہوتا ہے احادیث فضائل علم و علما مین بہت آئی
ہین ابن القیم نے ایک کتاب مستقل مفتاح دار السعادۃ نام اسباب مین لکھی ہے استدلال و استنباط فضائل
علم مین بسط تمام کیا ہے جزاہ اللہ خیرا لوگ ہر کتاب خوان و کتاب دان کو عالم جانتے ہین یہ محض
ظن مختل یا تعلیل معتل ہے عالم سے مراد عامل للہ فی اللہ عارف باللہ ہوتا ہے نہ ہر زبان
شناس عربی فارسی طالب دنیا حضرت نے حدیث کفضلی علی ادناکم مین علم کو مقارن درجۂ
نبوت کے رکھا ہے رتبۂ عمل مجرد کو علم سے گھٹایا ہے اگرچہ عابد علم بالعبادۃ سے جسپر وہ مواظب ہے
خالی نہین ہوتا ہے اگر خالی ہو تو پھر عبادت نہو فرمایا ہے قیامت کے دن تین گروہ شفاعت
کرینگے انبیاء علماء شہداء یہ دلیل ہے اسبات پر کہ رتبہ علم کا تلو نبوت فوق شہادت ہی حالانکہ
فضل شہادت کا معلوم ہے فقیہ واحد کو شیطان پر سخت تر ہزار عابد سے بتایا ہے کیونکہ قلیل
عمل ہمراہ علم باللہ کے کثیر عمل سے ہمراہ جہل باللہ کے نافع تر ہوتا ہے اللہ تعالی دن قیامت
کے کہیگا یا معشر العلماء انی لم اضع علمي فیکم لاعذبکم اذهبوا فقد غفرت لکم نسأل اللہ
حسن الخاتمة **ف** علی مرتضی نے کمیل سے کہا تہا ای کمیل علم بہتر ہے مال سے علم تیرا حارس ہے
مال کی حراست تو کرتا ہے علم حاکم ہے مال محکوم علیہ ہے مال کو خرچ کرنا کم کر دیتا ہے علم خرچ کرنے
سے بڑہتا ہے عالم افضل ہے صائم قائم مجاہد سے عالم کے مرنے سے اسلام مین رخنہ پڑجاتا ہی
جسکو سوای عالم کے دوسرا بند نہین کر سکتا ہے ابو الاسود نے کہا علم سے زیادہ کوئی چیز عزیز
نہین ہے ملوک حکام ہین لوگونپر علما حکام ہین ملوک پر سلیمان علیہ السلام کو اختیار دیا تہا کہ علم لو
یا مال اونھون نے علم اختیار کیا مال و ملک بھی اوسکے ساتھہ ملا حکایت ابن المبارک سے پوچھا
آدمی کون ہین کہا علما کہا ملوک کون ہین کہا زہاد کہا سفلی کون ہین کہا جو دین سے دنیا کہاتی ہین

غرضکہ غیر عالم کو آدمی نہ ٹھیرایا اسلیے کہ وہ خاصہ جس سے آدمی کو سائر بہائم سے تمیز حاصل ہے وہی
علم ہے انسان اوسی چیز کے سبب سے انسان ہے جسکی وجہ سے شریف ہوا ہے یہ انسانیت کچہ
قوت شخص سے نہین ہوتی ہے اونٹ اقوی تر ہے آدمی سے اور نہ بسبب کلانی تن کے کیونکہ فیل
اوس سے بھی اعظم تر ہے اور نہ بسبب شجاعت کے کیونکہ درندہ اوس سے بھی اشجع تر ہے لکن اوسکو
نہین کہا جاتا ہے بیل کا پیٹ اوس سے بھی زیادہ وسیع تر ہے اور نہ بسبب جماع کے کیونکہ اخس عصافیر
بنسبت اوسکے اقوی تر ہوتا ہے حقیقت پر بلکہ انسان پیدا نہین کیا گیا مگر واسطے علم کے بعض علمانے
کہا ہے مین نہین جانتا کہ کون سی چیز پائی اوسنے جس سے علم فوت ہوگیا اور کونسی چیز فوت ہوئی
اوس سے جسنے علم پالیا فتح موصلی نے کہا ہے بھلا کیا بیمار جب طعام وشراب ودوا سے روکا جاتا ہے
تو نہین مرتا کہا ہان کہا اسیطرح جب دل سے حکمت وعلم کو تین دن روکا جاتا ہے تو وہ مرجاتا ہے
حسن بصری نے کہا ہے یوزن مداد العلماء بدم الشہداء فیرجح مداد العلماء بدم الشہداء
مراد حسنۂ دنیا سے علم وعبادت ہے اور حسنۂ آخرت سے جنت شافعی نے فرمایا ہے علم کا شرف
یہی کافی ہے کہ جو کوئی طرف اوسکے منسوب ہوتا ہے شی حقیر مین تو خوش ہوجاتا ہے اور جس سے
علم رفع کیا جاتا ہے تو وہ غمگین ہوجاتا ہے احنف نے کہا لگتا ہے کہ علما ارباب ہون جو عزت علم
سے نہین ہے اوسکا انجام ذلت ہے غزالی رحمہ اللہ نے پہلی کتاب کتب احیاء علوم الدین مین یہی
کتاب العلم بہت بسط وتفصیل سے لکہی ہے فضیلت علم کے بعد فضیلت تعلم کا ذکر کیا ہے پھر علم فرض عین
پر بحث فرمائی ہے کہا ہے اختلف الناس فی العلم الذي هو فرض علی کل مسلم فتفرقوا فیہ اکثر من
عشرین فرقۃ حاصلہ ان کل فریق نزّل الوجوب علی العلم الذي هو بصدده انتہی یعنی
کسینے علم کلام بتایا اور کسینے علم فقہ مروج اور کسی نے علم اصول دین لکن اصل بات یہ ہے کہ مراد
علم قرآن وحدیث ہے درجۃ فدرجۃ پھر غزالی نے علم کو طرف محمود ومذموم کے تقسیم کیا ہے
پھر الفاظ مبدلہ علوم کو ذکر کیا ہے اونمین سے ایک لفظ فقہ ہے عصر اول مین یہ نام مطلقا علم طریق
آخرت ومعرفت دقائق آفات نفوس ومفسدات اعمال وقوت احاطۂ حقارت دنیا وشدت تطلع
الی الآخرۃ واستیلاء خوف علی القلب پر بولا جاتا تہا اب اطلاق اسکا معرفت فروع غریبۂ فتاوے
ووقوف دقائق علل واستکثار کلام وحفظ مقالات پر ہوتا ہے جو کوئی اسمین اشد التعمق ہے وہ
افقہ کہلاتا ہے دوسرا لفظ علم ہے اسکا اطلاق علم باللہ وعلم بآیات اللہ وبافعال اللہ پر ہوتا تہا اب علم
نام ہے مناظرہ کرنے کا ساتھ خصوم کے مسائل فقہیہ وغیرہا مین عالم حقیقی اور فحل فی العلم ایسے ہی شخص کو

کہتے ہین اور جو شخص اسکا مارس نہین ہی وہ منجملہ ضعفاء کے معدود ہوتا ہے اور زمرۂ علما مین نہین گنا جاتا تغیر لفظ توحید سے ہے یہ عبارت ہے صنعت کلام سے اور معرفت طرق مجادلہ سے اور احاطہ سے ساتھہ طرق مناقضات خصوم کے اور حصول قدرت کے تشدق پر بتکثیر اسئلہ واثارت شبہات وتالیف الزامات حالانکہ عصر اول مین ایک شی بھی انمین سے معروف نتھی بلکہ وہ لوگ فتح باب جدل پر سخت انکار کرتے تھے اونکے نزدیک علم نام تھا علم بالقرآن کا و ادلہ ظاہرہ جن پر قرآن مشتمل ہے اور ذہن طرف اونکے قبول کے سبقت کرتا ہے اول سماع مین اوسی کا نام علم تھا اس علم توحید کا بیان کتاب دین خالص ودعایۃ الایمان وتقویۃ الایمان مین کیا گیا ہے چوتھا لفظ ذکر و تذکیر ہے قال تعالی وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین مجالس ذکر کی ثنا احادیث مین آئی ہے مجلس ذکر کو ریاض جنت فرمایا ہے اس باب مین کتب مستقلہ تالیف ہو چکی ہین جیسے حصن حصین عدہ سلاح المومن فرنداذکار نووی نزل الابرار وغیرہا اب تذکیر و ذکر نام اون قصص واشعار وشطح وطامات کا ٹھیرا ہے جنکو وعاظ وغیرہم بیان کیا کرتے ہین پانچوان لفظ حکمت ہے مراد اس سے صدر اول مین علم حدیث تھا ابن کثیر وغیرہ مفسرین نے قرآن مین لفظ حکمت کی تفسیر ہر جگہہ بلفظ سنت کی ہے حدیث مین بھی حکمت سے یہی علم سنت مراد ہے لکن اب اطلاق حکیم کا طبیب شاعر منجم قرعہ انداز پر کیا جاتا ہی ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا فالیک الخیرۃ فی ان تنظر لنفسک فتقتدی بالسلف او تتدلی بحبل الغرور وتتشبہ بالخلف فکل ما ارتضاہ السلف من العلوم قد اندرس وما اکب الناس علیہ فاکثرہ مبتدع ومحدث وقد صح قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بدأ الاسلام غریبا وسیعود غریبا کما بدأ فطوبی للغرباء قیل ومن الغرباء قال الذین یصلحون ما افسدہ الناس من سنتی والذین یحیون ما اماتوہ من سنتی وفی خبر اخر ہم المتمسکون بما انتم علیہ الیوم وفی حدیث اخر الغرباء ناس قلیل صالحون بین ناس کثیر من یبغضہم فی الخلق اکثر ممن یحبہم وقد صارت تلک العلوم غریبۃ بحیث یمقت ذاکرہا ولذلک قال الثوری اذا رأیت العالم کثیر الاصدقاء فاعلم انہ مخلط لانہ ان نطق بالحق ابغضوہ انتہی ہین کہتا ہون امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد غزالی طوسی قدس سرہ ۴۵۰ھ مین پیدا ہوئے تھے اور ۵۰۵ھ پچپن برس کی عمر مین انتقال فرمایا سو جبکہ وہ اس غربت اسلام سے باوجودیکہ اونکے عہد مین سلطنت اسلام کی بڑے زور و شور سے قائم تھی شاکی ہین اور انقلاب علم و اضطراب عمل کے حاکی ہین تو اب ہم اپنے زمانہ کی کیا شکایت و حکایت کرین اور کس کے

سامنے روئین اور کسکو عالم بلکہ مسلمان کہین ہمین تو کوئی دعا بھی اسوقت سوا اس دعا کی یاد نہین آتی رب انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ؏

ایمان چو سلامت بلب گور بریم | احسنت برین چستی و چالاکی ما

ہمپر ہر طرف سے سبّ و شتم و انکار کا ابر مدرار برستا ہے ہم حنیفہ حمار سے بھی بدتر سمجھے گئے ہین وللہ الحمد علی کل حال و بکل حال و فی کل حال والصلوۃ والسلام علی سید رسلہ و خاتم انبیاءہ و علی صحبہ وآلہ خیر صحب وآل ✤

باب ۴۵ بیان مین زیارت و مجالست و صحبت و محبت وطلب لقاء و دعاء اہل خیر و زیارت مواضع فاضلہ کے

قال اللہ تعالی واذ قال موسی لفتاہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا الی قولہ قال لہ موسی ھل اتبعك و قال تعالی واصبر نفسك مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ انس کہتے ہین ابو بکر نے عمر رضی اللہ عنہما سے بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا تھا ہمارے ساتھہ چلو ام ایمن کی زیارت کرین جسطرح کہ حضرت اونکی زیارت کو جاتے تھے جب ہم پاس اونکے پہونچے تو وہ روئین ہمنے کہا تم کیون روتی ہو تمھین نہین معلوم کہ جو کچھہ پاس اللہ کے ہے وہ واسطے رسول اللہ کے بہتر ہے کہا مین اس لیے نہین روتی ہون یہ تو مجھے معلوم ہے کہ ان ما عند اللہ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکن اسلیے روتی ہون کہ اب آسمان سے وحی کا آنا منقطع ہوگیا انہون نے اونکو بھی ہیجان رونے پر دلایا وہ دونون بھی انکے ساتھہ رونے لگے رواہ مسلم **شعر**

وما ھاجنی فی اللیل الا حمامۃ | یغرّد مبکاھا بحُسن الترنُّم
فلو قبل مبکاھا بکیت صبابۃ | بسعدیٰ شفیت النفس قبل التندُّم
ولکن بکت قبلی فھیّج لی البکا | بکاھا فقلتُ الفضل للمتقدم

حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعا آیا ہے ایک شخص نے زیارت کی ایک اپنے بھائی کی دوسرے گانون مین اللہ نے اوسکی راہ پر ایک فرشتہ کو مقرر کیا جب وہ شخص اوس جگہہ پہونچا فرشتہ نے کہا تیرا ارادہ کہان کا ہے کہا میرا ایک بھائی ہے اس گانون مین کہا تجھپر اوسکا کچھہ احسان ہے جسکے لیے تو جاتا ہے کہا نہین مین اوسکو فقط اللہ کے لیے دوست رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین اللہ کا رسول ہون تیری طرف اسبات کا کہ اللہ نے تجکو دوست رکھا جسطرح تو نے اوسکو اللہ کی راہ مین دوست رکھا

رواہ مسلم معلوم ہوا کہ محبت فی اللہ منجملہ اسباب محبت خدا کے ہے جب کوئی بندہ کسی بندہ کو محض اللہ کے لیے محبوب رکھتا ہے اور کوئی غرض دوسری نہیں ہوتی ہے تو یہ بندہ اللہ کا محبوب ٹھیر جاتا ہے دوسرا لفظ انکا رفعا یون ہے جس کسی نے زیارت کی کسی بیمار کی یا کسی برادر کی راہ خدا مین تو پکارتے ہین اوسکو منادی طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلاً یعنی تو بھی اچھا ہے اور تیرا چلنا بھی اچھا ہے تو نے بہشت مین گھر بنایا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن وفي بعض النسخ غریب ابو موسی اشعری کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے مثال جلیس صالح وجلیس سوء کی مثل حامل مسک ونافخ کیر کے ہے مشک کا اوٹھانیوالا یا تو کچھ تجھکو عطا کرے گا یا کچھ تو اوس سے مول لیگا یا تو اوس سے خوشبو پائیگا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلائیگا یا تو اوس سے بدبو پائیگا متفق علیہ ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین نکاح کیجاتی ہے عورت چار سبب سے مال وحسب وجمال ودین سو لے تو دین والی کو خاک آلودہ ہون دونون ہاتھہ تیرے متفق علیہ نووی نے کہا اسکے معنی یہ ہین کہ قصد لوگون کا عادت مین عورت سے انھین چار خصال کا ہوتا ہے سو تو صاحبۂ دین پر حرص کر اوسکی صحبت کو اختیار کر ابن عباس نے کہا ہے حضرت نے جبریل علیہ السلام سے کہا تمکو کون مانع ہے اس سے کہ تم ہمسے جتنا ملتے ہو اس سے زیادہ ملا کرو اوسپر یہ آیت آئی وما نتنزل الا بامر ربك رواہ البخاري اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ شوق زیارت اہل خیر عمدہ بات ہے ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامك الا تقی رواہ ابو داود والترمذی باسناد لا بأس به حدیث مین نہی فرمائی ہے صحبت غیر مؤمن سے ؎

نخست موعظت پیر دانش این سخن ست | کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید

ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یون ہے آدمی دین پر اپنے یار کے ہوتا ہے اب چاہیے کہ ایک تمہارا نظر کرے کہ کسکو یار بناتا ہے رواہ الترمذي باسناد صحیح وقال حدیث حسن وابو داود ابو موسی اشعری کا لفظ یہ ہے المرء مع من احب متفق علیہ معلوم ہوا کہ ہر محب ہمراہ اپنے محبوب کے ہوگا اچھا ہو یا برا دوسری روایت یون ہے کہ حضرت سے کہا آدمی ایک قوم کو دوست رکھتا ہے اور اونکے ساتھہ لاحق نہین ہوا ہے فرمایا المرء مع من احب انس کہتے ہین ایک اعرابی نے حضرت سے کہا ساعت یعنی قیامت کب ہوگی فرمایا تو نے واسطے ساعت کے کیا طیاری کی ہے کہا حب اللہ ورسولہ فرمایا انت مع من احببت متفق علیہ وهذا لفظ مسلم

دوسری روایت صحیحین کی یون ہے ما اعددت لها من كثير صوم ولا صلوٰة ولا صدقة ولكني احب الله ورسوله ابن مسعود کا لفظ یہ ہے ایک آدمی آیا کہا ای رسول خدا آپ اوس شخص کے حق مین کیا فرماتے ہین جو ایک قوم کو دوست رکھتا ہے اور لاحق نہین ہوا ہے اوس سے فرمایا المرء مع من احب متفق علیہ ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یون ہے الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف رواه مسلم ورواه البخاري من عائشة ؎

دل را بدل رہی ست درین گنبد سپہر ۔ از کینہ سوی کینہ وز مہر سوی مہر

حدیث طویل صحیح مسلم مین قصہ اویس قرنی کا آیا ہے حضرت نے اونکے حق مین فرمایا تھا لو اقسم على الله لابره عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے کہا میرے لیے استغفار کرو اونہون نے استغفار کی معلوم ہوا کہ طلب کرنا دعا کا اہل خیر سے عمدہ عمل ہے یہ اویس سید تابعین تھے عمر بن خطاب کہتے ہین مینے حضرت سے اجازت عمرہ کرنے کی چاہی مجھکو اذن دیا اور فرمایا لا تنسانا يا اخي في دعائك عمر کہتے ہین فقال كلمة ما يسرني ان لي بها الدنيا دوسری روایت یون ہے اشركنا يا اخي في دعائك حديث صحيح رواه ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح ابن عمر کہتے ہین حضرت زیارت قبا کرتے تھے سوار و پیادہ وہان جاکر دو رکعت نماز پڑہتے متفق علیہ دوسری روایت یون ہے کہ ہر شنبہ کو مسجد قبا مین آتے سوار و پیادہ ابن عمر بھی اسیطرح کرتے ÷ ÷

باب ۴۶ بیان مین فضل حب فی اللہ اور حث علی حب اللہ کے اور جس سے محبت رکھے اوسکو محبت پر آگاہ کردے اور وہ اسکے جواب مین کیا کہے

قال الله تعالى محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم الى اخر السورة وقال تعالى والذين تبوؤا الدار والايمان من قبلهم يحبون من هاجر اليهم انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی تین خصال ہین جس کسی شخص مین ہونگی وہ حلاوت ایمان کی پائیگا ایک یہ کہ اللہ و رسول دوست ہون طرف اوسکے ماسوا ہما سے دوسرے یہ کہ دوست رکھے کسی شخص کو دوست نہین رکھتا ہے اوسکو مگر واسطے اللہ کے تیسرے یہ کہ مکروہ رکھے عود کرنے کو کفر مین بعد اسکے کہ رہا کیا ہو اوسکو اللہ نے کفر سے جسطرح کہ مکروہ رکھتا ہے اس باتکو کہ ڈالا جائے آگ مین متفق علیہ ابوہریرہ کا لفظ مرفوعا یہ ہے سات آدمی ہین سایہ دیگا اونکو اللہ اپنے سایہ مین جسدن کہ سایہ نہوگا کسی کا مگر سایہ اللہ کا امام عادل و جوان جو بڑھا عبادت خدا عزوجل مین وہ مرد جسکا

دل معلق ہے مساجد مین وہ دو مرد جو دوست ہین یکدیگر کے راہ خدا مین مجتمع ہوئے
اسی دوستی پر جدا ہوئے اسی محبت پر وہ مرد بلایا جسکو کسی عورت صاحب منصب و جمال
نے اوسنے کہا مین اللہ سے ڈرتا ہون وہ مرد جسنے صدقہ دیا پھر چھپایا اوسکو یہانتک
کہ نجانا اوسکے شمال نے کہ کیا خرچ کرتا ہے یمین اوسکا وہ مرد جسنے یاد کیا اللہ کو تنہا پھر
بہین آنکھین اوسکی متفق علیہ مراد اس حدیث سے اس جگہہ فقط ذکر اون دو شخصون کا ہی
جو اللہ کی راہ مین دوست یکدیگر ہین باقی اصحاب ظلال اور بہت ہین جنکا ذکر کتاب دلیل الطالب
مین کیا گیا ہے دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا مرفوعا یہ ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہی جان
میری داخل نہوگے تم جنت مین یہانتک کہ ایمان لاؤ تم ایماندار نہوگے تم یہانتک کہ
دوستدار ہو جاؤ تم ایک دوسرے کے کیا نہ بتاؤن مین تمکو ایسی چیز کہ جب تم وہ کام کرو تو
آپسمین دوست ہو جاؤ تم پہیلاؤ سلام کو درمیان اپنے تیسیر الفظ انکا وہی قصہ ایک شخص
کا ہے جو کہ واسطے زیارت اپنے بھائی کے دوسرے قریے کو گیا تہا راہ مین فرشتہ ملا الی قولہ
ان اللہ قد احبك كما احببتہ فيہ رواہ مسلم یہ حدیث باب سابق مین گذر چکی ہے براء بن
عازب کہتے ہین حضرت نے حق مین انصار کے فرمایا ہے دوست نہین رکھتا اونکو مگر مومن اور دشمن
نہین رکھتا اونکو مگر منافق جو کوئی دوست رکھیگا اونکو تو دوست رکھیگا اوسکو اللہ اور جو کوئی
دشمن رکھیگا اونکو تو دشمن رکھیگا اوسکو اللہ متفق علیہ معاذ کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ عز و جل نے کہا
محبت رکھنے والے میرے جلال مین اونکے لیے منبر ہین نور کے رشک کرینگے اونکا پیغمبر اور شہید رواہ
الترمذی و قال حدیث حسن صحیح لفظ جلال دلیل ہے ہیبت و سطوت پر مطلب یہ ٹہیرا کہ
وہ ہوسے و نفس و شیطان سے منزہ ہین اونکی محبت خاص اللہ کے لیے ہے نہ کسی اور وجہ سے دوسرا
لفظ معاذ بن جبل کا مرفوعا یون ہے اللہ تعالی فرماتا ہے واجب ہو گئی محبت میری واسطے محبت
رکھنے والون کے میری راہ مین اور ملنے والون کے میری راہ مین اور خرچ کرنے والونکی میری
راہ مین حدیث حسن رواہ مالك فی الموطا باسنادہ الصحیح مقدام بن معدیکرب نے مرفوعا
کہا ہے جب دوست رکھے کوئی شخص اپنے بھائی کو تو خبر کردے اوسکو کہ یہ دوست رکھتا ہے
اوسکو رواہ ابو داود و الترمذي و قال حدیث حسن صحیح حضرت نے معاذ کا ہاتھہ پکڑ کر کہا
ای معاذ و اللہ مین دوست رکھتا ہون تجھکو وصیت کرتا ہون تجھے ای معاذ ترک نکر تو پیچھے ہر نماز
کے کہنا اس دعا کا اللهم اعنی علی ذکرك و شكرك و حسن عبادتك حدیث صحیح رواہ ابو داود

والنسائي باسناد صحیح انس کہتے ہین ایک مرد پاس حضرت کے تھا ایک دوسرا مرد گزرا اسنے کہا
ای رسول خدا مین اس شخص کو دوست رکہتا ہون فرمایا تو نے اسکو آگاہ کر دیا ہے کہا نہین فرمایا
اسکو آگاہ کر دے اسنے اوسکے پاس جا کر کہا انی احبك فی الله اوسنے کہا احبك الله الذي
احببتني له رواه ابو داود غرضکہ محبت رکہنا واسطے اللہ کے غایت قصوی ہے مقامات سے
اور ذروۂ علیا ہے درجات سے بعد ادراک اس محبت کے کوئی مقام نہین ہے لکن وہ ایک
ثمرہ ہے ثمار محبت کا یا ایک تابع ہے توابع محبت سے جیسے شوق وانس ورضا اور نہ کوئی
مقام قبل محبت کے ہے مگر یہ کہ وہ ایک مقدمہ ہے مقدمات محبت سے جیسے توبہ وصبر
وزہد وغیرہا سائر مقامات اگرچہ عزیز الوجود ہین لکن دل ایمان لانے سے اونکے امکان پر
خالی نہین ہین لکن محبت اللہ تعالی کی ایسی شئ ہے کہ ایمان لانا ساتہہ اوسکے عزیز الوجود ہی
یہانتک کہ بعض علما نے اوسکے امکان کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اس محبت کے کچہہ
معنی نہین ہین مگر یہی مواظبت کرنا طاعت خدا پر ہے حقیقت محبت خدا کی سو محال ہے مگر
ہمراہ جنس ومثال کے اسی انکار محبت کی بنیاد پر انکار انس وشوق ولذت مناجات وسائر
لوازم وتوابع محبت کا بہی کیا ہے غزالی رحمہ اللہ نے اس امر سے کشف غطا فرمایا اور شواہد
واسباب وحقائق اوسکے لکہے ہین کہا ہی کہ امت مجمع ہے اثبات پر کہ حب اللہ تعالی ولرسولہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض ہی دلیل اسپر یہ آیت ہی یحبہم ویحبونہ وقولہ تعالی والذین آمنوا
اشد حبا للہ یہ دلیل ہی اثبات حب واثبات تفاوت حب پر اور حضرت نے حب اللہ کو شرط ایمان
ٹہیرایا ہے ابو رزین عقیلی نے کہا ای رسول خدا ایمان کیا ہے فرمایا یہ کہ اللہ ورسول احب ہون طرف
تیرے ماسوا ہما سے دوسری حدیث مین آیا ہے مؤمن نہین ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہون اللہ
ورسول دوست تر اوسکو ماسوا ہما سے تیسری حدیث مین کہا ہی ایمان نہین لاتا بندہ یہانتک کہ محبوب
تر ہون مین طرف اوسکے اہل ومال اور سارے لوگون سے اور جان سے وکیف کہ اللہ تعالی نے
فرمایا ہے قل ان کان اٰباؤکم وابناؤکم واخوانکم الآیۃ اس آیت کا اجرا معرض تہدید وانکار
مین کیا ہے حضرت نے امر بمحبت فرمایا ہی کما قال احبوا الله لما یغذوکم بہ من نعمہ واحبونی
لحب الله ایاي ایک شخص نے حضرت سے کہا تہا مین آپکو دوست رکہتا ہون فرمایا مستعد
ہو جا واسطے فقر کے کہا مین دوست رکہتا ہون اللہ کو فرمایا مستعد ہو جا واسطے بلا کے دعا نبوی
مین آیا ہی اللہم ارزقنی حبك وحب من احبك وحب ما یقربني الی حبك واجعل حبك

احب الي من الماء البارد انس نے حدیث المرء مع من احب کے بعد کہا ہی فما رأیت المسلمین فرحوا
بشئ بعد الاسلام فرحھم بذلك ابوبکر صدیق کہتے ہین جسنے مزا چکھا خالص محبت خدا کا اوسکو یہ محبت
طلب دنیا سے مشغول کردیگی اور جمیع بشر سے وحشی بنادیگی حکایت عیسی علیہ السلام کا گزر تین
نفر پر ہوا اونکے بدن لاغر اونکے رنگ متغیر تھے کہا تمکو کس چیز نے ایسا کردیا کہا خوف نار نے
فرمایا حق ہی اللہ تعالی پر کہ امن دے خائف کو پھر تین نفر دیگر پر گزرے اونکو اور بھی زیادہ
لاغر و متغیر پایا کہا تمھارا یہ حال کسلیے ہے کہا شوق جنت مین کہا حق ہے اللہ پر کہ تمکو تمھاری آمید
دے پھر تین نفر دیگر پر گزر ہوا وہ نحول و تغیر مین اُنسے بھی زیادہ تھے اونکے مونہہ نور سے چمکتے تھے
کہا تمھارا یہ کیا حال ہے کہا ہم اللہ کو دوست رکھتے ہین فرمایا تم مقرب ہو تین بار انتم المقربون کہا
حکایت عبدالواحد بن زید کا گزر ایک شخص پر ہوا وہ برف مین کھڑا تھا اوس سے کہا تجھے
برد نہین پہونچتا اوسنے کہا جسے حب خدا مشغول کردیتا ہے وہ برد نہین پاتا سری سقطی رح
کہتے ہین قیامت کے دن ساری امم انبیا کے نام سے پکاری جائینگی یا امۃ موسی یا امۃ عیسی
سوا محبین اللہ کے کہ اونکو یا اولیاء اللہ ھلموا الی اللہ سبحانہ کہکر بلائینگے قریب ہوگا کہ اونکے
دل مارے خوشی کے نکل جائین ہرم بن حیان نے کہا ہی مومن جب اپنے رب کو پہچان لیتا ہی تو رب کو
دوست رکھتا ہے جب اوسکو دوست رکھتا ہے تو اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہی جب لذت اقبال
کی پاتا ہے تو پھر طرف دنیا کے بعین شہوت اور طرف آخرت کے بعین فترت نظر نہین کرتا
وھي تحسرہ فی الدنیا وتروحه فی الاخرۃ یحیی بن معاذ نے کہا اللہ کا عفو استغراق ذنوب کرتا ہے
پھر رضوان کا کیا ذکر ہے رضوان مستغرق آمال ہوتا ہے پھر حب کا کیا کہنا حب عقول کو مدہوش
کردیتا ہے پھر ود کا کیا پوچھنا ہے ود ما دون رب کو بھلا دیتا ہے پھر اوسکے لطف کا کیا ذکر ہے
پھر کہا کہ حب برابر ایک دانے رائی کے محبوب تر ہے مجھکو ستر برس کی عبادت بلا حب سے ف
مستحق محبت اللہ وحدہ ہے لاغیر جو کوئی غیر اللہ کو دوست رکھتا ہی نہ اسلیے کہ وہ منسوب الی اللہ ہی
تو یہ اوسکا جہل و قصور ہی معرفت خدا مین حضرت کا دوست رکھنا اسلیے محمود ہے کہ یہ عین حب خدا
ہے اسیطرح حب علما و اتقیا کیونکہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے محبوب کا رسول محبوب
ہوتا ہے محبوب کا محب محبوب ہوتا ہے مرجع اس سبکا طرف حب اصل کے ہے اصل سے تجاوز
طرف غیر کے نہین کرتا سو حقیقت مین نزدیک اہل بصائر کے کوئی محبوب سوا اللہ کے نہین ہے
اور نہ کوئی بجز خدا کے استحقاق حب کا رکھتا ہے ٥

همہ دوستان تا بدر با من اند | چو من قسم این دوستان دشمن اند
تو ئی آنکہ تا من منم باشئے | وزین در مبادا تهی دا منئے

غزالی رحمہ اللہ نے محبت کے پانچ سبب بتا کر یہ بات ثابت کی ہی کہ وہ اسباب پنجگانہ اللہ مین
بروجہ کمال وحقیقت موجود ہین پھر محبت غیر اللہ یعنی جیہ فهذه هي المعلومة في اسباب الحب جملة
ذالك متظاهرة في حق الله تعالى تحقيقا لا مجازا وفي اعلى الدرجات لا في ادناها فكان المعقول
المقبول عند ذوي البصائر حب الله فقط كما ان المعقول الممكن عند العيان حب غير الله فقط
پھر غزالی نے یہ بات ثابت کی ہے کہ اجل واعلی لذات معرفت خدا و نظر الی وجہ اللہ ہی ایثار کسی
اور لذت کا اسپر متصور نہین ہے مگر اوسی شخص کو جو کہ اس لذت سے محروم ہو وهذا مما لا يدرك الا بالذوق
والحكاية فيه قليلة الجدوى ابو سلیمان دارانی نے کہا ہی اللہ کے بندے ہین جنکو اللہ سے نہ خوف
نار اور نہ رجا جنت شاغل ہوتا ہے پھر اونکو دنیا کسطرح اللہ سے مشغول کر سکتی ہی **حکایت**
بعض اخوان نے معروف کرخی سے کہا مجھے خبر دو کہ کس چیز نے تمکو عبادت وانقطاع عن الخلق پر
آمادہ کیا خاموش ہو رہے پھر کہا ذکر موت نے کہا موت کیا شی ہے کہا ذکر قبر و برزخ کہا قبر کیا چیز
ہی کہا خوف نار و رجا جنت کہا یہ کیا شی ہے جس بادشاہ کے ہاتہ مین یہ سب ہی تو اگر اوسکو دوست رکھیگا
تو ان سب اشیاء کو بھول جائیگا اور اگر درمیان تیرے اور اوسکے معرفت و شناخت و شناسائی ہوگی تو وہ
ان سب سے تجکو کفایت کریگا **حکایت** بعض شیوخ نے بشر بن حارث کو خواب مین دیکھا کہا ابو نصر تمار
و عبد الوہاب وراق نے کیا کیا کہا مین ابہی اونکو سامنے اللہ کے چھوڑ کر آیا ہون وہ اکل و شرب کر رہے
ہین کہا تم اپنی کہو کہا اللہ نے معلوم کر لیا کہ میری رغبت اکل و شرب مین کم ہے سو مجھکو نظر طرف اپنے
عطا کی **حکایت** علی بن موفق کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا کہ گویا مین جنت مین گیا ہون ایک
شخص کو دسترخوان پر بیٹھے ہوئے دیکھا دو فرشتے دائین بائین اوسکو جمیع طیبات سے لقمات کہلا رہے ہین
اور وہ کہا رہا ہے ایک دوسرے شخص کو باب جنت پر کھڑا ہوا دیکھا وہ لوگون کے چہرے تصفح کر رہا ہی
بعض کو داخل جنت کرتا ہے اور بعض کو پہیر دیتا ہی مین انکو چھوڑ کر طرف حظیرۃ القدس کے آیا
سرادق عرش مین ایک شخص کو دیکھا کہ آنکھین پھاڑے ہوئے اللہ کو دیکھ رہا ہے مینے رضوان سے پوچھا
کہ یہ کون شخص ہے کہا معروف کرخی ہین انہنے اللہ کی عبادت کی نہ خوف سے نار کے نہ شوق سے
جنت کے بلکہ اللہ کی حب سے اسلیے اللہ نے نظر کرنا طرف اپنے قیامت تک اسکے لیے مباح کر دیا ہی
اور ذکر کیا کہ وہ دو مرد بشر بن حارث و احمد بن حنبل تھے ابو سلیمان نے کہا جو کوئی آج مشغول بنفس ہے

وہ کل بھی مشغول بنفس ہوگا اور جو کوئی آج مشغول برب ہے وہ کل بھی مشغول برب ہوگا حکایت ثوری نے رابعہ سے کہا تیرے ایمان کی کیا حقیقت ہی کہا مینے اوسکو پوجا نہ خوف نار سے اور نہ حب جنت سے کہ مین مثل اجیر سوء کے ہون بلکہ عبادت کی مینے اوسکی حب وشوق سے طرف اوسکے غرضکہ مقصد سارے عرفا کا وصل و لقاء خدا ہے فقط یہی وہ قرۃ العین ہے جسکو کوئی نفس نہین جانتا جب یہ ٹھنڈک آنکھہ کی ہاتھہ آجاتی ہے تو سارے ہموم وشہوات خاک مین ملجاتی ہین دل اوسکے نعیم مین مستغرق ہوجاتا ہے اگر اوسکو آگ مین ڈالدین تو کچھ احساس نہو بسبب اوس استغراق کے اور نعیم جنت کو اوسپر عرض کرین تو وہ کچھ التفات طرف اوسکے نکرے بسبب بلوغ الی الغایۃ کے جسکے اوپر پھر کوئی اور غایت نہین ہے ہم نہین جانتے کہ جو شخص فہم نہین کرتا مگر اسے حب محسوسات کو وہ کیونکر لذت نظر الی وجہ اللہ تعالی پر ایمان لایا ہے کیونکہ اوس نظر کے لیے کوئی صورت وشکل نہین ہے اور اللہ نے جو وعدہ لمپنے دیدار کا کیا ہی اور اوسکو اعظم نعم ٹھیرایا ہے اوسکے کیا معنی ہین بلکہ جو کوئی اللہ کا عارف ہوجاتا ہے وہ اس بات کو بخوبی پہچان لیتا ہے کہ یہ سارے لذات مفرقہ بشہوات مختلفہ نیچے اس لذت دیدار کے منطوی ہین کما قال العضہم شعر

كانت لقلبي اهواء مفرقة ۔ فاستجمعت مذ رأتك العين اهوائي

فصار يحسدني من كنت احسده ۔ وصرت مولى الورى مذ صرت مولائي

تركت للناس دنياهم ودينهم ۔ شغلا بذكرك يا ديني و دنيائي

غرضکہ نزدیک اہل بصائر کے ہجر خدا اعظم تر ہی نار خدا سے اور وصل خدا اطیب تر ہے جنت خدا سے مراد اونکی اس سے یہی ایثار لذت قلب ہے معرفت خدا مین لذت اکل وشرب ونکاح پر کیونکہ جنت معدن تمتع حواس ہے رہا دل سو لذت اوسکی فقط لقاء اللہ مین ہے مثال اطوار خلق کی لذات فانیہ مین ایسی ہے جیسے کہ صبی اول حرکت و تمیز مین مستلذ بلعب و لہو ہوتا ہی پہلے پہل اوسمین ظہور اسی طبیعت کا ہوتا ہے یہانتک کہ یہ لذت اوسکو سائر اشیاء سے لذیذ تر نظر آتی ہے پھر بعد اسکے اوسکو لذت زینت کی ظاہر ہوتی ہے اچھا لباس پہننا اچھی سواری پر سوار ہونا پسند آتا ہے اس لذت کے سامنے لذت لعب کی ہیچ و پوچ ہوجاتی ہے اسکے بعد ظہور لذت وقاع وشہوت نساء کا ہوتا ہے جمیع ماقبل کو بمقابلہ وصول کے طرف اس لذت کے ترک کردیتا ہی پھر لذت ریاست وعلو وتکاثر کی ظاہر ہوتی ہے یہ آخر لذات دنیا واعلی واقوی شہوات ہے کما قال تعالی اعلموا انما الحيوة الدنيا لعب ولهو وزينة وتفاخر بينكم وتكاثر في الاموال والاولاد

پھر اسکے بعد ایک دوسری غریزت وطبیعت ظاہر ہوتی ہے جس سے ادراک لذت معرفت
خداتعالی ومعرفت افعال الٰہی کا ہوتا ہے اسکے سامنے سارے لذائذ ماقبل گرد ہوجاتی ہین ہر
متاخر اقوی تر ہوتا ہے سو یہ لذت سب سے آخر مین ہے کیونکہ ظہور حب لعب کا سن تمیز مین
ہوتا ہے اور حب نساء وزینت کا سن بلوغ مین اور حب ریاست کا بعد بیس برس کے گے
اور حب علوم کا قریب چالیس سال کے یہی غایت علیا ہی سوجسطرح کہ صبی تارک لعب ومشتغل
بملاعبت نساء وطلب ریاست پر مضحکہ کرتا ہے اسیطرح رؤسا تارک ریاست مشتغل بمعرفۃ
اللہ تعالی پر ضحک کرتے ہین عارف کہتے ہین ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون فسوف
تعلمون **ف** اسعد خلق باعتبار حال کے آخرت مین وہ لوگ ہین جو حب للہ مین اقوی تر ہین
اسلیے کہ آخرت کے معنی یہی ہین کہ قدوم علی اللہ ودرک سعادت لقاء حاصل ہو سو جو محب بعد
طول شوق کے نزدیک محبوب کے آئیگا اور دوام مشاہدہ سے ابد الآباد بغیر کسی شی منغص ومکدر کے
اور بغیر کسی رقیب ومزاحم کے اور بغیر خوف انقطاع کے متمکن ہوگا اوس سے زیادہ کسکا نعیم ہی لیکن یہ نعیم
بقدر قوت حب کے ہوتا ہے جتنی محبت زیادہ ہوگی اوتنی ہی لذت بھی بڑہیگی بندہ دنیا مین اکتساب
حب اللہ کرتا ہی کیونکہ اصل محبت کسی مومن سے منفک نہین ہوتی ہے رہی قوت حب واستیلاء
محبت کہ نوبت آشفتگی کی پہونچے سو یہ اکثر لوگونسے منفک ہوتی ہے آسکا حصول دوطرح پر ہوسکتا ہی
ایک قطع علائق دنیا سے اور خارج کرنا حب غیر اللہ کا دل سے قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون
وقال تعالی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا بلکہ یہی معنی ہین لا الہ الا اللہ کے یعنی لا معبود
ولا محبوب سواہ کیونکہ ہر محبوب معبود ہوتا ہی ارأیت من اتخذ الٰہہ ہواہ ولہذا حدیث مین آیا ہی
جسنے کہا لا الہ الا اللہ اخلاص سے وہ جنت مین جائیگا اخلاص کے یہی معنی ہین کہ دل واسطے اللہ
کے مخلص ہو شرک لغیر اللہ اوسمین باقی نرہی جب یہ حال ہوجائیگا تو اللہ محبوب ومعبود قلب ٹھیریگا
دل کا مقصود ومطلوب ہوگا پس جس کسی شخص کا حال ایسا ہوتا ہے دنیا اوسکا قید خانہ ہوتی ہی اسلیے
کہ مانع ہے مشاہدۂ محبوب سے موت خلاص ہی سجن سے قدوم ہے محبوب پر پھر جسکا ایک ہی محبوب
ہے اور اوسکا شوق دراز وحبس متمادی تھا اور وہ قید خانہ سے رہا ہوکر متمکن من المحبوب ہوا ہی
اور امن ابد الآباد سے اوسنے راحت پائی ہے اوسکا کیا حال ہوگا سو منجملہ اسباب ضعف
حب للہ کی ایک قوت حب دنیا ہے ومنہ حب الاھل والمال والولد والاقارب والعقار
والدواب والبساتین والمتنزہات یہانتک کہ جو شخص متفرح بطیب آواز طیور وروح نسیم اسحار

و ملتفت طرف نعیم دنیا کے اور متعرض بنقصان حب خدا ہے وہ بقدر اپنے انس کے دنیا سے
انس باللہ مین ناقص ہوتا ہے سو جسکو جتنی دنیا ملتی ہی اوسیقدر نقصان آخرت کا اوسکو بالضرورۃ
ہوتا ہے جسطرح کہ انسان جتنا مشرق سے نزدیک ہوگا بالضرورۃ مغرب سے دور جا پڑیگا بہر حال
جب طہارت دل کی سارے حظوظ دنیا سے ہوتی ہی تب کہین وہ لائق گنجایش معرفت خدا
ہوتا ہے دوسرا سبب قوت محبت کا قوت معرفت خدا ہے اور اتساع و استیلا اوس معرفت
کا دل پر سو اسکا حصول بعد تطہیر قلب کے جمیع شواغل و علائق دنیا سے ہوتا ہے غزالی نے
بیا مین اس سبب کے تطویل کی ہے پھر کہا ہے کہ مومنین اصل حب مین مشترک ہین بسبب
اشتراک کے اصل محبت مین لکن بسبب تفاوت معرفت و حب دنیا کے متفاوت ہوتے ہین کیونکہ
تفاوت اشیاء کا تفاوت اسباب سے ہوتا ہے پھر سبب قصور افہام خلق کا معرفت خدا سے
بیان کر کے معنی شوق الی اللہ کے لکھے ہین پھر معنی محبت اللہ للعبد کے بیان کر کے علامات محبت
العبد للہ کے ذکر کیے ہین پھر کہا ہے کہ ان المحبۃ یدعیہا کل احد وما اسہل الدعوی واعز
المعنے اسیطرح شوکانی نے بحث محبت للہ و فی اللہ کو ظاہر مین آسان باطن مین مشکل ٹھیرایا ہے

وکل یدعی وصلاً للیلی ولیلی لا تقر لھم بذاکا +

انسان کو چاہیے کہ تلبیس ابلیس و خدع نفس پر دہوکا کھا بیٹھے جبتک کہ امتحان علامات کا اور مطالبہ
اوسکا براہین و ادلہ سے نہو تب تک دعوی محبت کا بے اصل محض ہے والمحبۃ شجرۃ طیبۃ
اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء وثمارہا تظہر فی القلب واللسان والجوارح سو یہ علامات
صدق محبت کے بہت ہین از انجملہ حب لقاء اللہ ہے بطریق کشف و مشاہدہ کے دار السلام مین
حضرت نے فرمایا ہے من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ حذیفہ نے مرتے دم کہا تھا

حبیب جاء علی فاقۃ لا افلح من ندم ؎

عمر بگذشت بمحرومی اگر روز پسین ختم بر دولت دیدار شود باکی نیست

واز انجملہ قتل فی سبیل اللہ ہے قال تعالی ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا وقال
عزوجل یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون ثوری و بشر حافی کہتے تھے کہ کروہ نہین رکھتا ہے
موت کو مگر مریب کیونکہ حبیب کسی حال مین بہی کارہ لقاء حبیب نہین ہوتا ہی حکایت بویطی نے
بعض زہاد سے کہا تہا تو موت کو دوست رکھتا ہی اونسے گویا کچہ توقف کیا انہون نے کہا
اگر تو صادق ہوتا تو موت کو دوست رکھتا پھر یہ آیت پڑہی فتمنوا الموت ان کنتم صادقین

اوسنے کہا حضرت نے فرمایا ہے تمنا نکرے کوئی تم مین موت کی کہا ہان یہ نہی نزول ضرر کے ہی
اسلیے کہ رضا بقضا افضل ہے طلب فرار من القضا سے رہی یہ بات کہ غیر محب موت بہی محب اللہ
ہوسکتا ہے یا نہین سو کراہت موت کی کبہی بسبب حب دنیا و تاسف کے فراق اہل و مال و ولد پر
ہوتی ہے یہ منافی ہے کمال حب اللہ کو کیونکہ حب کامل وہی ہے جو سارے دلکو مستغرق کرلے
لکن یہ بات کچہہ دور نہین ہے کہ باوجود حب اہل و ولد کے شایبہ ضعیف حب خدا کا بہی ہو لوگ
حب مین متفاوت ہوتے ہین دوسری صورت یہ ہی کہ بندہ ابتدا مقام محبت مین ہو اور وہ کارہ موت
نہین ہے بلکہ عجلت موت کو قبل استعداد لقاء اللہ کے مکروہ رکہتا ہے سو یہ کچہہ دلیل ضعف حب
پر نہین ہے اور نہ منافی کمال حب کے ہے بلکہ جب محبت غالب ہوتی ہی تو سوا محبوب کے
تنعم باقی نہین رہتا محب واسطے ہوای محبوب کے تارک اپنے ہوا ے نفس کا ہوجاتا ہے ؎

ارید وصاله ویرید هجري فاترك ما ارید لما یرید

واترك ما اهوی لما قد هویته فارضی بما یرضی وان سخطت نفسی

سہل نے کہا ہے علامة الحب ایثاره علی نفسك تیسری شکل یہ ہی کہ ساتہہ ذکر اللہ کے مستہتر ہو
کسی وقت دل اوسکا ذکر اللہ سے خالی نہو اور زبان اوسکے ذکر سے سستی نکرے ؎

ورد زبان و مونس جان ست نام یار یکدم نمی رود که مکرر نمی شود

قاعدہ ہے کہ جو شخص کسی شی کو محبوب رکہتا ہے تو بالضرورۃ اکثر ذکر اوسکا کیا کرتا ہی سو علامت حب
خدا کی ذکر خدا حب قرآن حب رسول حب ہر منسوب الی اللہ یا الی الرسول ہے فان من یحب
انسانا یحب کلب محلته یعنی جب کوئی انسان کسی انسان کو دوست رکہیگا تو اوسکے محلہ کے کتے تک کو بہی چاہیگا

بو الفضولی گفت ای مجنون خام اینچہ شیدست آنکہ می آری مدام

پوز و سگ دائم پلیدی میخورد مقعد خود را بلب می استرد

عیبہای سگ بسے بر وی شمرد عیب دان از غیب او بوئی نبرد

گفت مجنون تو ہمہ نقشی و تن اندر آ بنگر شبے از چشم من

کین طلسم بستہ مولیٰ ست این پاسبان کوچہ لیلیٰ ست این

غرضکہ محبت جب قوی ہو جاتی ہی تو محبوب سے تجاوز کرکے طرف ہر مکتنف و محیط بالمحبوب کے جاتی ہے
اور متعلق باسباب محبوب ہو جاتی ہے یہ کچہہ شرکت فی الحب نہین ہے کیونکہ جو کوئی شخص کسی محبوب کے
رسول یا کلام کو دوست رکہتا ہی اسلیے کہ وہ اوسکا کلام و رسول ہے تو حب اس شخص کا متجاوز الی غیر

المحبوب نہین ہوتا ہے بلکہ یہ دلیل ہے کمال حب پر پس جس کسیکے دلپر اللہ کا حب غالب آجاتا ہی
وہ ساری خلق اللہ کو دوست رکھتا ہی اسلیے کہ وہ اللہ کی مخلوق ہی پھر کسطرح وہ قرآن و رسول
و صلحاء عباد کو دوست نرکھیگا ولہذا اللہ نے فرمایا ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
سہل نے کہا ہی علامت حب خدا کی حب قرآن ہی علامت حب خدا و قرآن کی حب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہی علامت حب نبی کی حب سنت ہی علامت حب سنت کی حب آخرت ہی علامت حب آخرت
کی بغض دنیا ہے علامت بغض دنیا کی یہ ہے کہ دنیا سے نلے مگر بقدر زاد و بلغۃ الی الآخرۃ چوتھے
صورت یہ ہے کہ مانوس بخلوت و مناجات اللہ تعالی ہو تلاوت قرآن و تہجد پر مواظبت کرے اور سکون
لیل و صفاء وقت کو انقطاع عوائق سے غنیمت جانے اقل درجات حب تلذذ بخلوت بالحبیب و
تنعم بمناجات حبیب ہے انتہا، اس لذت کا حق مین بعض کے یہانتک پہونچا کہ وہ نماز مین تھا
گھر مین آگ لگ گئی خبر نہوئی بعض کا پاؤن بسبب علت کے کاٹ ڈالا وہ نماز مین تھا بالکل شعور نہوا
قتادہ نے قولہ تعالی الذین اٰمنوا و تطمئن قلوبہم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب
کی تفسیر مین کہا ہی ھشت الیہ واستانست بہ مطرف نے کہا محب کبھی حدیث حبیب سے ملول نہین ہوتا ہے
یحیی بن معاذ نے کہا ہی جسنے اللہ کو دوست رکہا وہ اپنی جان کا دشمن بنا پانچوین شکل یہ ہی کہ فوت
ماسوا اللہ پر تاسف نکرے بلکہ عظیم تاسف اوسکا فوت ہر ساعت پر ہو جو کہ ذکر و طاعت خدا سے
خالی گزر گئی ہے ؎

بی غم عشق تو صد حیف زعمر یکہ گزشت   بیش ازین کاش گرفتار غمت می بودم

اسلیے وقت غفلات کے رجوع باستعطاف و استعتاب و توبہ و انابت کرے اللہ سے کہے
رب بای ذنب قطعت برك عني وابعدتني عن حضرتك و شغلتني بنفسي و بمتابعة
الشیطان فھذہ علامات المحبۃ فمن تمت فیہ العلامات فقد تمت محبتہ وخلص
حبہ فصفا فی الآخرۃ شرابہ وعذب مشربہ ومن امتزج بحبہ حب غیر اللہ تنعم فی
الآخرۃ بقدر حبہ غزالی رحمہ اللہ نے بیان انس باللہ وانبساط و ادلال و فضیلت رضا و حقیقت
رضا وغیر ذلک مین بسط کر کے بعض حکایات محبین و اقوال و مکاشفات اخبار لکھی ہین جزاہ اللہ خیرا

باب ۴۷ بیان مین علامات حب اللہ للعبد و حث علی التخلق بحب اللہ و سعی فی تحصیل حب اللہ کے ؛

قال الله تعالی قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله و یغفر لکم ذنوبکم والله غفور
رحیم و قال تعالی یاایها الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یأتی الله بقوم
یحبهم و یحبونه اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله ولا
یخافون لومة لائم ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله واسع علیم حدیث ابوہریرہ مین
فرمایا ہے جسنے دشمن رکہا میرے کسی ولی کو تو اذن دیا ہے مینے اوسکو جنگ کا تقرب نکیا میری طرف
میرے بندہ نے ساتھہ کسی شی کے جو دوست تر ہو مجھکو اوس چیز سے جو فرض کی ہے مینے اوسپر
ہمیشہ تقرب کرتا ہے بندہ میرا طرف میرے ساتھہ نوافل کے یہانتک کہ مین دوست رکھنے
لگتا ہون اوسکو سو جب دوست رکھتا ہون اوسکو تو ہو جاتا ہون کان اوسکا جس سے وہ سنتا ہی
اور آنکھہ اوسکی جس سے وہ دیکھتا ہی اور ہاتھہ اوسکا جس سے وہ پکڑتا ہی اور پاؤن اوسکا جس سے وہ چلتا ہی
اور اگر وہ سوال کرتا ہی مجھسے تو مین دیتا ہون اور اگر پناہ چاہتا ہی میرے تو پناہ دیتا ہون اوسکو
رواه البخاري یہ حدیث دلیل واضح ہی فضیلت ولایت وحب لله پر اس حدیث مین ثمرہ بھی اس عمل کا
ذکر فرمادیا ہی یہ ثمرہ حالت حیات دنیا مین ہوتا ہی رہی حالت بعد الموت اور حالت آخرت اوسکا
اندازہ سوا خدا کے کوئی نہین کر سکتا ہی اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن
سمعت ولا خطر علی قلب بشر یہ حدیث حجت ہی قائلین وحدت وجود پر کیونکہ نص صریح ہی عدم
ثبوت توحید مذکور پر و لله الحمد قطر الولی نام ایک کتاب تالیف محمد بن علی شوکانی رحمہ الله تعالی
اسی حدیث کی شرح بسیط ہی لائق استفادہ صلحاء و عرفاء کے ہے قدرسے ترجمہ اوسکا کتاب
ریاض مرتاض مین لکہا گیا ہے دوسرا لفظ ابوہریرہ کا رفعا یہ ہے کہ جب دوست رکھتا ہے
الله بندہ کو تو پکارتا ہے جبریل علیہ السلام کو اور فرماتا ہے کہ الله تعالی محب ہی فلان کا تو بھی اوسکو
دوست رکھہ جبریل اوسکو دوست رکھنے لگتے ہین پھر اہل سماء مین پکار دیتے ہین کہ تحقیق الله
دوست رکھتا ہی فلان شخص کو تم بھی اوسکو دوست رکھو پھر آسمان والے اوسکو دوست رکھنے لگتے ہین
پھر اوسکے لیے قبول زمین مین رکھا جاتا ہی متفق علیه مسلم کا لفظ یہ ہے قال رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم ان الله اذا احب عبدا دعا جبریل فقال انی احب فلانا فاحبه فیحبه
جبریل ثم ینادی فی اهل السماء فیقال ان الله یحب فلانا فاحبوه فیحبه اهل السماء
ثم یوضع له القبول فی الارض واذا ابغض عبدا دعا جبریل فیقول انی ابغض فلانا فابغضه
فیبغضه جبریل ثم ینادی فی اهل السماء ان الله یبغض فلانا فابغضوه فیبغضونه ثم یوضع له

البغضاء فی الارض مین کہتا ہون اللہ پاک نے قرآن پاک مین فرمایا ہی ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمن ودًّا مفسرین نے حدیث مذکور کو تفسیر مین اس آیت شریف کے ذکر کیا ہے حدیث دلیل ہے نزول حب وبغض پر آسمان سے عائشہ کہتی ہین حضرت نے ایک شخص کو ایک لشکر پر افسر کر کے بھیجا تہا وہ اپنے اصحاب کو نماز پڑھا تا قل ہو اللہ احد پر ختم کرتا جب وہ لوگ پھر کر آئے حضرت سے ذکر کیا فرمایا اوس سے پوچھو تو یہ کام کس لئیے کرتا ہے اوسنے کہا لانھا صفۃ الرحمن فانا احب ان اقرأ بھا فرمایا اوسکو خبر کردو کہ ان اللہ تعالی یحبہ متفق علیہ نووی نے ترجمہ اس باب کا بلفظ باب علامات حب اللہ والسعی فی تحصیل الحب کیا تہا سو بیان علامات حب کا باب سابق مین غزالی رحمہ اللہ سے نقلاً مرقوم ہو چکا ہی باقی رہا حث علی التخلق اوسپر حدیث تقرب بالنوافل دلیل ہے اور سعی فی التحصیل کے لیے قرأت سورۂ اخلاص حجت ہی بعض عارفین سے کہا تہا کہ تم محب ہو کہا نہین مین تو محبوب ہون محب متعوب ہوتا ہے

حکایت زنج نے بصرہ مین داخل ہو کر بہت قتل و نہب اموال کیا سہل رحمہ اللہ کے پاس اونکے اخوان جمع ہوئے کہا اگر تم اللہ سے سوال کرتے کہ انکو دفع کرے یعنے تو کیا اچھا ہوتا سہل خاموش رہے پھر کہا اس شہر مین اللہ کی ایسے بندے ہین کہ اگر ظالمین پر دعا کرین تو روی زمین پر کوئی ظالم صبح نکرے مگر ایک رات مین مرجائے ولکن وہ یہ کام نہین کرتے ہین کہا کسلیے کہا اسلیے کہ وہ دوست نہین رکھتے ہین وہ چیز جو اللہ دوست نرکھے پھر اللہ کی اجابت کا اشیار کو ذکر کیا جسکا بیان نہین ہوسکتا ہی یہانتک کہ کہا اگر وہ سوال کرین کہ قیام ساعت نہو تو ساعت قائم نہو وھذہ امور ممکنۃ فی انفسھا فمن لم یحظ بشیٔ منھا فلا ینبغی ان یخلو عن التصدیق والایمان بامکانھا فان القدرۃ واسعۃ والفضل عمیم وعجائب الملک والملکوت کثیرۃ ومقدورات اللہ تعالی لا نھایۃ لھا وفضلہ علی عبادہ الذین اصطفی لا غایۃ لہ الی قولہ فمن من لم یقدر ان یکون من اولیاء اللہ فلیکن محبًّا لھم مؤمنا بھم فعسی ان یحشر مع من احب ومن لا یطیق الدواء فلا ینبغی ان ینکر امکان الشفاء فی حق من داوی نفسہ بعد المرض ولم یمرض بمثل ھذا المرض اصلا فاقل درجات الصحۃ الایمان بامکانھا فویل لمن حرم ھذا القدر القلیل ایضا وھذہ امور جلیۃ فی الشرع واضحۃ وھی مع ذلک مستبعدۃ عند من یعد نفسہ من علماء الشرع فالعجب ممن یدعی علم الدین ولا یصادف فی نفسہ ذرۃ من ھذہ الشروط ثم یکون نصیبہ من علمہ وعقلہ ان یجحد ما لا یکون الا بعد مجاوزۃ مقامات عظیمۃ علیۃ وراء الایمان

فمن لم يبلغ الى ان يغلبه الحب الى هذا الحد فمن اين يعرف ما وراء الحب من الكرامات والمكاشفات وفي كل ذلك وراء الحب والحب وراء كمال الايمان ومقامات الايمان وتفاوته في الزيادة والنقصان لا حصر له سفيان نے کہا ہی المحبة اتباع رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم کسی نے کہا محبت نام ہی دوام ذکر کا کسی نے کہا ایثار محبوب کا بعض نے کہا کراہت بقار کا اس دنیا مین یہ سب اشارات ہین طرف ثمرات محبت کے اسمین نفس محبت سے کچھ تعرض نہین کیا ہی جنید نے کہا اللہ نے محبت کو صاحب علاقہ پر حرام کیا ہی کیونکہ جو محبت بالعوض ہوتی ہی تو جب وہ عوض زائل ہوجاتا ہی تو وہ محبت بھی زائل ہوجاتی ہی ایک شخص نے اظہار حب اللہ کیا تھا ذوالنون نے اوس سے کہا تو حذر کر اس امر سے کہ ذلیل ہو سامنے غیر اللہ کے شبلی سے کسی نے کہا وصف عارف ومحب بیان کرو کہا عارف اگر کلام کرے ہلاک ہوجای محب اگر خاموش رہی برباد جای ؎

عجبت لمن يقول ذكرت الفي ۔ وهل انسى فاذكر ما نسيت
اموت اذا ذكرتك ثم احيي ۔ ولولا حسن ظني ما حييت
فاحيي بالمنى واموت شوقا ۔ فكم احيي عليك وكم اموت
شربت الحب كأسا بعد كاس ۔ فما نفد الشراب وما رويت
فليت خياله نصبا لعيني ۔ فان قصرت في نظري عميت

حکایت ایکدن رابعہ عدویہ نے کہا من يدلنا على حبيبنا خادمہ نے کہا حبيبنا معنا ولكن الدنيا قطعتنا عنه ؎

حجاب و پردہ ندارد نگار دلکش ما ۔ تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز

ایکدن سمنون محبت مین کلام کررہے تھے ایک پرندہ سامنے آپڑا ہنوز اوسنے اپنی چونچ زمین پر ماری تھی کہ خون جاری ہوگیا اور وہ مرگیا ؎

ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز ۔ کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد
این مدعیان در طلبش بیخبرانند ۔ آنرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد

ابراہیم بن ادہم کہتے تھے الهي انك تعلم ان الجنة لا تزن عندي جناح بعوضة في جنب ما اكرمتني من محبتك وانستني بذكرك وفرغتني للتفكر في عظمتك سری رحمہ اللہ نے کہا ہی من احب الله عاش ومن مال الى الدنيا طاش والاحمق يغدو ويروح في لاش والعاقل عن عيوبه فتاش **حکایت** رابعہ سے کہا كيف حبك للرسول صلی اللہ علیہ وسلم

کہا واللہ انی لاحبہ حبا شدیدا ولکن حب الخالق شغلنی عن حب المخلوق شبلی نے کہا الحب
دہش فی لذۃ وحیرۃ فی تعظیم خواص نے کہا المحبۃ محو الارادات واحتراق جمیع الصفات
والحاجات حکایت عبداللہ بن محمد نے کہا مینے ایک عورت متعبدہ کو سنا کہتی تھی اور اوسکے
رخسارہ پر آنسو بہتے تھے واللہ لقد سئمت من الحیوۃ حتی لو وجدت الموت یباع لاشتریتہ
شوقا الی اللہ تعالی وحبا للقائہ مینے کہا تجھکو اپنے عمل پر اعتماد ہی کہا نہین ولکن لحبی ایاہ وحسن
ظنی بہ افتراہ یعذبنی وانا احبہ خواص اپنے سینہ پر ہاتھہ مارتے اور کہتے واشوقاہ لمن
یرانی ولا اراہ ذوالنون نے کہا پاک ہے وہ جسنے ارواح کو جنود مجندہ بنایا عارفین کی روحین
جلالی قدسی ہین اسی لیے مشتاق خدا ہین روحین مومنین کی روحانی ہین اسیلیے خواہشمند جنت
ہین روحین غافلین کی ہوائی ہین اسیلیے مائل الی الدنیا ہین حکایت بعض مشائخ نے کہا ہی مینے
کوہ لکام نام مین ایک شخص گندم گون ضعیف البدن کو دیکھا کہ وہ ایک پتھر سے دوسرے پتھر کیطرف
جست کرتا تھا اور کہتا تھا شعر الشوق والھوی صیرانی کما ترے
انتہی حاصلہ قشیری نے رسالہ مین باب المحبۃ کو قائم کرکے اولا آیۂ یحبہم ویحبونہ لکھی ہی ثانیا اپنی سند
سے بروایت ابوہریرہ یہ حدیث نقل کی ہی من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن لم یحب لقاء
اللہ لم یحب اللہ لقاءہ یہ دلیل ہے علامت حب اللہ پر ؎

بی فنای خود میسر نیست دیدار شما میفروشد خویش را اول خریدار شما

ثالثا یہ حدیث مرفوع انس بن مالک سے بسند خود روایت کی ہی عن جبریل عن ربہ سبحانہ وتعالی من
اھان لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ وما ترددت فی شئ کترددی فی قبض نفس عبدے
المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ ولابد لہ منہ وما تقرب الی عبدی بشئ احب
الی من اداء ما افترضت علیہ ولا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ ومن
احببتہ کنت لہ سمعا وبصرا ویدا ومؤیدا رابعا حدیث ابوہریرہ مرفوعا اس لفظ سے روایت
کی ہی اذا احب اللہ عز وجل العبد قال لجبریل یا جبریل انی احب فلانا فاحبہ فیحبہ
جبریل ثم ینادی جبریل فی اھل السماء ان اللہ تعالی قد احب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء
ثم یضع لہ القبول فی الارض واذا ابغض اللہ عز وجل عبدا قال مالک لا احسبہ الا قال فی
البغض مثل ذلک اصل اس حدیث کی اسی باب مین صحیحین سے گزر چکی ہی استاد نے کہا محبت ایک
حالت شریفہ ہے حق سبحانہ نے شہادت اوسکی واسطے بندہ کے دی ہی اور اپنی محبت کی ساتھہ بندیکو

خبر دی ہے حق سبحانہ موصوف بمحبت عبد ہی اور عبد موصوف بمحبت حق ہی پھر فرق ارادہ ومحبت
کا بیان کیا ہے پھر معنی محبت کے لغۃً ذکر کیے ہین پھر کہا ہی کہ بعض مشائخ نے فرمایا ہی المحبۃ المیل
الدائم بالقلب الھائم بعض نے کہا المحبۃ ایثار المحبوب علی جمیع المصحوب بعض نے کہا ہے
موافقۃ الحبیب فی المشھد والمغیب کسی نے کہا ہی محو المحب لصفاتہ واثبات المحبوب بذاتہ
کسینے کہا ہی مؤاطاۃ القلب لمرادات الرب کسینے کہا ہی خوف ترک الحرمۃ مع اقامۃ الخدمۃ
ابویزید بسطامی نے کہا المحبۃ استقلال الکثیر من نفسک واستکثار القلیل من حبیبک
ع الطل من الحبیب وابل + سہل نے کہا الحب معانقۃ الطاعۃ ومباثنۃ المخالفۃ جنید نے فرمایا
دخول صفات المحبوب علی البدل من صفات المحب اسمین اشارہ ہی طرف استیلاء ذکر محبوب کے
یہانتک کہ غالب ہو دل پر محب کے مگر ذکر صفات محبوب اور صفات واحساس نفس سے بالکلیہ تغافل
ہو ابو علی روذباری نے کہا محبت نام ہی موافقت کا ابو عبد اللہ قرشی نے کہا حقیقت محبت
کی یہ ہی کہ تو بالکل آپکو اوسکے حوالہ کر دے جسکو تو محبوب رکھتا ہی تجھسے تیرے لیے کچھ بھی باقی نرہی
شبلی نے کہا محبت کا نام محبت اسلیے ہوا ہے کہ وہ دل سے ماسوای محبوبکو محو کر دیتی ہی ابن عطا نے
کہا محبت اقامت عتاب ہی علی الدوام ع ویبقی الود ما بقی العتاب + نصرابادی نے کہا ہی
محبۃ توجب حقن الدماء ومحبۃ توجب سفک الدماء سمنون نے کہا ذھب المحبون بشرف
الدنیا والآخرۃ لان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال المرء مع من احب فھم مع اللہ تعالی یحیی
بن معاذ نے کہا حقیقت محبت کی یہ ہی کہ نہ جفا سے گھٹے نہ احسان سے بڑہے وہ شخص صادق نہین ہے
جو دعوی محبت کا کرے اور حافظ حدود نہو باپ بیٹی پر کتنا ہے مہربان کیون نہو خطاب مین تبجیل
نہین کرتا لوگ مخاطبت مین تکلف کرتے ہین وہ یہی کہتا ہی اے فلان **حکایت** بندار بن حسین
نے کہا مجنون بنی عامر کو خواب مین دیکھا کہا ما فعل اللہ بک کہا غفر لی وجعلنی حجۃ علی المحبین
ابو یعقوب سوسی نے کہا حقیقت محبت کی یہ ہی کہ بندہ اپنے حظ کو اللہ سے اور اپنے حوائج کو طرف اللہ
کے بھول جائے حسین بن منصور نے کہا حقیقۃ المحبۃ قیامک مع محبوبک بخلع اوصافک
محمد بن فضل نے کہا محبت سقوط ہے ہر محبت کا دل سے مگر محبت حبیب جنید نے کہا ہی المحبۃ
افراط المیل بلا نیل کسینے کہا المحبۃ تشویش فی القلوب یقع من المحبوب کسینے کہا المحبۃ فتنۃ
تقع فی الفؤاد من المراد کسی نے کہا الحب اولہ ختل وآخرہ قتل ~

آگ تھے ابتدای عشق مین ہم　　اب ہوئے خاک انتہا ہے یہ +

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی حبك الشئ يعمي ويصم يعني يعمى عن الغير غيرة
وعن المحبوب هيبة سری سے نے کہا لا تصلح المحبة بين اثنين حتى يقول الواحد للآخر يا انا
کسی نے کہا محبت ایک آگ ہی دلمین کہ ماسوا مراد محبوب کو جلادیتی ہے کسینے کہا المحبة بذل
المجهود والحبيب يفعل ما يشاء ابن مسروق کہتے ہین مینے سمنون کو دیکہا محبت مین کلام
کررہے تھے سارے قنادیل مسجد ٹوٹ کر گر گئے حکایت شبلی مارستان مین محبوس تھے
ایک جماعت نزدیک اونکے گئی پوچہا تم کون لوگ ہو کہا ہم تمہارے محب ہین یہ اونکو پتہر مارنے
لگے وہ بھاگ اوٹھے کہا تم اگر میرے محب ہوتے تو میری بلا پر صبر کرتے ابو علی دقاق کہتے ہین
بعض کتب منزلہ مین دیکہا ہی عبدي انا وحقك لك محب فبحقي كن لي محبًا ابن المبارک نے
کہا جسکو کچہہ محبت دی گئی اور مثل اوسکے خشیت نہین دیگئی وہ مخدوع ہی کسینے کہا محبت وہ ہی کہ تیری
اثر کو مٹادے کسینے کہا محبت ایک نشا ہی ہوش مین نہین آتا صاحب اوسکا مگر بمشاہدہ محبوب
پھر جو نشا وقت شہود کے حاصل ہوتا ہی اوسکا وصف نہین ہو سکتا وانشدوا ؎

فاسكر القوم دور كأس ۔ وكان سكري من المدير

حکایت اوستاذ ابو علی کی ایک کنیز تھی فیروز نام یہ اوسکو بہت دوست رکھتے تھے
اسلیے کہ اوسنے بہت خدمت انکی کی تھی ایک دن اوسنے انکو ایذا دی اور زبان درازی کی
ابو الحسن قاری نے کہا تو اس شیخ کو کیون ایذا دیتی ہی کہا اسلیے کہ مین اسکو دوست رکھتی ہون
بعض نے کہا کہ ہم پاس ذوالنون کے تھے ذکر محبت کا نکلا کہا کفوا عن هذه المسئلة لا
تسمعها النفوس فتدعيها کسی نے کہا محبت ایثار ہے زلیخا نے نہایت امر مین کہا تھا انا
راودته عن نفسه وانه لمن الصادقين اور ابتدا مین یہ قول تھا ما جزاء من اراد
باهلك سوء الا ان يسجن او عذاب اليم سو بدایت مین تو اونپر قصور لگایا اور نہایت مین
اپنے نفس کی خیانت ثابت کی ؎

گر من آلودہ دامنم چہ عجب ۔ ہمہ عالم گواہ عصمت اوست

حکایت ابو سعید خراز نے کہا ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا
عرض کیا کہ ای رسول خدا آپ مجھکو معذور رکھین اللہ کی محبت نے مجھکو آپ کی محبت سے
مشغول کردیا ہے فرمایا ای مبارک جسنے اللہ کو دوست رکھا اوسنے مجھے دوست رکھا
حکایت رابعہ نے اپنی مناجات مین کہا تھا الهي اتحرق بالنار قلبا يحبك ہاتف نے کہا

ماکنا نفعل ھکذا فلا تظنی بنا ظن السوء ابوحفص کہتے ہین اکثر فساد احوال کا تین چیزون سے ہوتا ہے فسق عارفین خیانت محبین کذب مریدین ابوعثمان نے کہا فسق عارفین اطلاق طرف ولسان وسمع ہی طرف اسباب منافع دنیا کے خیانت محبین اختیار ہوی ہے رضای حق تعالی پر امور مستقبلہ مین کذب مریدین یہ ہے کہ ذکر ورویت خلق ذکر ابد ورویت خدا پر غالب ہو حکایت ایک خطاف نے قبۂ سلیمان علیہ السلام مین ارادہ ایک خطافہ کا کیا اوسنے نمانا اوسنے کہا تو کیون مجھسے رکتی ہی مین اگر چاہون تو اس قبہ کو سلیمان پر منقلب کردون سلیمان علیہ السلام نے اوسکو بلاکر کہا تو نے یہ کیا بات کہی کہا ای نبی اللہ ان العشاق لایؤاخذون باقوالھم فرمایا تو نے سچ کہا یعنی احادیث السکاری تطوی ولا تروی

نتوان عربدہ با چشم تو کردن آری — بتواضع گزرانند ز خود مستان را

ف ایک شعبہ محبت کا شوق الی المحبوب ہے اسکے لیے قشیری نے باب مستقل عقد کیا ہو اور غزالی نے بھی بحث اسکی لکھی ہو قال اللہ تعالی من کان یرجو لقاء اللہ فان اجل اللہ لآت عطا ابن سائب نے کہا میرے باپ کہتے تھے ایکدن عمار بن یاسر نے نماز پڑھائی اوسمین ایجاز کیا مینے کہا تمنے بہت خفیف نماز پڑھی کہا وما علی من ذلک مینے وہ دعوات پڑھی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی ایک آدمی نے کہا وہ کیا دعوات ہین کہا اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق احینی ما علمت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی ما علمت الوفاۃ خیرا لی اللھم انی اسألک خشیتک فی الغیب والشھادۃ واسألک کلمۃ الحق فی الرضا والغضب واسألک القصد فی الغنی والفقر واسألک نعیما لا یبید وقرۃ عین لا تنقطع واسألک الرضا بعد القضاء وبرد العیش بعد الموت واسألک النظر الی وجھک الکریم وشوقا الی لقائک فی غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ اللھم زینا بزینۃ الایمان اللھم اجعلنا ھداۃ مھتدین یہ دعا مشتمل ہے اکثر اخلاق اہل سلوک پر گویا سارا سلوک اسکی شرح ہے تمام مقامات عارفین کے نیچے انہین الفاظ کے مندرج ہین ہر جملہ دعا کا ایک کتاب لاجواب ہی ہر لفظ سوال کا ایک خطاب مستطاب ہے استاذ نے کہا شوق اہتیاج قلوب ہے طرف لقا محبوب کے شوق بقدر محبت کے ہوتا ہی ابوعلی دقاق نے شوق و اشتیاق مین فرق کیا ہی کہا ہی کہ شوق لقا ورویت سے ساکن ہو جاتا ہی اور اشتیاق لقا سے زائل نہین ہوتا نصرابادی نے کہا ساری خلق کے لیے مقام شوق ہی مقام اشتیاق نہین

جو شخص حال اشتیاق مین داخل ہوا وہ ہائم ہوا اوسکا نہ اثر نظر آتا ہے نہ قرار حکایت
احمد بن حامد اسود نے ابن مبارک سے کہا مینے خواب مین دیکہا ہی کہ تم ایک سال کے
اندر مر جاؤ گے طیاری خروج کی کرلو کہا تمنے ایک مدت بعید کی مہلت دی کہ مین ایکسال
تک زندہ رہونگا مجھکو تو اس بیت سے انس تہا جو مینے اس ثقفی یعنی ابا علی سے سنی ہی ؎

یا من شکا شوقہ من طول فرقتہ — اصبر لعلك تلقی من تحب غدا

ابوعثمان نے کہا ہی علامت شوق کی حب موت ہی ہمراہ راحت کے یحیی بن معاذ نے کہا
علامت شوق کی فطام جوارح ہے شہوات سے کسینے ابن عطا سے پوچہا شوق کیا ہے کہا
احتراق الاحشاء وتلهب القلوب و تقطع الاکباد پوچہا شوق اعلی ہی یا محبت کہا محبت
کیونکہ شوق محبت ہی سے متولد ہوتا ہے بعض سلف سے کہا تہا تم مشتاق ہو کہا نہین شوق
طرف غائب کے ہوتا ہے اور وہ تو حاضر ہے ابوعلی نے کہا قال تعالی وعجلت الیك رب
لترضی اسکے معنے یہ ہین شوقا الیك شوق کو بلفظ رضا مستور کیا علامت شوق کی تمنی موت
ہے بساط عوافی پر یوسف علیہ السلام کو جب جُب مین ڈالا توفنی نکہا جب سجن مین قید کیا
توفنی نکہا جب مان باپ آئے بہائیون نے سجدہ کیا توفنی نہ کہا جب ملک ونعمت تمام ہوچکی
تب توفنی مسلما کہا ابن خفیف نے کہا الشوق ارتیاح القلوب بالوجد ومحبۃ اللقاء
والقرب ابویزید کہتے ہین اللہ کے ایسے بندے بہی ہین کہ اگر اونکو جنت مین رویت سے
محجوب رکہا جائے تو وہ جنت سے ایسا استغاثہ کرین جیسا استغاثہ اہل نار نار سے کرینگے
حکایت حسین انصاری کہتے ہین مینے خواب مین دیکہا کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہی اور ایک
شخص نیچے عرش کے کہڑا ہے حق سبحانہ نے فرمایا ای میرے فرشتو یہ کون شخص ہے کہا اللہ ہی جانے
فرمایا یہ معروف کرخی ہے میرے حب سے ست ہے یہ افاقہ مین نہ آئیگا مگر میری لقا سے
بعض حکایات مین مثل اس منام کے یون آیا ہے انہ قیل هذا معروف الکرخی خرج
من الدنیا مشتاقا الی اللہ فاباح اللہ النظر الیہ فارس رحمہ اللہ نے کہا دل مشتاقون کے
منور بنور اللہ ہین جب اشتیاق اونکا متحرک ہوتا ہے تو وہ نور ما بین آسمان و زمین کو روشن
کر دیتا ہے اللہ اونکو ملائکہ پر عرض کرکے فرماتا ہی هؤلاء المشتاقون الی اشهدکم انی الیهم
اشوق کہا ہے کہ مشتاقین وقت ورود موت کے احساس حلاوت موت کا کرتے ہین اسلیے
کہ اونکو کشف روح وصول کا احلی تر شہد سے ہوتا ہے ابوعثمان حیری نے کہا ہی فان اجل

الله لاتِ تعزیت مشتاقین ہے یعنی مجھے معلوم ہے کہ تمپر اشتیاق میرا غالب ہے مینے تمہارے لیے ایک اجل مقرر کی ہے تم عنقریب طرف مشتاق الیہ کے واصل ہو جاوگے بعض نے کہا ہے جو مشتاق خدا ہوتا ہے ہر شی اوسکی مشتاق ہوتی ہے حدیث مین آیا ہے اشتاقت الجنة الی ثلثة علي و عمار و سلمان بعض مشائخ نے کہا ہے مین بازار مین جاتا ہون اشیار میرے مشتاق ہوتے ہین مین اون سب سے آزاد ہون جنید رحمہ اللہ سے پوچھا رونا محب کا وقت لقار محبوب کس سبب سے ہوتا ہے کہا بسبب سرور کے جو اوسکے لقار سے ملتا ہے اور بسبب وجد کے شدت شوق سے طرف محبوب کے مجھکو یہ بات پہونچی ہے کہ دو برادر نے معانقہ کیا ایک نے کہا واشوقاہ دوسرے نے کہا واوجداہ ؎

بلبلی برگ گل خوش رنگ در منقار داشت ‌ ‌ ‌ ‌ واندران برگ و نوا خوش نالہای زار داشت

گفتمش در عین وصل این نالہ و فریاد چیست ‌ ‌ ‌ ‌ گفت ما را جلوۂ محبوب در این کار داشت

غزالی کہتے ہین ابراہیم بن ادہم مشتاقین مین سے تھے ایک دن کہا یارب ان اعطیت احدا من المحبین لك مایسکن به قلبه قبل لقائك فاعطنی ذلك فقد اضربی القلق کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا کہ مجھکو اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا ای ابراہیم تجھے شرم نہ آئی کہ تو نے مجھسے سوال سکون قلب کا قبل لقار کے کیا بھلا کہین مشتاق بہی قبل لقار حبیب کے ساکن ہوتا ہے مینے کہا یارب تهت فی حبك فلم ادر ما اقول فاغفرلی و علمنی ما اقول فرمایا قل اللهم رضنی بقضائك وصبرنی علی بلائك واوزعنی شکر نعمائك یہ شوق تو آخرت مین جاکر ٹھیریگا **حکایت** ابو الدردار نے کعب سے کہا اخص آیت توریت کی مجکو خبر دو کہا اللہ تعالی فرماتا ہے طال شوق الابرار الی لقائی وانی الی لقائهم لاشد شوقا ؎

مشتاق دیدنیم شنیدن ز حد گذشت ‌ ‌ ‌ ‌ تاکے بچشم غیر تماشا کند کسے

ف ایک شعبہ محبت کا انس باللہ ہے لکن آثار اسکے بحسب حال محب مختلف ہوتے ہین انس کہتے ہین استبشار و فرح قلب کو ساتھہ مطالعۂ جمال کے یہانتک کہ جب یہ انس غالب ہوتا ہی اور متجرد ہو جاتا ہے ملاحظۂ غائب اور خطرۂ زوال سے تو نعمت و لذت اوسکی عظیم ہوتی ہے جس شخص پر حال انس کا غلبہ کرتا ہے اوسکی خواہش نہین ہوتی مگر انفراد و خلوت مین **حکایت** ابراہیم بن ادہم پہاڑ سے اوترے کسی نے کہا کدہر سے آتے ہو کہا من الانس باللہ یہ اسلیے کہا کہ انس باللہ کو توحش غیر اللہ سے لازم ہوتا ہے بلکہ جو چیز عائق عن الخلوة ہوتی ہے وہ اوسکے دل پر ثقل اشیار ہوتی ہے ؎

مرا بیگانگی از خلق با حق آشنا کردہ بطبع من بکس کم ساختن بسیار میسازد

بعض حکما نے اپنی مناجات مین کہا ہے یا من انسنی بذکرہ و اوحشنی من خلقہ اللہ نے داود علیہ السلام کو فرمایا تھا کہ لی مشتاقا و بی مستانسا و من سوای مستوحشا **حکایت** عبدالواحد بن زید کہتے ہین میرا گزر ایک راہب پر ہوا مینے کہا تجھے وحدت خوش آئی ہے کہا ای شخص اگر تجھکو مزا وحدت کا ملتا تو تو اپنے نفس سے وحشت کرکے طرف وحدت کے آتا وحدت راس عبادت ہے مینے کہا بھلا اقل فوائد وحدت کیا ہے کہا راحت مدارات مردم سے اور سلامت اونکے شر سے مینے کہا بندہ حلاوت انس باللہ کے کب پاتا ہے کہا جب وُد صاف اور معاملہ خالص ہوتا ہے مینے کہا صفا رو و کب ہوتا ہے کہا جب سارے ہموم مجتمع ہوکر طاعت محبوب مین ایک ہم ہو جاتے ہین بعض حکما نے کہا ہے عجبا للخلائق کیف ارادوا بك بدلا عجبا للقلوب کیف استانست بسواك ؎

لکل شیٔ اذا فارقتہ عوض ولیس للہ ان فارقت من عوض

علامت انس کی یہ ہے کہ معاشرت خلق سے ضیق صدر ہوکر مستہتر بعذوبت ذکر ہو اگر مخالطت کرے تو مثل منفرد کے جماعت مین اور مجتمع کے خلوت مین غریب حضر مین حاضر سفر مین شاہد غیبت مین غائب حضور مین مخالط ببدن منفرد بقلب مستغرق بحلاوت ذکر و عذوبت فکر بعض متکلمین نے انس و شوق وحب کا انکار کیا ہے اس گمان پر کہ اوسمین دلیل ہی تشبیہ سو یہ انکار جہل سے ہے اسلیے کہ جمال مدرکات بالبصائر کا اکمل تر ہوتا ہے جمال مبصرات بالابصار سے اور لذت اوسکے معرفت کی اصحاب قلوب پر اغلب ہوتی ہے وھذا کلام ناقص قاصر لم یطلع من مقامات الدین الا علی القشور فظن انہ لا وجود الا للقشر فان المحسوسات وکل مایدخل فی الخیال من طریق الدین قشر مجرد و وراءہ اللب المطلوب فمن لم یصل من الجوز الا الی قشر یظن ان الجوز خشب کلہ ویستحیل عندہ خروج الدھن منہ لا محالۃ وھو معذور لکن عذرہ غیر مقبول انس جب دائم ہوتا ہی تو غالب و مستحکم ہو جاتا ہے قلق شوق اوسکو مشوش نہین کرتا اور نہ خوف تغیر و حجاب اوسکا منغص بنتا ہی بلکہ ثمرہ اوس انس کا انبساط ہے اقوال و افعال و مناجات مع اللہ مین **حکایت** حسن کہتے ہین بصرہ مین کچھہ جھوپڑے جلگئے اونکے بیچ مین ایک جھوپڑا تھا وہ بچلا امیر بصرہ ابو موسی رض تھے اونکو خبر ہوئی اونہون نے صاحب خص کو بلا کر پوچھا کہ ای شیخ تیرا جھوپڑا بچلا کہا مینے اپنے رب کو قسم دی تھی

کہ اس شخص کو نکالدے ابو موسی نے کہا مینے حضرت کو سنا ہی فرماتے تھے یکون فی امتی قوم
شعثة رؤسھم دنسة ثیابھم لو اقسموا علی اللہ لابرھم حکایت بصرہ مین آگ
لگ گئے ابو عبیدہ خواص آگ مین چلنے لگے امیر بصرہ نے کہا دیکھہ کہین تو آگ سے
جل نجاسے کہا مینے قسم کہائی ہے اپنے رب پر کہ وہ مجھکو آگ سے نکالا نے کہا تو پھر تو اس
آگ کو بجھا یہ گھس پڑے اور بجھا دیا ؎

ای تپ ہجر دیکھہ مومن ہین — ہی حرام آگ کا عذاب ہمین

حکایت ابو حفص ایکدن چلے جاتے تھے ایک رُستاقی مدہوش انکے سامنے ایا انھون نے
کہا تجھکو کیا ہوگیا ہے کہا میرا گدھا گم ہوگیا اوسکے سوا مین کسی اور چیز کا مالک نہین ہون
ابو حفص کھڑے ہوگئے اور کہا وعزتك لا اخطو خطوة مالم ترد علیه حمارہ اوسیوقت
وہ گدھا ظاہر ہوگیا یہ چلدیے غزالی کہتے ہین فھذا وامثاله یجری لذوی الانس ولیس لغیرھم
ان یتشبه بھم قال الجنید رح اھل الانس یقولون فی کلامھم ومناجاتھم فی خلواتھم اشیاء
ھی کفر عند العامة وقال مرة لو سمعھا العموم لکفروھم وھم یجدون المزید فی احوالھم
بذلك وذلك یحتمل منھم ویلیق بھم والیه اشار القائل

قوم تخالجھم زھو بسیدھم — والعبد یزھو علی مقدار مولاہ
تاھو ابرؤیته عما سواہ له — یا حسن رؤیتھم فی عزما تاھوا

ولا تستبعدون رضاہ عن العبد بما یغضب به علی غیرہ مھما اختلف مقامھما ففی القرآن
تنبیھات علی ھذہ المعانی لو فطنت وفھمت فجمیع قصص القرآن تنبیھات لاولی البصائر
والابصار حتی ینظروا الیھا بعین الاعتبار فانما ھی عند ذوی الاعتبار من الاسمار انتھی

ان المحبة للرحمن اسکرنی — وھل رأیت محبا غیر سکران

باب ۴۸ بیان مین تحذیر کے ایذادہی سے صالحین وضعفہ ومساکین کے

قال اللہ تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنٰت بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا
بھتانا واثما مبینا وقال تعالی فاما الیتیم فلا تقھر واما السائل فلا تنھر نووی نے
کہا اما الاحادیث فکثیرة منھا حدیث ابی ھریرة فی الباب قبل ھذا من عادی لی
ولیا فقد اٰذنته بالحرب دوسری حدیث سعد بن ابی وقاص کی ہو نما طفت تیم مین

اور فرمایا حضرت نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یا ابا بکر لئن کنت اغضبتھم لقد اغضبت ربک
جندب بن عبد اللہ مرفوعا کہتے ہین جسنے نماز صبح پڑہی وہ اللہ کے ذمہ مین ہی سو طلب نکری
تمکو اللہ اپنے ذمہ مین سے ساتھہ کسی شی کے جس کسیکو وہ بابت اپنے ذمہ کے طلب کرتا ہی
تو اوسکو پالیتا ہی پھر اوسکو اوندہے موںہہ نار جہنم مین ڈالتا ہے رواہ مسلم اس جگہ یہ ادنی
مناسبت سے یہ لکہا جاتا ہے کہ قشیری نے رسالہ مین باب حفظ قلوب المشائخ و ترک الخلاف
علیھم کا منعقد کر کے لکہا ہے قال تعالی فی قصۃ موسی مع الخضر علیھما السلام ھل اتبعک
علی ان تعلمن مما علمت رشدا امام نے کہا جب موسی نے ارادہ صحبت خضر کا کیا تو شرط
ادب کو نگاہ رکھا پہلے استیذان صحبت مین کر لیا ؎

بی ادب را ادب پایہ درین رہ گذار — تا نگردی طالب گاری ادب کس نکشاید

پھر خضر نے اونسے یہ شرط کی کہ کسی شی مین وہ انکا معارضہ نکرین اور بنا بر کسی حکم مین معترض
ہون پھر جب موسی نے خلاف اونکی شرط کے کیا تو خضر نے بار اول و دوم درگزر کیا جب
نوبت بار سوم کی آئی اور سوم آخر حد قلت و اول حد کثرت ہے تو پھر یہ کہا ھذا فراق بینی و بینک
انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے ما اکرم شاب شیخا لسنہ الا قیض اللہ تعالی لہ من یکرمہ
عند سنہ ابو علی دقاق کہتے ہین آغاز ہر جدائی کا مخالفت ہی یعنی جسنے مخالفت کی اپنے شیخ کی وہ
اوسکے طریق پر باقی نہین رہتا ہے علاقہ مابین منقطع ہو جاتا ہی اگرچہ بقعہ جامع ہر دو کیون نہو
جب کوئی شخص صحبت مین ایک شیخ کی رہا پھر دل سے اوسپر اعتراض کیا تو عہد صحبت کو گویا توڑ ڈالا
اب اسپر توبہ کرنا واجب ہے حالانکہ شیوخ نے کہا ہی کہ عقوق الاستاذین لا توبۃ عنھا قشیری نے
اس باب مین کئی حکایتین درباره نتائج عدم حفظ قلوب مشائخ کے لکھی ہین چونکہ یہ عدم حفظ ایک
طرح کی ایذا دہی ہے صالحین کو اسلیے یہ ذکر اسجگہہ کیا گیا

باب ۴۹ بیان مین اجرار احکام کے ظاہر پر اور سرائر طرف اللہ کے ہین

قال اللہ تعالی فان تابوا و اقاموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ فخلوا سبیلھم حدیث ابن عمر مین
فرمایا ہی امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ و یقیموا
الصلوۃ و یؤتوا الزکوۃ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءھم و اموالھم الا بحق الاسلام
و حسابھم علی اللہ تعالی متفق علیہ یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ اجرا احکام شرع کا
ظواہر پر ہے نہ سرائر پر ؎

ہر کرا جامہ پارسا بینی   پارسا دان و نیک مرد انگار

باطن کا حساب اللہ پر ہے وہ عالم ضمائر و شاہد غیوب ہے ہم ظاہر پر حکم کرتے ہین جسکو شاہد کلمہ
طیبہ و مقیم نماز و زکوۃ دہندہ پائینگے اوسپر حکم اسلام کا لگائین گے اور سکے خون و مال سے کچھ
تعرض نکرین گے مگر حدود مقررہ مین طارق بن اشیم مرفوعاً کہتے ہین من قال لا الہ الا
اللہ وکفر بما یعبد من دون اللہ حرم مالہ ودمہ وحسابہ علی اللہ رواہ مسلم
یہ حدیث بہی دلیل ہے اجراء حکم علی الظاہر پر مقدام بن اسود کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا
اگر مین کسی مرد کافر سے مقاتلہ کرون اور وہ تلوار سے ایک ہاتہہ میرا اوڑا دے پہر کسی
درخت کی اوٹ پکڑ کے کہے کہ اسلمت للہ تو مین اوسکو بعد اس قول کے قتل کرون فرمایا مت
قتل کر مینے کہا اوسنے تو ایک ہاتہہ میرا قطع کر ڈالا اور اب بعد اوس قطع کے یون کہتا ہے کہا
تو اوسکو قتل نکر اگر تو اوسکو قتل کریگا تو تو اوسکے درجہ مین ہوگا قبل اسکے کہ تو اوسے
قتل کرے اور وہ تیرے درجہ مین ہوگا قبل اسکے کہ جو کلمہ اوسنے کہا ہے وہ کہے متفق علیہ
نووی نے کہا یعنی وہ معصوم الدم محکوم بالاسلام ہوگا اور تو مباح الدم بالقصاص ٹہیریگا
اگر اوسکے وارث قصاص لینا چاہینگے نہ یہ کہ تو کفر مین برابر اوسکے ہوگا اسامہ بن زید
کہتے ہین حضرت نے ہمکو طرف حرقہ قبیلہ جہینہ کے بہیجا ہمنے قوم کو وقت صبح کے پانی پر جا لیا
مین اور ایک مرد انصاری ایک شخص کے پیچہے اونمین سے لگے جب ہمنے اوسکو داب لیا
تو اوسنے لا الہ الا اللہ کہا انصاری رک گیا مینے ایک نیزہ سے اوسکو زخمی کیا یہانتک کہ
مار ڈالا جب ہم واپس آئے اور یہ خبر حضرت کو پہونچی فرمایا یا اسامۃ اقتلتہ بعد ما قال
لا الہ الا اللہ یہانتک تکرار اس کلمہ کی کی کہ مجہے یہ تمنا ہوئی کہ کاش مین قبل اسکے اسلام نلایا
ہوتا بعض روایات مین یون ہے یکرر قولہ کیف تصنع بلا الہ الا اللہ اذا جاءت یوم القیامۃ
متفق علیہ دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت نے مجہسے کہا اوسنے لا الہ الا اللہ کہا اور تونے
اوسکو مار ڈالا مینے کہا ای رسول خدا انما قالہا خوفا من السلاح یعنے اوسنے یہ کلمہ ڈر سے
ہتیار کے کہا تہا فرمایا افلا شققت من قلبہ حتی قالہا ام لا فما زال یکررہ حتی تمنیت
انی اسلمت یومئذ یعنی کیا تونے اوسکا دل چیر کر دیکہہ لیا تہا کہ اوسنے سچے دل سے کہا ہے یا نہین
مطلب یہ ٹہیرا کہ بنیاد حکم کی ظاہر حال و قال پر ہوتی ہے نہ دل کے فعال و احوال پر کہ اونکی حقیقت
سوا اللہ عالم الغیب علیم الصدور کے کسیکو معلوم نہین ہو سکتی ہمکو تفتیش باطن سے کیا کام ہے

اس حدیث کو جندب بن عبداللہ نے بھی روایت کیا ہے اخرجه مسلم بطوله عمر رضی اللہ عنہ نے کہا لوگ عہد میں حضرت کے وحی پر ماخوذ ہوتے تھے اب وحی منقطع ہو گئی ہے ہم اون اعمال پر تمہارا مواخذہ کرتے ہیں جو ہم پر ظاہر ہوتے ہیں سو جو کوئی اظہار خیر کریگا ہم اوسکو امن دینگے اور اپنا مقرب کرینگے ہم کو اوسکی سریرت سے کچھ واسطہ نہیں ہے اللہ محاسب ہے اوسکا اوسکی سریرت میں اور جو کوئی اظہار سوء کا کریگا ہم اوسکو امن نہ دینگے اور نہ اوسکی تصدیق کرینگے اگرچہ وہ یہ بات کہے کہ اوسکی سریرت اچھی ہے رواہ البخاری

باب ۵ بیان مین خوف کے

قال الله تعالی وایای فارهبون وقال تعالی ان بطش ربك لشدید وقال تعالی وکذلك اخذ ربك اذا اخذ القری وهی ظالمة ان اخذه الیم شدید ان فی ذلك لآیة لمن خاف عذاب الآخرة ذلك یوم مجموع له الناس وذلك یوم مشهود وما نؤخره الا لاجل معدود یوم یأت لا تکلم نفس الا باذنه فمنهم شقی وسعید فاما الذین شقوا ففی النار لهم فیها زفیر وشهیق وقال تعالی ویحذرکم الله نفسه وقال تعالی یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیه وصاحبته وبنیه لکل امرئ منهم یومئذ شأن یغنیه وقال تعالی یا ایها الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة شئ عظیم یوم ترونها تذهل کل مرضعة عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملها وتری الناس سکری وما هم بسکری ولکن عذاب الله شدید وقال تعالی ولمن خاف مقام ربه جنتان الآیات وقال تعالی واقبل بعضهم علی بعض یتساءلون قالوا انا کنا قبل فی اهلنا مشفقین فمن الله علینا ووقنا عذاب السموم انا کنا من قبل ندعوه انه هو البر الرحیم والآیات فی الباب کثیرة جدا معلومات والغرض الاشارة الی بعضها وقد حصل واما الاحادیث فکثیرة جدا فنذکر منها طرفا وبالله التوفیق ابن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کہا اور وہ صادق مصدوق ہیں کہ جمع کیجاتی ہے پیدائش ایک تمہارے کی پیٹ مین اوسکی ماں کے چالیس دن پھر وہ علقہ ہوجاتا ہے مثل اسکے یعنی چالیس دن مین پھر ہوتا ہے مضغہ مثل اسکے یعنی ایک چلہ مین پھر بھیجا جاتا ہے فرشتہ وہ روح پھونکتا ہے اوسمین اور حکم کیا جاتا ہے چار باتون کا ایک یہ کہ لکھے رزق اوسکا اور اجل اوسکی اور عمل اوسکا اور شقی ہے یا سعید سو قسم ہے اوسکی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اوسکے تحقیق عمل کرتا ہے وہ عمل اہل جنت کا سا یہانتک کہ

نہین ہوتا درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے مگر ایک ذراع پس سبقت کرتی ہی اوسپر کتاب
وہ عمل کرنے لگتا ہی اہل نار کا سا پس داخل ہوتا ہی نار مین اور کوئی تمہارا عمل کرتا ہی اہل نار کا
سا یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکے اور درمیان نار کے مگر ایک ذراع پھر سبقت کرتی ہے
کتاب پس عمل کرنے لگتا ہے اہل جنت کا سا پھر داخل ہوتا ہے جنت مین متفق علیہ یہ حدیث
دلیل ہی خوف ورجا دونوںپر اسلیے کہ اعتبار عمل کا خاتمہ پر رکھا ہی ابتدار کا اعتبار نہین کیا
اس حدیث مین صاحب امن کے لیے خوف شدید ہے اور وعید اکید اور صاحب خوف کے لیے
رجا ووعدہ ہی دوسرا لفظ ابن مسعود کا رفعایہ ہے لائی جائیگی جہنم اوسدن اوسکی ستر ہزار باگین ہونگی
ہر باگ کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے ہونگے جو اوسکو کھینچتے ہون گے رواہ مسلم نعمان بن بشیر کا لفظ
رفعا یون ہے کہ بہت سبک اہل نار مین عذاب کی راہ سے دن قیامت کے وہ آدمی ہوگا کہ اوسکے
تلوون مین دو چنگاریان آگ کی رکھی جاوینگی پکے گا اوس سے دماغ اوسکا رواہ مسلم دوسرا لفظ
یہ ہے کہ اہون اہل نار عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکے دو نعل و دو شراک آگ کے ہونگے
اونسے دماغ اوسکا پکیگا جسطرح ہانڈی جوش مارتی ہی وہ نہ دیکھے گا کہ کوئی شخص سخت تر عذاب
مین ہے اوس سے دن قیامت کو حالانکہ وہ اہون عذاب مین ہی اون سب سے متفق علیہ
سمرہ بن جندب مرفوعا کہتے ہین بعض کو آگ ایڑی تک پکڑیگی اور بعض کو زانو تک اور بعض کو
کمر تک اور بعض کو گلے تک رواہ مسلم معلوم ہوا کہ مراتب عذاب کے متفاوت ہونگے جیسا
گنہگار ہوگا ویسا ہی اوسکا عذاب ہوگا ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہی کھڑے ہونگے لوگ واسطے رب
العالمین کے یہانتک کہ غائب ہو جائیگا ایک اونمین کا اپنے پسینے مین نصف کان تک متفق علیہ
انس کا لفظ یہ ہے حضرت نے خطبہ پڑھا مینے ویسا خطبہ کبھی نسنا تہا فرمایا اگر تم جان لو جو مین
جانتا ہون تو ہنسو تم تہوڑا اور روؤ تم بہت اصحاب حضرت نے اپنے مونہہ چھپا لیے اور رونے
لگے متفق علیہ دوسری روایت یون ہی حضرت کو اپنے اصحاب سے کوئی بات پہونچی آپ نے
خطبہ پڑھا کہا مجھکو جنت و نار دکھلائی گئین آج کے دن کیطرح کا مینے خیر و شر نہین دیکھا اگر تم معلوم
کر لو جو مجھکو معلوم ہے تو خندہ کم کرو گریہ بہت کرو سو نہ آیا اصحاب رسول اللہ پر کوئی دن سخت تر
اوسدن سے اپنے سر چھپا کر رونے لگے مقداد نے کہا حضرت نے فرمایا ہی نزدیک کیا جائیگا
سورج دن قیامت کو خلق سے یہانتک کہ ہوگا مقدار ایک میل پر مین نہین جانتا کہ مراد میل
سے مسافت ارض ہی یا وہ میل ہی جس سے سرمہ لگاتے ہین لوگ اوسدن بقدر اعمال کے عرق مین

ہونگے کوئی کعبین تک کوئی رکبتین تک کوئی حقوہ تک کسیکو عرق لگام ہوجائیگا پہر حضرت نے اپنے ہاتہہ سے طرف دہان کے اشارہ کیا رواہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ یہ ہی پسینا پسینا ہوجائینگے لوگ دن قیامت کو یہانتک کہ بہ نکلیگا پسینا اونکا زمین مین ستر گز تک اور لگام ہوجائیگا یہانتک کہ اونکے کانون تک پہونچیگا متفق علیہ دوسرا لفظ انکا مرفوعا یہ ہے ہم پاس حضرت کے تہے کہ اتنے مین ایک دہما کا سنا فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے کہا اللہ و رسول جانین فرمایا یہ ایک پتہر ہے جو ستر برس سے آگ مین پہینکا گیا تہا وہ جب سے آگ مین گرتا چلا آتا تہا اسدم تک یہانتک کہ اب اوسکی تہ مین پہونچا تمنے اوسکا دہما کا سنا رواہ مسلم عدی بن حاتم نے مرفوعا کہا ہے نہین ہے کوئی تم مین سے مگر قریب ہے کہ بات کرے گا اوس سے رب اوسکا نہوگا درمیان اوسکے اور درمیان رب کے کوئی ترجمان وہ نظر کرے گا داہنی طرف اپنے ندیکہیگا مگر وہ جو آگے بہیجا ہے اور نظر کرے گا بائین طرف اپنے نہ دیکہیگا مگر وہی جو آگے بہیجا ہی اور دیکہیگا سامنے اپنے پس نہ دیکہیگا مگر آگ کو روبرو اپنے سو بچو تم آگ سے اگرچہ آدہی کہجور ہی دیکر ہو متفق علیہ معلوم ہوا کہ عصاۃ کو ہر چہار جہت سے آگ محیط ہوگی اور صدقہ آگ کو بجہاتا ہی اگرچہ قلیل ہو لکن اس شرط سے کہ مال حلال سے ہو نہ مال حرام سے ورنہ وہ خود ہی باعث مزید نار و عذاب کا ہوگا نیکی برباد گناہ لازم ابوذر کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو مین دیکہتا ہون وہ تم نہین دیکہتے چرچرایا آسمان اور حق ہے چرچرانا اوسکا اوسمین چار انگل جگہہ نہین ہے مگر وہان ایک فرشتہ ہاتہہ رکہے ہوئے اللہ کو سجدہ کرتا ہے واللہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو ہنسو تم تہوڑا اور رو ؤ تم بہت اور مزہ نہ اوٹہاؤ تم عورتون سے بسترون پر اور نکل جاؤ تم طرف راہون کے پناہ مانگتے اللہ سے رواہ الترمذی و قال حدیث حسن ابی برزہ اسلمی کا لفظ مرفوع یہ ہے جنبش نکرینگے قدم بندے کے یہانتک کہ سوال کیا جائیگا اوسکی عمر سے کہ کس کام مین فنا کی اور اوسکے علم سے کہ کیا عمل کیا اوسمین اور اوسکے مال سے کہ کہان سے کمایا اور کہان صرف کیا اور اوسکے جسم سے کہ کس کام مین پرانا کیا رواہ الترمذی و قال حدیث حسن صحیح ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے یہ آیت پڑہی یومئذ تحدث اخبارہا پہر فرمایا تم جانتے کہ اخبار ارض کیا ہی کہا اللہ و رسول جانین فرمایا اخبار اوسکا یہ ہے کہ وہ گواہی دیگی ہر بندہ و کنیز پر اوس عمل کی جو اوسکی پشت پر کیا ہے کہیگی کذا و کذا ویوم کذا و کذا یہ ہی خبر دینا اوسکا رواہ الترمذی و قال حدیث حسن ابوسعید خدری کہتے ہین حضرت نے کہا مجہے چین کیونکر ہو اور صاحب قرن یعنی اسرافیل علیہ السلام قرن مونہہ مین لیے ہوئے اور اذن

یہ کان لگائے ہوئے ہین کہ کب حکم ہو کہ وہ اوسکو پھونکین گویا یہ بات اصحاب حضرت پر گران گزری فرمایا تم حسبنا اللہ و نعم الوکیل کہو رواہ الترمذي و قال حدیث حسن قرن یعنی صور ہے قال تعالی و نفخ في الصور ھکذا فسرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جو شخص ڈراوہ اول شب سے چلا جو اول شب سے چلا وہ منزل کو پہونچ گیا سن رکھو اللہ کا سلعہ مہنگا ہے اللہ کا سلعہ جنت ہے رواہ الترمذي و قال حدیث حسن یعنی جنت کا ہاتھہ آنا کچھہ سہل بات نہین ہے یہ اللہ کا سودا ہی جب اسکے لیے رات کو محنت کرتے ہین تب کہین وہ محنت ٹھکانے لگتی ہے مراد مستعد ہونا ہی واسطے طاعت و عبادت الہی کے خصوصا اوقات شب مین ؎

رہین دیدۂ شب زندہ دار خویشتنم ۔ کہ تلخ کرد برای تو خواب شیرین را

عائشہ مرفوعا کہتی ہین محشور ہونگے لوگ دن قیامت کو ننگے پانون ننگے بدن بے ختنہ مینے کہا مرد عورت سب بعض بعض کو دیکھین گے فرمایا ای عائشہ امر سخت تر ہے اس سے کہ اونکو یہ ہوش ہو دوسرا لفظ یہ ہے الامر اھم من ان ینظر بعضھم الی بعض متفق علیہ یہ باب بیان مین خوف کے تھا اسکے بعد باب رجا کا ہی جو کہ ایمان درمیان خوف و رجا کے ہوتا ہی اسلیے خاص بیان خوف و رجا مین مینے ایک رسالہ مستقل لکھا ہی صدق اللجا نام لہذا اسجگہہ اصل بیان نووی رحمہ اللہ پر اس باب اور باب مابعد مین اقتصار کیا گیا

باب ۵۱ بیان مین رجا کے

قال اللہ تعالی قل یا عبادي الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعًا انہ ھو الغفور الرحیم وقال تعالی وھل نجازی الا الکفور وقال تعالی انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب و تولی وقال تعالی و رحمتي وسعت کل شئ عبادہ بن صامت مرفوعا کہتے ہین جسنے گواہی دی اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور عیسی بندہ ہین اللہ کے اور رسول ہین اوسکے اور کلمہ ہین اللہ کے ڈالا ہی اللہ نے اوس کلمہ کو طرف مریم کے اور روح ہین طرف سے خدا کے اور جنت حق ہی اور نار حق ہی داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین گو عمل کیسا ہی ہو متفق علیہ یعنی اگر عمل برے ہین تو بعد سزا کے ورنہ قبل سزا کے بہشت مین جائیگا اس شہادت مین اخلاص شرط ہی یعنی برارت انواع شرک و بدعت سے ظاہرا و باطنا اعتقادا و عملا و قولا و حالا مسلم کا لفظ یہ ہی من شھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا

رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار یہ اطلاقات کچہہ منافی طلب عمل کے نہیں ہین اسلیئے جو شخص اللہ کو معبود جانیگا ضرور ہی کہ وہ اوسکی عبادت کریگا اور اوسکے محارم سے بچے گا اگر اوسنے یہ نکیا تو معلوم ہوا کہ اوسکی شہادت بغیر اخلاص کے تہی سو ایسی شہادت کچہہ بکار آمد نہیں ہوتی ہے منافق بہی کلمہ گو ہوتے ہین حدیث ابو ذر مین مرفوعا آیا ہی اللہ عزوجل فرماتا ہی جسنے کوئی نیکی کی اوسکے لیے دس گنا ہی اور زیادہ تر اور جسنے بدی کی سو جزا بدی کی مثل اوسکے ہی یا مین بخشدیتا ہون اور جسنے تقرب کیا مجہسے ایک بالشت مین قریب ہوتا ہون اوس سے ایک گز اور جو قریب ہوا مجہسے ایک گز مین قریب ہوتا ہون اوس سے ایک باع اور جو کوئی آتا ہے پاس میرے چلکر مین آتا ہون پاس اوسکے ڈور کر اور جو کوئی ملتا ہی مجہسے زمین بہر خطا لیکر اور وہ شریک نکرتا تہا کسی چیز کو ساتہہ میرے تو ملتا ہون مین اوس سے اوتنی ہی مغفرت لیکر رواہ مسلم نووی نے کہا معنی اس حدیث کے یہ ہین جسنے تقرب کیا طرف میرے طاعت سے مین تقرب کرتا ہون اوس سے ساتہہ رحمت کے جتنی طاعت زیادہ ہو گی اوتنی ہی رحمت زیادہ ہو گی اگر وہ جلدی کریگا میری طاعت مین تو جلدی کرونگا مین اوپر اپنی رحمت سے اوسکو حاجتمند زیادہ چلنے کا طرف وصول الی المقصود کے نہیں کرونگا جابر کا یہ ہے کہ ایک گنوار آیا اوسنے کہا ای رسول اللہ موجبتان کیا ہین فرمایا جو مرا اور وہ شریک نکرتا تہا ساتہہ اللہ کے کسی شی کو داخل ہو گا جنت مین اور جو مرا اور وہ شریک کرتا تہا کسی شی کو تو داخل ہو گا آگ مین رواہ مسلم معلوم ہوا کہ اصل مغفرت و نجات مین یہی عدم اشراک باللہ ہی اور اصل ہلاک و دخول نار مین یہی شرک باللہ ہے ظاہر مین شرک نکرنا آسان معلوم ہوتا ہی لکن مداخل شرک کے بہت باریک ہین بال سے بہی زیادہ تر یہانتک کہ بہت اہل علم بہی اونکو نہین جانتے پہچانتے اسلیے دریافت کرنا انواع شرک خفی و جلی کا تمام سعی سے لازم ہے تحت شرک کو اس امت مین دو گروہ نے خوب تنقیح کر کے لکہا ہی ایک علماء حدیث نے دوسرے صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالی نے ورنہ اکثر مدعی ایمان کے دام شرک مین گرفتار ہین ہمارا رسالہ دعایۃ الایمان الی توحید الرحمن اس باب مین جامع اکثر انواع شرک ہی اس رسالۂ مجمل کی تفصیل کتاب دین خالص مین ملتی ہے حضرت نے معاذ سے فرمایا تہا مامن عبد یشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ من قلبہ صدقا الا حرمہ اللہ علی النار انہون نے کہا کیا مین لوگونکو اسکی خبر نکردون وہ خوش ہو جائینگے فرمایا اذا یتنکلوا یعنی وہ اعتماد کر کے عمل کرنا چہوڑ دینگے جب معاذ مرنے لگے تب اونہون نے ڈر سے کتم علم کے یہ حدیث بیان کر دی اس حدیث مین قید صدق دل کی لگی ہوئی ہے مطلب اس صدق

کا یہ ہے کہ اس شہادت مین مخلص ہو ابو ہریرہ یا ابو سعید سے قصہ غزوہ تبوک مین ذکر کیا ہی
کہ حضرت نے فرمایا اشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله لا يلقى الله بهما عبد غير شاك
فيحجب عن الجنة رواہ مسلم عتبان بن مالک نے حدیث طویل مین ذکر کیا ہی ان الله قد
حرم على النار من قال لا اله الا الله يبتغي بذلك وجه الله متفق علیہ عمر بن خطاب
کہتے ہین عہد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کچہہ قیدی آئی ایک عورت اونمین سے ڈورنے لگی
جب کسی صبی کو سبی مین سے پاتی اوسکو لیکر اپنے پیٹ سے چپکا کر دودہ پلاتی حضرت نی فرمایا
کیا تم دیکھتے ہو اس عورت کو کہ وہ اپنے بچے کو آگ مین ڈالیگی ہمنے کہا نہین واللہ فرمایا لله ارحم
بعباده من هذه بولدها متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے اللہ نے جب خلق کو پیدا کیا تو
ایک کتاب مین جو نزدیک اوسکے عرش کے اوپر ہے یہ لکھا ان رحمتي تغلب غضبي دوسری
روایت یون ہی غلبت غضبي تیسری روایت یون ہی سبقت غضبي متفق علیہ دوسرا
لفظ ابو ہریرہ کا مرفوعا یہ ہی اللہ نے رحمت کو سو جزء بنایا ہی ننانوے جزء اپنے پاس رکھے ایک جزء
زمین مین اوتارا اوسی جزء کے سبب سے خلائق باہم تراحم کرتی ہی یہانتک کہ دابہ اپنا سم اپنے بچے
سے اوٹھا لیتا ہی ڈر سے اسبات کے کہ کہین اوسکو لگ نجائے دوسری روایت مین یون ہی
کہ اللہ کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت درمیان جن وانس وبہائم وہوام کے اوتاری ہی
اوسی کے سبب سے وہ تعاطف کرتے اور تراحم بجا لاتے ہین وحش اپنے بچے پر مہربانی کرتا ہی
ننانوے رحمت رکھہ چھوڑی ہین اونسے اللہ اپنے بندون پر قیامت کے دن رحمت کریگا متفق علیہ
اسکو مسلم نے بھی سلمان فارسی سے مرفوعا باین لفظ روایت کیا ہی کہ اللہ کی سو رحمتین ہین اون
مین سے ایک وہ رحمت ہی جسکے سبب سے خلق درمیان اپنے تراحم کرتی ہی ننانوے رحمتین واسطے
دن قیامت کی ہین دوسری روایت یون ہی اللہ نے جسدن آسمانون اور زمین کو بنایا اوسدن سو رحمتین
پیدا کین ہر رحمت طباق ما بين السماء الى الارض ہی اونمین سے ایک رحمت زمین مین رکھی اوسکے سبب سے والدہ
ولد پر اور وحش وطیر بعض اونکی بعض پر مہربانی کرتے ہین جب دن قیامت کا ہوگا تو کامل کریگا اوسکو اس رحمت سے
ابو ہریرہ نے مرفوعا کہا ہی کہ حضرت نے اللہ تبارک وتعالی سے حکایت کی ہی کہ گناہ کیا بندے نے پھر کہا اللهم
اغفر لي ذنبي اللہ نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہی کہ اوسکا ایک رب ہی جو گناہ بخشتا ہی
اور گناہ پر پکڑتا ہی پھر اوسنے عود کیا اور گناہ کر کے کہا اللهم اغفر لي ذنبي اللہ تبارک وتعالی نے کہا میرے بندے نے
گناہ کیا اور جانا کہ اوسکا ایک رب ہی جو گناہ بخشتا ہی اور گناہ پر پکڑتا ہی قد غفرت لعبدي فليفعل ما شاء

متفق علیہ نووی نے کہا ای ماحام یفعل ھکذا یذنب ویتوب اغفرلہ فان التوبۃ
تھدم ماقبلھا انتہی اس حدیث مین دلیل ہے کمال رجا پر گویا یہ فرمایا ہی کہ کتنے ہی گناہ کیون نہون
جب ہر گناہ کے بعد توبہ ہوتی رہیگی تو وہ گناہ دور ہوتا رہیگا کثرت ذنوب سے ناامید نہو
ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین قسم ہی اوس کی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری اگر تم گناہ نکروگے
تو لیجائیگا تمکو اللہ اور لائیگا ایسی قوم جو گناہ کرکے اللہ سے استغفار کریگی وہ اوسکو بخشدیگا
رواہ مسلم ابو ایوب کا لفظ یہ ہے اگر تم گناہ نکروگے تو اللہ ایسی مخلوق بنائیگا جو گناہ
کریگی پھر اونکو بخشدیگا رواہ مسلم ان اطلاقات مین سارے گناہ صغائر وکبائر داخل ہین
توبہ واستغفار کرنے سے سبکی مغفرت ہوجاتی ہے حتی کہ شرک سا گناہ بھی بخشدیا جاتا ہی پھر کسی
اور خطا کی تو کیا ہستی ہے بلکہ اگر اللہ چاہے تو کبیرہ کو بھی بے توبہ بخشدے ناامیدی اوسکی رحمت
سے کفر ہے جسطرح کہ امن بھی اوسکے مکر سے کفر ہوتا ہے واللہ اعلم ابو ہریرہ نے قصہ حائط
مین کہا ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا اذھب بنعلی ھاتین فمن لقیت من وراء ھذا الحائط
یشھد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بھا قلبہ فبشرہ بالجنۃ رواہ مسلم استیقان قلب کا شہادت
مین شرط ہونا معتبر ہے اگر یہ شرط مفقود ہوگی تو پھر مشروط بھی فوت ہوجائیگا ابن عمرو کہتے ہین
حضرت نے یہ آیت قصہ ابراہیم علیہ السلام کی پڑہی رب انھن اضللن کثیرا من الناس
فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی الآیۃ اور عیسی علیہ السلام نے کہا ہی ان تعذبھم
فانھم عبادک وان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم پھر دونون ہاتھ اوٹھا کر کہا اللھم
امتی امتی اور روئے اللہ نے فرمایا ای جبریل تم پاس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاؤ اور
پوچھو کہ تم کیون روتے ہو اونہون نے آکر پوچھا حضرت نے حال کہا اللہ نے فرمایا ای جبریل
تم جاکر کہو انا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک رواہ مسلم معاذ بن جبل کہتے ہین مین
ردیف حضرت کا تہا حمار پر مجھکو فرمایا ای معاذ تو جانتا ہے کہ کیا حق ہے اللہ کا اوسکے بندونپر
اور کیا حق ہی بندون کا اللہ پر مینے کہا اللہ ورسول جانین فرمایا حق اللہ کا بندونپر یہ ہے
کہ اللہ کی عبادت کرین کسی شی کو اوسکا شریک نکرین حق بندون کا اللہ پر یہ ہے کہ عذاب
نکرے اوسکو جو کہ شریک نہین کرتا ہے ساتھ اللہ کے کسی شی کو مینے کہا ای رسول اللہ کیا
بشارت ندون مین لوگونکو فرمایا لا تبشرھم فیتکلوا متفق علیہ اس حدیث مین وعدہ ہے
مغفرت کا عبادت خالص وعدم اشراک باللہ پر لکن تحقق ان دونون امر کا نہایت مشکل ہے

اگرچہ ظاہر مین بہت سہل نظر آتا ہی براء بن عازب رفعاً کہتے ہین مسلمان جب سوال کیا جاتا
قبر مین تو وہ گواہی دیتا ہی اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ یہی مراد ہے اس قول
سے اللہ تعالی کے یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت متفق علیہ انس کا لفظ یہ ہے
حضرت سنے فرمایا کافر جب عمل حسنہ کرتا ہے تو رزق دیا جاتا ہے اوسکے سبب سے دنیامین
رہا مومن سو اللہ ذخیرہ کرتا ہے واسطے اوسکے حسنات اوسکے آخرت مین اور دیتا ہی اوسکو
رزق دنیامین اوسکی طاعت پر دوسری روایت مین یون ہی اللہ کم نہین کرتا حسنہ کسی مومن کا
دیا جاتا ہی دنیامین جزا پائیگا اوسکی آخرت مین رہا کافر سو رزق پاتا ہی عوض حسنات کے جو
اوسنے واسطے اللہ کے دنیامین کیے ہین یہانتک کہ جب آخرت کو پہونچیگا تو اوسکے لیے کوئی
حسنہ نہوگا جسکی جزا اوسکو دیجائے رواہ مسلم جابر رفعاً کہتے ہین مثال نماز پنجگانہ کی مثل
ایک نہر کثیر جاری کے ہے جو در ولنزہ پر ایک تمہارے کے ہو وہ غسل کرتا ہی اوس سے ہر دن
پانچ بار رواہ مسلم ابن عباس سنے مرفوعاً کہا ہی نہین مرتا ہی کوئی مسلمان پھر کھڑے ہوتے
ہین اوسکے جنازے پر چالیس شخص کہ شریک نہین کرتے ہین ساتھہ اللہ کے کسی شی کو لکن قبول
فرماتا ہی اللہ سفارش اونکے حق مین اوس میت کی رواہ مسلم ابن مسعود کہتے ہین ہم ہمراہ
حضرت کے ایک قبہ مین قریب چالیس شخص کے تھے فرمایا کیا تم راضی ہو کہ تم ربع اہل جنت ہو
ہمنے کہا ہان فرمایا کیا تم راضی ہو کہ تم ثلث اہل جنت ہو کہا ہان فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے
ہاتہہ مین ہی جان محمد کی مین امید رکہتا ہون کہ تم نصف اہل جنت ہو یہ اسلیے کہ جنت مین نجائیگا
مگر نفس مسلمہ اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر مثل ایک سفید بال کے کھال مین ایک سیاہ بیل کے یا
مثل ایک سیاہ بال کے کھال مین ایک لال بیل کے متفق علیہ ابو موسی اشعری نے رفعاً
کہا ہے کہ جب دن قیامت کا ہوگا ہر مسلمانکو ایک یہودی یا نصرانی دیا جائیگا اور کہین گے
کہ یہ تیرا فکاک ہی نار سے یہ اسلیے کہ ہر شخص کے لیے ایک منزل ہے جنت مین اور ایک منزل
ہے نار مین مومن جب جنت مین جائیگا تو کافر اوسکا خلیفہ ہوگا نار مین کیونکہ وہ بسبب کفر
کے مستحق اوس جگہہ کا ہوا ہے یہ مضمون حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہی فکاک کے یہ معنی ہین
کہ اللہ سنے واسطے نار کے ایک عدد مقدر کیا ہے جس سے جہنم بھری جائیگی سو جب کفار نار
مین بسبب اپنے ذنوب و کفر کے جائینگے تو گویا یہ کام حکم مین فکاک مسلمین کے ہوا قالہ النووی رح
دوسری روایت انکی یون ہے کہ آئینگے دن قیامت کو کچہہ لوگ مسلمانون مین سے گناہ لیکر

شل بہائرون کے اللہ اونکو بخشدیگا رواہ مسلم ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا نزدیک
کیا جائیگا مؤمن دن قیامت کے اپنے رب سے یہانتک کہ رکہیگا اللہ اوسپر کنف اپنا پہر اقرار
کرائیگا اوس سے اوسکے گناہونکا فرمائیگا تو فلان گناہ فلان گناہ پہچانتا ہو وہ کہیگا ہان ای رب
مین پہچانتا ہون اللہ فرمائیگا مینے یہ گناہ دنیا مین تجہپر مستور رکہے آج مین ان گناہون کو بخشتا ہون
پہر اوسکو صحیفہ اوسکے حسنات کا دیا جائیگا متفق علیہ مراد کنف سے ستر و رحمت ہی ابن مسعود
کہتے ہین ایک مرد نے ایک عورت کا بوسہ لیلیا تہا اوسنے آکر حضرت کو خبر دی اوسپر اللہ نے یہ آیت
اوتاری اقم الصلوٰة طرفی النہار و زلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات اوس
مرد نے کہا یہ خاص میرے لیے ہے فرمایا لجمیع امتی کلھم متفق علیہ معلوم ہوا کہ صغائر
ذنوب نماز پنجگانہ پڑہنے سے دور ہوتے رہتے ہین الا ماشاء اللہ انس نے کہا ایک مرد پاس حضرت
کے آیا کہا ای رسول خدا مینے حد کا کام کیا ہی مجہپر حد قائم کرو اتنی مین نماز حاضر ہوئی اوسنے ہمراہ
حضرت کے نماز پڑہی جب نماز پڑہ چکا کہا ای رسول خدا انی اصبت حدا فاقم فی کتاب اللہ فرمایا
تو ہمارے ساتھ حاضر نماز ہوا تہا کہا ہان فرمایا قد غفر لک متفق علیہ نووی نے کہا مراد حد سے اسجگہ وہ
معصیت ہے جس سے تعزیر واجب آتی ہی حد شرعی حقیقی مراد نہین ہی جیسے حد زنا و خمر وغیرہما
کیونکہ یہ حدود نماز سے ساقط نہین ہوتی ہین اور نہ امام کو ان حدود کا ترک کرنا جائز ہی انتہی
غزالی نے کہا ہی جو گناہ نماز پڑہنے سے ساقط نہین ہوتا ہے وہ کبیرہ ہی اور جو نماز سے ساقط ہوجائے
وہ صغیرہ ہوتا ہے دوسرا لفظ انس کا رفعا یہ ہے کہ اللہ خوش ہوتا ہی بندہ سے یہ کہ کہائے کہانا
پہر حمد کرے اللہ کی اوسپر اور پیے پانی پہر حمد کرے اللہ کی اوسپر رواہ مسلم الحمد للہ کہنا طعام و شراب
پر آسان بات ہی اس کہنے سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے لکن اہل دنیا پر نہایت دشوار ہی حدیث
ابو موسی مین فرمایا ہے اللہ تعالی ہاتہ بڑہاتا ہی اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے بدکار دن کا اور بڑہاتا
ہے ہاتہ اپنا دنکو تاکہ توبہ کرے بدکار رات کا یہانتک کہ نکلے سورج مغرب سے رواہ مسلم
اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ توبہ مین جلدی کرے تاخیر نکرے اور ہر رات دن مین توبہ کرتا رہے
تاکہ رات کا گناہ دنکو اور دن کا گناہ رات کو بخشدیا جائے حدیث طویل عمرو بن عبسہ مین آیا ہے
کہ وہ حضرت سے مکہ مین ملے تہے پہر مدینہ مین آئے حضرت نے اونکو نماز پنجگانہ بتائی وضو کرنا سکہایا
وضو سے خارج ہونا خطایا کا فرمایا رواہ مسلم مراد خطایا سے صغائر ذنوب ہین ابو موسی مرفوعا
کہتے ہین جب اللہ کسی امت پر ارادہ رحمت کا کرتا ہی تو اوس امت کے پیغمبر کو امت سے پہلے قبض کرلیتا ہی

پیغمبر کو اوس امت کا فرط و سلف سامنے اوس امت کے ٹھیرا تا ہی اور جب ارادہ کسی امت کی ہلاک کا کرتا ہی تو اُس امت کو عذاب کرتا ہی اور نبی اوس امت کا زندہ موجود ہوتا ہی الله امت کو ہلاک کرتا ہی اور وہ نبی دیکھتا ہی اور اوس نبی کی آنکھ کو ہلاک امت سے ٹھنڈھا کرتا ہی جبکہ وہ امت اوسکی تکذیب و عصیان امر کرتی ہی رواہ مسلم

باب ۵۲ بیان مین فضل رجا کے

قال تعالی اخبارا عن العبد الصالح و افوض امری الی الله ان الله بصیر بالعباد فوقه الله سیئات ما مکروا ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین الله عزوجل نے فرمایا ہی مین نزدیک گمان بندے میرے کی ہون اور مین ہمراہ اوسکے ہون جس جگہہ کہ وہ میرا ذکر کرتا ہی و الله الله بہت خوش ہوتا ہے توبہ کرنے سے اپنے بندے کے ایک تمھارے سے جو پاتا ہی ضالہ اپنا جنگل مین اور جسنے تقرب کیا طرف میرے ایک گز مین نزدیک ہوتا ہون اوس سے ایک باع اور جب آتا ہی وہ طرف میری چلکر تو آتا ہون مین پاس اوسکے دوڑکر متفق علیہ ع من آیم بجان گر تو آئی بتن ٭ یہ لفظ مسلم کا ہے صحیحین مین آیا ہی و انا معہ حین یذکرنی اور اس روایت مین حیث یذکرنی تھا نووی نے کہا ہی و کلاہما صحیح جابر نے حضرت کو سنا فرماتے تھے نمرے کوئی تمھارا مگر وہ نیک گمان نیک رکھتا ہو ساتھہ الله کے رواہ مسلم سلف جب مرنے لگتے اصحاب و احباب سے کہتے کہ آیات و احادیث رجا و حسن ظن پڑھ کر سناؤ تا کہ خاتمہ حسن ظن و رجا پر ہو انس کا لفظ مسموع مرفوع یون ہے الله نے فرمایا ای ابن آدم تو جبتک مجھکو پکاریگا اور میری امید رکھیگا مین تجھکو بخشتا رہونگا جو کچھ تجھسے ہو اور کچھ پروا نکرونگا ای ابن آدم اگر پہونچ جائین گے گناہ تیرے ابر آسمان تک پھر تو استغفار کرے گا مجھسے تو مین بخشدونگا تجھکو ای ابن آدم اگر آئیگا تو پاس میرے زمین بھر خطائین لیکر پھر ملیگا تو مجھکو کہ شریک نکرتا تھا تو کسی شی کو ساتھہ میرے تو آؤن گا مین زمین بھر مغفرت لیکر رواہ الترمذی و قال حدیث حسن یہ حدیث واسطے عصاۃ امت کے ایک بڑی بشارت ہی ہمارے گناہ اگر زمین بھر سے بھی زیادہ ہین تو اوسکی مغفرت بھی زمین بھر سے کہین زیادہ ہو گی اسمین کچھہ شک نہین ہی ٭

لعل رحمۃ ربی حین یقسمہا — تأتی علی حسب العصیان فی القسم

٭ الٰہی تا غفور اسمت شنیدم — گنہ را ست شادی مرگ دیدم

باب ۵۳ بیان مین جمع بین الخوف و الرجا کے

نووی کہتے ہین مختار واسطے بندہ کے حال صحت مین یہ ہی کہ خائف وراجی ہو خوف ورجا دونون برابر ہون حال مرض مین نری رجا ہو قواعد شرع بنصوص کتاب وسنت وغیر ذلک اسی بات پر پڑتے ہین قال اللہ تعالی فلا یأمن مکر اللہ الا القوم الخاسرون وقال تعالی انہ لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون وقال تعالی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ وقال تعالی ان ربک لسریع العقاب وانہ لغفور رحیم وقال تعالی فامامن ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ واما من خفت موازینہ فامہ ھاویۃ آیات اس معنی مین بہت ہین اجتماع خوف ورجا کا دو آیت مقترن یا چند آیات یا ایک آیت مین ہوا کرتا ہی انتہی یہ سارا انتظام واہتمام وہین تک ہی کہ جبتک جان بدن مین باقی ہی جب دم نکل گیا سلسلہ خوف ورجا کا ٹوٹ گیا اب اگر ایمان صحیح وقلب سلیم پر متکلم بکلمۂ طیبہ یا عالم بکلمۂ طیبہ ہو کر مرا ہی اور فراق روح کا بدن سے توحید خالص پر ہوا ہی تو پھر کچھ خوف نہین رہا اور اگر خدا نخواستہ قبض روح کا کسی غیر حالت پر ہوا ہی تو پھر رجا باقی نہین رہی رسالہ صدق اللجا مین ہمنے اسباب سوء خاتمہ وحسن خاتمہ کو جمع کیا ہین بیان مین رجا وخوف کے بسط کیا ہی ایمان درمیان رجا وخوف کے ہوتا ہی اسی لیے نہ مجرد خوف نافع ہوتا ہی اور نہ مجرد رجا کافی ہوتی ہی بلکہ ایک شی کا ان دونون مین سے ہونا اور دوسری شی کا نہونا علامت ہے ابتداع ومخلاف اتباع کی فرقۂ خوارج کی بنیاد عبادت مجرد خوف پر ہی اور فرقۂ مرجئہ کی بنیاد عبادت کی مجرد رجا پر یہ دونون فرقے زبان شارع پر مردود ہین اہل سنت جامع ہین درمیان خوف ورجا کے اسلیے فرقۂ ناجیہ سے مراد یہی لوگ ٹھیرے ہین ولللہ الحمد اللہ کی عبادت مین رجا وخوف ومحبت کا ہونا ضرور ہے تب کہین توقع نجات کی ہوسکتی ہے واللہ الموفق والمھدی من ہداہ اللہ تعالی

باب ۵۴ بیان مین فضل بکار کے خشیت خدا وشوق الی اللہ سے

قال اللہ تعالی ویخرون للاذقان یبکون ویزیدھم خشوعا وقال تعالی افمن ھذا الحدیث تعجبون وتضحکون ولا تبکون ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے مجھسے کہا مجھپر قرآن پڑھ مینے کہا ای رسول خدا مین آپ پر قرآن پڑھون آپ پر تو قرآن اترا ہی فرمایا مین دوست رکھتا ہون اسبات کو کہ قرآن کو غیر کی زبان سے سنون مینے سورۂ نسا پڑھی جب اس آیت پر آیا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا فرمایا بس مینے التفات کیا تو دیکھا کہ دونون آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہین متفق علیہ معلوم ہوا کہ قرآن پڑھ کر یا سنکر رونا اور خشوع کرنا سنت ہی اور ایک علامت ہی رقت خاطر ورحمت قلبیہ کی حدیث انس مین آیا ہی خطب رسول اللہ صلعم خطبۃ

ما سمعت مثلها فقال لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا فغطى اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وجوههم لهم حنين متفق عليه اس حديث کا ترجمہ باب الخوف مین گزر چکا ہی معلوم ہوا کہ وعظ سنکر رونا جائز ہے ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین نہ گھسے گا آگ مین وہ شخص جو رویا ڈر سے اللہ کے یہانتک کہ عود کرے دودہ تھن مین اور مجتمع نہین ہوتا غبار راہ خدا کا اور دہوان جہنم کا رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح دوسری روایت مین ذکر اون سات شخصون کا آیا ہی جنکو نیچے عرش کے اوسدن سایہ ملیگا اون مین ایک وہ شخص ہی جسنے تنہائی مین اللہ کو یاد کیا پھر اوسکی آنکھین روئین متفق علیہ عبد اللہ بن شخیر کہتے ہین مین پاس حضرت کے آیا وہ نماز پڑہتے تھے آواز آپکی جوف کی مثل آواز دیگ کے تھی رونے سے حدیث صحیح رواہ ابو داود والترمذي في الشمائل باسناد صحیح معلوم ہوا کہ بکا مفسد نماز نہین ہے بلکہ دلیل ہے حضور قلب وانتقار حدیث نفس پر اور نماز محل ہی گریہ کا خوف خدا سے

بکعبہ رفتم و شوق درت فزود آنجا   بگریہ آمدم وجای گریہ بود آنجا

انس نے کہا حضرت نے ابی بن کعب کو فرمایا تہا اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین تمپر سورہ لم یکن الذین کفروا پڑہون ابی نے کہا وسماني یعنی کیا میرا نام لیکر فرمایا ہی کہا ہان ابی رونے لگے متفق علیہ یہ رونا اس خوشی کا تہا کہ اللہ نے اونکا نام لیا ہے

گر بگذرم بخاطر عاطر شگفت نیست   خاشاک بین کہ بر دل دریا گزر کند

حدیث انس کی بمقدمۂ زیارت کرنے ابو بکر و عمر کے ام ایمن کو اور رونا اونکا باب زیارت اہل خیر مین گزر چکی ہے لفظ مسلم کا حدیث مذکور مین یہ تہا فجعلا یبکیان معها ابن عمر کہتے ہین جب بیماری حضرت کی سخت ہوئی نماز کے لیے کہا فرمایا ابو بکر سے کہو کہ لوگونکو نماز پڑھادین عائشہ نے کہا ابو بکر ایک مرد نرم دل ہین جب قرآن پڑہین گے اونپر رونا غالب ہوگا فرمایا اونہین سے کہو کہ نماز پڑھائین دوسرا لفظ یہ ہے کہ مینے کہا ان ابا بکر اذا قام مقامك لم يسمع الناس من البكاء متفق علیہ حدیث ابراہیم مین آیا ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے کہا اعطينا من الدنيا ما اعطينا قد خشينا ان تكون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل يبكي حتى ترك الطعام رواه البخاري بطوله یہ رونا بسط دنیا وسعت مال پر تہا ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین نہین ہے کوئی شی احب الى الله دو قطرے دو اثر سے ایک قطرہ آنسو کا ڈر سے اللہ کے دوسرا قطرہ خون کا جو راہ خدا مین بہا گیا ایک اثر راہ خدا مین دوسرا اثر کسی فرض مین فرائض خدا سے رواہ الترمذي وقال

حدیث حسن حدیث عرباض بن ساریہ کی باب النہی عن البدع مین گزر چکی ہے او سمین یہ لفظ تہا وعظنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موعظۃ وجلت منہا القلوب و ذرفت منہا العیون و فی الباب احادیث کثیرۃ

نسب درست کند گریہ ہا بزاری ما ہمین بس ست پس از مرگ خیر جاری ما

باب ۵۵ بیان مین فضل زہد فی الدنیا وحث علی التقلل من الدنیا و فضل فقر کے

قال اللہ تعالی انما مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض مما یأکل الناس والانعام حتی اذا اخذت الارض زخرفہا وازینت وظن اہلہا انہم قادرون علیہا اتاہا امرنا لیلا او نہارا فجعلنہا حصیدا کان لم تغن بالامس کذلک نفصل الآیات لقوم یتفکرون وقال تعالی واضرب لھم مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض فاصبح ھشیما تذروہ الریاح وکان اللہ علی کل شئ مقتدرا المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا وقال تعالی اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ ثم یھیج فتراہ مصفرا ثم یکون حطاما وفی الآخرۃ عذاب شدید ومغفرۃ من اللہ ورضوان وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور وقال تعالی زین للناس حب الشھوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذلک متاع الحیوۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المآب وقال تعالی یا ایھا الناس ان وعد اللہ حق فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور وقال تعالی الھٰکم التکاثر حتی زرتم المقابر کلا سوف تعلمون ثم کلا سوف تعلمون کلا لو تعلمون علم الیقین لترون الجحیم ثم لترونھا عین الیقین ثم لتسألن یومئذ عن النعیم نووی نے کہا الآیات فی الباب کثیرۃ مشھورۃ واما الاحادیث فاکثر من ان تحصر فننبہ بطرف منھا انتھی حدیث طویل عمرو بن عوف مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا فواللہ ما الفقر اخشی علیکم ولکنی اخشی ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا فتھلککم کما اھلکتھم متفق علیہ یعنے مجکو تمپر ڈر فقر کا نہین ہے ڈر بسط دنیا کا ہے کہ یہ بسط نہلک ہوتا ہے ۔

بادہ نوشیدن وہشیار نشستن سہل ست   گر بدولت برسی مست نگردی مردی ٭

ابو سعید کا لفظ یہ ہے ان مما اخاف علیکم بعدی ما یفتح علیکم من زهرة الدنیا وزینتها متفق علیہ یہ خوف حضرت کا ٹھیک نکلا بعد زمانہ خلافت راشدہ کے جب فتوح اسلام کی روز افزون ہوئی تو ایک جہان اہل اسلام کا گرفتار رونق وبہار گلزار دنیا ہو گیا الا ماشاء اللہ سوا اہل حدیث وعلماء صوفیہ کے کوئی اس ابتلاء سے نہ بچا دوسرا لفظ ابو سعید کا یہ ہے دنیا شیرین وسرسبز ہے اور اللہ تعالی تمکو اوسمین خلیفہ کریگا پھر دیکھے گا کہ تم کیا کام کرتے ہو سو بچو تم دنیا سے اور بچو تم عورتون سے رواہ مسلم انس کی حدیث مین فرمایا ہے اللهم لا عیش الا عیش الآخرة متفق علیہ ۵

دنیا داری وعاقبت میطلبی   این ناز بخانہ پدر باید کرد

دوسرا لفظ انس کا رفعا یہ ہے کہ ساتھ جاتے ہین مردہ کے تین چیزین اہل ومال وعمل سو دو چیزین واپس آجاتی ہین اور ایک وہین رہجاتی ہے اہل ومال پھر آتا ہے عمل میت کا باقی رہجاتا ہے متفق علیہ تیسرا لفظ انکا مرفوعا یون ہے کہ لایا جائیگا ایک بڑا نعمت والا دنیا دار اہل نار مین سے دن قیامت کو پھر ایک غوطہ دیا جائیگا اوسکو آگ مین پھر اوس سے کہین گے اے ابن آدم تو نے کبھی خیر بھی دیکھی ہے کبھی تجھپر گزر نعیم کا بھی ہوا ہے وہ کہیگا لا واللہ یا رب اور لایا جائیگا ایک سخت تر لوگون مین کا بوس وتکلیف مین اہل جنت سے پھر اوسکو ایک غوطہ دینگے جنت مین پھر اوس سے کہا جائیگا اے ابن آدم تو نے کبھی سختی بھی دیکھی ہے تجھپر کبھی گزر کسی سختی کا بھی ہوا ہے وہ کہیگا لا واللہ یا رب مجھپر کبھی گزر بوس کا نہوا اور نہ مینے کبھی کوئی سختی دیکھی رواہ مسلم مستورد بن شداد کا لفظ رفعا یہ ہے واللہ نہین ہے دنیا آخرت مین مگر برابر اوسکے کہ اونگلی ڈالے ایک تمہارا دریا مین پھر دیکھے کہ کیا لیکر پھرتا ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ آخرت برابر ایک دریا کے ہی اور دنیا برابر ایک قطرۂ آب کے جابر کہتے ہین حضرت کا گزر بازار مین ہوا دونون جانب آپ کے لوگ تھے ایک بزغالہ گوش مردار کا کان پکڑ کر فرمایا تم مین کون لیتا اسکا ایک درہم کو چاہتا ہے کہا ہم تو نہین چاہتے ہم اسکو لیکر کیا کرینگے کہا بھلا تم یہ چاہتے ہو کہ یہ بکری تمہاری ہوتی کہا واللہ اگر زندہ ہوتی تو بھی عیب دار ہوتی کہ چھوٹے کانون کی ہے اب تو یہ مردہ ہے فرمایا فواللہ للدنیا اهون علی اللہ من هذا علیکم رواہ مسلم یعنی دنیا اس سے بھی زیادہ بیقدر ہے نزدیک اللہ کے حکایت ابو ذر کہتے ہین مین ہمراہ حضرت کے سنگستان مدینہ مین چلا جاتا تھا سامنے

احد نظر آیا مجھکو کہا ای اباذر مینے کہا لبیک یارسول اللہ فرمایا مجھے اسکی کچھ خوشی نہین ہوتی ہے
کہ مثل اس پہاڑ کے سونا ہو اور مجھپر تین دن گزرین اور میرے پاس اوس مین سے ایک دینار بھی ہو
مگر وہ شی جسکو مین واسطے قرض کے تھام لون لکن یہ کہ خرچ کردون مین اوس مال کو عباد اللہ
مین ھکذا وھکذا وھکذا یمین وشمال وخلف سے پھر آگے چلے فرمایا ان الاکثرین ہم الاقلون
یوم القیامۃ الا من قال ھکذا وھکذا وھکذا عن یمینہ وعن شمالہ وعن خلفہ وقلیل ماھم
پھر فرمایا تو اسی جگہہ ٹھیرا رہ یہان سے نجا یہانتک کہ مین تیرے پاس آؤن پھر سواد لیل مین چلے
گئے حتیٰ کہ چھپ گئے مینے ایک آواز بلند سنی مین ڈرا کہ کہین کوئی شخص سامنے حضرت کے نآیا ہو
مینے چاہا کہ مین جاؤن پھر مجھکو آپکا فرمانا یاد آیا مکانک لا تبرح حتی اٰتیک مین اوس جگہہ سے
نہ ہٹا یہانتک کہ آپ تشریف لائے مینے کہا کہ مینے ایک آواز سنی مجھکو ڈر ہوا فرمایا کیا تو نے آواز سنی
مینے کہا ہان فرمایا یہ جبریل تھے میرے پاس آئے اور کہا من مات من امتک لا یشرک باللہ شیئا
دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق متفق علیہ وھذا لفظ البخاری
یہ حدیث دلیل ہے بیقدری اموال دنیا پر اور اشارہ کرتی ہے طرف زہد کے اسیلیے حدیث ابوہریرہ
مین مرفوعا آیا ہے کہ اگر میرے لیے برابر احد کے سونا ہو تو مجھکو یہ بات خوش آتی ہے کہ نگزرین
مجھپر تین راتین اور میرے پاس کچھہ اوس مین سے ہو لکن وہ شی جسکو مین واسطے قرض کے روک
رکھون متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ تم نظر کرو طرف اوس شخص کے جو اسفل ہو تمسے اور
نظر نکرو طرف اوسکے جو فوق ہے تمپر کہ یہ لائق تر ہے ساتھہ اسکے کہ حقیر نجانو تم اللہ کی نعمت کو اپنے
اوپر متفق علیہ وھذا لفظ مسلم بخاری کا لفظ یہ ہے جب نظر کرے کوئی تمہارا طرف اوس شخص کے
جو زیادہ ہے اوسپر مال وخلق مین تو نظر کرے طرف اوسکے جو کہ کمتر ہے اوس سے یعنی مال وخلق مین
تیسرا لفظ انکا مرفوعا یہ ہے ہلاک ہو بندہ دینار ودرہم وقطیفہ وخمیصہ کا اگر دیا گیا تو راضی ہے اور
جو نہ دیا گیا تو ناخوش ہے رواہ البخاری قطیفہ کہتے ہین جامۂ خز یا صوف معلم کو خمیصہ کہتے ہین کمل
پلودار کو مطلب یہ ہوا کہ اگر اوسکو دوشالہ یا شال قوردار دیا تو وہ خوش ہے ورنہ خفا ہے چوتھا
لفظ یہ ہے کہ دیکھی مینے ستر اہل بدر اونمین کسی ایک شخص پر ردا نتھی یا ازار تھی یا کسا جسکو اونہون نے
اپنی گردنون سے باندھا تھا اونمین کوئی نصف ساق تک پہونچتی تھی اور کوئی کعبین تک وہ اوسکو
اپنے دونون ہاتھون سے جمع کرتا اس کراہیت سے کہ کہین ستر دکھائی نہ دے رواہ البخاری ۵
خوشا جہان تہیدستی وغریبانش ٭ زوال نیست در اقبال بی نصیبانش ٭

پانچوان لفظ یہ ہے کہ دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور جنت ہی کافر کی رواہ مسلم یعنی مسلمان کے
پاس کتنی ہی دولت و ثروت کیون نہو لکن بنسبت اوس نعمت و عزت کے جو آخرت مین اوسکو حاصل
ہوگی یہ دار فانی بمنزلہ ایک سجن کے ہے اور کافر کے پاس اگر سارے جہان کی سلطنت و دولت ہی تو
بمقابلہ اوس عقوبت و شدت کے جسمین وہ بدار آخرت گرفتار ہوگا یہ دنیا ایک گلزار ہے چنانچہ
غالب حالت اہل دین و فضل و خیر و علم کی یہان بہی تنگدستی و محتاجی ہوتی ہے مثل قیدیان سجن
کے قلت و خشونت طعام و لباس کی دامنگیر حال رہتی ہے بلکہ خود اہل اللہ بکمال مسرت اس حالت
کو اپنے لیے پسند و اختیار کرتے ہین اور دنیا کو مثل ایک سگ مردار کے سمجھتے اور دیکھتے ہین ع

مارا ہوای گلشن و باغی نماندہ ست ۔ ای بوی گل برو کہ دماغی نماندہ ست

اسیطرح حال غالب کفار و اہل دنیا و بندگان درہم و دینار کا ہی کہ فراغت معاش و کثرت
ثروت و حطام و افزایش قماش و متاع دنیا کی رکہتے ہین یہ لوگ اسی مال و جاہ پر جان دیتے ہین اور اس
جہان فانی کو نقد اور اوس عالم باقی کو نسیہ سمجہتے ہین انکا مذاق خاطر یہ ہے ع

پدرم جنت جاوید بگندم بفروخت + ناخلف باشم اگر من بجوی نفروشم +

لکن یہ انکا کمال جہل ہے اسلیے کہ گناہ مین تو سند ابو البشر کی لائے مگر توبہ کرنے مین اونکی سند
نہین لاتے حالانکہ خوب جانتے ہین کہ آخر درہم ہم اور آخر دینار نار ہے ابن عمر نے کہا ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دوش کو پکڑ کر فرمایا کن فی الدنیا کانك غریب او
عابر سبیل اور خود ابن عمر یون کہا کرتے تھے اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت
فلا تنتظر المساء وخذ من صحتك لمرضك ومن حياتك لموتك رواه البخاري نووی کہتے
ہین علما نے شرح مین اس حدیث کے یون کہا ہے معناہ لا ترکن الی الدنیا ولا تتخذھا وطنا
ولا تحدث نفسك بطول البقاء فیھا ولا بالاعتناء بھا ولا تتعلق منھا الا بما یتعلق به
الغریب فی غیر وطنه ولا تشتغل فیھا بما لا یشتغل به الغریب الذي یرید الذھاب
الی اھله وبالله التوفیق سہل بن ساعد کہتے ہین ایک مرد نے پاس حضرت کے آکر کہا ای رسول خدا
مجہے وہ عمل بتاو کہ جب مین وہ کام کرون تو مجہکو اللہ اور لوگ دوست رکہین فرمایا ازھد فی الدنیا
یحبك الله وازھد فیما عند الناس یحبك الناس حدیث حسن رواہ ابن ماجة وغیرہ باسانید
حسنة نعمان بن بشیر نے کہا ہے عمر بن خطاب نے ذکر دنیا کا کیا جو اونکو ملی تہی پہر کہا مینے حضرت
کو دیکہا یظل الیوم یلتوی ما یجد من الدقل ما یملأ بطنه رواہ مسلم یعنی سارے دن بہوکے رہتے

پیٹ لگا رہتا نکی کھجور بھی نپاتے جس سے پیٹ بھرتے عائشہ نے کہا حضرت نے وفات پائی میرے گھر مین کوئی چیز نتھی جسکو کوئی جگر والا کھاتا مگر ذرا سے جو ایک رف مین مین اوس مین سے کھایا کرتی جب زیادہ دن گزرے تو مین نے اونکو تولا جب سے وہ فنا ہوگئے متفق علیہ عمرو بن حارث کہتے ہین ترک نکیا حضرت نے وقت موت کے دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ کنیز اور نہ کچہ شی مگر ایک سفید خچر جسپر سوار ہوتے تھے اور ہتیار و زمین جو واسطے مسافرون کے صدقہ کرنے تھے رواہ البخاري خباب بن ارت کہتے ہین ہجرت کی ہمنے ہمراہ حضرت کے ہم ملتمس وجہ اللہ تھے ہمارا اجر اللہ پر واقع ہوا ہم مین سے کوئی مرگیا او سنے اپنے اجر مین سے کچہ نکھایا اونمین سے ایک مصعب بن عمیر ہین یہ دن احد کے مارے گئے ایک کمل چھوڑ مری ہم جب اوس سے سر اونکا چھپاتے تو پانون کھلے رہتے اور جب پانون چھپاتے تو سر کھلا رہتا حضرت نے فرمایا سر چھپا دو پانون پر اذخر ڈالدو اور ہم مین سے بعض کے پہل پک گئے وہ اونکو چنتا ہے متفق علیہ یہ استعارہ ہی فتح دنیا و عیش فی الدنیا کا حدیث سہل بن سعد مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا دنیا نزدیک اللہ کے اگر برابر پر پشہ کے ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا اوس سے نہ پلاتا رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے سن رکھو دنیا ملعون ہی جو کچہ دنیا مین ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور جسکو وہ دوست رکھتا ہے اور عالم و متعلم رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابن مسعود مرفوعًا کہتے ہین مت اختیار کرو تم ضیعت کو کہ رغبت کرو تم دنیا مین رواہ الترمذي وقال حديث حسن یعنی جب سامان دنیا کا زیادہ ہوتا ہے تو دنیا مین رغبت پیدا ہوتی ہے اسلیے اول ہی سے اوسکو اختیار نکرے کہ نوبت رغبت فی الدنیا کی آئے ؎

توره از کثرت اسباب بر خود تنگ میداری ❊ سبکروحان چو بوی گل فرو بستند محملها

ابن عمرو نے کہا حضرت کا گزر ہمپر ہوا ہم اپنا جھوپڑا درست کر رہے تھے فرمایا یہ کیا ہی ہمنے کہا یہ پرانا ہوگیا ہے ہم اسکی اصلاح کرتے ہین فرمایا ما اری الامر الا اعجل من ذلك رواه ابو داود والترمذي باسناد البخاري ومسلم وقال الترمذي حديث حسن صحيح حدیث کعب بن عیاض مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہی فتنہ میری امت کا مال ہے رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح عثمان رضي الله عنه کا لفظ رفعا یہ ہے نہین ہے واسطے ابن آدم کے کوئی حق سوا ان خصال کے ایک گھر جسمین رہے ایک کپڑا جس سے ستر چھپائے موٹی روٹی اور پانی رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح لفظ حدیث کا جلف الخبز ہی نضر بن شمیل نے کہا الجلف خبز ليس معه ادام

یعنی بے سالن کی روٹی کسی نے کہا غلیظ الخبز ہروی نے کہا مراد اس جگہہ وعا خبز ہی جیسے
جوالق وخرج یعنی جھولی اورخرجی واللہ اعلم عبداللہ بن شخیر کہتے ہین مین پاس حضرت کے آیا آپ الہاکم
التکاثر پڑھ رہے تھے فرمایا ابن آدم کہتا ہی مال میرا مال میرا بھلا ای ابن آدم تیرا مال کیا ہی مگر وہ
جو تونے کہا کر فنا کیا یا پہنکر پرانا کیا یا صدقہ مین دیدیا رواہ مسلم عبداللہ بن مغفل کہتے ہین
ایک آدمی نے کہا ای رسول اللہ واللہ مین آپ کو دوست رکہتا ہون فرمایا دیکہہ تو کیا کہتا ہی کہا
واللہ انی احبك تین بار اوسنے یہی کہا فرمایا ان کنت تحبنی فاعد للفقر تجفافا فان الفقر
اسرع الی من یحبنی من السیل الی منتهاه رواه الترمذي وقال حدیث حسن نووی نے
کہا التجفاف بکسر التاء شئ یلبسه الفرس لیتقی به الاذی وقد یلبسه الانسان انتهی مراد غرق
گیر ہے فقرا صوفیہ محبین خدا کا یہی حال تہا کہ وہ سخت زاہد وفقیر وتہیدست تہی کعب بن مالک کا لفظ
مرفوعا یہ ہے نہین ہین دو گرگ گرسنہ جو بکریون مین چھوڑ دیے گئے زیادہ مفسد تر حرص مرد سے
مال وشرف دین پر رواه الترمذي وقال حدیث حسن یعنی حرص مال مفسد دین ہوتی ہے
ابن مسعود نے کہا حضرت ایک بوریے پر سو گئے جب اوٹھے تو نقش بوریا پہلو مین پڑ گیا تہا ہمنے
کہا کاش ہم آپ کے لیے ایک بستر بناتے فرمایا مالي وللدنیا ما انا فی الدنیا الا کراکب استظل
تحت شجرة ثم راح وترکہا رواه الترمذي وقال حدیث حسن صحیح حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا
ہے داخل ہونگے فقرا جنت مین پہلے اغنیا کے پانسو برس رواه الترمذي وقال حدیث
حسن صحیح اس بحث کو ابن القیم نے عدة الصابرین مین خوب لکہا ہی ابن عباس وعمران بن حصین
کا لفظ مرفوع یون ہے جہانکا مینے جنت مین دیکہا اکثر لوگ اوسکے فقرا ہین اور جہانکا مینے نار
مین دیکہا اکثر اوسکے لوگ عورتین ہین متفق علیه من روایة ابن عباس ورواه البخاری ایضا
من روایة عمران اسامہ بن زید کا لفظ رفعا یہ ہے کہڑا ہوا مین باب جنت پر عام داخل ہونے
والے اوسکے مساکین تہے اور مالدار لوگ محبوس تہے سوا اسکے کہ اصحاب نار کو حکم نار کا ہوا
متفق علیه یہ حدیث باب فضل ضعفہ مین گزر چکی ہے ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا
اصدق کلمة قالها شاعر کلمة لبید ع الا کل شئ ما خلا الله باطل + متفق علیه
یعنی ع اللہ کا نام سچا جہوٹا ہے سب جتن :. دوسرا مصراع یہ ہے وکل نعیم لا محالة زائل +
نووی رحمہ اللہ نے اس باب مین دو طرح کے احادیث لکہی ہین ایک ذم دنیا کی دوسرے فضل
فقر کی سو بحث فضل فقر کی بیشتر اس کتاب مین کلام وآیت ومقولات صوفیہ رحمہم اللہ سے گزر چکی ہی

اب کچھ کلام ذم دنیا پر مناسب مقام کتاب ذم الدنیا للغزالی رحمہ اللہ سے منتخب کرکے لکھا جاتا ہی
ف دنیا دشمن ہی اللہ واولیاء اللہ واعداء اللہ کی اللہ کی دشمن تواسطرحپر ہی کہ راہ خدا کو
عباد اللہ پر قطع کرتی ہی اسیلیئے جب سے اللہ نے اوسکو پیدا کیا ہی آنکھہ اوٹھا کر طرف اوسکی
نہین دیکھا اولیاء کے ساتھہ اوسنے یون عداوت کی کہ اونکے سامنے بن ٹھن کر آئی اپنی
زینت وزہرت ونضارت اونکو دکھائی یہانتک کہ اونہون اوسکے مقاطعت مین گھونٹ
مرارت صبر کے پیئے مگر اوسکے دھوکے مین نہ آئے جبتک کہ یہان جیئے اعداء اللہ کے ساتھہ
یہ دشمنی کی کہ اونکو اپنے مکر وکید مین لیلیا اور اپنے دام فریب مین پھانسا یہانتک کہ اونہون
نے اوسپر وثوق واعتماد کرلیا پھر اِسنے اونکو مخذول کردیا پہلے سے بھی زیادہ تر اوس کی
طرف محتاج ہوگئے بجز حسرت کے پھر کچھہ اونکے ہاتھہ نہ آیا اسنے اونکو سعادت ابدیہ سے محروم کردیا
فہم علی فراقھا یتحسرون ومن مکائدھا یستغیثون ولا یغاثون بل یقال لھم اخسئوا فیھا
ولا تکلمون اولئك الذین اشتروا الحیوۃ الدنیا بالاخرۃ فلا یخفف عنھم العذاب ولا ھم
ینصرون آیات وارده ذم دنیا مین اور امثلہ دنیا مین بہت ہین اکثر قرآن مشتمل اسی ذم دنیا
پر ہے خلق کو دنیا سے طرف آخرت کے پھیرتا ہے بلکہ یہی مقصود سارے انبیاء علیہم السلام
کا تھا وہ مبعوث نہین ہوئی مگر واسطے اسی کام کے اسلیئے کچھہ حاجت استشہاد کے آیات
قرآن سے بہ سبب ظہور کے اسجگہہ نہین ہے کچھہ احادیث بھی اس باب کی گذر چکی ہین ابوموسی
نے مرفوعا کہا ہے من احب دنیاہ اضر باخرتہ ومن احب اٰخرتہ اضر بدنیاہ فاثروا ما یبقی
علی ما یفنی اور فرمایا ہے کہ حب الدنیا رأس کل خطیئۃ اور ارشاد کیا ہی عجبا کل العجب
للمصدق بدار الخلود وھو یسعی لدار الغرور عیسی علیہ السلام نے کہا ہی دنیا طالب ومطلوب
ہے طالب آخرت کو طلب کرتی ہی تاکہ اوسکا رزق پورا کرے طالب دنیا کو آخرت طلب کرتی
ہے یہانتک کہ موت آتی ہی تو اوسکا گلا پکڑ لیتی ہے ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے مجھسے فرمایا
ای اباہریرہ کیا مین تجھکو ساری دنیا بما فیہا نہ دکھاؤن مینے کہا ہان میرا ہاتھہ پکڑکر ایک ادی
مین اودیۂ مدینہ سے لائے وہان ایک مزبلہ تھا اوسمین کچھہ سر لوگون کے اور عذرات وخرق
وعظام پڑے تھے یعنی مردون کی ہڈیان اور حیض ونجاست کے لتے چیتھڑے فرمایا یہ سر
مثل تمھارے حرص کرتے تھے تمھاری طرح آرزو رکھتے تھے آجکے دن استخوان بے پوست
ہین پھر یہ راکھہ ہوجائینگے یہ عذرات الوان اطعمہ ہین انکو وہین سے کمایا تھا جہان سے کمایا ہی

پھر انکو پیٹ مین جھونکا اب لوگ انسے بچتے پھرتے ہین یہ پرانے لتے اونکا لباس و ریش ہر
ہوا انکو اوڑاتی پھرتی ہے یہ ہڈیان دواب کی استخوان ہین جنپر وہ سوار ہوکر اطراف بلاد مین
جاکر نفع حاصل کرتے تھے فمن کان باکیا علی الدنیا فلیبك اب جس کسیکو رونا ہو دنیا پر
وہ روئے ہم وہان سے نہ ہٹے یہانتک کہ خوب روئے ؎

برسر کوئ توام یکبار می باید گریست ابر تا داند کہ این مقدار می باید گریست

روایت مین آیا ہی کہ جب ہبوط آدم کا طرف زمین کے ہوا تو اونسے فرمایا ابن للخراب ولد للفناء
عیسی علیہ السلام نے کہا حب دنیا و آخرت کا دلمین مومن کے برابر نہین ہوتا ہی جسطرح کہ
ایک برتن مین آگ و پانی مستقیم نہین ہوتا ہے حواریین سے فرمایا تھا اکل خبز الشعیر بالملح
الجریش ولبس المسوح والنوم علی المزابل کثیر مع عافیۃ الدنیا والاخرۃ پھر فرمایا ارضوا
بدنئ الدنیا مع سلامۃ الدین کما رضی اھل الدنیا بدنئ الدین مع سلامۃ الدنیا علی
مرتضی نے کہا ہی چھ خصال ہین جسنے اونکو جمع کیا اوسنے نہ کوئی مطلب جنت کا اور نہ کوئی مہرب
نار سے باقی چھوڑا جسنے اللہ کو پہچان کر اطاعت کی شیطان کو پہچان کر عصیان کیا حق کو پہچان کر اتباع
کیا باطل کو پہچان کر اتقا کیا دنیا کو پہچان کر ترک کردیا آخرت کو پہچان کر طلب کیا حسن نے کہا اللہ
رحم کرے اون اقوام پر جنکے پاس دنیا ودیعت تھی وہ امانت رکھنے والیکو دیکر سبک بار چلے گئے
فضیل کہتے ہین طالت فکرتی فی ھذہ الآیۃ انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لھا لنبلوھم
ایھم احسن عملا وانا لجاعلون ما علیھا صعیدا جرزا بعض حکما نے کہا ہی کہ رأس المال دنیا ہوئی
ہے نفع اوسکا نار ہے حکایت بعض رہبان سے کہا تم دہر کو کیسا دیکھتے ہو کہا بدن کو پرانا امید
کو نیا کرتا ہے موت کو نزدیک تمنا کو دور کرتا ہے کہا حال اہل دہر کا کیا ہے کہا من ظفر
بہ تعب ومن فاتہ نصب ؎

ومن یحمد الدنیا لعیش یسرہ + فسوف لعمری عن قلیل یلومھا
اذا ادبرت کانت علی المرء حسرۃ وان اقبلت کانت کثیرا ھمومھا
امین مشوز عشوۂ دنیا کہ این عجوز مکارہ می نشیند و محتالہ میرود

بعض حکما نے کہا ہے دنیا تھی اور مین نتھا دنیا چلی جائیگی اور مین نہونگا اسلیے مین طرف اوسکے
ساکن نہین ہوتا ہون اسکا عیش نکد اسکا صفو کدر ہے دنیا والی دنیا سے خوف مین ہین یا تو نعمت
زائلہ سے یا بلیۂ نازلہ سے یا منیۂ قاضیہ سے بعض نے کہا دنیا کا ایک تعجب تو یہی ہے کہ وہ کسی کو

جس چیز کا کہ وہ مستحق ہے نہین دیتی یا تو زیادہ دیتی ہی یا کم کر دیتی ہے سفیان نے کہا تو نعم کو نہین دیکھتا کہ گویا وہ مغضوب علیہا ہین غیر اہل مین رکھی گئی ہین **حکایت** ایک شخص نے ابو حازم سے کہا اشکو الیک حبّ الدنیا ولیست لي بدار کہا انظر ما اتاك الله منها فلا تأخذه الا من حله ولا تضعه الا في حقه ولا یضرك حبّ الدنیا یحیی بن معاذ نے کہا دنیا حانوت شیطان ہے تو اوسکی دکان سے کچھ نہ چرا ورنہ وہ اوسکی جستجو مین آکر تجھکو گرفتار کر لیگا فضیل نے کہا ہی دنیا اگر سونا ہوتی اور فانی ہے اور آخرت خزف ہوتی اور باقی ہے تب بھی ہمکو یہ چاہیے تھا کہ ہم خزف باقی کو ذہب فانی پر اختیار کرتے حالانکہ ہم نے خزف فانی کو ذہب باقی پر اختیار کیا ہی ابن مسعود نے کہا کوئی آدمی نہین ہے مگر وہ مہمان ہے اور مال اوسکا عاریت ہی سو مہمان کوچ کرنیوالا ہوتا ہی اور عاریت واپس لیجاتی ہے **حکایت** رابعہ نے اپنے اصحاب کی زیارت کی اونہون نے چرچا دنیا کا نکالا سب کے سب مذمت دنیا کی کرنے لگے انہون نے کہا اسکتوا عن ذکرها فلولا موقعها من قلوبکم ما اکثرتم من ذکرها الا من احبّ شیئا اکثر ذکره ؎

اری طالب الدنیا وان طال عمره	ونال من الدنیا سرورا وانعما
کبانٍ بنی بنیانه فاقامه	فلما استوی ما قد بناه تهدما
هب الدنیا تساق الیك عفوا	الیس مصیر ذاك الی انتقال +
وما دنیاك الا مثل فیئ	اظلك ثم آذن بالزوال +

لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا تم بع دنیاك باخرتك تربحهما جمیعا ولا تبع آخرتك بدنیاك تخسرهما جمیعا ؎

دنیا مطلب تا ہمہ دینت باشد	دنیا طلبی نہ آن نہ اینت باشد

مطرف بن شخیر نے کہا ہے تو طرف خفض عیش ولین ریاش ملوک کے نہ دیکھ ولکن طرف اونکی سرعت ظعن وسوء منقلب کے دیکھ ابن عباس نے کہا ہی دنیا کی تین جز رہین ایک مومن کے لیے دوسرا منافق کے لیے تیسرا کافر کے لیے مومن زاد لیتا ہی منافق تزین کرتا ہی کافر متمتع ہوتا ہی بعض نے کہا دنیا مردار ہے جو کوئی اوس سے کچھ لینا چاہے اوسکو لازم ہے کہ وہ معاشرت کلاب پر صبر کرے ؎

یا خاطب الدنیا الی نفسها	تنح عن خطبتها تسلم +
انّ التی تخطب غدّارة	قریبة العرس من المأتم
درین چمن کہ بہار و خزان ہم آغوش ست	زمانہ جام بدست و جنازہ بر دوش ست +

ابو الدرداء نے کہا ہی من هوان الدنیا علی الله انه لا یعصی الا فیها ولا ینال ما عنده الا بترکها ؎

اذا امتحن الدنیا لبیب تکشفت ... لہ عن عدو فی ثیاب صدیق

علی مرتضی سے کہا تہا دنیا کا حال کہو فرمایا طول کرون یا قصر کہا قصر فرمایا حلالہا حساب و حرامہا عقاب و شبہتہا عتاب مالک بن دینار نے کہا اس جادو گرنی سے بچو یہ علما کے دلون پر جادو کرتی ہی ابو سلیمان دارانی نے کہا آخرت جب دلمین ہوتی ہے تو دنیا مزاحمت کرتی ہی اور اگر دنیا دلمین ہوتی ہے تو آخرت مزاحمت نہین کرتی ہی اسلیے کہ آخرت کریم ہے اور دنیا لئیم سیار بن حکم نے کہا دنیا و آخرت دونون دلمین جمع ہوتی ہین جو غالب ہوتی ہی دوسری اوسکی تابع ہوجاتی ہے علی مرتضی نے کہا ہی دنیا و آخرت دو سوتین ہین جسقدر ایک راضی ہوگی اوتنی ہی دوسری خفا ہوجایگی حکایت عمر رضی اللہ عنہ ملک شام کو گئے ابو عبیدہ بن جراح نے اونکا استقبال کیا ایک ناقہ پر جسکی نکیل رسی کی تہی پہر سلام کیا اور اپنے گہر مین لیگئے عمر نے وہان سوا ایک تلوار اور ڈہال اور رحل کے کچہہ نہ دیکہا کہا لو اتخذت متاعا کہا ای امیر المؤمنین انّ ھذا یبلغنا المقیل لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تہا تو نے دنیا کو پس پشت چہوڑا جسدن کہ تو اوسمین نازل ہوا اور تو نے آخرت کا استقبال کیا سو تو اب اوس گہر سے قریب ہے جو اقرب ہے اور اوس گہر سے دور ہے جو دور گیا حسن نے کہا ابن آدم اپنے مال کو کم سمجہتا ہے اور اپنے عمل کو کم نہین جانتا معصیت فی الدین سے خوش ہوتا ہے اور مصیبت فی الدنیا سے جزع کرتا ہے فضیل نے کہا دنیا مین آنا آسان ہے دنیا سے نکلنا مشکل ہے بعض سلف نے کہا ہی عجب ہی اوس شخص سے جو موت کو پہچانتا ہی پہر کیونکر خوشی کرتا ہے اور نار کو پہچانتا ہے پہر کیونکر ہنستا ہی اور تقلب دنیا کا ساتہہ اہل دنیا کے جانتا ہے پہر کیونکر مطمئن الی الدنیا ہوتا ہی ع

وسألت رسوم الاربع ما ... فعلت بك سابقة الازل

فاجابت قال اللہ لنا + ... وسؤالك من جهة الغفل

تلك الايام نداولها ... لا مكث لهن على رجل

حکایت ایک مرد نجران دو صد سالہ عمر کا پاس معاویہ کے آیا معاویہ نے اوس سے سوال دنیا کا کیا کہا تو نے دنیا کو کیسا پایا اوسنے جواب دیا سنیات بلاء وسنیات رخاء یوم فیوم ولیلة فلیلة یولد ولد ویهلك هالك فلولا المولود لباد الخلق ولولا الهالك لضاقت الدنیا بمن فیها کہا کچہہ مانگ کہا عمر مضی فترده او اجل حضر فتدفعه کہا مین اسکا مالک نہین ہون کہا مجہکو بہی کچہہ حاجت طرف تیرے نہین ہے ابو حازم نے کہا یسیر الدنیا یشغل عن کثیر الآخرة

حسن نے کہا تم خوار کرو دنیا کو واللہ نہین ہی یہ گوارا تر کسیکو اوس شخص سے جو کہ اوسکو خوار رکھتا ہی
بعض سلف یہ دعا کرتے تھے یا ممسك السماء ان تقع علی الارض الا باذنك امسك الدنيا
عني ابو حازم نے کہا ہی مؤنت دنیا و آخرت دونون کی بہت سخت ہی مؤنت آخرت کی اسلیے کہ تو
اوسپر اعوان نہین پاتا مؤنت دنیا کی اسلیے کہ جس شی کی طرف تو ہاتھ ڈالتا ہے ایک فاجر کو پاتا ہے
کہ پہلے تجھسے وہ اوسکی طرف سابق ہوچکا ہے ابن المبارک نے کہا ہے حب دنیا و ذنوب نے دلکو
وحشی بنا رکہا ہے تو اب خیر اوس تک کیونکر پہونچے **حکایت** ایک حکیم سے کہا دنیا کسکو ملتی ہے
کہا جو اوسکو ترک کردیتا ہی کہا آخرت کسکو ملتی ہی کہا جو اوسکو طلب کرتا ہی دوسرے حکیم نے کہا ہی دنیا ایک خانۂ ویران
ہی اوس سے زیادہ ویران وہ دل ہی جو اوسکو آباد کرتا ہی آخرت ایک خانۂ آبادان ہی اوس سے زیادہ آباد وہ دل
ہی جو اوسکو طلب کرتا ہی **حکایت** ابراہیم بن ادہم نے ایک شخص سے کہا تجھکو ایکدرہم خواب مین محبوب تر ہی یا ایک
دینار بیداری مین اوسنے کہا ایک دینار بیداری مین کہا تو جھوٹا ہے اسلیے کہ جو چیز تو دنیا مین
دوست رکھتا ہے گویا وہی چیز تجھکو خواب مین محبوب ہے اور جسکو تو آخرت مین دوست رکھتا ہی
گویا وہی چیز تجھکو بیداری مین محبوب ہے اسمعیل بن عیاش کہتے ہین ہمارے اصحاب نے
دنیا کا نام خنزیرہ رکہا تھا کہتے تھے الیك عنا یا خنزیرہ اگر کوئی اور نام بدتر اس سے اونکو
ملتا تو وہی نام رکہتے کعب نے کہا دنیا تمکو ایسی دوست ہو جائیگی کہ تم اوسکو اور اہل دنیا کو پوجوگے
یحیی بن معاذ نے کہا عقلا تین ہین ایک وہ شخص جسنے دنیا کو چھوڑدیا قبل اسکے کہ دنیا اوسکو چھوڑدے
دوسرا وہ شخص جسنے اپنی قبر بنائی قبل داخل ہونے کے تیسرا وہ شخص جسنے راضی کرلیا اپنے خالق کو
قبل ملنے کے پھر کہا شوم دنیا کا اس درجہ تک پہونچ گیا ہے کہ جب تو اوسکی تمنا کرتا ہے تو وہ تجھکو
طاعت خدا سے غافل کردیتی ہے پھر دنیا مین پڑنے کا کیا ذکر ہے بندار نے کہا ہے کہ جب
تو ابنا دنیا کو دیکھے کہ وہ زہد مین گفتگو کرتے ہین تو جان لے کہ وہ مسخرۂ شیطان ہین علی مرتضی
نے کہا ہے دنیا نام ہے چھہ چیزون کا مطعوم مشروب ملبوس مرکوب منکوح مشموم سو اشرف
مطعومات عسل ہے وہ ایک مکھی کا لعاب ہے اشرف مشروبات آب ہے اوسمین سارے
نیک و بد برابر ہین اشرف ملبوسات حریر ہے وہ ایک کیڑے کا نسج ہے اشرف مرکوبات فرس
ہے اوسی پر لوگ مارے جاتے ہین اشرف منکوحات عورت ہے وہ ایک مبال فی مبال ہے
عورت احسن شی کی زینت کرتی ہے اور مراد اوس سے اقبح شی ہوتی ہے اشرف مشمومات
مشک ہے وہ ایک خون ہوتا ہے غزالی نے مواعظ بیان ذم دنیا مین لکھی ہین ہر فقرہ اون نصایح کا

ایک نعمت ہے واسطے مومن کے اور ایک نقمت ہے واسطے فاجر کے پھر دنیا کی مثالین لکھی ہین اور کہا ہے کہ دنیا سریعۃ الفنا قریبۃ الانقضا ہے وعدہ بقا کا کرتی ہے پھر وفا مین خلف کرتی ہے تو اوسکو دیکھتا ہے تو وہ ساکن مستقر نظر آتی ہے حالانکہ تیز چلی جاتی ہے جلد کوچ کر جاتی ہے ناظر کو احساس اوسکی حرکت کا نہین ہوتا ہے اسلیے وہ اوسکی طرف مطمئن ہو جاتا ہے جب وہ منقضی ہو جاتی ہے تب کہین اوسکا احساس اسکو ہوتا ہے **ف** دنیا کے مثال سایہ کی سی ہے کہ وہ متحرک ساکن ہوتا ہے حقیقت مین متحرک ہے ظاہر مین ساکن ہے اوسکی حرکت بصر ظاہر سے مدرک نہین ہوتی ہے بلکہ ببصیرت باطن سے دریافت ہوتی ہے دنیا کا ذکر سامنے حسن بصری کے کیا تھا کہا **ے**

احلام نوم او کظل زائل ان اللبیب بمثلھا لا یخدع

حسن بن علی بن ابی طالب یہ شعر بہت پڑہتے تھے **ے**

یا اھل لذات دنیا لا بقاء لھا ان اغترارا بظل زائل حمق +

دوسری مثال دنیا کی یہ ہے کہ وہ مشابہ خیالات منام واضغاث احلام کی ہے **ے**

دنیا خواب ست زندگانی در وی خواب ست کہ در خواب بہ بینی آنرا

یونس بن عبیدہ نے کہا ہے تشبیہ نہین دی مینے اپنے نفس کو دنیا مین مگر اوس شخص سے جو سورہا پھر اوسنے خواب مین مکروہ محبوب دیکھا ناگہان اوسکی آنکھہ کھل گئی جاگ پڑا اسیطرح حال لوگون کا ہے کہ وہ سوتے ہین جب مرینگے جاگ اوٹھین گے آو نکے ہاتھہ مین کچہہ بھی نہو گا اوس چیز سے جس سے کہ وہ خوشدل تھے کسی نے ایک حکیم سے کہا کون چیز اشبہ بدنیا ہے کہا احلام نائم یہ مثال دنیا کی اس راہ سے تھی کہ آدمی خیالات دنیا پر دہو کا کہاتا ہے پھر جب دنیا سرک جاتی ہے تو مفلس رہ جاتا ہے رہی مثال دنیا کی باعتبار عداوت کے ساتھہ اہل دنیا کے اور اہلاک ابنا دنیا کے سو طبع دنیا تلطف فی الاستدراج ہے اولاً پھر توصل الی الاہلاک ہے آخراً یہ دنیا مانند ایک عورت کے ہے جسنے واسطے خطاب کے آرایش کی ہے جب اونسے نکاح کیا تو اونکو ذبح کر ڈالا **حکایت** حضرت عیسی علیہ السلام کو کشف دنیا کا ہوا ایک بوڑہی پوپلی عورت کی صورت مین دیکھا وہ ہر طرح کی زینت کیے ہوئے تھی پوچھا تو نے کتنے بیاہ کیے ہین کہا بیشمار کہا وہ سب مرگئے یا اون سب نے تجھکو طلاق دیدی کہا نہین بلکہ مینے اون سبکو قتل کیا عیسی نے فرمایا بؤسًا لازواجک الباقین کیف لا یعتبرون بازواجک الماضین کیف تھلکینھم واحدا بعد واحد ولایکونون

منك على حذر دنیا کی مثال مخالفت ظاہر باباطن مین یہ ہے کہ دنیا مزینۃ الظواہر قبیحۃ السرائر ہے
مشابہ ایک پیرزال کے ہی جو آراستہ ہوکر اپنے ظاہر حال سے لوگون کو فریب دیتی ہے جب وہ اوسکے
باطن پر واقف ہوتے ہین اور اوسکے چہرے سے مقنع اوٹھاتے ہین تو سارے قبائح اوسکے متمثل
ہوجاتے ہین اوسوقت اوسکی اتباع پر نادم اور اپنی کم عقلی سے خجل ہوتے ہین کہ اوسکے ظاہر پر
دہوکا کھا گئے **حکایت** علا بن زیاد کہتے ہین مینے خواب مین ایک بڑی بوڑہی عورت جسکی
کھال تنی کچی اور وہ ہر طرح کی زینت کیئے ہوئے تھی دیکھی لوگ اوسپر عاکف تھے شیفتہ ہوکر اوسکی
طرف دیکھتے تھے مینے بھی جاکر اوسکو دیکھا اور تعجب کیا کہ یہ لوگ کیون اوسکی طرف نظر کر رہے ہین
اور ایسے متوجہ اوسپر ہو رہے ہین آخر مینے اوس سے کہا تو کون ہے اوسنے کہا تو مجھے نہین پہچانتا
مینے کہا مین کیا جانون کہ تو کون ہے کہا مین دنیا ہون مینے کہا اعوذ باللہ من شرك اوسنے
کہا اگر تو میرے شر سے پناہ مین رہنا چاہتا ہے تو درہم کو دشمن رکھہ **حکایت** ابو بکر بن عیاش
نے کہا ہے مینے خواب مین ایک بڑھیا پوپس بدصورت کریہ منظر دیکھی وہ دونون ہاتہہ سے تالیان
بجاتی تھی خلق اوسکے پیچھے خواستگار تھی وہ بھی تالی بجاتے اور ناچتے تھے جب میرے مقابلہ مین
آئی میری طرف متوجہ ہوکر کہا لو ظفرتُ بك لصنعتُ بك مثل ما صنعت بهؤلاء پھر ابو بکر نے
رو کر کہا کہ یہ خواب مینے قبل آنے بغداد کے دیکھا تہا ابن عباس نے کہا ہی لائی جائیگی دنیا دن
قیامت کو صورت مین ایک بڑھیا بدشکل کیری آنکہہ والی کے اوسکے دانت باہر نکلے ہونگے اوس کی
شکل بدہیئت ہوگی وہ خلائق کو جھانکے گی لوگون سے کہین گے تم اسکو پہچانتے ہو وہ کہین گے نعوذ
باللہ من معرفۃ ھذہ اونسے کہا جائیگا یہ دنیا ہے جسکے لیے تمنے تنافر تقاطع ارحام تحاسد
تباغض اغترار کیا تہا پھر اوسکو جہنم مین پھینکدینگے وہ کہیگی ای رب میرے اتباع اشیاع کہان ہین
اللہ عزوجل کہیگا الحقوا بها اتباعها واشیاعها **حکایت** فضیل کہتے ہین مجھکو یہ بات پہونچی ہے
کہ ایک شخص اپنی روح سے آسمان پر چڑھا راہ مین اوسکو ایک عورت ملی اوسپر ہر طرح کی زینت
زیور و جامہ کی تھی جسکا گزر اوسپر ہوتا اوسکو وہ زخمی کرتی جب پشت پھیرتی تو احسن اشیا ہوتی
جو کہ لوگون نے دیکھی ہے جب موںہہ کرتی اقبح اشیا ہوتی جسکو لوگون نے دیکھا ہے ایک بڑھیا
پھوس بدصورت چندھی نیلی آنکہہ والی ہے مینے کہا اعوذ باللہ منك اوسنے کہا لا واللہ لا
یعیذك اللہ منی حتی تبغض الدراھم مینے پوچھا تو کون ہے کہا مین دنیا ہون مثال دنیا کی
باعتبار عبور کرنے انسان کے اوس سے یہ ہے کہ حالات تین طرح کے ہین ایک وہ حالت ہے

کہ تو اوسمین نتھا یہ حالت تیری قبل تیرے وجود کے ازل سے پیدایش تک تھی دوسری حالت وہ ہے
کہ تو اوسمین مشاہدہ دنیا کا نکریگا یہ حالت تیری مابعد تیری موت کے ابد تک ہوگی تیسری حالت
متوسط بین الابد والازل ہے یہ ایام ہین تیری حیات کے دنیا مین اب تو طرف مقدار طول
حیات کے نظر کر اور جانب ازل و ابد کے اوسکو ملا تو جان لیگا کہ یہ مدت اقل تر ہے منزل قصیر سے
بنسبت سفر بعید کے پس جو کوئی دنیا کو اس آنکہ سے دیکہیگا وہ اوسکے طرف مائل نہوگا اور کچہہ
پروا نکریگا کہ اوسکے ایام ضر وضیق مین گزری یا وسعت و رفاہیت مین بلکہ ایک خشت بہی بالای
خشت نرکہیگا عیسی علیہ السلام نے کہا ہے دنیا ایک پل ہے تم اس سے گزر جاؤ اسکو آباد نکرو یہ مثال
بہت واضح ہے کیونکہ حیات دنیا ایک معبر ہے طرف آخرت کے اور مہد پہلا میل ہے راس قنطرہ
پر اور لحد دوسرا میل ہے اور درمیان دونون کے مسافت محدود ہے لوگون مین کسی نے
نصف پل کو قطع کیا ہے اور کسینے ثلث کو اور کسی نے دو ثلث کو اور کسیکے لیے سوا ایک قدم کے
کچہہ باقی نرہا پھر کچہہ بہی حال ہو عبور کرنا اس پل سے ضرور ہے سو بنا کرنا پل پر اور تزیین کرنا اوسکی
باصناف زینت حالانکہ اوسپر سے عبور کرنا لابد ہے غایت جہل وخذلان ہے مثال دنیا کی لین موذی
وخشونت مصدر مین یون ہے کہ اوائل دنیا سہل و آسان ظاہر ہوتی ہے خائض دنیا گمان کرتا ہے
کہ حلاوت خفض دنیا مثل حلاوت خوض فی الدنیا کے ہے ہیہات خوض کرنا دنیا مین سہل ہے نکلنا
دنیا سے ہمراہ سلامت کے مشکل ہے علی مرتضی نے سلمان فارسی کو مثال دنیا کی یہ لکہی تہی مثل الدنیا
مثل الحیة لین مسها ویقتل سمها فاعرض عما یعجبك منها لقلة ما یصحبك منها وضع
عنك همومها لما ایقنت من فراقها وکن اسر ما تکون فیها احذر ما تکون لها فان صاحبها
کلما اطمأن منها الی سرور اشخصه عنه مکروه والسلام مثال دنیا کی تعذر خلاص مین تبعات
دنیا سے بعد خوض کرنیکے دنیا مین یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے مثال صاحب دنیا کی مانند
چلنے والیکے پانی مین ہے بہلا ہو سکتا ہے کہ جو شخص پانی مین چلے اوسکے پاؤن تر نہون اس سے معلوم
ہوا کہ جن لوگون کا یہ خیال ہے کہ وہ خائض ہین نعیم دنیا مین اپنے ابدان سے اور دل اونکے پاک
ہین اور علائق دنیا اونکے باطن سے منقطع ہین وہ جاہل ہین یہ شیطان کا کید ہے ساتہہ اونکے
بلکہ اگر وہ اوس حال سے جس مین کہ وہ ہین باہر نکالے جائین تو فراق دنیا سے عظیم الفجع ہون عیسی
علیہ السلام نے فرمایا ہے مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جسطرح بیمار طعام کو دیکہتا ہے اور شدت وجع
سے التذاذ اوس طعام سے نہین کر سکتا اسیطرح صاحب دنیا ملتذ بعبادت نہین ہوتا ہے

اور نہ کچھ حلاوت عبادت کی پاتا ہے کیونکہ حب دنیا پاس اوسکے موجود ہے مثال باقی دنیا کی
بنسبت ماضی کے یہ ہے کہ انس نے کہا حضرت نے فرمایا ہے مثل اس دنیا کے مثل ایک کپڑے
کے ہے کہ اوسکو اول سے تا آخر پھاڑ ڈالا ہے اب وہ ایک تاگے سے لٹک رہا ہے قریب ہے کہ
وہ تاگا بھی ٹوٹ جائے انتہی اس بحث کو مقریزی نے خطط مین اور مینے حجج الکرامہ مین ابسط سے
لکھا ہے یہ حدیث حضرت نے اپنے عہد سعادت مہد مین ارشاد فرمائی تھی اب اس حدیث کو تیرہ
سو چار برس کا زمانہ ہوا اب رہی سہی مدت مین سے بھی بہت کچھ کم ہوگیا دلیل اسکی ظہور اشراط
ساعت کبری ہین کہ مثل مینہہ کے سر پر اہل دنیا کے برس رہے ہین لکن حال خلق کا یہ ہے کہ جسقدر
عمر دنیا کی گھٹتی جاتی ہے اوسیقدر محبت اوسکی دل مین اہل دنیا بلکہ اہل دین کے بڑھتی جاتی ہے
اب وہ لوگ عنقا وکیمیا ہوگئے ہین جنکو بقدر کفاف کے حاجت طرف دنیا کے ہو طالب حلال ہون
اب تو سارا کمال دین وعقل کا اسمین آرہا ہے کہ جس تدبیر وتقریر وتحریر وتزویر سے مال دنیا ہاتھہ
آئے سمیٹنا چاہیے کیسا حلال کہان کا حرام دنیا دارون کو کیا رونا ہے کہ دیندار بھی بندۂ درہم
ودینار ہوگئے ہین شاید آیات واحادیث ذم دنیا وذم حب جاہ ومال نزدیک علماء وقت کے
منسوخ ہو چکی ہین ورنہ فقط ایک یہ آیت واسطے ترک دنیا کے کفایت کرتی ہے تلك الدار الآخرة
نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقين بہنے تراجم بعض اہل
تقوی کے کتاب خیرۃ الخیرہ مین طبقات شعرانی رحمہ اللہ سے نقل کیے ہین مثال دنیا کی اسوجہ سے کہ
ایک علاقہ اوسکا دوسرے علاقہ تک پہچاتا ہے اور مرتے دم تک یہی تانتا چلا جاتا ہے یہ ہے کہ عیسی
علیہ السلام نے فرمایا ہے مثال طالب دنیا کی مثال اوس شخص کی سی ہے جو آب شور کو پیتا ہے
جتنا زیادہ پیے گا اوتنی پیاس بڑھیگی یہانتک کہ آخر کو وہ پیاس اوسکو مار ڈالیگی مثال دنیا کی
اسوجہ سے کہ آخر اوسکا مخالف اول ہے اور اوائل حال مین تازگی اوسکی نظر آتی ہے اور عواقب
مین پلیدی اوسکی ثابت ہوتی ہے یہ ہے کہ شہوات دنیا کی دل مین مثل شہوات اطعمہ کے معدہ
مین لذیذ ہوتی ہین پھر جب بندہ مرنے لگتا ہے تو وقت موت کے اپنے دل مین کراہت و قباحت
و بدبو شہوات دنیا کی ویسی ہی پاتا ہے جسطرح کہ اطعمۂ لذیذہ کی جبکہ وہ معدہ مین اپنی غایت
کو پہونچ جاتی ہین بدبو پاتا ہے اور جسطرح کہ طعام جتنا لذیذ وچرب وشیرین تر ہوتا ہے اوتناہی
رجیع اوسکا نجس وبدبو تر ہوتا ہے اسیطرح حال ہر شہوت دل کا ہے کہ جسقدر وہ شہوت مرغوب تر
ولذیذ تر وقوی تر ہوگی بدبو وکراہت وتاذی اوس سے نزدیک موت کے سخت تر ہوگی

بلکہ یہ حال دنیا میں بھی دیکھنے مین آتا ہے کہ جس کسی شخص کا گھر بار لٹ جاتا ہے اور اہل و مال و ولد اوسکے پکڑ لیے جاتے ہین تو مصیبت والم و درد مندی اوسکی ہر شی مفقود کے لیے بقدر اوسکی لذت و محبت و حرص کے ہوتی ہے پس جو چیز وقت موجود ہونیکے جتنی نزدیک اوسکے مرغوب و لذیذ تر تھی اب وقت مفقود ہونیکے اوتنی ہی تلخ و ناگوار ہو گی کیونکہ موت کے معنے یہی ہین کہ جو چیز دنیا مین ہی وہ کھو جائے اُبی بن کعب مرفوعاً کہتے ہین دنیا مثال ہے ابن آدم کی تو دیکھیہ ابن آدم سے کیا نکلتا ہے اور اوسکا نون مرچ کیا بن جاتا ہے حسن نے کہا مینے انکو دیکھا کہ یہہ کھانے مین مصالح و خوشبو ملاتے ہین پھر اوسکو وہان ڈال آتے ہین جو تمنے دیکھا ہے یعنے غذای لطیف انجام کو براز کثیف ہو جاتی ہے ایسا ہی حال اس دنیا کا ہے کہ آغاز پاک اور انجام ناپاک ہے وقال تعالی فلینظر الانسان الی طعامہ ابن عباس نے کہا یعنی الی رجیعہ بشر بن کعب کہتے تھے چلو تمکو دنیا دکھلائین پھر اونکو ایک گھورے پر لیجاتے اور کھڑا کر کے کہتے دیکھو اونکے میوہ و مرغ و شہد و روغن کو مثال دنیا کی بنسبت آخرت کے یون ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے دنیا آخرت مین لکن برابر اوس مقدار کے کہ کوئی شخص تم مین کا اپنی اونگلی دریا مین ڈالے اب تم دیکھو کہ وہ اونگلی کتنا پانی لیکر پھریگی آسکے بعد غزالی رحمہ اللہ نے مثال دنیا و اہل دنیا کی بابت اشتغال بنعیم دنیا و غفلت عن الآخرۃ اور حصول خسران عظیم بسبب دنیا کے لکھی ہے پھر ایک مثال دہوکا کھانے خلق کی ساتھہ دنیا کے اور ضعف ایمان اہل دنیا کے پھر ایک مثال تنعم مردم کی ساتھہ دنیا کے اور تفجع کی فراق دنیا پر ذکر کی ہے بوجہ طول کلام ذکر اون امثلہ کا اسجگہہ نہین کیا گیا اسکے بعد حقیقت و ماہیت دنیا کو حق مین بندہ کے ذکر کیا ہے پھر نفس حقیقت و اشغال دنیا سے بحث کی ہے دنیای محمود و دنیای مذموم کا پتا دیا ہے اصل کتاب کیطرف مراجعت کرنا چاہیے

باب ۵۶ بیان مین فضل جوع و خشونت عیش و اقتصار علی القلیل کی ماکول مشروب ملبوس و غیرہ حظوظ نفوس و ترک شہوات سے

قال اللہ تعالی فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشہوات فسوف یلقون غیًّا الامن تاب وامن وعمل صالحا فاولئک یدخلون الجنۃ ولا یظلمون شیئاً وقال تعالی فخرج علی قومہ فی زینتہ قال الذین یریدون الحیوۃ الدنیا یالیت لنا مثل ما اوتی قارون انہ لذو حظ عظیم وقال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب اللہ خیر لمن امن وعمل صالحا وقال تعالی ثم لتسألن یومئذ عن النعیم

وقال تعالى من كان يريد العاجلة عجلنا له فيها ما نشاء لمن نريد ثم جعلنا له جهنم يصلها
مذموما مدحورا و الآيات في الباب كثيرة معلومة عائشہ کہتی ہین سیر شکم نہوئے حضرت نان جو
سے دو دن لگاتار یہانتک کہ انتقال کیا متفق علیہ دوسری روایت یون ہی پیٹ بھر کے نکھایا
آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے کہ آئے مدینہ مین نان گندم کو تین رات پیاپے یہانتک کہ
مقبوض ہوئے عائشہ نے عروہ سے کہا ای بھانجے ہم دیکھتے تھے ہلال پھر ہلال پھر ہلال تین ہلال
دو ماہ مین اور سلگائی نجاتی گھرون مین حضرت کے آگ عروہ نے کہا ای خالہ تم کیونکر زیست کرتی
تھین کہا یہی دو چیزین سیاہ تھین کھجور و پانی ہان حضرت کے ہمسایہ انصار تھے وہ دودہ بکریون کا
بھیجدیتے حضرت ہمکو پلاتے متفق علیہ سعید مقبری کہتے ہین ابوہریرہ کا گزر ایک قوم پر ہوا اونکے
سامنے ایک گوسفند بریان تھی انکو بلایا انھون نے انکار کیا کھانے سے اور کہا نکلے حضرت دنیا سے
اور شکم سیر نہوئے نان جو سے رواہ البخاري انس کا لفظ یہ ہے کہ نہ کھایا حضرت نے خوان پر
یہانتک کہ انتقال کیا اور نہ کبھی چپاتی کھائی یہانتک کہ وفات پائی رواہ البخاري دوسری روایت
مین یون ہے اور نہ دیکھی کبھی بزبریان اپنی آنکھہ سے نعمان بن بشیر کہتے ہین مینے حضرت کو دیکھا انکو
تمر روی بھی میسر نہ آتے جس سے اپنا پیٹ بھرتے رواہ مسلم سہل بن سعد نے کہا ہے کہ حضرت
نے میدہ کی روٹی نہین دیکھی جب سے کہ مبعوث ہوئے یہانتک کہ مقبوض ہوئے انسے پوچھا کہ تمہارے
پاس عہد حضرت مین چلنیان تھین کہا حضرت نے چلنی نہین دیکھی جب سے کہ اللہ نے انکو مبعوث
کیا یہانتک کہ وفات کی پوچھا تم جو کسطرح کھاتے تھے بغیر چھنے ہوئے کہا ہم پیس کر پھونک دیتے
جو اوڑتا وہ اوڑ جاتا جو بچتا اوسکو گوندھ لیتے رواہ البخاري حدیث طویل ابوہریرہ مین قصہ حضرت
و ابوبکر و عمر کی گرسنگی کا آیا ہے کہ ایک انصاری کی گھر گئے وہ ایک ڈال کھجور کی لایا جسمین گدر و پختہ و رطب
تھی پھر ایک بکری حلال کر کے ان سب کو کھانا کھلایا میٹھا پانی پلایا حضرت نے ابوبکر و عمر سے فرمایا
والذي نفسي بيده لتسألن عن هذا النعيم يوم القيامة اخرجكم من بيوتكم الجوع ثم لم ترجعوا
حتى اصابكم هذا النعيم رواہ مسلم ان انصاری کا نام روایت ترمذی وغیرہ مین ابو الهیثم
بن تیہان آیا ہے عتبہ بن غزوان نے اپنے خطبہ مین کہا تھا کہ مینے اپنے آپکو ایک شخص ساتوان ہمراہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا ہے ہمارے پاس کچھ کھانا نتھا مگر پتے درخت کے یہانتک
کہ ہماری باچھین پھٹ گئین ایک چادر میرے ہاتھ آئی تھی مینے اوسکے دو ٹکڑے کیے آدھی آپ رکھی
آدھی سعد بن مالک کو دی ہم دونون نے نصف نصف کو ازار بنایا آج کے دن ہر کوئی شخص ہم مین کا

ایک شہر پر شہرون مین سے امیر ہے وانی اعوذ باللہ ان اکون فی نفسی عظیما وعند اللہ صغیرا
رواہ مسلم ابو موسی اشعری کہتے ہین عائشہ نے ایک کسا اور ایک ازار نکالی اور کہا کہ انتقال
حضرت کا انہین دو کپڑون مین ہوا ہے متفق علیہ سعد بن ابی وقاص کا لفظ یہ ہے کہ مین
اول عرب ہون جسنے راہ خدا مین تیر چلایا ہم لڑتے تھے ہمراہ حضرت کے اور نہ تہا کہانا ہمارا مگر
پتے ببول کے یہانتک کہ ایک ہم مین مثل بکری کے مینگنی ہگتا اوس مین کوئی خلط نہوتا متفق
علیہ حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت نے کہا اللہم اجعل رزق آل محمد قوتا متفق علیہ
اہل لغت و غریب نے کہا ہے کہ مراد قوت سے سد رمق ہے مین کہتا ہون کہ مراد آل محمد سے خاص
ذات مقدس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے یا سارے اہل بیت اور یہ دعا دلیل ہے اسبات پر
کہ آپکا فقر اختیاری تہا نہ اضطراری مقصود اس فقر سے زہد فی الدنیا ہے ابو ہریرہ کہتے ہین قسم ہے
اوس شخص کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے مین لگاتا تہا جگر اپنا زمین پر بہوک سے اور پتہر باندہتا تہا
پیٹ پر گرسنگی سے ایک دن اونکی راہ مین بیٹہا جدہر سے وہ نکلتے تھے اتنے مین حضرت کا گزر ہوا
مجہکو دیکہہ کر تبسم فرمایا اور میرے چہرے و نفس کو پہچان لیا مجہسے کہا یا اباہر مینے کہا لبیک یا رسول اللہ
فرمایا آؤ مین ساتہہ لگ گیا حضرت گھر مین چلے گئے مینے اذن چاہا مجہے اذن دیا مین اندر گیا حضرت نے
ایک پیالہ دودہ کا پایا پوچہا یہ دودہ کہان سے آیا ہے کہا فلان مرد یا فلان عورت نے آپکے لیے
بہیجا ہے کہا اباہر مینے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا جاؤ اہل صفہ کو بلا لاؤ اس دودہ کو پیین
یہ اہل صفہ مہمان اسلام تھے اہل و مال کیطرف مائل نہ تھے نہ کہین کسی شخص پر انکا ٹہکانا تہا حضرت
کے پاس جب صدقہ آتا انکے پاس بہیج دیتے اور خود کچہہ نہ کہاتے اور جب ہدیہ آتا تو نزدیک ان کے
ارسال فرماتے اور خود بہی کچہہ اوسمین سے لیتے اور اونکو شریک کرتے مجہکو یہ بات بری لگی مینے کہا یعنی اپنے
جی مین کہ یہ دودہ اہل صفہ مین کیا کرے گا اسکا مستحق تو مین ہی تہا کہ ایک گھونٹ پیکر قوت حاصل کرتا
لکن جب اہل صفہ آئینگے تو مجہکو حکم ہوگا کہ مین انکو پلاؤن قریب نہین ہے کہ مجہکو اوس دودہ مین سے
کچہہ بہی پہونچے لکن طاعت خدا و رسول سے چارہ نہ تہا مین جاکر اونکو بلا لایا وہ آئے اور اذن چاہا
اونکو اذن دیا اپنی اپنی جگہہ گھر مین بیٹہہ گئے کہا ای اباہر مینے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا لے
انکو دے مینے پیالہ اوٹہا کر دینا شروع کیا ایک مرد خوب سا دودہ پیکر سیراب ہوکر وہ پیالہ مجہکو پہیر دیتا
مین دوسرے کو دیتا وہ بہی پیتا یہانتک کہ سیراب ہوجاتا پہر واپس کرتا مین اور کو دیتا وہ بہی پیکر
سیراب ہوکر مجہے واپس کر دیتا یہانتک کہ نوبت حضرت کی آئی اور ساری قوم نے پی چکی تہی قدح کو لیکر

اپنے ہاتھہ پر رکھہ کر میری طرف نظر فرما کر تبسم کرکے کہا اے ابا ہر مینے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا
اب فقط مین اور تو باقی ہین مینے کہا سچ ہے ای رسول خدا کہا بیٹھہ جا اور پی مینے بیٹھہ کر پیا فرمایا
خوب سا پی مینے خوب سا پیا حضرت یہی کہتے جاتے تھے کہ پی یہانتک کہ مینے کہا قسم ہے اوسکی کہ جسنے
آپ کو سچا نبی بنا کر بہیجا ہے اب مین راستہ پینے کا نہین پاتا کہا مجھے دکھا مینے وہ پیالہ آپ کے
ہاتھہ مین دیدیا اللہ کی حمد کی اللہ کا نام لیا اور بچا کھچا خود پی لیا رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہے
کہ مینے اپنے آپ کو دیکھا اور مین درمیان منبر رسول خدا اور حجرۂ عائشہ کے مارے بھوک کے بیہوش
ہو کر گر پڑتا تھا کوئی آنیوالا آتا وہ اپنا پاؤن میری گردن پر رکہتا اور یہ خیال کرتا کہ مین دیوانہ ہون حالانکہ
مجھکو جنون نہو تا یہی بھوک ہوتی رواہ البخاری عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اور زرہ آپ کی گرو تہی نزدیک ایک یہودی کے بابت تیس صاع جو کے متفق علیہ
انس نے کہا رہن رکھی حضرت نے درع اپنی جو پر اور لے گیا مین پاس حضرت کے نان جو اور چربی
متغیر مینے آپکو سنا فرماتے تھے ما اصبح لآل محمد ولا امسی الا صاع وانہم لتسعة ابیات
رواہ البخاری یعنی نو گھر اور غلہ ایک پنسیری حدیث ابو ہریرہ کی مرفوعا پیشتر گزر چکی ہے کہ مینے
ستر آدمی اہل صفہ کے دیکھے اونمین سے ایسا کوئی نتھا کہ جسکے پاس ردا ہوتی یا ازار یا کسا اوسکو
اپنے گلے سے باندھے رہتے کوئی نصف ساق تک پہونچتی اور کوئی ایڑی تک وہ اوسکو ہاتھہ
سے تھامے رہتا اس کراہت سے کہ کہین ستر دکھائی ندے رواہ البخاری بعض اہل علم کے
نزدیک لفظ صوفی اسی لفظ صفہ سے ماخوذ ہے صوفیۂ صافیہ رحمہم اللہ کا حال بھی فقر و فاقہ و قلت
لباس و طعام مین مثل اہل صفہ کے تھا حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ بستر حضرت کا چمڑا تھا جسکے
اندر چھال بھری تہی رواہ البخاری ابن عمر کہتے ہین ہم پاس حضرت کے بیٹھے تھے ایک مرد انصاری
آیا اور سلام کر کے چلا گیا حضرت نے کہا ای برادر انصار ہمارا بھائی سعد بن عبادہ کیسا ہے کہا مرد
صالح ہے فرمایا تم مین سے کون اوسکی عیادت کرے گا حضرت کھڑے ہوئے ہم بھی ہمراہ آپکے
اوٹھہ کھڑے ہوئے ہم کچہ اوپر دس آدمی تھے ہمارے پاس نہ جوتا تھا نہ موزہ نہ ٹوپی نہ قمیص ہم اسی سنگلاخ
مین چلتے تھے یہانتک کہ وہان پہونچے اونکی قوم اونکے پاس سے ہٹ گئی یہانتک کہ حضرت اور
آپ کے ہمراہی اونسے نزدیک ہوئے رواہ مسلم عمران بن حصین نے مرفوعا کہا ہے بہتر تم مین
میرا قرن ہے پھر وہ لوگ جو اونسے نزدیک ہین پھر وہ لوگ جو اونسے قریب ہین عمران نے کہا
مین نہین جانتا کہ حضرت نے یہ لفظ دو بار کہا یا تین بار پھر بعد انکے ایسی قوم ہو گی کہ جو بے طلب

گواہی دیگی اور خیانت کریگی امانت دار نہوگی نذر مانی کی وفا نکریگی اونمین فربہی ظاہر ہوگی
متفق علیہ ابو امامہ کا لفظ رفعا یہ ہے ای ابن آدم اگر تو صرف کرے مال زائد تو یہ بہتر ہے تیرے
لیے اور اگر روکے گا تو اوسکو تو یہ برا ہے تیرے لیے ملامت نہین ہے تجھپر کفاف مین شروع
کر عیال سے رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح عبید اللہ بن محصن انصاری رفعا کہتے ہین
جس کسی نے صبح کی تم مین امن سے اپنی قوم مین عافیت سے اپنے بدن مین اور سکے پاس ایک
دن کا قوت ہے تو گویا ساری دنیا اوسکے لیے جمع کر دی گئی رواہ الترمذي وقال حديث
حسن ابن عمرو کا لفظ رفعا یون ہے فلاح مند ہوا جو اسلام لایا اور ہی رزق اوسکا کفاف اور
قناعت دی اللہ نے اوسکو ساتھہ اوس چیز کے جو اوسکو دی ہے رواہ مسلم فضالہ بن عبید
کا لفظ مرفوع یون ہے خوشی ہو اوسکو جو راہ یاب ہوا واسطے اسلام کے اور ہی روزی اوس کی
کفاف پھر اوسنے قناعت کی رواہ الترمذي وقال حديث صحيح کفاف کہتے ہین قدر ضرورت کو
قناعت کہتے ہین عدم طلب زیادت کو ابن عباس کہتے ہین حضرت چند شب تک لگاتار بھوکے رہتے
گھر والے رات کا کھانا نہ پاتے اکثر روٹی اونکی نان جو ہوتی رواہ الترمذي وقال حديث حسن
صحيح فضالہ بن عبید نے کہا حضرت جب نماز پڑھاتے لوگون کو کچھ لوگ نماز مین قیام سے گر پڑتے
بسبب بھوک کے وہ اصحاب صفہ تھے یہانتک کہ اعراب کہتے کہ یہ مجانین ہین حضرت نماز پڑھ کر
انکی طرف آتے اور فرماتے اگر تم جانو کہ نزدیک اللہ کے تمہارے لیے کیا ہی تو تم دوست رکھو
زیادت فاقہ وحاجت کو رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح مقدام بن معدیکرب کہتے ہین
حضرت نے فرمایا نہ بھرا آدمی نے کوئی برتن بدتر پیٹ سے کافی ہین ابن آدم کو چند لقمے جو سیدھا
رکھین اوسکی پیٹھہ کو پھر اگر ضرور ہو تو ثلث کھانے کے لیے اور ثلث پینے کے لیے اور ثلث سانس کے
لیے رواہ الترمذي وقال حديث حسن لفظ حديث کا اکلات ہے بمعنے لقم ابو امامہ حارثی
کہتے ہین اصحاب حضرت نے ایک دن ذکر دنیا کا سامنے حضرت کے کیا فرمایا تم نہین سنتے تم نہین
سنتے کہ بذاذت ایمان سے ہے بذاذت ایمان سے ہے یعنی تقحل رواہ ابو داود نووی نے کہا بذاذت بمعنی
رثاثت ہیئت و ترک لباس فاخرہ ہے اور متقحل نزدیک اہل لغت کے وہ شخص ہے جو خشک جلد ہو
خشونت عیش و ترک ترفہ سے جابر بن عبد اللہ نے کہا حضرت نے ہمکو بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہمپر امیر
مقرر کیا ہم واسطے تلقی کاروان قریش کے نکلے تھے ایک خرجی تمر کی ہمارے ساتھہ کر دی سوا اسکے اور
کچھہ ہمارے لیے نپایا ابو عبیدہ ایک ایک تمر ہمکو دیتے پوچھا تم اوسکو کیا کرتے تھے کہا ہم اوسکو

چوستے تھے جیسے بچہ چوستا ہے پھر اوسپر پانی پی لیتے وہ ہمکو سارے دن رات تک کفایت کرتا
اور ہم اپنی لاٹھی سے پتے درخت کے جھاڑتے پھر پانی مین بھگو کر کھاتے پھر ذکر دابہ عنبر کا کیا الحدیث
رواہ مسلم اسمار بنت یزید کا لفظ یہ ہے کہ آستین حضرت کے قمیص کی پہونچے تک تھی رواہ ابوداؤد
والترمذی وقال حدیث حسن حدیث طویل جابر مین قصہ حضرت کے معصوب البطن ہونے کا
دن خندق کے بھوک سے آیا ہے متفق علیہ اور اوس قصہ مین ذکر زیادت طعام کا بطور معجزہ
کیا ہے اور انس نے کہا کہ ابو طلحہ نے حضرت کی آواز بسبب بھوک کے ضعیف پا کر ام سلیم سے کہا
کہ کچھ ہو تو دو واونہون نے روٹی دی اس قصہ مین بھی ذکر ایک معجزۂ زیادت طعام کا آیا ہے
متفق علیہ یہ احادیث دلیل ہین فضل جوع وخشونت عیش واقتصار علی القلیل پر اکل وشرب
ولباس وغیرہ حظوظ نفس سے یہ نہایت درجہ کا زہد تہا غایت رتبہ کی قناعت تھی غزالی نے
کہا ہے اعظم مہلکات واسطے ابن آدم کے شہوت بطن ہے اسی شہوت کے سبب سے آدم وحوا دار قرار
سے طرف دار ذل وافتقار کے نکالے گئے اونکو اکل شجرہ سے نہی کی تھی اونہون نے غلبۂ شہوت
مین اوسکو کھایا یہانتک کہ اونکا ستر کھل گیا بطن بحسب تحقیق ینبوع شہوات ومنبت ادواء وآفات
ہے اگر انسان اپنی جان کو بھوک سے ذلیل رکھے اور مجاری شیطان کو تنگ کرے تو نفس اوسکا
اذعان طاعت خدا پر لگ جائے راستہ بطر وطغیان کا نہ چلے اور نوبت انہماک کی دنیا مین اور
ایثار عاجل کی آجل پر نہ آئے عیسی علیہ السلام نے کہا اے حواریو بھوکا رکھو اپنے جگر کو اور ننگا رکھو
اپنے تن کو شاید تمہارے دل اللہ کو دیکھیں توریت مین آیا ہے اللہ دشمن رکھتا ہے عالم فربہ اندام
کو یہ اسلیے کہ فربہی دلیل ہے غفلت وکثرت اکل پر اور زیادہ کھانا قبیح ہوتا ہے خصوصا عالم دانشمند کو
ابن مسعود نے کہا ہے اللہ دشمن رکھتا ہے قاری سمین کو سیری شکم سے خبر مرسل مین آیا ہے کہ
شیطان پھرتا ہے ابن آدم مین خون کی طرح سو تنگ کرو تم مجاری شیطان کو بھوک پیاس سے
یہ بھی فرمایا ہے کہ مؤمن ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین معلوم ہوا کہ شہوت
اہل کفر کی بنسبت شہوت مومن کے سات گنی ہوتی ہے آنت کا ذکر کنایہ ہے شہوت سے عائشہ
نے کہا حضرت نے فرمایا تم ہمیشہ ٹھونکتے رہو دروازہ جنت کا وہ مفتوح ہوگا واسطے تمہارے
کہا ہم کیونکر اوسکو ٹھونکین فرمایا بھوک پیاس سے ابو جحیفہ نے حضرت کی مجلس مین ڈکار لی تھی کہا
اقصر من جشائك فان اطول الناس جوعا یوم القیامة اطولهم شبعا فی الدنیا یہ بھی
فرمایا ہے کہ یہان کے بھوکے وہان سیر شکم ہونگے اللہ تن کر کھانیوالون کو دشمن رکھتا ہے ترک کیا

کسی بندہ نے کوئی لقمہ مشتہاة لکن واسطے اوسکے ایک درجہ ہوگا جنت مین غزالی نے
اسجگہہ بہت سی احادیث مدح جوع وذم شبع مین علاوہ احادیث باب کے لکھی ہین پھر کہا ہی
کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے تم بچو پیٹ سے کہ وہ ثقل ہے حیات مین اور نتن ہی ممات مین
شقیق بلخی کہتے ہین عبادت ایک حرفہ ہے دوکان اوسکی خلوت ہے آلہ اوسکا مجاعت ہی یعنی
گرسنگی لقمان اپنے بیٹے سے کہتے تھے پیٹ جب بھر جاتا ہے تو فکرت سو جاتی ہے حکمت گونگی
ہوجاتی ہے اعضا عبادت کرنے سے بیٹھہ رہتے ہین فضیل بن عیاض اپنی جان سے کہتے تھے
تو کس چیز سے ڈرتی ہے کیا تجھکو یہ ڈر ہے کہ تو بھوکی رہیگی تو اسکا ڈر نکر تو خوار تر ہے اللہ پر اس سے
حضرت اور اصحاب اونکے بھوکے رہتے تھے کہمس کہتے تھے ای رب تو نے مجھے بھوکا ننگا رکھا
تیرگی شب مین بے چراغ بٹھایا سو مین کس وسیلہ سے اس درجہ کو پہونچا ہون فتح موصلی
پر جب اشتداد مرض وجوع کا ہوتا کہتے ای اللہ تو نے مجھکو بیماری وگرسنگی مین مبتلا کیا ہی
تیرا کام ساتھہ اولیا کے یہی ہے مین کونسا عمل کرون کہ شکر اس نعمت کا بجالاسکون محمد بن واسع
نے کہا خوشی ہو اوس شخص کو جو صبحکو بھوکا اوٹھا اور وہ اللہ سے راضی ہے یحیی بن معاذ نے کہا
ہے کہ جوع راغبین منبہ ہی اور جوع تائبین تجربہ اور جوع مجتہدین کرامت اور جوع صابرین سیاست
اور جوع زاہدین حکمت ابو سلیمان کہتے ہین اگر مین ایک لقمہ طعام شام کا چھوڑ دون تو یہ دوست
تر ہے مجھکو قیام شب سے تا صبح سہل تستری کچھہ اوپر بیس دن تک نکہاتے لگے کہانیکو ایک درہم
سال بھر تک کفایت کرتا تہا یہ تعظیم جوع کرتے اور مبالغہ رکہتے تہے یہانتک کہ کہتے تھے کہ قیامت کے
دن کوئی عمل نیک افضل تر ترک فضول طعام سے نہوگا اقتداء بالنبي صلی اللہ علیه واله وسلم
فی اکله کہتے تھے عقلمندون نے کوئی شی نافع تر دین و دنیا مین جوع سے نہین دیکھی اور نہ کوئی شی
طلاب آخرت پر اکل سے زیادہ مضر پائی حکمت وعلم جوع مین رکہا گیا ہے اور معصیت وجہل
شبع مین رکھی گئی ہے کوئی عبادت اللہ کی افضل تر مخالفت ہوی سے ترک حلال مین نہین ہے
سر ہر نیکی کا جو آسمان سے زمین پر اوتری ہے گرسنگی ہے اور سر ہر فجور کا جو درمیان ان
دونون کے ہے سیر شکمی ہے یہ وہ زمانہ ہے کہ اسمین کسیکو نجات نہین ملتی ہے مگر جبکہ نفس
کو ذبح کرے اور بھوک وسہر وجہد سے اوسکو قتل کرے روی زمین پر کوئی شخص ایسا نہین ہے
کہ جو اس پانی کو پیکر سیراب ہو پھر معصیت سے سلامت رہے اگرچہ اللہ کا شکر بجالاوے
پھر شکم سیر ہونے کا طعام سے کیا ذکر ہے ع

عشق نبود اینکه در مردم بود　　این فسادِ خوردنِ گندم بود

عبدالواحد بن زید قسم کہا کر کہتے تہے اللہ نے کسیکو صاف نکیا مگر جوع سے اور نہ چلا کوئی پانی پر مگر جوع سے اور طی ارض نہوا کسیکو مگر بہوک سے اور نہین دوست رکہتا اللہ کسیکو مگر بہوک سے ابو طالب مکی کہتے ہین مثال پیٹ کی مثل عود مجوف ذو اوتار کے ہے کہ اوسکی آواز بسبب خفت و رقت کے خوشنما ہوتی ہے کیونکہ وہ خالی شکم غیر ممتلی ہوتا ہے اسیطرح جب جوف خالی ہوگا تو تلاوت شیرین تر اور قیام ادوم اور منام اقل تر ہوگی ابو بکر مزنی نے کہا ہے اللہ تین شخصون کو دوست رکہتا ہے مرد کمخواب کم خوار کم راحت کو فارسی کے مثل ہے کہ بسیار خوار ست بسیار خوار ✤ جوع مین دس فائدہ ہین ایک صفاء قلب و اتقاد قریحہ و انفاذ بصیرت کیونکہ سیر شکمی سے بلادت آتی ہے دل اندہا ہوجاتا ہے دماغ پر بخار چڑہتے ہین مثل نشہ کے یہانتک کہ وہ بخار معادن پر محتوی ہوجاتا ہے دل جریان افکار و سرعت ادراک سے گران پڑجاتا ہے یہی سبب ہے کہ جو لڑکا زیادہ کہاتا ہے اوسکا حفظ باطل اور ذہن فاسد ہوکر وہ بطی الفہم والادراک ہوجاتا ہے دوسرا فائدہ رقت و صفاء قلب ہے جس سے واسطے ادراک لذت مناجات اور تاثر بالذکر کے طیار ہوتا ہے جریان ذکر کا زبان پر ہمراہ حضور قلب کے ہوتا ہے لکن جب تک کہ درمیان ذکر و قلب کے حجاب قسوت قلب باقی ہے دلکو کچہ التذاذ و تاثر نہین ہوتا ہے بڑا سبب تلذذ بالمناجات مین خلو معدہ ہے ابو سلیمان دارانی نے کہا ہے بڑا مزہ عبادت مین مجہے جب ملتا ہے کہ میرا پیٹ پیٹہہ سے لگ جاتا ہے تیسرا فائدہ انکسار و ذل و زوال بطر و فرح و اشر ہے جو کہ مبدء ہے طغیان و غفلت عن اللہ کا سو جو کسر و ذل نفس کو بہوک سے حاصل ہوتا ہے وہ کسی شی سے نہین ہوتا اسی لیے حضرت پر خزائن دنیا کو عرض کیا تو فرمایا لا بل اجوع یوما واشبع یوما فاذا جعت صبرت وتضرعت واذا شبعت شکرت او کما قال غرضکہ بطن و فرج دو در ہین ابواب نار سے اور اصل اوسکی یہی شبع ہی اور ذل و انکسار دو در ہین ابواب جنت سے اور اصل اوسکی جوع ہے سو جو کوئی دروازہ نار کا بند کریگا اوسکے لیے بالضرور ایک دروازہ بہشت کا کہلیگا چوتہا فائدہ یہ ہے کہ اللہ کی بلا و عذاب کو نہ بہولیگا اور نہ اہل بلا کو مرد سیر شکم مرد گرسنہ کو بہول جاتا ہے اور ہوشیار آدمی بلاء غیر کو دیکہہ کر بلاء آخرت کو یاد کرتا ہی پانچوان فائدہ جو سب فوائد سے بڑا ہی کسر سارے شہوات معاصی کا ہے اور استیلاء ہی نفس امارہ

کیونکہ منشا سارے معاصی کا یہی شہوات قوی ہوتی ہین اور مادہ ان سب قوی وشہوات کا لامحالہ اطعمہ ہین اسلیے تقلیل طعام کی مضعف ہر شہوت وقوت ہوتی ہے سعادت کاملہ یہ ہے کہ آدمی مالک اپنے نفس کا ہو اور شقاوت یہ ہے کہ نفس اوسکا مالک ہو ذوالنون نے کہا ہے کہ مینے کبھی پیٹ بھر کے نہین کھایا لکن کوئی معصیت کی یا کسی معصیت کا ارادہ کیا یہ کچھہ ایک فائدہ نہین ہے بلکہ خزائن الفوائد ہے اسی جوع سے شہوت بطن وشہوت کلام دفع ہوتی ہے چھٹا فائدہ دفع نوم ودوام سہر ہے اسلیے جو کوئی شکم سیر ہوکر کھائیگا وہ پانی بہت پیئے گا اور جو شخص پانی زیادہ پیے گا وہ بہت سوئیگا ستر صدیقین کا اسبات پر اتفاق رائی ہے کہ کثرت نوم کثرت شرب سے ہوتی ہے یہانتک کہ بعض اطبا نے کہا ہے الماء کلہ نوم اور کثرت نوم مین ضیاع عمر وفوت تہجد وبلادت طبع وقساوت قلب ہی عمر ایک جوہر نفیس ہے اور راس المال عبد ہے اوسی مین وہ تجارت کرتا ہی اور نوم موت ہی سو کثرت نوم کی منقص عمر ہوتی ہے ساتوان فائدہ آسانی مواظبت کی ہے عبادت پر کیونکہ اکل مانع ہوتا ہی کثرت عبادت سے ابو سلیمان دارانی نے کہا ہے کہ شکم سیر پر چہہ آفتین داخل ہوتی ہین فقد حلاوت مناجات تعذر حفظ حکمت حرمان شفقت علی الخلق اسلیے کہ جب وہ شبعان ہوتا ہی تو ساری خلق کو شباع گمان کرتا ہی ثقل عبادت زیادت شہوات سائرے مومنین گرد مساجد کے پہرتے ہین اور وہ گرد مزابل کے دور کرتا ہے آٹھوان فائدہ یہ ہی کہ قلت اکل سے استفادہ صحت بدن ودفع امراض کا ہوتا ہے کیونکہ سبب مرض کا یہی کثرت اکل اور حصول فضلہ اخلاط کا ہے معدہ وعروق مین سو مرض مانع ہوتا ہی عبادات سے اور مشوش ہی دل کا اور ذکر وفکر سے روکتا ہی عیش کو منغص کرتا ہی محتاج فصد وحجامت ودوا وطبیب کا بناتا ہی حکایت ہارون رشید نے چار طبیب جمع کیے ہندی رومی عراقی سوادی ہر ایک سے کہا کہ ایسی دوا بتاؤ کہ جسمین کچھہ دا نہو ہندی نے کہا دہمان بے درد اہلیلج سیاہ ہی عراقی نے کہا حب ابیض رشادہی رومی نے کہا میرے نزدیک آب گرم ہے سوادی ان سب مین دانا تر تہا اوسنے کہا اہلیلج مغصص معدہ ہے سو یہ خود ایکدا ہی یعنی مرض حب الرشاد مزلق معدہ ہے یہ بھی ایک دا ہی آب گرم مرخی معدہ ہی یہ بھی ایک بیماری ہے کہا بہلا تم بتاؤ کہ پھر وہ کونسی دوا ہی جسکے ساتھہ دا نہین ہے کہا میرے نزدیک یہ ہی کہ طعام نکہاؤ جب تک کہ اشتہا نہو اور ہاتھہ طعام سے اوٹہا لے اور ہنوز اشتہا باقی ہو ہارون نے کہا تو نے سچ کہا

حکایت بعض فلاسفہ سے منجملہ اطبا اہل کتاب کے ذکر ہوا کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا ہے ثلث طعام وثلث شراب وثلث للنفس اوسنے تعجب کیا اور کہا ما سمعت کلاما في قلة الطعام احكم من هذا وانه لكلام حكيم روایت مین آیا ہی البطنة اصل الداء والحمية اصل الدواء وعوّدوا كل جسم ما اعتاد غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہین مجھکو یہ گمان ہی کہ تعجب طبیب کا اس روایت سے ہوگا نہ اوس اگلی روایت سے انتہی مین کہتا ہون دونون قول اپنے باب مین ہی حکمت عظمی پر ہین خصوصًا جب دونونکو جمع کرو تو اور بہی تعجب زیادہ ہوتا ہے ابن سالم نے کہا ہے جو شخص نری روٹی گیہون کی ادب سے کھائیگا اوسکو کوئی بیماری نہوگی سوا مرض موت کے پوچھا ادب کیا ہے کہا تأكل بعد الجوع وترفع قبل الشبع نوان فائدہ خفت مؤنت ہی اسلیے کہ جسکو کم کھانیکی عادت ہوگی اوسکو قدر یسیر مال سے کفایت کریگا اور جسکو عادت سیر شکمی کی ہوتی ہے اوسکا پیٹ قرضخواہ کیطرح ہر دن ملازم گریبان گیر ہوتا ہے کہتا ہے کہ آج تو کیا کھائیگا ناچار وہ محتاج مداخل ہوکر کسب حرام کرتا ہی عاصی بنتا ہی یا حلال کماتا ہی اور ذلیل ہوتا ہے بعض حکمانے کہا ہے اني لاقضي عامة حوائجي بالترك فيكون ذلك اروح لقلبي

گزشتم از سر مطلب تمام شد مطلب
حجاب چہرۂ مقصود بود مطلبہا

دوسرے حکیم نے کہا ہے مین جب ارادہ قرض لینے کا اپنے غیر سے کسی خواہش یا زیادت کے لیے کرتا ہون تو اپنے نفس سے قرض لیتا ہون شہوت کو ترک کردیتا ہون یہ بہتر قرضخواہ ہے واسطے میرے حکایت ابراہیم بن ادہم اپنے اصحاب سے نرخ ماکولات کا پوچہتے جب کہتے کہ نرخ گران ہی تو فرماتے تم اوسکو ارزان کردو ترک کرکے الحاصل سبب ہلاک مردم کا حرص مردم ہے دنیا پر سبب حرص علی الدنیا کا بطن وفرج ہی سبب شہوت فرج کا شہوت بطن ہے تقلیل اکل مین جسم ہی ان سب ابواب کا یہ سب ابواب ہین نار کے انکے حسم مین فتح ہی ابواب جنت کا جو شخص ہر دن مین ایک روٹی پر قناعت کرے گا وہ سائر شہوات پر بہی قانع ہوسکیگا اور آزاد بنجائیگا لوگون سے مستغنی ہوگا تعب سے استراحت پائیگا عبادت وتجارت آخرت کے لیے خالی ہوگا اون لوگون مین سمجہا جائیگا جنکے حق مین فرمایا ہے رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله یہ عدم الہا بسبب اونکی استغنا کے بوجہ قناعت ہی ورنہ محتاج کو تو لامحالہ الہی ہوتی ہے دسوان فائدہ یہ ہے کہ ایثار وتصدق طعام فاضل پر متمکن وقادر ہوتا ہے یتامی ومساکین پر صدقہ کرتا ہے قیامت مین زیر سایۂ صدقہ خود ہوگا

جسطرح کہ حدیث مین آیا ہی سو جتنا کھایا اوسکا خزانہ کنیف ہی اور جتنا صدقہ کیا اوسکا خزانہ فضل خدا ہی ولہذا تصدق کرنا فضلات طعام کا تخمہ وشبع سے اولی تر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد فربہ شکم کو دیکھہ کر اونگلی سے طرف اوسکے پیٹ کے اشارہ کیا اور فرمایا لو کان ھذا فی غیر ھذا لکان خیرا لك یعنی لو قدمتہ لآخرتك وأثرت بہ غیرك حسن نے کہا ہے مینے ایسے لوگ پائے ہین کہ اونمین سے کسی کے پاس طعام شام ہوتا بقدر اوسکی کفایت کے وہ اگر چاہتا تو کھا لیتا لکن کہتا واللہ مین اس سب کو اپنے پیٹ مین نہین رکھنے کا یہانتک کہ بعض اللہ کے لیے دون آن فوائد کے نیچے غزالی رحمہ اللہ نے تفصیل کی ہے پھر کہا ہے کہ فھذہ عشر فوائد للجوع یتشعب من کل فائدۃ فوائد لا ینحصر عددھا ولا تتناھی فوائدھا فاذا لم تعرف ھذا وصدقت بفضل الجوع کانت لك رتبۃ المقلدین فی الایمان انتھی حاصلہ اسکے بعد بیان طریق ریاضت کا کسر شہوت بطن مین بذیل وظائف اور بیان اختلاف حکم جوع کا اور اختلاف احوال مردم کا جوع مین اور تطرق ریا کا طرف تارک اکل ومقلل طعام کے بسط بسیط کے ساتھہ کیا ہی اسجگہہ جتنا مذکور ہوا واسطے شخص فہمیدہ کے کفایت کرتا ہے قشیری نے باب الجوع وترک الشھوۃ مین کہا ہے قال اللہ تعالی ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع پھر آخر آیت مین فرمایا ہی وبشر الصابرین یعنی صبر ومقاسات جوع پر بشارت ثواب جمیل کی دی ہے وقال تعالی ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بہم خصاصۃ حدیث انس مین آیا ہے کہ فاطمہ علیہا السلام ایک ٹکڑا روٹی کا لیکر پاس حضرت کے آئین پوچھا یہ کیسا ٹکڑا ہے کہا مینے اسکو طیار کیا تھا میرا جی خوش نہوا مین اسکو آپ کے لیے لائی ہون فرمایا یہ اول طعام ہے جو مونہہ مین تیرے باپ کے بعد تین دن کے داخل ہوا ہے غرضکہ جوع صفات قوم سے ہے اور ایک رکن ہے ارکان مجاہدہ سے ارباب سلوک نے بتدریج عادت جوع وامساک کی اکل سے ڈالی ہے جوع مین ینابیع حکمت کو پایا ہے وکثرت الحکایات عنہم فی ذلك ابن سالم نے کہا ہی ادب جوع یہ ہے کہ کم نکرے عادت سے مگر برابر کان بلی کے سہل رحمہ اللہ پندرہ دن مین ایک بار کہاتے تھے جب رمضان آتا تو جب تک ہلال شوال نہ دیکھتے کچھہ نہ کہاتے ہر شب پانی پر افطار کر لیتے یحیی بن معاذ کہتے ہین اگر جوع بازار مین فروخت ہوتی تو طلاب آخرت کو لائق تھا کہ جب بازار مین جاتے تو سوا اوسکے اور کچھہ خرید نکرتے سہل رحمہ اللہ نے کہا ہی اللہ نے جب دنیا کو پیدا کیا تو سیرشکمی مین معصیت وجہل کو رکھا اور گرسنگی مین علم وحکمت کو رکھا

حکایت ایک شخص کا آنا پاس ایک شیخ کے ہوا دیکھا کہ وہ روتے ہین کہا کیون روتے ہو کہا مین
بھوکا ہون کہا بھلا تمسا آدمی اور روئے کہا چپ تو نے نجانا کہ مراد اوسکی میرے جوع سے یہی ہے کہ
مین روؤن حکایت ابو تراب نخشبی صحرای بصرہ سے مکہ مین آئے پوچھا تمنے راہ مین کیا
کھایا کہا مین نے بصرہ اور نباج مین کھایا تھا پھر ذات عرق مین اور ذات عرق سے تم تک پہونچا
یعنی دو وا کلہ پر قطع بادیہ کیا حکایت عبدالعزیز بن عمیر کہتے ہین ایک پرا طیر کا چالیس دن
تک بھوکا رہا پھر ہوا مین پرواز کیا کئی دن بعد پھر کر آیا اوسکے بدن سے خوشبو مشک کی آتی تھی
سہل رحمہ اللہ جب بھوکے ہوتے قوی ہو جاتے جب کچھ کھاتے ضعیف ہو جاتے ابو عثمان
مغربی نے کہا ہے کہ ربانی چالیس دن تک نہین کھاتا ہے اور صمدانی اسی دن ابو سلیمان دارانی
کہتے ہین کنجی دنیا کی شبع ہے اور کنجی آخرت کی جوع کسی نے سہل سے کہا آدمی ایکدن مین
ایکبار کھاتا ہے کہا یہ اکل صدیقین ہے کہا دو بار کا کھانا کیسا ہے کہا اکل مؤمنین ہے کہا
تین بار کا کھانا کہا گھر والون سے کہہ کہ تیرے لیے ایک تھان بنا دین مالک بن دینار کہتے تھے
جو شخص کہ غالب ہوا شہوات دنیا پر شیطان اوسکے سایہ سے ڈرتا ہے بعض سلف سے کہا تھا
الا تشتہی کہا اشتہی ولکن احتمی دوسرے سے کہا الا تشتہی کہا اشتہی ان لا اشتہی
وھذا اتم حکایت ابو تراب نخشبی کہتے ہین تمنا کی میرے جی نے کسی خواہش کی مگر ایکبار کہ
دل روٹی اور انڈے کو چاہا مین سفر مین تھا ایک گاؤن مین گیا ایک آدمی نے اوٹھ کر مجھکو
پکڑا اور کہا کہ یہ ہمراہ چورون کے تھا ستر درے مارے پھر ایک شخص نے مجھے پہچانا اور کہا کہ یہ تو
ابو تراب نخشبی ہے اور مجھسے عذر کیا ایک شخص مجھکو اپنے گھر اوٹھا لے گیا اور روٹی اور
انڈے لایا مینے اپنے نفس سے کہا کلی بعد سبعین درۃ

باب ۵ بیان مین قناعت و عفاف و اقتصاد فی المعیشۃ و ذم سؤال کے بغیر ضرورت

قال اللہ تعالی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا وقال تعالی للفقراء الذین احصروا
فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف
تعرفھم بسیمٰھم لا یسئلون الناس الحافا وقال تعالی والذین اذا انفقوا لم یسرفوا
ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما وقال تعالی ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
ما ارید منھم من رزق وما ارید ان یطعمون اس باب کی معظم احادیث باب مین سابق

مین گزر چکی ہین اونکی سوا چند حدیثین یہ ہین کہ ابو ہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا نہین ہے توانگری کثرت عرض سے توانگری تو غنای نفس ہے متفق علیہ یعنی تونگری بدست نہ بمال بزرگی بعقل ست نہ بسال عَرَض بفتحتین بمعنی مال ہے ابن عمرو کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا قد افلح من اسلم و رزق کفافا و قنعہ اللہ تعالی بما اتاہ رواہ مسلم حکیم بن حزام کہتے ہین مینے حضرت سے سوال کیا مجھے دیا پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا ای حکیم یہ مال ہرا بھرا میٹھا ہے جسنے اسکو سخاوت نفس کے ساتھہ لیا اوسکو برکت دیجاتی ہے جسنے اوسکو اشراف نفس کے ساتھہ لیا اوسکو برکت نہین دیجاتی ہی وہ مثل اوس شخص کے ہوتا ہے کہ کھاتا ہے پیٹ نہین بھرتا ہے دست بالا بہتر ہے دست زیرین سے حکیم نے کہا جسنے آپکو حق سے بھیجا ہے اوسکی قسم ہے کہ مین اب کسی سے بعد آپ کے کچھہ نہ لونگا یہانتک کہ دنیا کو چھوڑ جاؤن چنانچہ ایسا ہی کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ انکو بلاتے کہ کچھہ عطا کرین یہ قبول عطا سے انکار کرتے پھر عمر نے بلایا کہ عطا کرین نہ لیا عمر نے کہا ای معشر مسلمین تم گواہ رہو کہ مین حکیم کو حق اوسکا جو اس فی مین ہی دیتا ہون وہ اوسکے لینے سے انکار کرتے ہین غرضکہ حکیم نے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی شخص سے کچھہ نہ لیا یہانتک کہ وفات ہوگئی متفق علیہ ؎

بی نیازی ہمتی دارد کریمان واقف اند   ماہم از دست رد خود چیزہا بخشیدہ ایم

سخاوت نفس سی مراد بے پروائی و بی طمعی و عدم حرص ہے اور مراد اشراف نفس سے تطلع و طمع بالشی ہے ابو موسی کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت کے ایک غزوہ مین گئے ہم چھہ نفر تھے درمیان ہمارے ایک اونٹ تھا نوبت بنوبت اوسپر سوار ہوتے ہمارے پاؤن پھٹ گئے میرا پاؤن ایسا پھٹا کہ ناخن تک گر گئے ہم اپنے پاؤن پر لتے لپیٹتے تھے ابو بردہ نے کہا ابو موسی نے یہ حدیث بیان کرکے اس ذکر کو مکروہ جانا اور کہا ماکنت اصنع ان اذکرہ گویا افشا رہونا اپنے عمل کا پسند نکیا متفق علیہ عمرو بن تغلب کہتے ہین حضرت کے پاس مال و قیدی آئے آپ نے اونکو تقسیم کیا کچھہ لوگو نکو دیا کچھہ لوگو نکو نہ دیا پھر یہ خبر سنی کہ جنکو نہین دیا ہے اونھون نے عتاب کیا ہے اوسپر اللہ کی حمد و ثنا کرکے فرمایا اما بعد و اللہ مین ایکمرد کو دیتا ہون اور ایک مرد کو نہین دیتا ہون اور جسکو نہین دیتا ہون وہ مجھکو دوست تر ہے اوس شخص سے جسکو کچھہ دیا گیا ہے ولکن میرا دینا اون اقوام کو ہے جنکے دلون مین جزع و ہلع دیکھتا ہون

اور کچھہ اقوام کو اللہ کے حوالے کرتا ہون جنکے دلون مین غنی وخیر ہے اون مین سے ایک
عمرو بن تغلب ہین سو واللہ ما احب ان لي بکلمة رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
حمر النعم رواہ البخاري تلع کہتے ہین اشد جزع کو یا دل تنگی کو جزع کہتے ہین گھبرانے پریشان
ہونیکو حکیم بن حزام کا لفظ یہ ہے کہ ید علیا بہتر ہے ید سفلی سے تو بدایت کر اونسے جنکی تو عیالداری
کرتا ہے بہتر صدقہ وہ ہے جو پشت غنا سے ہو اور جو کوئی عفت کرنا چاہتا ہے اللہ اوسکو
عفت دیتا ہے اور جو کوئی مستغنی ہونا چاہتا ہے اللہ اوسکو غنی کرتا ہے متفق علیه هذا
لفظ البخاري ولفظ مسلم اخصر معاویہ نے مرفوعًا کہا ہے تم الحاف نکرو سوال مین یعنی
پیچھے پڑکر نمانگو واللہ نہین مانگتا ہے کوئی تم مین مجھسے کچھہ شي پھر وہ سوال کچھہ اوسکو مجھسے
دلواتا ہے اور مین کارہ ہوتا ہون تو پھر اوسکے لیے برکت ہو اوس عطا مین رواہ مسلم
یعنی مال مسئول بے برکت ہوتا ہے حدیث عوف بن مالک مین ذکر دوبارہ انکی بیعت کرنیکا
حضرت سے نو یا آٹھہ یا سات نفر مین آیا ہے اوسمین ایک شرط یہ بہی تہی ولا تسئلوا الناس
شيئا چنانچہ بعض اشخاص کو مینے دیکہا کہ اونکا کوڑا ہاتہہ سے گر جاتا وہ کسی سے نکہتے کہ اوٹہادو
رواہ مسلم یعنی اس سوال کو بہی منافی عقد بیعت کے جانتے تہے ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ ایک
تمہارا سوال کرتا ہے یہانتک کہ ملیگا اللہ سے اور نہو گا اوسکے مونہہ پر ٹکڑا اگوشت کا متفق علیه
ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا جو کوئی سوال کرتا ہے لوگونسے زیادہ مال ہونیکے
لیے وہ ایک چنگاری آگ کی مانگتا ہے اب چاہے کم مانگے یا زیادہ رواہ مسلم سمرہ بن جندب کا لفظ
رفعا یہ ہے مسئلہ یعنی سوال کرنا ایک خراش ہے جس سے آدمی اپنے چہرے کو مخدوش کرتا ہے مگر یہ کہ سوال
کرے مرد سلطان یعنی بادشاہ سے یا کسی امر ضروری مین رواہ الترمذي وقال حدیث
حسن صحیح ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جسکو پہونچا فاقہ پھر اوتارا اوسنے اوس فاقہ
کو لوگونپر یعنی سوال کیا اونسے بند نہو گا فاقہ اوسکا اور جسنے نازل کیا اوسکو اللہ پر قریب ہی کہ دیگا
اوسکو اللہ رزق عاجل یا آجل رواہ ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح ثوبان
کا لفظ رفعا یہ ہے جو کوئی متکفل ہو میرے لیے اس بات کا کہ سوال نکرے گا وہ لوگون سے کسی
شي کا مین متکفل ہوتا ہون اوسکے لیے جنت کا مینے کہا مین ہون پھر اونہون نے کسی سے کچھہ
سوال نکیا رواہ ابو داود باسناد صحیح قبیصہ بن مخارق کہتے ہین مین متحمل ہوا تہا ایک حمالہ کا
مینے حضرت کے پاس آکر سوال کیا فرمایا ٹھہر جا یہانتک کہ ہمارے پاس صدقہ آئے ہم اوسکا حکم

تجھکو دین پھر فرمایا ای قبیصہ مسٔلہ حلال نہین ہے کسیکو مگر ایک شخص کو تین آدمیون مین سے ایک
وہ مرد جو متحمل حمالہ ہے اوسکو حلال ہے کہ سوال کرے یہانتک کہ حمالہ پائے پھر سوال کرنے سے
رُک جائے دوسرا وہ مرد جسکو کوئی آفت پہونچی ہے جس نے اوسکے مال کو ہلاک کردیا ہے
اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ پہونچے قوام عیش یا سداد عیش کو تیسرا وہ مرد کہ پہنچا ہی اوسکو فاقہ
یہانتک کہ تین عقل والے اوسکی قوم کے یہ بات کہین کہ اسکو فاقہ پہونچا ہے تو اوسکو سوال کرنا
درست ہے یہانتک کہ پہونچے قوام یا سداد عیش کو اسکے سوا ای قبیصہ جو مسٔلہ ہی وہ سحت ہی
جسکو صاحب مسٔلہ کہاتا ہے رواہ مسلم نووی نے کہا حمالہ بفتح حار ہی جب قتال یا مانند اوسکے
دو فرقون مین واقع ہو پھر کوئی انسان درمیان اونکے مال پر صلح کرادے جسکا وہ شخص متحمل و ملتزم
ہو اپنے نفس پر وہ آفت جو انسان کے مال پر آتی ہی اوسکو جائحہ کہتے ہین قوام وہ چیز ہے
جس سے کام انسان کا قائم ہو جیسے مال وغیرہ سداد وہ چیز ہے جو سد حاجت معوز یعنی فقیر
کی کرے اور اوسکو کافی ہو فاقہ یعنی حاجت ہی معلوم ہوا کہ سوا ان تین حالت کے سوال کرنا منع ہے
جو مال سوال سے سوا انکے لیگا وہ حرام ہوگا حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا
مسکین وہ نہین ہے جسکو ایک دو لقمے یا ایک دو تمر پھیر دیتے ہین ولکن مسکین وہ شخص ہے جو غنا
مغنی نہین پاتا اور نہ کوئی اوسکو پہچان کر کچھ صدقہ اوسپر کرتا ہے اور نہ وہ کھڑے ہو کر لوگون سے
مانگتا ہے متفق علیہ غزالی کہتے ہین سوال کرنے مین مناہی و تشدیدات کثیرہ آئی ہین رخصت بھی
آئی ہے اگر سوال مطلقا حرام ہوتا تو اعانت مظلوم کی اور دینا بطور مدد کے جائز نہ ٹھیرتا کشف غطا
اس مسٔلہ مین یہ ہے کہ اصل مین سوال حرام ہے ضرورت یا حاجت مہمہ کے لیے مباح ہے
پھر اگر بغیر اُسکے کام چل سکتا ہے تو مانگنا حرام ہے اصل مین اسلیے حرام ہوا ہے کہ سوال کرنے مین
ایک تو شکوہ اللہ کا ہے کیونکہ اظہار فقر کا اور ذکر قصور نعمت خدا کا کرنا پڑتا ہی یہ عین شکوہ ہے
وھذا ینبغی ان یحرم الا لضرورۃ کما تحل المیتۃ دوسری اوسمین سائل اپنے نفس کو سامنے
غیر اللہ کے ذلیل کرتا ہے مومن کو نہین چاہیے کہ وہ مذل اپنے نفس کا واسطے غیر اللہ کے ہو بلکہ جب
نفس کو ذلیل کرے تو سامنے اپنے مولی ہی کے کرے رہی ساری خلق سو وہ مثل اسکے اللہ کی عبید ہے
تیسرے یہ کہ سوال ایذا مسٔول عنہ سے غالبا جدا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ نفس
اوسکا سماحت ساتھہ بذل مال کے بطیب خاطر نہین کرتا سائل سے شرما کر یا بطور ریا دیتا ہے
یہ مال سائل پر حرام ہوتا ہے اور اگر نہ دیا او رجی مین ایذا پائی کہ آپکو صورت بخیل مین دیکھا تو بھی

منع مین نقصان جاہ ہوا جسطرح کہ عطا مین نقصان مال تہا اور یہ دونون امر موذی ہین
اور یہ ایذا بسبب سائل کے ہوئی اور ایذا دینا حرام ہی مگر ضرورت سے **حکایت** عمر رضی اللہ عنہ
نے ایک سائل کو سنا کہ بعد مغرب کے سوال کرتا تہا ایک شخص سے کہا کہ اسکو رات کا کہانا دیدے
اوسنے دیدیا پہر سنا کہ وہ مانگتا ہے اوس سے کہا کہ تو نے اسکو رات کا کہانا نہین دیا اوسنے
کہا مینے تو دیدیا ہے عمر نے نظر کی ہاتہ مین سائل کے ایک جہولی پائی وہ روٹیون سے بہری
تہی کہا تو سائل نہین ہے تاجر ہے پہر اوسکی جہولی چہین کر سامنے شتران صدقہ کے بکہیری
اور اوسکو درے سے مار کر کہا پہر ایسا نکرنا اسیطرح جو چیز سائل جہوٹ بول کر لیتا ہی مثلاً
آپکو علوی ظاہر کرکے لیا یا صوفی نے باظہار صلاح باطن اخذ کیا اور وہ مقارف معصیت
ہے تو یہ لینے والا اوس شی کا مالک نہین ہوتا ہے اسطرح کا لینا انپر حرام ہے اور واپس کرادینا
اوس شی کا مالک کو واجب ہے غزالی نے اسکی کئی صورتین لکہی ہین حاصل یہ ہی کہ جس سوال
مین کذب یا تلبیس ہے وہ سوال حرام ہے اور وہ مال ماخوذ حرام ہوتا ہی سائلین کا حال مختلف
ہے بشر رحمہ اللہ کہتے تہے فقرا تین طرح کے ہین ایک وہ فقیر ہے جو سوال نہین کرتا اور اوسکو
دین تو نہ لے یہ فقیر ہمراہ روحانیین کے علیین مین ہوگا دوسرا وہ فقیر ہے کہ مانگتا نہین اور
اگر دین تو لیلیتا ہے یہ ہمراہ مقربین کے جنات الفردوس مین ہوگا تیسرا وہ فقیر ہے جو وقت
حاجت کے مانگتا ہے یہ ہمراہ صادقین کے اصحاب یمین سے ہوگا یہ قول دلیل ہے اسبات
پر کہ اون سب کا ذم سوال پر اتفاق ہے اور سوال ہمراہ فاقہ کے حط مرتبہ کر دیتا ہی **حکایت**
ابراہیم بن ادہم جب خراسان سے آئے شقیق بلخی نے پوچہا تمنے اپنے اصحاب فقرا کو کس
حال پر چہوڑا کہا اس حال پر چہوڑا کہ اگر اونکو ملتا ہی تو شکر کرتے ہین اور اگر نہین ملتا ہی تو صبر
کرتے ہین اور یہ خیال کیا کہ مینے یہ نہایت ثنا اونکی ترک سوال پر کی ہے شقیق نے کہا مینے
اسی حال پر کلاب بلخ کو چہوڑا ہے ابراہیم نے کہا تمہارے نزدیک فقرا کون لوگ ہوتے ہین
کہا وہ کہ اگر نہ ملے تو شکر کرتے ہین اور اگر ملے تو دوسرونکو دیدیتے ہین ابراہیم نے اونکے سر پر بوسہ
دیا اور کہا صدقت یا استاذ بالجملہ درجات ارباب احوال کے رضا وصبر وشکر وسوال مین بہت ہین سالک
طریق آخرت کو پہچاننا اونکا اور پہچاننا انقسام واختلاف درجات کا ضرور ہے اسلیے کہ اگر نہ پہچانیگا
تو کبہی ترقی پر حضیض سے طرف اوج کے اور اسفل سافلین سے طرف اعلی علیین کے قادر نہوگا
اللہ نے انسانکو احسن تقویم مین بناکر اسفل سافلین کیطرف رد کیا ہی تفصیل اس بیان کی کتاب

احیاء العلوم سے دریافت کرنا چاہیے اسجگہہ موقع زیادہ تفصیل کا نہین ہے،

باب ۵۸ بیان مین جواز اخذ کے بغیر مسئلہ و تطلع کے

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت مجھکو عطا کرتے ہین کہتا آپ اوسکو دو جو مجھسے زیادہ محتاج ہو طرف اس عطا کے فرمایا لے تو جب آوے اس مال سے کچھہ پاس تیرے اور تو اوسکی تاک مین نہو اور نہ سائل ہو اوسکو لیکر مالدار بن پھر خواہ تو کھا خواہ صدقہ کردے اور جو بے مانگے نہ آئے اوسکے پیچھے اپنی جان کو نہ لگا سالم نے کہا ابن عمر کسی سے کچھہ نہ مانگتے اور جو چیز اونکو دیجاتی یعنی بغیر سوال کے اوسکو نہ پھیرتے متفق علیہ اس باب مین نووی نے یہی ایک حدیث لکھی ہے غزالی نے کہا ہے فقیر کے پاس جو چیز آئے اوسمین تین امور ملاحظہ طلب ہوتے ہین ایک نفس مال دوسرے غرض معطی تیسرے غرض آخذ سو نفس مال مین یہ چاہیے کہ حلال اور خالی سارے شبہات سے ہو اگر شبہہ ہو تو اوسکے لینے سے حذر کرے ہمنے کتاب الحلال والحرام مین درجات شبہات کے لکھے ہین اور بیان کیا ہے کہ کس مال سے اجتناب کرنا چاہیے اور کون مال مستحب ہی رہی غرض معطی کی سو دو حال سے خالی نہین ہے یا تو مطلب اوسکا خوش کرنا اسکے دل کا اور طلب کرنا اسکی محبت کا ہے تو یہ ہدیہ ہوا یا ثواب ہے تو یہ صدقہ و زکوۃ ہوا یا ذکر و ریا و سمعہ ہے خواہ تجرید یا ممزوج بقیہ اغراض اگر ہدیہ ہے تو کچھہ ڈر اوسکے قبول کرنیمین نہین ہے بلکہ اوسکا قبول کرنا سنت نبویہ ہے لکن اتنا چاہیے کہ اوس ہدیہ مین منت نہو اگر منت ہو تو پھر اوسکا ترک کرنا اولے ہی اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ بعض بے منت ہے اور بعض با منت تو بے منت کو لے اور با منت کو واپس کردے اسلیے کہ حضرت کے پاس سمن و اقط و کبش بطور ہدیہ آیا تہا سمن و اقط لیا اور کبش واپس کردیا اور کبہی حضرت بعض کا ہدیہ لیتے تھے اور بعض کا پھیر دیتے تھے فرمایا لقد ھممت ان لا اتھب الا من قرشی او ثقفی او انصاری او دوسی اسیطرح ایک جماعت تابعین کی کرتی تہی حکایت فتح موصلی کے پاس ایک صرہ آیا اوسمین پچاس درہم تھے کہا حدثنا عطاء عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من اتاہ رزق من غیر مسألۃ فردہ فانما یردہ علی اللہ پھر صرہ کو کھول کر ایک درہم لے لیا باقی دراہم پھیر دیے حسن بھی راوی اس حدیث کے تھے لکن ایک آدمی پاس اونکے ایک کیسہ و رزمہ رقیق ثیاب خراسان لایا اونہون نے پھیر دیا اور کہا جو کوئی میری اس جگہہ مین بیٹھے اور لوگون سے عطا قبول کرے وہ اللہ سے ملیگا اوسکو کچھہ حصہ نہوگا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ امر عالم و واعظ

قبول عطامین اشد تر ہے کبھی حسن اپنے اصحاب سے کچھ قبول بھی کر لیتے تھے ابراہیم تیمی اپنے اصحاب
سے ایکدو درہم مانگ لیتے اور دوسرا اگر سودوسودرہم دیتا تو نہ لیتے بعض سلف کو جب کوئی دوست
اونکا کچھ دیتا تو کہتے اسکو تم اپنے پاس رہنے دو اور دیکھو کہ اگر بعد قبول کے تم اپنے دل مین افضل تر
مجھسے ہو قبل قبول کے تو مجھے خبر کردینا مین لے لونگا والا فلا علامت اس امر کی یہ ہی کہ پھیرنا شاق
ہو اور قبول سے فرحناک ہو اور اپنے نفس پر دوست کے قبول کر لینے سے منت رکھے اور اگر جانے
کہ یہ رد بطور مزاح کے ہے تو لینا اوسکا مباح ہوگا مگر نزدیک فقرا صادقین کے مکروہ ہے بشر نے
کہا مینے کسی سے کبھی سوال کسی شی کا نہین کیا مگر سری سقطی سے کیونکہ میرے نزدیک اونکا زہد دنیا
مین صحیح تھا اونکے ہاتھ سے جب کوئی شی نکل جاتی تو وہ خوش ہوتی اور بقا سے اوس شی کی نزدیک
اپنے تنگدل ہوتے مین اونکا مددگار ہوتا تھا اس کام پر دوسری شکل یہ تھی کہ نرے ثواب کے
لیے دیا ہے سو یہ صدقہ و زکوۃ ہے اب اپنی صفات نفس مین غور کرے کہ وہ اس مال کا مستحق ہی
یا نہین اگر اشتباہ ہو تو محل شبہ ٹہیرا اور اگر صدقہ ہے اور واسطے دین کے دیا ہے تو نظر طرف
باطن کے کرے اگر سر مین مقارف معصیت ہے اور جانتا ہے کہ اگر معطی معلوم کرلیگا تو پھر نہ دیگا
تو یہ مال حرام ہوا اوسکو نہ لے جسطرح کہ مثلاً علوی یا عالم سمجھکر دیتا ہے اور یہ شخص نہ علوی ہے نہ عالم
تو لینا ایسے مال کا حرام محض ہے اسمین کچھ شبہہ نہین ہے تیسری صورت یہ تھی کہ غرض معطی کی ریا و سمعہ
و شہرت ہے تو اسصورت مین اوسکے مال کو پھیر دے اور اوسکی غرض فاسد کو رد کرے اور وہ
مال ہرگز نہ لے کیونکہ اگر لیگا تو معین اوسکی غرض فاسد پر ٹہیریگا سفیان ثوری کو جب کوئی شخص مال دیتا
پھیر دیتے اور کہتے اگر مین معلوم کرون کہ وہ ذکر اس دینے کا بطور افتخار نہ کریگا تو مین لے لون
بعض نے کہا تم کیون رد صلہ کرتے ہو کہا مجھکو ان پر شفقت آتی ہے اور مین انکا خیر خواہ ہون
اسلیئے کہ یہ ذکر اسکا کرتے ہین اور لوگون کا واقف ہونا دوست رکھتے ہین انکا مال جاتا ہی اور
اجر حبط ہوتا ہے رہی غرض اخذ مین سو اب اپنے حال مین نظر کرے کہ آیا وہ اس مال کا محتاج
ہی یا نہین اگر محتاج ہے اور وہ مال شبہہ و آفات سے سالم ہے تو لیلے اسلیے کہ حضرت نے فرمایا ہی
من اتاہ شیٔ من ھذا المال من غیر مسألۃ ولا استشراف فانما ھو رزق ساقہ اللہ الیہ
بعض علما نے کہا ہے جسکو بے مانگے ملا اور اوسنے نہ لیا تو وہ مانگیگا تو اوسکو نہ ملیگا حکایت
سری سقطی کچھ پاس امام احمد بن حنبل کے بھیجتے وہ نہ لیتے اور پھیر دیتے سری نے کہا ای احمد بچ
آفت رد سے کہ یہ سخت تر ہے آفت اخذ سے احمد نے کہا پھر کہو جو تمنے کہا ہے سری نے اعادہ کیا

احمد نے کہا مینے نہین پہیر اگر اسلیے کہ میرے پاس قوت ایک ماہ کا ہے تم اسکو میرے لیے کہہ
چھوڑو بعد ایک ماہ کے مجھکو دیدینا مین لے لونگا بعض علما نے کہا ہے ردمع الحاجۃ مین ڈر
عقوبت کا ہے کہ کہین مبتلا بطمع نہو جائے یا شبہ وغیرہ مین پڑ جائے اور اگر وہ مال اسکی
حاجت سے زیادہ ہے تو یہ دو حال سے خالی نہین ہے یا مشتغل بنفسہ ہی یا متکفل بامور
فقرا ہے براہ رفق وسخا اونپر خرچ کرتا ہے اگر مشغول بنفسہ ہے تو پھر کوئی وجہ واسطے اخذ و امساک
کے نہین ہے اگر طالب طریق آخرت ہی کیونکہ یہ محض اتباع ہوی ہی اور جو عمل واسطے اللہ کے
نہین ہوتا ہے وہ راہ شیطان مین ہوا کرتا ہے پھر اسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ علانیہ مین لے
اور سر مین رد کرے دوسرے یہ کہ علانیہ مین لے اور سر مین تفریق کرے یہ مقام صدیقین
کا ہے نفس پر نہایت شاق ہوتا ہی اسکی طاقت اوسی شخص کو ہی جسکا نفس ریاضت سے مطمئنہ ہو گیا
ہے دوسرے یہ کہ نہ لے تاکہ صاحب مال وہان صرف کرے جو اس سے زیادہ تر محتاج ہی یا لیکر
خود صاحب حاجت کو پہونچا دے اور یہ دو نون کام پوشیدہ کرے یا علانیہ **حکایت**
بعض مجاورین مکہ نے کہا ہی کہ میرے پاس کچہہ دراہم تھے جو مینے واسطے خرچ کرنے کے راہ خدا
مین رکہہ چھوڑے تھے ایک فقیر کو بعد طواف کے مینے سنا کہ وہ بآواز ضعیف کہتا ہی انا جائع
کما ترے انا عریان کما ترے فما ترے فیما ترے یا من یرے ولا یُرے مینے اوسکی طرف دیکھا
تو دو چیتھڑے لگائے تہا جس سے بدن اوسکا چھپ نہ سکتا تہا مینے اپنے جی مین کہا کہ اس سے
بہتر جگہہ میرے دراہم کو نہ ملیگی مین وہ دراہم نزدیک اوسکے لے گیا اوسنے دیکہہ کر پانچ درہم
لے لیے اور کہا چار قیمت دو ازار کی اور ایک درہم کو تین دن خرچ کرونگا باقی کی کچہہ حاجت نہین
ہے دوسری شب مینے اوسکو دیکہا کہ دو ازار جدید پہنے ہوئے ہے میرے دل مین کچہہ خطرہ ہوا
اوسنے ملتفت ہو کر میرا ہاتہہ پکڑا اور سات بار طواف کرایا ہر طرف جواہر معادن ارض پر تہا
نیچے میرے قدم کے وہ جواہر کھڑکھڑاتے تھے بلکہ ٹخنے تک پہونچتے تھے سونا چاندی یاقوت
موتی و جوہر تھے لکن اور لوگون پر ظاہر نہوئے مجہسے کہا اللہ نے یہ سب مجھکو دیے ہین مینے ان مین
زہد کیا مین ہاتہہ سے خلق کے لیتا ہون کیونکہ یہ اثقال و فتن ہین اور اس لینے مین بندون
کے لیے رحمت و نعمت ہی حاصل یہ ہی کہ جو حاجت سے زیادہ آتا ہی وہ ابتلا و فتنہ ہوتا ہی اللہ
دیکہتا ہی کہ تو اوسمین کیا کام کریگا اور جو بقدر حاجت آتا ہی وہ تیرے ساتہہ رفق ہے اب تجھکو
نہ چاہیے کہ تو رفق و ابتلا مین فرق نکرے قال تعالی انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لها لنبلوهم

ایہم احسن عملا اور اگر حال اسکا سخاوبذل وتکفل بحقوق فقرا ہی اور ایک جماعت صلحا کی خبرگیری کرتا ہی تو حاجت سے زیادہ لینا منع نہین کیونکہ وہ حاجت فقرا سے زائد نہین ہی اوسکو لیکر ذخیرہ نکرے اونکے حوائج مین صرف کردے اگر ایک رات بھی اپنے نزدیک رکھیگا تو اوسمین فتنہ واختبار ہوگا انتہی

باب ۵۹ اس بیان مین کہ اپنے ہاتھہ کے عمل سے کھائے اور سوال سے تعفف کرے متعرض عطا نہو

قال اللہ تعالی فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ زبیر بن عوام مرفوعا کہتے ہین تم مین اگر کوئی اپنی رسی لیکر پہاڑ پر جاکر ایک گٹھہ لکڑی کا اپنی پیٹھہ پر لاکر فروخت کرے اور اللہ بسبب اسکے اوسکی آبرو بچائے یہ بہتر ہے واسطے اوسکے اس بات سے کہ لوگون سے سوال کرے وہ اوسکو دین یا ندین رواہ البخاری ابوہریرہ کا لفظ رفعا یون ہی تم مین اگر کوئی ایک گٹھہ لکڑی کا اپنی پشت پر لادکر لائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ کسی شخص سے کچھہ مانگے پھر وہ اوسکو دے یا ندے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے داود علیہ السلام نہین کھاتے تھے مگر عمل سے اپنے ہاتھونکے رواہ البخاری یہ عمل زرہ سازی تھا تیسرا لفظ رفعا یہ ہی کہ زکریا علیہ السلام نجار تھے رواہ مسلم یہ دلیل ہے فضیلت حرفہ پر مقدام بن معدیکرب کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے کہا نکھایا کسی نے کوئی طعام کبھی بہتر اس سے کہ کہائے عمل یدین سے الحدیث رواہ البخاری جتنے انبیا علیہم السلام گذرے ہین غالبا مزدوری کرکے شکم پروری کرتے تھے حضرت آدم کپڑا بنتے تھے ادریس علیہ السلام کتابت وخیاطت کرتے تھے ابراہیم علیہ السلام بزاز تھے نوح علیہ السلام نجار تھے اسی طرح اکثر صحابہ پیشہ ور گزرے ہین ابوبکر صدیق بزازی کرتے تھے عمر فاروق رضی اللہ عنہ خرید وفروخت کرتے تھے اسی طرح علما حدیث ورواۃ اخبار نبوت اہل حرفہ وصنعت تھے کوئی زیات تھا کوئی حذا کوئی نبال کوئی کشتکار تھا اسیطرح اولیا امت مین اکثر اہل حرفہ تھے قرآن شریف مین بہت سے حرف کی طرف اشارہ کیا ہے یہ دلیلین ہین صحت پیشہ وفضیلت حرفہ پر جوکوئی حرفہ کو موجب حقارت وضعف کا سمجھتا ہے وہ جاہل ہے مدارک شرع سے تجارت افضل مکاسب ہے بزبان شارع پر اول درجہ زراعت وفلاحت کا ہے اسمین باغبانی وغیرہ داخل ہی پھر درجہ تجارت کا ہے کوئی سی تجارت ہو پھر مرتبہ صنائع کا ہی کوئی سی بھی صنعت ہو ہان پیشۂ کناسی دباغی ونحوہا سے اہل شرف وفضل حذر کرتے تھے سو ایسے حرفے منجملہ حرف کے شرفا مین

بہت کم ہین اوس ریاست و دولت و حکومت سے جسمین اکل مال الباطل اور جمع مال بطریق سحت
و رشوت و غصب و سرقہ و خیانت و ظلم و غیر ہا ہو اکل بجز و بمراتب کثیرہ افضل و اشرف ہوتا ہی امام
غزالی رحمہ اللہ نے فی بیان آداب کسب و معاش مین ایک کتاب مستقل احیاء العلوم مین منعقد
کی ہے باب فضل کسب و حث علی الکسب مین آیات و اخبار و آثار لکھے ہین قال تعالی وجعلنا
النھار معاشا اس آیت کو معرض امتنان مین ذکر کیا ہی و قال تعالی وجعلنا لکم فیہا معایش
قلیلا ما تشکرون اللہ نے معایش کو نعمت ٹہیرا کر طلب شکر کیا ہی و قال تعالی لیس علیکم
جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم اس آیت مین کسب کو فضل رب ٹہیرایا ہے و قال تعالی
وآخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللہ اسمین جواز ہے سفر کا واسطے تجارت
کے و قال تعالی فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ اسمین اجازت ہے دوکانداری
کرنے کی بعد قضاء نماز جمعہ کے حضرت نے فرمایا ہے گناہون مین ایسے گناہ بہی ہین جنکا کفارہ
نہین ہے مگر ہم طلب معیشت مین دوسری حدیث مین آیا ہے تاجر صدوق کا حشر دن قیامت
کو ہمراہ صدیقین و شہداء کے ہوگا یہ بہی آیا ہے کہ جو کوئی طلب کریگا دنیا کو حلال راہ سے واسطے
تعفف کے سوال سے اور سعی کرے گا عیال پر اور مہربانی ہمسایہ پر وہ ملیگا اللہ سے اور اوسکا چہرہ
مثل قمر لیلۃ البدر کے ہوگا ایکدن حضرت اپنے اصحاب مین بیٹہے تہے ایک جوان تیز قوی کو دیکہا
کہ اول وقت سعی کرتا ہی صحابہ نے کہا افسوس ہے اسکے حال پر اگر یہ جوانی و تیزی اسکی راہ خدا
مین ہوتی تو کیا اچھا ہوتا فرمایا تم یہ مت کہو اگر یہ اپنے نفس پر ساعی ہے تاکہ اوسکو سوال سے
باز رکہے اور لوگون سے غنی کرے تو یہ سعی اسکی راہ خدا مین ہے اور اگر مان باپ ضعیف یا ذریت
ضعاف پر سعی کرتا ہے کہ اونکو بے نیاز کرے اور کفایت کرے تو یہ سعی اوسکی راہ خدا مین ہے
اور اگر تفاخر تکاثر کے لیے دوڑتا ہے تو یہ سعی راہ شیطان مین ہے دوسری حدیث مین فرمایا ہے
اللہ دوست رکہتا ہے بندہ کو کہ اختیار کرے محنت واسطے مستغنی ہونے کے لوگون سے تیسرا
لفظ یہ ہے ان اللہ یحب المؤمن المحترف فرمایا بہت حلال اکل وہ ہے جو آدمی کے کسب سے
ہو اور ہر بیع مبرور اور حلال تر روزی کسب دست صانع ہے تم تجارت کیا کرو کہ اوسمین نو عشر
رزق ہے حکایت عیسے علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکہا کہا تو کیا کام کرتا ہے کہا مین
متعبد ہون فرمایا تیری عیالداری کون کرتا ہے کہا میرا بہائی فرمایا تیرا بہائی تجہسے زیادہ ترعابد
ہے حضرت نے فرمایا ہے اتقوا اللہ واجملوا فی الطلب حکم اجمال کا دیا نہ ترک طلب کا لقمان نے

اپنے بیٹے سے کہا تہا تو مستغنی ہو ساتہہ کسب حلال کے فقر سے عمر رضی اللہ عنہ کہتے تہے
بیٹھہ نرہے کوئی تم مین کا طلب رزق سے اور کہے اللہم ارزقني کیونکہ تم جانتے ہو کہ آسمان سے
سونا چاندی نہین برستا ہے زید بن مسلمہ اپنی زمین مین درخت لگا رہے تہے عمر نے کہا
تو نے اچہا کام کیا اب تو لوگو نسے مستغنی ہو کہ اسمین تیرے دین کی بڑی صیانت ہی ابن مسعود
نے کہا ہے مین ناپسند کرتا ہون اسبات کو کہ کسی شخص کو خالی دیکہون امر دین یا امر آخرت سے
ابراہیم سے پوچہا کہ تم تاجر صدوق کو دوست رکہتے ہو یا متفرغ للعبادۃ کو کہا تاجر صدوق محبوب
تر ہے مجہکو اسلیے کہ وہ جہاد مین ہے شیطان اوسکے پاس کیل و وزن کی راہ سے آتا ہے اور اخذ و عطا
کیطرف سے آتا ہے یہ اوس سے جہاد کرتا ہے لکن حسن بصری نے اسکے خلاف کہا ہی عمر رضی اللہ
عنہ کہتے تہے کوئی جگہہ نہین ہے کہ وہان آنا موت کا مجہکو زیادہ تر محبوب ہو اوس جگہہ سے جہان کہ
مین واسطے اپنے اہل کے بازار لگاؤن اور خرید و فروخت کرون **حکایت** امام احمد سے پوچہا
تم اوس شخص کے حق مین کیا کہتے ہو جو اپنے گھر یا مسجد مین بیٹہہ رہا ہے اور کہتا ہے کہ مین کچہہ
کام نکرونگا یہانتک کہ میرا رزق میرے پاس آوے کہا یہ آدمی جاہل علم ہی غزالی رحمہ اللہ کہتے ہین
کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتجرون فی البر والبحر ویعملون فی نخیلہم والقدوۃ بہم
ابو قلابہ نے ایک شخص سے کہا اگر مین تجہکو طلب معاش مین دیکہون یہ دوستر ہے مجہکو اس امر سے
کہ تجہکو زاویہ مسجد مین دیکہون ابو سلیمان دارانی کہتے ہین عبادت نزدیک ہمارے یہ نہین ہے
کہ تو اپنے قدم پہیلاوے اور غیر تجہکو قوت دے بلکہ تو دو روٹیان اپنی آپ پیدا کرکے عبادت کر
معاذ بن جبل نے کہا ہے قیامت کو ایک منادی ندا کرے گا کہ اللہ کے دشمن اوسکی زمین مین
کہان ہین مسجد کے سائل اوٹہہ کہڑے ہونگے یہ مذمت شرع ہے واسطے سوال کے اور اتکال ہے
کفایت اغیار پر جس کسیکے پاس مال موروث نہین ہے اوسکو مذلت سوال سے کوئی شی سوا
کسب و تجارت کی نجات نہین دیسکتی ہے ہان ترک کسب واسطے چار لوگون کے بہتر ہے ایک عابد
بعبادات بدنیہ دوسرا امر دسائر بالباطن عامل بالقلب علوم احوال و مکاشفات مین تیسرا عالم
مشتغل بتربیت علم ظاہر نافع خلق دین مین جیسے مفسر محدث مفتی چوتہا شخص مشتغل بمصالح مسلمین
متکفل امور مومنین جیسے سلطان قاضی شاہد کہ جب انکو بقدر کفاف اموال مصالح و اوقاف مسبلہ
علی الفقرا و العلما سے ملے تو اقبال کرنا انکا اشغال مذکورہ مین افضل تر ہی اشتغال بالکسب سے اسی لیے
جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے صحابہ نے اونکو مشورہ دیا کہ اب تم تجارت کرنا چہوڑ دو اس لیے

کہ سوداگری مانع تھی مصالح مسلمین سے یہ بقدر کفایت کے مال مصالح سے لیلیتے اسکو کسب سے
اولی تر سمجھا لکن وقت وفات کے وصیت کی کہ وہ لیا ہوا بیت المال مین واپس کر دیا جائے
یہ اولویت ابتدا مین خیال کی تھی پھر ان چارون شخص کے لیے دو حال ہین ایک یہ کہ کفایت
اونکی وقت ترک کسب کے ہاتھ سے لوگون کے ہو وہ اونکو زکوۃ و صدقہ دین بدون حاجت
سوال کے سوا ایسے اشخاص کو ترک کرنا کسب کا اور مشتغل ہونا اپنے کام مین اولی ہے کیونکہ اوسمین
اعانت ہی لوگون کی خیرات پر اور قبول کرنا ہے اپنے حق کا اونسے یا فضیلت ہی واسطے دینے والون
کے دوسری حالت حاجت الی السوال ہے یہ حالت محل نظر ہے کیونکہ ذم سوال مین تشدیدات
آئے ہین ظاہر ادلہ دلیل ہین اسبات پر کہ تعفف کرنا مسائلت سے اولی ہے اور اطلاق قول کا
بغیر ملاحظہ احوال و اشخاص کے مشکل ہے اسلیے اسکو موکول طرف اجتہاد و نظر عبد لنفسہ کے رکھا ہی
پھر غزالی نے یہ ذکر کیا ہے کہ علم عقود کثیر الصور ہی لکن یہ چھ عقد ایسے ہین کہ انفکاک مکاسب کا اونسے
نہین ہو سکتا ہی بیع ربا سلم اجارہ شرکت قراض پھر ان اقسام شش گانہ کے شروط بیان کیے
محل ذکر اونکا علم فقہ ہے مقاصد مکاسب و معایش کو اسجگہہ پر غزالی رحمہ اللہ نے بہت لطف
و بسط کے ساتھ تحریر کیا ہے طالب آخرت کو رجوع کرنا طرف اوسکے بہت ضرور ہے مسائل
مشار الیہا کو ظاہر سنت سے مطابق کر کے عمل مین لانا چاہیے شرح منتقی و روضہ ندیہ
و بدور اہلہ وغیرہ کتب فقہ سنت مشتمل ہین ان مسائل پر و فیہا مقنع و بلاغ وباللہ التوفیق

باب بیان مین کرم و جود و انفاق فی وجوہ الخیر کے اللہ پر اعتماد کر کے

قال اللہ تعالی وما انفقتم من شيء فهو يخلفه وقال تعالى وما تنفقوا من خير فلانفسكم
وما تنفقون الا ابتغاء وجه الله وما تنفقوا من خير يوف اليكم وانتم لا تظلمون وقال
تعالى وما تنفقوا من خير فان الله به عليم ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے فرمایا نہین ہے
حسد مگر دو شخص پر ایک وہ مرد کہ اللہ نے اوسکو مال دیا ہے پھر اوس مرد کو اوس مال کے ہلاک
کرنے پر راہ حق مین مسلط کر دیا ہے دوسرا وہ مرد کہ اللہ نے اوسکو حکمت دی ہے وہ مطابق اوس
حکمت کے حکم کرتا اور سکھاتا ہے متفق علیہ پہلے شخص سے مرد سخی مراد ہے اور دوسرے شخص سے
عالم بالسنہ ہے اسلیے کہ مراد حکمت سے محاورہ کتاب و سنت مین حدیث ہوتی ہے اسمین ثنا ہی
گروہ اہل حدیث پر نووی نے کہا ہے معناہ ان لا يغبط احد احدا الا على هاتين الخصلتين

معلوم ہوا کہ سخی و محدث محسود ہوتے ہین دوسرا لفظ ابن مسعود کا مرفوعا یہ ہے تم مین کسکو
مال اپنے وارث کا اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے کہا ای رسول خدا ہم مین جو کوئی ہے اوسکو
اپنا ہی مال محبوب تر ہے فرمایا تو مال اسکا وہ ہے جو اسنے آگے بھیجا ہے اور مال اسکے وارث کا وہ ہے
جو پیچھے چھوڑا رواہ البخاری اسمین ارشاد ہے طرف انفاق مال کے راہ خدا مین کہ اوسکا مالک
یہی شخص منفق ہوتا ہے اور جو مال جمع کر کے چھوڑ گیا ہے وہ اسکا مال نہین ہے بلکہ وارث کا مال
ہے وہ کچھ اسکے کام نہ آئیگا عدی بن حاتم مرفوعا کہتے ہین بچو تم آگ سے اگرچہ آدہی کھجور ہی دیکر ہو
متفق علیہ اسمین فضیلت ہی صدقہ کی کہ صرف مال لوجہ اللہ آگ سے ڈہال ہو جاتا ہی کچھ کثیر
قلیل پر موقوف نہین ہے ہر شخص اپنے مقدور کے موافق صدقہ کرے نفع صدقہ کا دونون کے
لیے برابر ہوگا جابر کہتے ہین سوال نکیا گیا حضرت سے کسی شی کا کبہی اور آپنے لا کہا ہو متفق علیہ ٥

نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز   مگر در اشہد ان لا الہ الا اللہ ✤

ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے ہر دن ہر صبحکو دو فرشتے اوترتے ہین ایک کہتا ہے اللھم اعط منفقا
خلفا دوسرا کہتا ہے اللھم اعط ممسکا تلفا متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے قال اللہ تعالی
انفق ینفق علیك یعنے تو خرچ کر تجھکو دیا جائیگا ابن عمرو کا لفظ یہ ہے ایک شخص نے حضرت سے کہا
کونسا اسلام بہتر ہے کہا کہلانا طعام کا سلام کرنا آشنا و بیگانہ پر متفق علیہ دوسرا لفظ یہ ہے
چالیس خصال ہین اعلی اون مین عطا ر گوسفند ہے کوئی عامل کسی خصلت پر اون مین سے عمل نہین کرتا
ہے بامید ثواب و تصدیق موعود لکن داخل کرتا ہے اللہ اوسکو جنت مین رواہ البخاری یہ حدیث
باب بیان کثرت طرق خیر مین گزر چکی ہے ابو امامہ مرفوعا کہتے ہین ای ابن آدم تو اگر بذل کرے گا فضل
یعنی مال زائد تو یہ بہتر ہے واسطے تیرے اور اگر روک رکھیگا تو اوسکو تو یہ شر ہے واسطے تیرے ملام نہین
ہے تو کفاف پر شروع کر عیال سے دست بالا بہتر ہے دست زیر سے رواہ مسلم اسمین ذم ہی بخل کی
اور ارشاد ہے طرف سخا کے اور ہدایت ہے تقدیم کرنے اہل و عیال کی اغیار پر کما قیل اول خویش بعدہ
درویش حدیث انس مین آیا ہے کہ مانگی نجاتی کوئی شی حضرت سے اسلام پر مگر آپ عطا کرتے
ایک شخص آیا آپ نے اوسکو بکریان دین درمیان دو پہاڑون کے اوسنے اپنی قوم کے پاس جاکر کہا
ای قوم تم مسلمان ہو جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس شخص کیطرح دیتے ہین جسکو کچھ خوف فقر کا نہو
کوئی آدمی مسلمان ہوتا مراد اوسکی نہوتی مگر دنیا پھر تہوڑا سی مدت نہ گزرتی مگر اسلام اوسکو دنیا و ما علیہا
سے زیادہ تر محبوب ہو جاتا رواہ مسلم یہ حدیث دلیل ہے تالیف قلب نو مسلم اور کمال سخاوت

نفس نبوی اور تاثیر صحبت رسالت پر عمر نے کہا حضرت سے نے مال تقسیم کیا مینے کہا غیر انکے احق تر
تھے اسلئے فرمایا انھون نے مجھکو اختیار دیا ہے کہ سوال کرین یا مجھے بخیل ٹھیرائین سو مین باخل
نہین ہون رواہ مسلم حدیث جبیر بن مطعم مین آیا ہے کہ حنین سے پھرتے وقت اعراب نے
حضرت کی چادر پکڑ کے کھینچا فرمایا مجھکو میری چادر دو اگر بعدد ان درختون خاردار کے بکریان
ہوتین تو مین اون سبکو تم مین تقسیم کر دیتا پھر تم مجھکو نہ بخیل پاتے نہ کذاب نہ جبان رواہ البخاری
ابوہریرہ نے مرفوعا کہا ہے کم نہوا کوئی مال صدقہ سے اور نہ بڑھا کوئی بندہ عفو کرنے سے
مگر عزت مین اور خاکساری نکی کسی نے واسطے اللہ کے لکن بلند کر دیا اللہ نے اوسکو رواہ مسلم
مراد صدقہ سے اس جگہہ زکوۃ مفروضہ ہے یا صدقہ نافلہ یا دونون عمر بن سعد انماری کہتے ہین
حضرت نے فرمایا تین خصال ہین ہین اونپر قسم کھاتا ہون اور تمسے ایک حدیث کہتا ہون
تم اوسکو یاد رکھو کم نہوا مال کسی بندہ کا صدقہ دینے سے اور ظلم نکیا گیا کوئی بندہ پھر صبر کیا
اوسنے مگر زیادہ کر دیتا ہے اللہ عزت اوسکی اور نہ کھولا کسی بندہ نے دروازہ سوال کا
لکن کھولدیتا ہے اللہ اوسپر دروازہ فقر کا یا کوئی اور کلمہ مثل اسکے فرمایا اور کہتا ہون مین تمسے ایک
بات تم اوسکو حفظ کر رکھو دنیا واسطے چار شخصون کے ہے ایک وہ بندہ جسکو اللہ نے مال و علم
دیا وہ اوسمین اللہ سے ڈرتا ہے صلہ رحم کرتا ہے اللہ کا حق اوس مال مین جانتا ہی سو یہ
شخص افضل منازل مین ہوگا دوسرا وہ بندہ جسکو اللہ نے علم دیا ہے اور مال نہین دیا وہ
صادق النیۃ ہے کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین بھی مثل فلان شخص کے عمل کرتا
اسکے لیے اسکی نیت ہے دونون کا اجر برابر ہے تیسرا وہ بندہ جسکو اللہ نے مال دیا ہے علم نہین
دیا وہ اپنے مال مین خبط کرتا ہے بغیر علم کے نہ اپنے رب سے اوسمین ڈرتا ہے اور نہ صلہ رحم کرتا ہے
اور نہ کوئی حق اللہ کا اوسمین جانتا ہے سو ایسا شخص اخبث منازل مین ہوگا چوتھا وہ بندہ ہی
کہ اوسکو نہ مال دیا ہی نہ علم وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین فلان شخص کیطرح خرچ کرتا اسکی
لیے اسکی نیت ہے یہ دونون گناہ مین برابر ہین رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح
یہ حدیث اشرف احادیث باب ہے یہ جامع ہے انواع اعمال خیر و شر کو دلیل ہی صدق نیت و صلاح
طویت و سوء طینت و خبث سریرت پر اسمین خوف و رجا دونون کا اشارہ ہے ترغیب و ترہیب
دونون کا گویا استعارہ ہے غالب مردم اسی دائرہ مین ہین ان چار حال سے کوئی خالی نہین
ہوتا ہے واللہ اعلم عایشہ کہتی ہین اونہون نے بکری ذبح کی حضرت نے پوچھا اسمین سے

کیا باقی رہا مینے کہا کچہہ نہین بچا مگر کتف یعنی دست فرمایا سب باقی رہا مگر دست رواہ
الترمذي وقال حديث صحيح نووی کہتے ہین معناه تصدقوا بها الا كتفها فقال مابقيت
لنا في الآخرة الا كتفها اسما بنت ابی بکر سے فرمایا تہا تو مونہہ برتن کا بند نکیا کر کہ تجپر بند کردیا جاے
یعنی رزق دوسری روایت اس لفظ سے ہے انفقي ولا تحصي فيحصي عليكِ ولا توعي
فيوعي الله عليكِ متفق عليه یعنی منع رزق سے مادہ رزق منقطع ہوجاتا ہے جو شخص دیتا
رہتا ہے اللہ بھی اوسکو دیا کرتا ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ مثال بخیل و منفق
کی مثال اون دو شخصون کی ہے کہ جن پر دو درع آہن ہین سینہ سے گلے تک سو منفق جب انفاق
کرتا ہے تو وہ زرہ پہیلتی اور بڑہتی ہے اوسکی کہال پر یہانتک کہ چہپا لیتی ہے اوسکی انگلیون
کو اور مٹا دیتی ہے اوسکی نقش قدم کو رہا بخیل سو ارادہ نہین کرتا خرچ کرنے کسی شی کا مگر
چپک جاتا ہے ہر حلقہ اوس زرہ کا اپنی جگہہ پر وہ اوسکو کشادہ کرتا ہے لکن وہ کشادہ نہین
ہوتا متفق علیہ دوسرا لفظ یہ ہے جسنے صدقہ دیا برابر ایک تمر کے پاک کمائی سے اور قبول نہین
کرتا اللہ مگر پاک کو سو لیتا ہے اللہ تعالی اوس صدقہ کو دست راست مین پہر پالتا ہے اوسکو
واسطے صاحب صدقہ کے جسطرح کہ پالتا ہے ایک تمہارا اپنے بچۂ اسپ کو یہانتک کہ ہوجاتا ہے
وہ برابر پہاڑ کے متفق علیہ حدیث طویل ابوہریرہ مین قصہ ایک شخص کا آیا ہے جسکا نام
لیکر ابر کو حکم ہوا تہا کہ تو اوسکے باغ پر جاکر برس اوس سے جو پوچہا کہ تو کیا کرتا ہے اوسنے کہا
جو کچہہ اسمین پیدا ہوتا ہے ایک ثلث صدقہ کرتا ہون ایک ثلث مین مین اور میرے عیال کہاتی
ہین ایک ثلث پہر اسی زمین مین بو دیتا ہون رواہ مسلم یہ ساری احادیث دلیل ہین اختیار
سخا پر غزالی رحمہ اللہ نے کہا ہے مال اگر مفقود ہو تو یہ چاہیے کہ حال بندہ کا قناعت و قلت حرص
ہو اور اگر مال موجود ہے تو پہر حال ایثار و سخا کا چاہیے اصطناع معروف کرے شح و بخل سے دور
رہے کیونکہ سخا اخلاق انبیاء علیہم السلام مین سے ہے اور ایک اصل ہے اصول نجات سے
حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت سے پوچہا کون سا عمل افضل ہے فرمایا صبر و سماحت عمران رض
کا لفظ یہ ہے کہ اللہ حسن خلق و سخا کو دوست رکہتا ہے اور سوء خلق و بخل کو دشمن رکہتا ہے اور جب
کسی بندہ کے ساتہہ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکو قضاء حوائج مسلمین مین مستعمل کرتا ہے حدیث شریح
عن ابیہ مین بذل طعام کو موجبات مغفرت مین گنا ہے طعام جواد کو دوا طعام بخیل کو دا کہا ہے
عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ الجنة دار الاسخياء ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ سخی قریب ہے اللہ سے

قریب ہے لوگونسے قریب ہے جنت سے بعید ہے آگ سے الی قولہ جاہل سخی محبوب تر ہی اللہ کو عالم بخیل سے بدترین امراض بخل ہے توسلوک کر ساتھہ اہل وغیر اہل کے اگر وہ احسان تیرا کسی اہل کو پہونچیگا تو ٹھکانے لگا اور اگر اہل کو نہ پہونچا تو پھر تو اوسکا اہل ہے جابر کہتے ہین حضرت نے ایک لشکر بھیجا اونپر قیس بن سعد بن عبادہ کو امیر کیا اہل لشکر بھوک سے حیران تھے اونہون نے نو اونٹ اپنے واسطے اونکے ذبح کیے یہ بات حضرت کو پہونچی فرمایا ان الجود لمن شیمۃ اھل ذلك البیت یعنی سخاوت ان گھر والون کی عادت ہے علی مرتضی کہتے ہین جب تجہپر دنیا اقبال کرے تو تو اوسکو خرچ کر کہ وہ فنا نہو گی اور جب تجہسے ادبار کرے تو بھی خرچ کر اسلیے کہ وہ باقی نرہے گی ابن سماک نے کہا مجھے تعجب آتا ہے اوس شخص سے جو اپنے مال سے ممالیک خریدتا ہے اور اپنے معروف سے خریداری احرار کی نہین کرتا **حکایت** بعض اعراب سے پوچھا تمہارا سردار کون ہے کہا جو ہماری گالی سنے ہمارے سائل کو دے ہمارے جاہل سے چشم پوشی کرے حسن بصری سے کہا سخا کیا ہے کہا صرف کرنا مال کا راہ خدا مین کہا اسراف کیا ہے کہا خرچ کرنا حب ریاست مین حذیفہ نے کہا بہت سے فاجر فی الدین نادان اپنی معیشت مین بسبب سماحت کے جنت مین جائینگے **حکایت** احنف بن قیس نے ایک شخص کے ہاتھہ مین ایک درہم دیکھا کہا یہ درہم کسکا ہے او سنے کہا میرا ہے کہا یہ تیرا نہین ہے جبتک کہ تیرے ہاتھہ سے نکل نجائے **شعر**

انت للمال اذا امسکته فاذا انفقته فالمال لك

اصمعی نے کہا امام حسن نے امام حسین کو بابت اعطا شعرا عتاب لکھا تھا امام حسین نے جواب لکھا خیر المال ما وقی به العرض یعنی اچھا مال وہی ہے جس سے آبرو بچے ابن عیینہ کہتے ہین میرے باپ کو پچاس ہزار درہم ارث مین ملے تھے صرہ بنا کر اپنے اخوانکو بھیجدیے اور کہا قد کنت اسأل اللہ تعالی لاخوانی الجنۃ فی صلاتی افابخل علیھم بالمال حسن نے کہا بذل مجہود ہونا جود مین منتہی جود ہے بعض حکما سے پوچھا کہ احب مردم تمکو کون شخص ہے کہا جسکے احسانات مجہپر کثرت سے ہین کہا اگر ایسا شخص نہو کہا تو پھر وہ جس پر میرے احسانات کثرت سے ہین عبد العزیز بن مروان نے کہا ہے جب کسی شخص نے مجھکو اپنے نفس سے امکان احسان کرنیکا ساتھہ اپنے دیا تو اپنا احسان اوسکا مجہپر مثل میرے احسان کے ہے اوسپر **حکایت** مہدی نے شبیب بن شیبہ سے پوچھا تھا تو نے لوگونکو میرے گھر مین کسطرح پر دیکھا کہا راجی آتے ہین راضی جاتے ہین عبد اللہ بن جعفر نے کہا ہے امطر المعروف مطرا فان اصاب الکرام کانوا لہ اھلا وان اصاب اللئام کنت له اھلا اسکے بعد غزالی نے بعض حکایات اسخیا کی لکھی ہین حاتم

اونکے ذکر کی اس جگہہ نہین ہے

باب ۶۱ بیان مین نہی کے بخل و شح سے

قال تعالی واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری وما یغنی عنه ماله اذا تردی وقال تعالی ومن یوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون رہی احادیث سو باب سابق مین گزر چکی ہین حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ظلم ظلمات ہے دن قیامت کے اور بچو تم شح سے شح نے ہلاک کیا اون لوگونکو جو تمسے پہلے تھے اونکو خونریزی اور استحلال محارم پر باعث وحامل ہوا رواہ مسلم شح کہتے ہین بخل کو نووی نے اس باب مین ایک یہی حدیث لکھی ہے غزالی نے کہا ہے قال تعالی ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاهم الله من فضله هو خیرا لهم بل هو شر لهم سیطوقون ما بخلوا به یوم القیامة وقال تعالی الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل و یکتمون ما اتاهم الله من فضله اور حضرت نے فرمایا ہے تم دور رہو شح سے جو لوگ تمسے پہلے تھے داعی ہوا اونکو بخل سفک دما و استحلال محارم و قطع ارحام پر اور فرمایا ہے داخل نہو گا جنت مین بخیل اور نہ جبان اور نہ خائن اور نہ بدخلق اور فرمایا ہے تین چیزین مہلکات ہین شح مطاع ہوای متبع اعجاب آدمی کا اپنے نفس پر اور دعای نبوی مین آیا ہے اللهم انی اعوذ بك من البخل و اعوذ بك من الجبن بچو تم شح سے ہلاک کیا اسنے تمسے اگلون کو حکم کیا اونکو کذب کا وہ جھوٹہہ بولنے لگے حکم کیا ظلم کا وہ ظالم ہو گئے حکم کیا قطیعت کا وہ قاطع رحم ہو گئے سب سے بدتر خصلت آدمی مین شح ہالع جبن خالع ہے عہد حضرت مین ایک رونے والی ایک شہید پر روئی اور واشہیداہ کہا حضرت نے فرمایا تجھے کیونکر معلوم ہوا کہ وہ شہید ہوا ہے شاید اوسنے کوئی بات لایعنی کہی ہو یا بخل کیا ہو علی مرتضی نے کہا الله دشمن رکہتا ہے بخیل کو اوسکی حیات مین اور سخی کو وقت اوسکی موت کے سخی جہول دوست تر ہے الله کو عابد بخیل سے شح و ایمان دل مین کسی بندہ کے جمع نہین ہوتے دو خصال ہین کہ مؤمن مین جمع نہین ہوتے بخل و سوء خلق مؤمن کو بچنا ہے کہ بخیل و جبان ہو خواہر عمر بن عبد العزیز نے کہا اف ہی بخیل کو اگر بخل قمیص ہوتا تو مین اوسکو ہرگز نہ پہنتی اگر رستہ ہوتا تو مین اوس راہ نچلتی شعبی نے کہا مین نہین جانتا کہ کون ان دونون مین ابعد الغور ہے جہنم مین بخل یا کذب حکایت پاس نوشیروان کے حکیم ہند و فیلسوف روم آئے ہندی سے کہا کچہہ بات کر اوسنے کہا بہتر آدمی وہ ہے جو سخی ہو اور وقت غضب کے وقور ہو اور بات سوچکر کہے اور حالت رفعت مین خاکسار ہو اور ہر ذی رحم پر مہربان ہو

رومی نے کہا جو کوئی بخیل ہوتا ہے اوسکے مال کا وارث اوسی کا دشمن بنجاتا ہے اور جسکا شکر کم ہے وہ بامراد نہین ہوتا چھوٹے لوگ بڑے ہوتے ہین اور چغلخور فقیر ہو کر مرتے ہین اور جو کوئی رحم نہین کرتا اوسپر بیرحم مسلط ہوتا ہے **حکایت** اصمعی نے کہا مینے ایک اعرابی کو سنا کہ وہ ایک شخص کا ذکر کرتا تہا کہا فلان شخص میری آنکہہ مین صغیر ہو گیا اسلیے کہ دنیا اوسکی نظر مین عظیم ہے وہ سائل کو ملک الموت کی طرح دیکہتا ہے **ب**

بارخستی کہ لازم ارباب دولتست　　دشنام میدہند بسائل غنیمت ست

علی مرتضی نے کہا ہے کریم کبہی اپنے حق کا استقصا نہین کرتا قال تعالی عرف بعضہ واعرض عن بعض بشر رحمہ اللہ نے کہا البخیل لا غیبۃ لہ اسلیے کہ حضرت نے کہا ہے انک اذا البخیل پہر کہا دیکہنا طرف بخیل کے دلکو سخت کرتا ہے لقا بخلا رکرب ہے قلوب مؤمنین پر **حکایت** یحیی بن زکریا علیہما السلام نے ابلیس کو دیکہا کہا ای ابلیس مجہے خبر دے کہ احب ناس تجہکو کون شخص ہے اور ابعض ناس کون شخص ہے کہا بہت محبوب مجکو مومن بخیل ہے اور بہت مبغوض مجہکو فاسق سخی ہے کہا کس لیئے کہا اسلیے کہ بخیل کے بخل نے مجہکو کفایت کی اور فاسق سخی سے مجہے ڈر رہتا ہے کہ کبہی اللہ اوسکے سخا پر مطلع ہو کر اوسکو قبول کرلے پہر پشت پہیر کر چلدیا اور کہتا تہا لولا انک یحیی لما اخبرتک **حکایت** ایک اعرابی ایک شخص کی طلب مین نکلا تہا اوسکے سامنے انجیر رکہتے تہے اوسنے اپنی کملی سے اونکو چہپا دیا اعرابی بیٹہہ گیا اس مرد نے کہا تجہے کچہ قرآن بہی آتا ہے کہا ہان پہر یہ آیت پڑہی وَالزَّیتُونِ وَطُورِ سِینِینَ اوسنے کہا تین کہان ہے اعرابی نے کہا ہو تحت کسائک **حکایت** محمد بن یحیی بن خالد بن برمک سخت بخیل تہا اوسکے ایک رشتہ دار سے کسی نے پوچہا کہ حال اوسکے مائدہ کا ذکر کرو کہا ھی فتر فی فتر وصحافہ منقودۃ من حب الخشخاش کہا اوس مائدہ پر کون ہمراہ اوسکے حاضر ہوتا ہے کہا کرام کاتبین کہا کون اوسکے ساتہہ کہاتا ہے کہا ذباب کہا برا آدمی ہے تم تو اوسکے خاص عزیز ہو اور تمہارا کپڑا پہٹا ہوا ہے کہا واللہ مجکو ایک سوزن کی بہی قدرت نہین ہے جس سے اسکو دوخت کرون اگر اوسکے پاس بغداد سے نوبہ تک سوزن سے پر ہو پہر جبریل ومیکائیل آئین اور اونکے ساتہہ یعقوب علیہ السلام بہی ہون اور وہ ایک سوئی کا سوال کرین اور کہین کہ ہمکو عاریت دو کہ ہم قمیص یوسف علیہ السلام جو پس پشت سے پہٹ گیا ہے سی لین تو یہ شخص کبہی نہ دیگا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

باب ۶۲ بیان مین ایثار و مواسات کے

قال تعالی ویؤثرون علی انفسہم ولوکان بہم خصاصۃ وقال تعالی ویطعمون الطعام علی
حبہ مسکینا ویتیما واسیرا الی آخر الآیات حدیث ابوہریرہ مین آیا ہی ایک آدمی نے حضرت
کے پاس آکر کہا مین مجہود ہون یعنی بہوکا تہکا حضرت نے بعض نسار کے پاس آدمی بہیجا اونہون نے
کہا لا والذی بعثک بالحق ما عندی الا ماء یعنی میرے گہر مین سوا پانی کے اور کچہہ نہین ہے پہر
دوسری بی بی کے پاس بہیجا اونہون نے بہی یہی جواب دیا یہانتک کہ ساری ازواج مطہرات نے
یہی جواب دیا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا آجکی رات کون شخص اسکی مہمانی کرتا ہے
ایک انصاری نے کہا مین پہر اوسکو اپنے گہر لیجا کر اپنی بی بی سے کہا یہ حضرت کا مہمان ہی اسکا
اکرام کر دوسری روایت مین یون ہے کہ اوس سے کہا تیرے پاس کچہہ ہے اوسنے کہا نہین
مگر قوت صبیان کہا بچونکو بہلا دے اور جب شام کا کہانا مانگین سولا رکہہ اور جب ہمارا مہمان آئے
چراغ بجہا دے اور اوسکو یہ دکہلا کہ گویا ہم کہاتے ہین غرضکہ سب یکجا بیٹہے مہمان نے کہا یا میان
بی بی دونون بہوکے سو رہے جب صبح ہوئی پاس حضرت کے گئے فرمایا لقد عجب اللہ من صنیعکما
بضیفکما اللیلۃ متفق علیہ اسکا نام ایثار ہے کہ آپ نہ کہایا اور اوسکو کہلا دیا دوسری حدیث انکی
یہ ہے کہ حضرت نے کہا دو شخص کا کہانا تین کو اور تین کا کہانا چار کو کفایت کرتا ہے متفق علیہ
مسلم کا لفظ جابر سے مرفوعا یہ ہے کہ ایک کا طعام دو کو اور دو کا طعام چار کو اور چار کا طعام
آٹہہ کو کافی ہوتا ہے حدیث ابو سعید مین آیا ہے حضرت نے سفر مین فرمایا جسکے پاس زیادہ سواری
ہو وہ پیادہ کو دے جسکے پاس زیادہ زاد ہو وہ بے زاد کو دے اسیطرح اصناف مال کا
ذکر کیا یہانتک کہ ہمنے یہ جانا کہ ہم مین سے کسیکا کچہہ حق بابت کسی شی زائد کے نہین ہے رواہ مسلم
سہل بن سعد کہتے ہین ایک عورت ایک چادر بن کر لائی اور حضرت سی کہا مینے اسکو اپنے ہاتہہ سے بنا ہے
کہ آپکو پہناؤن حضرت نے اوسکو محتاجانہ طریق پر لیلیا اوسکو پہنکر باہر آئے ایک شخص نے کہا یہ کیا
اچہی چادر ہے مجہکو دیدیجے فرمایا بہتر ہے خود اندر جاکر بیٹہہ رہے اور اوسکو تہ کرکے نزدیک اس شخص
کے بہیجدیا قوم نے کہا ای شخص تونے اچہا نکیا حضرت نے تو بسبب احتیاج کے پہنی تہی تونے مانگ لی
حالانکہ تو جانتا ہے کہ وہ سائل کو رد نہین کرتے ہین اوسنے کہا واللہ مینے پہننے کو نہین مانگی ہے اسلیئے
مانگی ہے کہ میرا کفن ہو سہل کہتے ہین وہ اوسکا کفن ہوا رواہ البخاری یہ حدیث دلیل ہی ایثار کی
ابو موسی کہتے ہین حضرت نے فرمایا اشعری مین جب جنگ مین بے زاد ہو جاتے ہین یا طعام اونکے عیال
کا مدینہ مین کم ہو جاتا ہے تو جو کچہہ اونکے پاس ہوتا ہے ایک کپڑے مین جمع کرکے باہم تقسیم کر لیتے ہین

ایک برتن سے برابر برابر تقسیم منی وانا منہم وہ میرے ہین مین اونکا ہون متفق علیہ اہل ایثار
کے لیے اگر کوئی شرف نہو مگر یہی شرف کہ حضرت نے اونکو اپنا ٹہیرایا اور آپ اونکے بنے تو کفایت کرتا ہی
غزالی رحمہ اللہ نے کہا ہے سخاو بخل کے درجات ہین ارفع درجات سخا ایثار ہی ایثار یہ ہی کہ جود بالمال کرے
باوجود حاجت مال کے اور سخا یہ ہے کہ بذل بایحتاج محتاج یا غیر محتاج کو کرے سو بذل مع الحاجۃ بہت
سخت ہوتا ہے جسطرح انتہا سخا کی یہ ہے کہ انسان غیر پر باوجود حاجت کے سخاوت کرے اسیطرح
انتہا بخل کی یہ ہے کہ اپنی جان پر باوجود حاجت کے نہ اوٹہاوے بہت سے بخیل ہین کہ بیمار
ہوتے ہین اور دوا نہین کرتے مال کو روک رکہتے ہین یا کسی شی کو جی چاہتا ہے لکن بخل ثمن
اونکو روک دیتا ہے ہان اگر مفت مین وہ چیز ہاتہ آتی ہے تو کہاتے ہین ایسا شخص بخیل علی
نفسہ مع الحاجۃ ہوتا ہے جسطرح کہ وہ پہلا شخص موثر علی نفسہ غیرہ تہا حالانکہ خود حاجت رکہتا تہا
دیکہہ ان دونون مین کتنا فرق ہے اخلاق اللہ کے عطایا ہین جہان چاہتا ہے وہان رکہتا ہی
بعد ایثار کے کوئی درجہ سخا کا باقی نہین رہتا ہے اللہ نے صحابہ پر ثنا کی ہے اور فرمایا ہی ویوثرون
علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ اور حضرت نے ایثار پر وعدہ مغفرت کا فرمایا ہے عائشہ نے
کہا حضرت نے تین دن لگاتار کبہی پیٹ بہر کر نہ کہایا یہانتک کہ دنیا کو چہوڑا ہم اگر چاہتے تو پیٹ
بہر کر کہاتے ولکن ہم اپنے نفس پر ایثار کو اختیار کرتے تہے سخا ایک خلق ہے اخلاق خدا سے
اور ایک داب ہے داب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہانتک کہ اللہ نے فرمایا وانک
لعلی خلق عظیم غزالی نے بعض اخبار ایثار واحوال اولیا رکا ذکر کتاب الفقر والزہد مین کیا ہی
اسکے بعد حد سخا و بخل وحقیقت ان دونون کی لکہی ہے پہر کہا ہے کہ سخی وہ شخص ہے جو واجب شرع و
واجب مروت کو نہین روکتا ہے اگر ایک کو بہی ان دونون مین سے روکیگا تو بخیل ہوگا اور مانع واجب شرع
ابخل ٹہیرے گا جیسے مانع ادای زکوۃ و مانع نفقہ اہل وعیال یا موَدی ہے لکن اوسپر شاق ہی کہ اسکو
بخیل بالطبع کہتے ہین اور یہ شخص متسخی بالتکلف کہلاتا ہے یا مال خبیث دیتا ہے اور مال طیب یا متوسط
دینے کو اوسکا دل نہین چاہتا ہے یہ سب بخل ہے رہا واجب مروت سو وہ ترک مضائقہ واستقصا
ہے محقرات اشیا مین اسکا استقباح مختلف ہوتا ہے باختلاف احوال و اشخاص مثلا جسکے پاس مال
زیادہ ہے اوسکا مضائقہ کرنا مستقبح ہے بنسبت فقیر کے یا تنگی کرنا اہل و اقارب و ممالیک پر مستقبح
ہے بنسبت اجانب کے غرضکہ مودی واجب شرع و واجب مروت بخل سے بری ہوتا ہے اگرچہ
متصف بجود و سخا نہو کیونکہ جود وسخا نام ہے بذل زائد کا واسطے طلب فضیلت و نیل درجات کے سو جبکہ

نفس اوسکا واسطے بذل مال کے وسعت کرے گا ایسی جگہہ مین جہان کہ بذل کرنا اوسکا واجب نہین ہے اور نہ عادۃً کوئی ملامت اوسپر بسبب ترک اوس بذل کے متوجہ ہوتی ہی تو وہ شخص جواد ہی بقدر اتساع نفس کے قلیل ہو یا کثیر ودرجات ذلك لاتحصر وبعض الناس اجود من بعض فاصطناع المعروف وراء ما توجبه العادة والمروة هو الجود لكن بشرط ان يكون عن طيب نفس ولا يكون عن طمع ورجاء خدمة او مكافاة او شكر او ثناء الخ قشیری نے رسالہ مین اپنی سند سے یہ حدیث لکھی ہے عائشہ نے کہا ہے حضرت نے فرمایا السخي قريب من الله قريب من الناس قريب من الجنة بعيد من النار والبخيل بعيد من الله بعيد من الناس بعيد من الجنة قريب من النار والجاهل السخي احب الى الله تعالى من العابد البخيل استاذ نے کہا زبان علم پر کچھ فرق درمیان جود و سخا کے نہین ہے اللہ کو سخی اسلیے نہین کہتے ہین کہ اسماء الٰہی توقیفی ہین حقیقت جود کی یہ ہے کہ بذل گران نگزرے قوم کے نزدیک سخا رتبۂ اولی ہے پہر جود پہر ایثار جسنے کچھ دیا اور کچھ روک رکہا وہ صاحب سخا ہے اور جسنے بہت دیا اور کچھ اپنے لیے رکہا وہ صاحب جود ہے اور جسنے ضرر اوٹہا کر غیر کو اختیار کیا وہ صاحب ایثار ہے اسما بن خارجہ کہتے ہین مین پہیرنا کسی شخص کا اوسکی حاجت طلب سے دوست نہین رکہتا اسلیے کہ اگر وہ کریم ہے تو اوسکی آبرو بچاتا ہون اور اگر وہ لئیم ہے تو اپنی آبرو اوس سے محفوظ رکہتا ہون **حکایت** استاد ابو علی دقاق کہتے ہین جب غلام خلیل نے سعایت صوفیہ کے نزدیک خلیفہ کے پیش کی تو خلیفہ نے حکم دیا کہ اونکی گردن مارو جنید رحمہ اللہ متستر بفقہ ہوگئے مذہب ابی ثور پر فتوی دیتے تہے شحام و رقام و نوری اور ایک جماعت کو پکڑ لیا نطع واسطے گردن مارنیکے بچہایا نوری سب سے پہلے آگے بڑہے سیاف نے کہا تو جانتا ہے کہ کدہر شتابی کرتا ہے کہا ہان کہا پہر جلدی کیا ہے کہا اوثر علي اصحابي بحياة ساعة سیاف نے متحیر ہوکر خلیفہ کو خبر کی حکم دیا کہ پاس قاضی کے لیجاؤ وہ انکے حال کو دریافت کریگا قاضی نے علی نوری سے چند مسائل فقہ پوچہے سبکا جواب دیا پہر کہا وبعد فان لله تعالى عبادا اذا قاموا قاموا بالله واذا نطقوا نطقوا بالله اس قسم کے چند الفاظ کہے قاضی نے رو دیا اور خلیفہ کو کہلا بہیجا ان کان هؤلاء زنادقة فما على وجه الارض مسلم یہ ایثار نوری کا بابت حیات کے اعلی درجہ کا ایثار تہا ع الجود بالنفس منه غاية الجود ؞ علی بن فضیل اپنے محلہ کے بنیون سے سودا مول لیتے تہے انسے کہا کہ اگر تم بازار مین جاکر خرید کرو تو ارزان ملیگا کہا یہ لوگ ہمارے قرب مین اسلیے آکر رہے ہین کہ اونکو امید منفعت کی ہے ع

باميد ما كابه اينجا گرفت   نشايد از و نفع خود وا گرفت

کسی نے کہا ہے جود عبارت ہے اجابت خاطر اول سے **حکایت** قیس بن سعد بن عبادہ سے
کہا کہ تمنے اپنے آپ سے زیادہ تر کوئی سخی دیکھا ہی کہا ہان ہم جنگل مین ایک عورت پر نازل ہوئے اوسکا
خاوند آیا اُسنے کہا تیرے گھر مہمان آئے ہین اوسنے ایک ناقہ کو لاکر ذبح کیا اور کہا لو اسکا گوشت کہاؤ
جب دوسرا دن ہوا تو ایک ناقہ اور نحر کیا اور کہا لو اسکو تناول کرو ہمنے کہا جو ناقہ تمنے کل ذبح کیا تہا ہمنے
اوسمین سے تہوڑا سا کہایا ہے ابہی تو وہی موجود ہے اوسنے کہا ہم اپنے مہمانونکو باسی کہانا نہین کہلاتے
غرضکہ ہم نزدیک اوسکے دو دن یا تین دن رہے مینہہ برستا تہا ہر دن یہی کرتا کہ ایک ناقہ ذبح
ہوتا جب ہمنے وہان سے کوچ کیا سو دینار اوسکے گھر مین رکہدیے اور اوس عورت سے کہا
ہمارے طرف سے عذر کر دینا اور ہم چلدیے ذرا سا دن چڑہا تہا کہ ہمارے پیچہے ایک آدمی چلا تا
ہوا آیا اور کہا قفوا ایها الرکب اللئام اعطیتمونی ثمن قرائي پہر ہمارے قریب پہنچکر کہا تم یہ دینار
اپنے لیجاؤ ورنہ مین تمکو نیزے سے زخمی کرونگا ناچار ہمنے لے لیے **حکایت** ایک مرد نے
دوست کے گھر آکر کواڑ کہڑ کہڑایا وہ باہر نکلا کہا کدہر آئے کہا مجہپر چار سو درہم قرض ہین گھر مین
جاکر دراہم لاکر دیدیے پہر گہر مین روتا ہوا گیا بی بی نے کہا تمپر اگر دینا دراہم کا گران تہا تو کچہ بہانہ کردیا
ہوتا کہا مین اسلیے نہین روتا ہون بلکہ اسلیے روتا ہون کہ مینے اوسکی خبر کیون نلی کہ اوسکو مجہسے کہنا پڑا
مطرف بن شخیر نے کہا تم مین جب کسیکو حاجت ہوا کرے تو مجہے رقعہ لکہہ بہیجا کرے مین رویت ذل کو اوسکے
چہرہ پر ناپسند کرتا ہون **حکایت** استاذ ابوسہل کسی شخص کو کوئی چیز اپنے ہاتہہ سے نہ دیتے تہے زمین
پر رکہدیتے کہ اوٹہا لے کہتے تہے الدنیا اقل خطرا من ان اری لاجلها یدي فوق ید احد و قد
قال صلی الله علیه و اله وسلم الید العلیا خیر من الید السفلی **حکایت** ابو مرثد بڑے کریم
تہے ایک شاعر نے اونکی مدح کی کہا میرے پاس کچہ دینے کو نہین ہے ولکن مجہکو پاس قاضی کے لیچل
اور مجہپر دعوی دس ہزار درہم کا کر مین اقرار کر لونگا پہر مجہکو قید کرا میرے گھر والے مجہکو قید سے بغیر
چہوڑائے نرہینگے اوسنے ایسا ہی کیا چنانچہ دس ہزار درہم دیکر اونکو چہوڑایا **حکایت** حسن بن
علی علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا اوسکو پچاس ہزار درہم اور پچاس دینار دیے اور کہا حمال
کو بلا لا کہ اوٹہا لیجائے حمال آیا اوسکو ایک طیلسان دیا اور کہا کرا حمال میری طرف سے چاہیے
حکایت ایکدن علی مرتضی روئے پوچہا کیون روتے ہو کہا سات دن سے کوئی مہمان میرے
پاس نہین آیا ہے مجہے ڈر ہے کہ الله نے میری اہانت نکی ہو انس بن مالک کہتے ہین گہر کی زکوۃ یہ ہے
کہ اوسمین ایک گہر واسطے مہمان کے بنائے قال تعالے هل اتاك حدیث ضیف ابراهیم المکرمین

کہاہے مراد اس سے یہ ہے کہ ابراہیم خود خدمت مہمان کی کرتے تھے یا کریم کا مہمان کریم ہوتا ہے ابراہیم بن جنید نے کہاہے چار امر ہین جنسے شریف کو عار کرنا نچاہیے اگرچہ امیر ہو ایک کھڑا ہونا مجلس سے واسطے باپ کے دوسرے خدمت کرنا مہمان کی تیسرے خدمت کرنا عالم کی جس سے علم سیکہتا ہے چوتھے سوال کرنا امر نامعلوم سے دقاق نے کہا سخا یہ نہین ہی کہ واجد معدوم کو دے سخا یہ ہے کہ معدم واجد کو عطا کرے انتہی

باب ۶۳ بیان مین تنافس کرنیکے امور آخرت مین اور استکثار کرنا شئی متبرک سے

قال الله تعالی وفي ذلك فليتنافس المتنافسون سہل بن سعد کہتے ہین حضرت کے پاس پینے کی چیز لائے کچہہ پیا داہنے ہاتہہ پر ایک لڑکا تہا بائین طرف بوڑہی تہی لڑکی سے کہا تو مجہکو اذن دیتا ہی کہ مین بقیہ شراب انکو دون اوسنے کہا والله یا رسول الله لا اوثر بنصيبي منك احدا حضرت نے اوسکو رکہہ دیا متفق علیہ نووی نے کہا مراد لڑکے سے اسجگہہ ابن عباس ہین ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے کہا ایک دن ایوب علیہ السلام برہنہ نہاتے تہے اوپر ایک دل سونے کی ٹڈی کا گرا یہ اپنے کپڑے مین سمیٹنے لگے الله عز وجل نے پکار کر کہا ای ایوب کیا مینے تجہکو اس سے بے نیاز نہین کیا ہے کہا ہان قسم ہے تیری عزت کی ولکن لا غنا لي عن بركتك رواه البخاري مطابقت ان حدیثون کی ترجمہ باب سے ظاہر ہے آدمی کتنا ہی غنی کیون نہو لیکن فضل رب نعمت معبود کا ہردم محتاج ہی ہوتا ہی

باب ۶۴ بیان مین فضل غنی شاکر کے

یہ وہ شخص ہے جو مال طریق حلال سے لیتا ہے اور وجوہ مامور بہا مین خرچ کرتا ہے قال الله تعالی فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى وقال تعالی وسيجنبها الاتقى الذي يؤتي ماله يتزكى وما لاحد عنده من نعمة تجزى الا ابتغاء وجه ربه الاعلى ولسوف يرضى وقال تعالی ان تبدوا الصدقات فنعما هي وان تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خير لكم ويكفر عنكم من سيئاتكم والله بما تعملون خبير وقال تعالی لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون وما تنفقوا من شئ فان الله به عليم والآيات في فضل الانفاق في الطاعات كثيرة معلومة ابن مسعود نے مرفوعا کہا ہے لا حسد الا في اثنين رجل آتاه الله مالا فسلطه على هلكته في الحق ورجل آتاه الله الحكمة فهو يقضي بها ويعلمها متفق علیہ یہ حدیث عنقریب گزر چکی ہے مراد حکمت سے سنت ہی یا علم کتاب و سنت دونون ابن عمر کا لفظ یہ ہی حسد نہین ہی مگر دو شخصون مین

ایک وہ مرد جسکو اللہ نے قرآن دیا ہے وہ اوسکو ساعات شب و ساعات نہار مین پڑھا کرتا ہی دوسرا وہ مرد جسکو مال دیا ہی وہ ساعات روز و شب مین اوسکو خرچ کرتا رہتا ہی متفق علیہ مراد حسد سے اس جگہہ رشک ہی نہ حسد مذموم ابو ہریرہ کہتے ہین فقراء مہاجرین نے آکر حضرت سے کہا اہل دثور یعنی مالدار لوگ درجات علی و نعیم مقیم لیگئے کہا کیا بات ہے کہا ہماری طرح نماز پڑھتے ہین روزہ رکہتے ہین اور صدقہ دیتے ہین ہم صدقہ نہین دیتے آزاد کرتے ہین ہم آزاد نہین کرتے فرمایا کیا تمکو ایسی چیز نہ سکہادون جس سے تم اپنے سابق کو پالو اور اپنے من بعد پر سابق ہوجاؤ کوئی شخص تمسے فاضل تر نہو مگر وہی شخص جو تمہارا سا کام کرے کہا ہان ای رسول خدا فرمایا تسبیح تکبیر تحمید کرو پیچھے ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار وہ پھر پاس حضرت کے آئے اور کہا ہمارے مالدار بھائیون نے سنکر یہی کام کرنا اختیار کیا فرمایا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء متفق علیہ وھذا لفظ مسلم یہہ بحث کہ غنی شاکر افضل ہے یا فقیر صابر رسالہ ادامۃ السکر مین نہایت بسط سے لکھی گئی ہے اسلیے اس جگہہ تفصیل اس باب کی عمل مین نہین آئی غزالی رحمہ اللہ نے بھی احیاء العلوم مین کتاب الصبر و الشکر منعقد کی ہے اور لکھا ہے کہ کسینے کہا صبر افضل ہے شکر سے اور کسی نے کہا کہ شکر افضل ہے صبر سے اور کسی نے کہا دونون برابر ہین اور کسینے کہا مختلف باختلاف احوال ہین استدلال ہر فریق کا کلام شدید الاضطراب بعید عن التحصیل ہے پھر آخر بحث مین یہ لکھا ہے ومہما لاحظت المعانی التی ذکرناھا علمت ان لکل واحد من القولین وجہا فی بعض الاحوال فرب فقیر صابر افضل من غنی شاکر ورب غنی شاکر افضل من فقیر صابر + +

تمت

تم الجزء الاول من کتاب مکارم الاخلاق یوم الاحد سلخ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۰۰ من الہجرۃ

ویتلوہ الجزء الثانی ان شاء اللہ تعالی علی ید الکاتب الآخر والحمد للہ اولا وآخرا وصلی اللہ وسلم علی سید الانبیاء وخیر الاصفیاء محمد المصطفی وعلی آلہ واصحابہ صلوۃ وسلاما وافرا

وکان طبعہ فی المطبع الشاہجہانی الکائن فی بلدۃ بھوپال المحمیۃ تحت ادارۃ الحافظ کرامۃ اللہ اللکنوی

فہرست ابواب جلد اول کتاب مکارم الاخلاق

تمت

صحت نامہ جلد اول مکارم الاخلاق

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵	۹	با	یا
〃	〃	دنیا	دینار
۹	۵	پھٹر	پھر
۱۷	۷	سستی	سستی
〃	۲۱	ومذنب	مذنب
۱۸	۱۵	کفارۂ	کفارہ
〃	۲۵	صدما	ما
۲۲	۱۳	تواوسکو	اوسکو
۲۶	۲۱	مین	ہین
۳۶	۱۳	باب	باب۵
۴۶	۲	زاو	زاد
۵۷	۱۳	ال	اس
۷۴	۲۲	ابنعث	بعث
۷۸	۲۴	تووہ	تووہ اپنے
۹۳	۱۴	دیر	وقیر
۹۸	۱	جاجت	حاجت
۹۹	۷	ٹہیری	ٹھڑی
۱۰۴	۲۴	ضبر	صبر
۱۰۵	۲۳	تجعل	ماتجعل
۱۱۴	۱۰	حرّم	حرم
۱۱۶	۱۹	واو	ولو
۱۳۱	۴	کے کے	کے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۳۷	۲۵	جبلٹ	حبلٹ
۱۳۸	۲	محر	محو
۱۴۲	۱۲	جبّ جبُ	جَبّ جُبّ
۱۴۴	۱۴	فکر	فکر ہو
۱۴۹	۱۵	خیبا	جیسا
۱۵۰	۲۲	جانتے	جانتے ہو
۱۵۱	۱۸	مخازی	مجازی
۱۵۲	۱۲	جاجتمند	حاجتمند
〃	〃	جابر کا	جابر کا لفظ
۱۵۶	۴	کو	کو تجھے
۱۵۷	۱۴	نیک	ۂ
۱۵۸	۱۶	عیادت	عبادت
۱۶۵	۲	خرحی	خرجی
۱۶۶	۵	اوہون	اونہون نے
〃	۲۳	ہدیان	ہڈیان
۱۶۹	۳	کرنی	گرنی
۱۷۶	۲۲	ن	بن
۱۸۷	۱۶	نقس	نفس
۱۹۶	۱۴	دوستر	دوست تر

تمت


3 1761 06994584 8